حق تالیف ترجمہ وتفسیر دیباچہ ... محفوظ ہے

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

اور ہم نے نصیحت حاصل کرنیکے لئے اس قرآن کو ضرور آسان کیا ہے پس کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ہے؟

یا فتاح

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ

بیشک ہمارے ذمہ ہے اسکا جمع کرنا اور اسکا پڑھا دینا پھر جب ہم اسکو پڑھا دیں تو تم اسکو پڑھتے رہنا

مِفْتَاحُ الْقُرْآن

96

المعروف بہ

دیباچہ مقبول ترجمہ

بملاحظہ عالیجناب معلی القاب افضل الفقہاء عمدۃ العلماء و شریعتمدار حضرت مولانا و مقتدانا مولوی سید کلب حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر لکھنؤ مدظلہ العالی

مرتبہ مولفہ و مترجمہ

عالیجناب فضائل مآب مہبط فیوض ربانی دقیقہ شناس رموز فرقانی نکتہ سنج حقائق قرآنی متکلم و مناظر لاثانی حضرت مولانا مولوی حکیم حاجی سید مقبول احمد صاحب قبلہ (دہلوی) اعلی اللہ مقامہ

باہتمام آغا محمد تقی مقبول پریس (دہلی) دیانند روڈ کرشن نگر لاہور

R. 5/-
MAKTABA - E - TAMEER ADAB (Regd.)
P. O. 745 Paisa Akhbar, Lahore

Marfat.com

باسمہٖ سبحانہٗ

عرضِ حال

DATA ENTERED

یہ مولانا مقبول احمد صاحب اعلی اللہ مقامہٗ کی یادگار ہے اور اُن کی وفات کے بعد شائع ہو رہا ہے۔ اسکی اشاعت کے ملتوی رہنے کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ مولانا مرحوم دیباچہ میں قرآن مجید کے تمام الفاظ کی ایک فہرست بھی شامل کرنا چاہتے تھے۔ مگر اس کی تکمیل سے پہلے ہی اُنہیں بارگاہِ ایزدی میں طلب کر لیا گیا۔ اور یہ طویل فہرست جو پندرہ فصلوں میں ترتیب پائی مرحوم کے دماغ ہی میں پوشیدہ رہی۔ بہرحال اس کے علاوہ بھی یہ دیباچہ اپنی جگہ مکمل ہے اور اسی لئے اِسے شائع کیا جا رہا ہے۔ قرآن مجید مقبول ترجمہ اور ضمیمہ جات اس دیباچہ کے بغیر نامکمل تھے اور اس کی اشاعت کے ساتھ مولانا مرحوم کی آخری یادگار جو میرے پاس اب تک بطور امانت موجود تھی آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ خدائے تعالےٰ آپ کو اس کے مطالعہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

میری صرف اس قدر گذارش ہے کہ آپ جب اس کا مطالعہ ختم کریں۔ تو میرے عم محترم مولانا مولوی مقبول احمد صاحب اعلی اللہ مقامہٗ و عمّہ محترمہ مرحومہ بیوۂ مولانا مرحوم پسرانِ مولانا مرحوم و والد محترم اور والدہ محترمہ مرحومہ کو ایک ایک سورۂ فاتحہ کا ثواب بخش دیجئے۔ خدائے تعالےٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

احقر الناس
آغا محمد تقی

PANJAB UNIVERSITY LIBRARY

Marfat.com

DATA ENTERED

٢٩٧٤١١
ک ٥٧ م
١٥٢٤٥

ارشاد

سرکار اعلم العلماء، صدر الشریعۃ، آیۃ اللہ العظمیٰ، آقائی المفتی حضرت السید احمد علی دام ظلہ مجتہد اعظم امیر جامعہ ناظمیہ لکھنؤ۔

دیباچہ مقبول ترجمہ نظر سے گذرا، اُس کے جستہ جستہ مقامات دیکھے۔ اس میں تمسک بالقرآن کی تربیت بہترین اسلوب سے دی گئی ہے۔ کلماتِ ربّانی اور آیاتِ قرانی کی برکتوں اور کلام اللہ کی اعجاز بیانیوں، اہلبیت علیہم السلام کے فضائل، سوروں کے خواص، آیات کے اقسام، اصطلاحات و احکام تجوید کو علم الفہرس کی روشنی، اور توضیحی عبارتوں کے ساتھ جمع کیا گیا ہے،

خدائے منان، اپنی صدہا رحمتیں، رُوح مؤلف پر اور ہزارہا نعمتیں ناشر پر نازل فرماتا رہے، اور اپنے فضل و کرم سے محروم نہ فرمائے۔ مؤمنین کرام اس خزانۂ علمی سے مستفید ہوں اور احکام قرانی کی پابندی کے لئے موفق۔

٢٩ رشوال ١٣٧٤ھ ٢١/٦/٥٥

حررہ:۔ سید احمد علی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

الحمد للہ الذی ھدانا لوثیقۃ المبین بارسال النبیین المبشرین والمنذرین وانزل معھم الکتاب المتین والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ الکریم ابی القاسم محمد والہ الطاہرین اما بعد پس مخفی مبادکہ جناب مرحوم مبرور مولوی **مقبول احمد** صاحب اعلی اللہ مقامہ نے قوم پر صرف اتنا ہی احسان نہ کیا تھا کہ کلام پاک کا ترجمہ اردو میں کر دیا بلکہ ترجمہ کے ساتھ حاشیہ پر معتبر تفسیر۔ اور دامن حواشی تنگ ہونے کی وجہ سے تفسیری ضمیمہ بھی تالیف فرما کے شائع کر دیا۔ جناب مرحوم نے اپنی ذمہ داریوں کا وادی وسیع دیکھ کر صرف تفسیر پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ ایک دیباچہ کا بھی اضافہ فرمایا جس میں چودہ مقدمہ اور چند ضروری فہرستیں شامل ہیں۔ درحقیقت ان مقدمات کا علم حاصل کئے بغیر نہ ثواب تلاوت حاصل ہو سکتا ہے نہ لطف تفسیر و تاویل۔ مقدمات مذکورہ کے ذریعہ ہی سے قرآن کے فضائل۔ اہلبیت پر انحصار تفسیر سے غیر کی تفسیر مہمل۔ زمانہ نزول قرآن۔ علم تجوید اور اس کی ضرورت۔ قاریان قرآن کے اسماء اور ان کے راوی۔ سوروں کے آثار و خواص۔ الفاظ کی فہرست۔ اس دیباچہ میں ہر وہ چیز موجود ہے جس کا علم حاصل کرنا ہر قرآن پڑھنے والے پر فرض ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ تمام مومنین جس طرح خاص توجہ سے مقبول ترجمہ اور اس کے ضمیمہ کے شیدا ہیں اسی طرح اس دیباچہ کو بھی ضرور خریدیں کہ ہر قرآن کے ساتھ اس کا ہونا ضروری ہے۔ البتہ ایک بحث اس دیباچہ کا خود قابل تاویل ہے یعنے بعض آیات میں کمی یا زیادتی حق یہ ہے کہ موجودہ قرآن ہے مکمل قرآن ہے صرف ترتیب ضرور بدل گئی ہے۔ اور کمی کے روایات کُل کے کُل یا تو تفسیر نزولی پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اور یا خود تفسیری ہیں۔ اور یا ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر خوف اعداء نہ ہوتا تو یہ آیات ان الفاظ کے ساتھ نازل ہوتے۔ جیسا کہ اللہ نے قرآن میں کسی مقام پر بھی ظالمین یا منافقین کے اسماء کا اظہار نہیں فرمایا۔ واللہ العالم

دستخط۔ سید کلب حسین بقلم

۴ ماہ رمضان المبارک ۱۳۷۲ھ

PANJAB UNIVERSITY LIBRARY

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ میں کیا کیا ہوگا

تمہید کے بعد اوّل مقدمے ہوں گے جن کے عنوان ذیل میں دیئے جاتے ہیں:۔

(۱) قرآن مجید کی فضیلت اور اُس سے متمسک ہونے کا حکم۔

(۲) قرآن مجید کا پورا پورا علم صرف اہلبیتؑ ہی کے پاس ہے۔

(۳) قرآن مجید کا بڑا حصہ یا اہل بیت کی شان میں ہے یا اُن کے دوستوں کے حق میں یا اُن کے دشمنوں کے بارے میں اور اس میں رمز کیا ہے۔

(۴) بروئے تفسیر و تاویل آیات کے معانی میں مختلف صورتیں پیدا ہوتی ہیں اُن کا ظاہر بھی ہے باطن بھی ہے حد بھی ہے مطّلع بھی ہے۔ بعض اُن میں محکم ہیں بعض متشابہ بعض ناسخ ہیں بعض منسوخ وغیرہ اور تاویل کے بارہ میں اور متشابہ کے معانی کی بابت تحقیق۔

(۵) قرآن مجید کی تفسیر اپنی رائے سے بیان کرنا منع کیا گیا ہے تو اس میں کیا رمز ہے۔

(۶) قرآن مجید کا جمع کرنا اور اس میں معنوی تحریف ہونا اور اس میں زیادتی ہوتی ہے یا کمی وغیرہ۔

(۷) قرآن مجید میں ہر چیز کا کھلا بیان ہے۔ اس کے معنی کی تحقیق۔

(۸) آیات کی قسمیں اور اُن کے باطنی معنی کئی کئی ہونا اور تاویلیں مختلف ہونا اور لغات کئی قسم کے ہونا۔ قرأتوں میں اختلاف ہونا پھر اُن میں معتبر کون سی ہیں۔

(۹) اُس زمانہ کا بیان جس میں قرآن مجید نازل ہوا اور اُس کے متعلق مکمّل تحقیق۔

(۱۰) قرآن مجید اپنے اہل کے لئے قیامت کے دن خاص شکل میں آئے گا۔ اُن سب کی شفاعت کریگا۔ نیز قرآن مجید کے حفظ کرنے کا اور اس کی تلاوت کرنے کا ثواب:

(۱۱) قاری کتنے گذرے ہیں اور اُن کے راوی کتنے اور اختلافِ قرأت کے اسباب کیا کیا ہوئے۔ اور قرآن مجید کے لئے رسم خط کیوں خاص طور کا اختیار کیا گیا اور اُس کے خلاف کرنے سے کیا خرابیاں پیدا ہوسکتی ہیں۔ قرآن مجید میں اعراب کب سے لگائے گئے وغیرہ۔

(۱۲) علم تجوید یعنی مخارج حروف کا بیان اور اُس کے یاد کرنے کے فوائد۔ قرآن مجید میں جتنی علامتیں اور رموز او قاف وغیرہ لکھے جاتے ہیں اُن سب کا حل۔

(۱۳) تلاوت کی کیفیت اور اُس کے آداب۔

(۱۴) آیتوں کی تفسیر وغیرہ سمجھنے کے لئے جو اصطلاحیں مقرر کردی گئی ہیں ان کا بیان اور حواشی قرآن مجید

Marfat.com

اور ضمیمہ اور جو کچھ لکھا گیا ہے اُس کو کیونکر ملایا جائے تاکہ مطالب کے سمجھنے میں آسانی پیدا ہو۔

دوم ایک فہرست بہ ترتیب حروف تہجی اُن تمام مطالب ومضامین کی ہوگی جو قرآن مجید کے حواشی میں اور ضمیمہ میں لکھے گئے تاکہ بآسانی ہر مطلب کا پتہ لگ سکے۔

سوم قرآن مجید کی کل سورتوں کے وہ خواص جو جناب رسول خداؐ اور ائمہ ہدیٰ کی صحیح صحیح حدیثوں سے ثابت ہیں۔

علاوہ ان کے ایک فہرست الفاظ قرآن مجید پندرہ فصلوں میں مرتب کی گئی ہے جس کی پہلی فصل میں بترتیب حروف تہجی کل وہ الفاظ ہیں جو تمام قرآن مجید میں صرف ایک ہی ایک جگہ آتے ہیں ÷ دوسری فصل میں وہ جو دو جگہ آتے ہیں۔ تیسری فصل میں وہ جو تین جگہ آتے ہیں۔ چوتھی فصل میں وہ جو چار جگہ آتے ہیں۔ پانچویں فصل میں وہ جو پانچ جگہ آتے ہیں وقس علیٰ ہذا۔ چودھویں میں وہ جو چودہ جگہ آتے ہیں۔ پندرھویں میں وہ جو پندرہ جگہ یا اس سے زیادہ آتے ہیں۔

والسّلام

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پہلا مقدمہ

قرآنِ مجید سے متمسک ہونے کے احکام اور قرآن مجید کی فضیلت:۔

محمد ابن یعقوب کلینی طاب ثراہ نے کافی میں اور محمد بن مسعود عیاشی نے اپنی تفسیر میں اپنی اپنی اسناد سے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت کی ہے اور آنحضرت نے بروایت اپنے آباؤ اجداد کے فرمایا ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ اے لوگو! تم گذر جانے والے مکان میں ہو اور تم حالت سفر میں ہو اور مقامِ مقصود کی طرف تیز تیز چلے جا رہے ہو۔ تم دیکھتے ہو۔ کہ رات اور دن سورج اور چاند ہر نئے کو پُورانا اور ہر بعید کو قریب کئے دیتے ہیں۔ اور جس جس بات کا وعدہ ہو چکا ہے اُسے لئے چلے آتے ہیں۔ (یعنی قیامت و آثارِ قیامت) لہذا اس طویل سفر کے لئے اپنا سامان درست کر لو۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مقداد ابن اسود کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! یہ گذر جانے والا مکان کیا چیز ہے؟ فرمایا یہی گھر ہے (دُنیا) جو مدت ختم کر کے تمہارے ہاتھوں میں نہ رہیگا۔ پس جب تم پر فتنے اس طرح آپڑیں جیسے اندھیری رات کے حصے یکے بالائے دیگرے آتے ہیں۔ تو تم قرآن مجید سے متمسک ہونا۔ اس لئے کہ وہ ایسا سفارشی ہے کہ جس کی سفارش قبول کی جائے گی اور ایسا مخبر ہے کہ جس کی خبر رد نہیں کی جائے گی۔ جو اُس کو اپنے آگے رکھیگا یعنی اُس کی پیروی کریگا اُس کو تو وہ جنت میں پہنچا دیگا۔ اور جو اُسے پس پشت ڈالیگا۔ (یعنی اُس کے احکام پر عمل نہ کرے گا) اُس کو وہ جہنم میں ہنکا دیگا۔ اور وہ ایسا راہنما ہے کہ بہتر سے بہتر راستہ بتاتا ہے اور وہ ایسی کتاب ہے جس میں احکام کی تفصیل اور اکثر محالات کا بیان و شرح موجود ہے اور اُس کا فیصلہ دو ٹوک ہے۔ کوئی رٹل قافیہ نہیں اُس کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔ ظاہر اُس کا حکم ہے اور باطن اُس کا علم۔ ظاہر اُس کا عجیب ہے اور باطن اُس کا عمیق کہ اُس کی ایک حد ہے اور اُس حد کی پھر حد ہے۔ نہ اُس کے عجائبات ختم ہوں گے اور نہ اُس کے غرائب پرانے۔ اُس میں ہدایت کے چراغ اور حکمت کی مشعلیں اور اُن لوگوں کے لئے معرفت کی دلیلیں موجود ہیں جو صفات کے پہچاننے والے ہوں۔ کافی میں اس قدر اور زیادہ ہے کہ روشنی حاصل کرنیوالے کو اپنی آنکھیں اُس سے روشن کرنی چاہئیں۔ اور اپنی نظر اس صفت تک پہنچانی چاہیئے کہ ہلاکت سے نجات پائے اور خطرہ میں پڑنے سے محفوظ رہے اس لئے کہ غور و فکر کرنا صاحب بصیرت قلب کی زندگی کا باعث ہوتا ہے جیسے کہ روشنی حاصل کرنے والا اپنی روشنی کے ذریعہ سے اندھیری میں بھی چل سکتا ہے لہذا تم کو لازم ہے کہ اچھی سے اچھی بات پسند کر لو اور انتظار کو راہ نہ دو۔

Marfat.com

صاحب تفسیر عیاشی نے اپنی اسناد سے بروایت حارث اعور بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جناب امیر المؤمنین علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ یا امیر المؤمنین جب ہم آپ کی خدمت میں ہوتے ہیں تو ایسی ایسی باتیں سُنتے ہیں کہ جن سے ہم اپنے دین کو مضبوط کر لیتے ہیں اور جب آپ کے حضور سے اُٹھ کر چلے جاتے ہیں تو طرح طرح کی گمراہ کرنے والی باتیں سُننے میں آتی ہیں جنہیں ہم سمجھتے بھی نہیں کہ وہ ہیں کیا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ وہ باتیں منافق ہی تو بناتے ہیں میں نے عرض کی جی ہاں! اس پر جناب امیر علیہ السّلام نے فرمایا کہ میں نے خود جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ جبرئیل امینؑ میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ اے محمدؐ عنقریب تمہاری اُمت میں بہت بڑا فتنہ ہوگا۔ میں نے کہا تو اچھا اُس سے بچاؤ کی صورت کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ کتاب خدا ہے جس میں تم سے پہلوں کا بھی بیان موجود ہے اور تمہارے بعد کی بھی خبریں جو معاملات تمہارے مابین ہوں اُن کا بھی فیصلہ ہے اور اُس کا حکم قطعی ہے کوئی زٹل قافیہ نہیں ہے جو ظالم اُس سے مُنہ پھیرلے گا اور اُس کے خلاف عمل کرے گا اُسے خدائے تعالےٰ ہلاک کر دیگا اور جو قرآن مجید کو چھوڑ کر اور چیزوں سے ہدایت کا طالب ہوگا اُس سے خدا تعالےٰ توفیق ہدایت سلب فرمائیگا۔ وہ خدائے تعالےٰ کی مضبوط رسی ہے اور وہ حکمت والا ذکر ہے اور وہ سیدھا سادھا راستہ ہے۔ نفسانی خواہشیں اُس کو کج نہ کرسکیں گی اور زبانیں اُس کے بھیس میں دوسرا کلام پیش نہ کرسکیں گی۔ زیادہ پڑھے جانے سے وہ پُرانا نہ معلوم ہوگا اور اُس کے عجائبات ختم نہ ہوں گے اور عالم اُس سے کبھی نہ اُکتائیں گے قرآن ہی وہ ہے کہ جس وقت جنات نے اُس کو سُنا تو بے ساختہ بول اُٹھے کہ ہم نے یقیناً ایک عجیب پڑھائی سُنی جو راہ راست کو بتلاتی ہے جو اس کا قایل ہوگا سچا مانا جائیگا اور جو اس کا عامل ہوگا اجر پائے گا اور جو اس سے تمسک کریگا وہ صراطِ مستقیم تک یقیناً پہنچا دیا جائیگا۔ وہی ایسی زبردست کتاب ہے کہ نہ باطل اُس سے پہلے آیا اور نہ اُس کے بعد۔ وہ صاحب حمد حکمت والے کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔

صاحب تفسیر عیاشی اور صاحب کتاب کافی کی اپنی اپنی اسناد سے بروایت جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید گمراہی سے بچانیوالا اندھے پن سے نکالنے والا۔ گناہوں کا دُور کرنے والا۔ اندھیری کا منوّر کرنے والا۔ قبروں کی روشنی۔ ہلاکت سے بچانے والا۔ گمراہی کے مقابل ہدایت۔ آزمائشوں کو کھول کر بتانے والا۔ اور دُنیا سے آخرت تک پہنچا دینے والا ہے۔ تمہارے دین کی تکمیل اسی میں ہے اور جو شخص قرآن مجید سے پھر جائیگا اُسی کو وہ جہنم میں پہنچا دیگا۔

نیز صاحب تفسیر عیاشی نے اپنی اسناد سے اُنہی حضرت سے روایت کی ہے کہ فرمایا تم قرآن مجید کی پیروی لازم سمجھو۔ پس جو آیت ایسی پاؤ کہ اُس پر عمل کرنے کے سبب تم سے کسی پہلے نے نجات پائی ہو تم بھی اُس پر عمل کرو اور جو آیت ایسی پاؤ جس کی وجہ سے تم سے پہلے کوئی ہلاک ہوا ہو تو تم بھی ویسا عمل کرنے سے

Marfat.com

پہنچتے رہو۔

تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں ہے۔ امام فرماتے ہیں کہ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہ قرآن کھلی روشنی۔ مضبوط رسا۔ زبردست حلقہ۔ سب سے زیادہ شفا دینے والا۔ سب سے اعلیٰ فضیلت اور سب سے بڑی ہوئی سعادت ہے جو اس کے ذریعہ سے روشنی حاصل کرنا چاہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کو روشن کردے گا۔ اور جو اپنے معاملات اس پر منحصر کردیگا اللہ تعالےٰ اُس کو بچائے گا اور جو اُس کی پیروی کرے گا خدائے تعالےٰ اُس کو محفوظ رکھے گا۔ اور جو اُس کے احکام سے جُدا نہ ہوگا خدائے تعالےٰ اُس کو بزرگی عطا فرمائے گا۔ اور جو اُس کے ذریعہ سے شفا حاصل کرنا چاہے گا اُسے خدائے تعالےٰ شفا عنائیت فرمائیگا اور جو اور چیزوں پر اسی کو مقدم کریگا اُسے خدائے تعالےٰ منزلِ مقصود پر پہنچا دیگا۔ اور جو اس کے غیر سے ہدایت کا طالب ہوگا اُسے خدائے تعالیٰ اُسی کے حال پر چھوڑ دیگا۔ اور اُسی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیگا اُسے خدائے تعالےٰ سعادتِ دارین عطا فرمائے گا۔ اور جو اُس کو اپنا پیش رو بنا لیگا جس کی پیروی کی جاتی ہے اور اُسی کو اپنا سہارا قرار دے لیگا جس کے ذریعہ سے منزلِ مقصود تک پہونچیں تو اُسے خدائے تعالےٰ ہمیشہ کی جنّت اور دوامی زندگی تک پہنچا دے گا۔

کافی میں بہ اسناد خود جناب امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اے قرآن مجید پڑھنے والو۔ کتاب خدا کی وجہ سے جو ذمہ داریاں تم پر عاید ہوگئی ہیں۔ ان کی وجہ سے خدائے تعالےٰ کی فرمانبرداری کرو۔ کہ سوال مجھ سے بھی کیا جائیگا اور سوال تم سے بھی کیا جائیگا۔ مجھ سے تو سوال صرف یہ کیا جائیگا کہ مَیں نے احکامِ خدا پہنچا دئیے یا نہیں؟ اب رہے تم! تو تم سے کتاب خدا کی وجہ سے جو ذمہ داریاں تم پر عاید ہوئی ہیں ان کی بابت بھی سوال کیا جائیگا اور میری سنت کی وجہ سے جو عاید ہوئی ہیں اُن کی بابت بھی سوال کیا جائیگا۔

نیز باسنادِ خود اُنہی حضرتؑ سے روایت کی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ کہ قیامت کے دن سب سے پہلے خدائے عزیز وجبار کی حضور میں۔ مَیں حاضر ہونگا اور اُس کی کتاب اور میرے اہلبیتؑ۔ پھر میری اُمّت آئے گی پھر مَیں اُن سب سے سوال کرونگا۔ کہ تم نے کتاب خدا اور میرے اہلبیتؑ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

نیز باسنادِ خود بروایت سعد الاسکاف اُنہی حضرتؑ سے روایت کی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے طویل سورتیں بجائے توریت عطا فرمائی گئی ہیں اور سو سو آیتوں والی سورتیں بجائے انجیل اور اُن سے جو چھوٹی ہیں وہ بجائے زبور اور جوڑ بند والی یعنی مقفٰے و مسجّع ارسٹھ سورتوں سے مجھے فضیلت خاص عطا کی گئی اور قرآن مجید اور کل کتابوں کا نگران ہے۔ یعنی توریت موسیٰؑ کا بھی۔ انجیل عیسٰےؑ کا بھی۔ اور زبور داؤد علیہ السّلام کا بھی۔

Marfat.com

قولِ صاحب تفسیرِ صافی۔ اس حدیث کے الفاظ کی تفسیر کے بارہ میں کئی مختلف قول ہیں۔ جن میں صحت سے زیادہ قریب اور کتابِ خدا کی سورتوں کے حق میں زیادہ احتیاط کے یہ ہیں کہ طویل سورتوں سے مراد بعد سورہ فاتحہ اول کی سات سورتیں ہیں بشرطیکہ سورہ انفال و برات کو ایک گنا جائے اور وہ ایک گنی بھی جانی چاہئیں کیونکہ دونوں کا نزول غزوات کے بارہ میں ہوا ہے اور وہ دونوں قرینتین کے نام سے موسوم بھی ہیں۔ اور سو سو آیتوں والی سورتیں سورۂ بنی اسرائیل سے شروع کر کے سات تک ہیں اس لئے کہ ان میں سے ہر ایک میں قریب قریب سو سو آیتیں ہیں اور جوڑ بند والی سورتیں سورۂ محمدؐ سے شروع کر کے آخر قرآن مجید تک ہیں۔ یہ جوڑ بند والی اس لئے کہلاتی ہیں کہ ان میں جوڑ بند بہت واقع ہوئے ہیں (یعنی آیتیں بکثرت ہیں اور بیشتر قافیہ والی ہیں) پھر باقی سورتیں مثانی کہلاتی ہیں۔ یہ سو سو آیتوں سے تو کم ہیں اور جوڑ بند والیوں سے زیادہ۔ گویا طویل سورتیں ابتدائی رکھی گئی ہیں اور جو ان کے بعد آتی ہیں وہ ان کی مثانی کہلاتی ہیں یعنی وہ جو طولانیوں کے بعد آنے والیاں ہیں۔ اور سو سو آیت والیاں دوسرے حصہ کی مبادی ہیں اور ان کے بعد آنے والیاں ان کی مثانی۔

قولِ مترجم:۔ قرآن مجید میں سورتوں کی موجودہ ترتیب غالباً اسی حدیث کی بناء پر اختیار کی گئی ہے۔ حالانکہ اس حدیث میں توریت کا ذکر سب سے مقدم ہے اور دوسرے درجہ پر انجیل کا۔ حالانکہ اس کا نزول زبور کے بعد ہے۔ کتب کی اس ترتیب کو مدنظر رکھتے ہوئے جامع القرآن نے طویل سورتوں کو جو قائم مقام توریت بیان کی گئی ہیں۔ سب سے اوّل رکھ دیا ہے اور سو آیت سے کم والی سات سورتیں جو قائم مقام زبور بیان کی گئی ہیں۔ ان کے بعد رکھ دی ہیں۔ پھر سو آیت والی سورتیں جن کو انجیل کا قائم مقام قرار دیا گیا ہے وہ رکھی گئی ہیں۔ اور آخر میں جوڑ بند والی یعنی مقفٰے سورتیں۔ یہ امر بھی توجہ سے سننے اور یاد رکھنے کے قابل ہے کہ خلیفہ ثالث حضرت عثمان جو جامع القرآن مشہور ہو گئے۔ تو وہ ہندی کی اس مثل کے موافق ہوئے کہ لڑے فوج اور نام سردار کا۔ ورنہ انہوں نے حقیقتاً ایک کمیٹی اس کام کے لئے مقرر کر دی تھی کہ وہ جناب رسولِ خدا اور خلیفہ ابوبکر اور خلیفہ عمر کے زمانوں میں جو قرآن جمع ہو چکے تھے ان سب کو مسودات قرار دے کر ایک قرآن مجید اپنی تجویز و ترتیب سے جمع کر دیں۔ جس میں سے جناب رسولِ خدا کے ارشاد فرمائے ہوئے تفسیری جملے جو بعض اصحاب اور کاتبین نے نوٹ کئے تھے۔ ارادتاً نکال دئے جائیں۔ تاکہ آئندہ عام اُمت کو صحیح تفسیر معلوم کرنے کا موقع نہ رہے اور علمائے عامہ کو اپنی تفسیر بالرائے بیان کرنے کا موقع مل جائے۔ اس کمیٹی کے دو بڑے رکن زید ابن ثابت اور کعب الاحبار تھے۔ یہ دونوں یہودی عالم تھے جو داخلِ اسلام ہو کر خلیفہ ثالث کے قوتِ بازو بن گئے تھے۔ انہوں نے مخصوص سورۃ البقرہ کو قرآن مجید میں سب سے اوّل جگہ اس لئے دی کہ گائے کا قصہ جو اس سورت میں درج ہے یہودیوں کے یہاں سب سے اہم قصہ مانا گیا ہے اور معجزات جناب موسےٰ علیہ السّلام میں اس کا درجہ سب سے بڑا ہے۔ اس سورت کو توریت سے مشابہت دینے کے لئے انہوں نے ایک اور طرزِ عمل اختیار کیا ہے کہ اصل توریت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام

Marfat.com

کا پہلا نام اَبرام لکھا۔ پھر توریت میں کتاب پیدائش کے چند باب کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایک خواب کا حال درج ہے۔ جس کے بعد لکھا ہے کہ خدائے تعالےٰ نے ان کا اَبْرَاہام سے بدل دیا۔ جس کا عربی ترجمہ ہُوَ ابوالارحام (یعنی وہ شخص جس کی نسل سے بہت سے قبیلے پیدا ہوں گے) اور اُس کی عبرانی صورت کو جب معرّب کیا گیا تو وہ ہُوَ ابراہیم۔ اب تمام قرآن مجید میں تو ابراہیم کا رسم خط یہ ہے ۔ ابراھیم۔ اور خاص سورۂ بقر میں یہ ہے ابراہیم اس طرح توریت سے فی الجملہ تشبیہ دیدی گئی۔

دُوسرا مقدمہ

(اِس امر کا مختصر بیان کہ قرآن مجید کا علم سب کا سب صرف اہلبیت علیہم السلام کے پاس ہے)

کافی میں باسناد خود سُلیم ابن قیس ہلال سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے خود جناب امیرالمومنین علیہ السلام کو یوں اوریوں بیان کرتے سُنا یہ حدیث یہاں تک پہنچی ہے کہ آخر میں آنجناب نے فرمایا کہ کوئی آیت بھی جناب رسولِ خدا پر اَیسی نازل نہیں ہوئی جو آنحضرتؐ نے مجھے نہ پڑھا دی ہو اور نہ لکھا دی ہو۔ پس ہر آیت کو مَیں نے اپنے خط میں لکھا اور آنحضرتؐ نے مجھ کو اُس کی تاویل اور اُس کی تفسیر اور اُس کا ناسخ اور اُس کا منسوخ اور اُس کا محکم اور اُس کا متشابہ یہ سب کچھ بتادیا اور میرے حق میں خدا تعالےٰ سے یہ دعا فرمائی کہ مجھے اُس کا فہم بھی عطا فرمائے اور اُس کا حفظ بھی۔ پس جب سے آنحضرتؐ نے میرے حق میں دعا کی ہے نہ تو میں خدا کی کتاب کی کوئی آیت بھولا اور نہ کوئی علم بھولا ہوں جو آنحضرتؐ نے مجھ کو لکھوا دیا ہے۔ اور جس چیز کا علم خدائے تعالےٰ نے آنحضرتؐ کو تعلیم فرمایا تھا خواہ حلال سے متعلق ہو یا حرام سے۔ امر سے متعلق ہو یا نہی سے۔ طاعت سے متعلق ہو یا معصیت سے اُس میں سے کوئی بات آنحضرتؐ نے اَیسی نہیں چھوڑی جو مجھے تعلیم نہ فرمادی ہو۔ اور مَیں نے اُسے یاد نہ کرلیا ہو۔ پھر مَیں ایک حرف بھی اُس میں سے نہیں بھُولا۔ اس لئے کہ آنحضرتؐ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینہ پر رکھ کر خدائے تعالےٰ سے یہ دُعا فرمائی تھی کہ میرے دِل کو علم و فہم و حکمت و نور سے معمور کردے۔ اور مَیں نے اُسی وقت یہ عرض کی تھی کہ یارسُول اللہ۔ میرے ماں باپ حضور پر فِدا ہو جائیں جب سے حضور نے میرے حق میں دعا فرمائی ہے جو کچھ بھی دعا فرمائی ہے مَیں تو کوئی چیز نہیں بھُولا ہوں اور جن چیزوں کو مَیں نے نہ لکھا تھا وہ بھی میری یاد سے نہیں بھُولی ہیں۔ کیا اس کے بعد بھی حضور کو میرے حق میں نسیان کا خوف ہے ؟ فرمایا نہیں نہ مجھے تمہارے متعلق نسیان کا خوف ہے نہ جہل کا۔

عیاشی نے اپنی تفسیر میں اور صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب اکمال الدین میں کچھ کچھ الفاظ کے تفاوت کے ساتھ اسی حدیث کو نقل فرمایا ہے اور آخر میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔ کہ میرے پروردگار نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ اُس نے تمہارے بارے میں اور اُن شرکا کے بارہ میں جو

Marfat.com

تمہارے بعد ہوں گے میری یہ دعا قبول فرمالی۔
اس پر مَیں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ میرے شرکاء میرے بعد کون ہوں گے؟ فرمایا وُہی جن کو خدائے تعالےٰ نے اپنی ذات سے اور مجھ سے (حکم) خاص اطاعت میں ملا دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ دیکھو صفحہ ۱۷۲ سطر ۸ مقبول ترجمہ (اللہ کی اطاعت کرو۔ اور اُس رسُول اور اُن والیانِ امر کی اطاعت کرو جو تم ہی میں سے ہیں)
اس پر مَیں نے عرض کی کہ آخر وہ ہیں کون؟ فرمایا وہ سب میرے اوصیاء ہیں جن کا سلسلہ اسوقت تک رہیگا جبتک کہ حوضِ کوثر پر میرے پاس وارد ہو جائیں۔ وہ سب کے سب ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ ہوں گے۔ جو شخص اُن کو چھوڑ دے گا اُن کا کوئی نقصان نہ کریگا اس لئے کہ وہ قرآن کے ساتھ رہیں گے اور قرآن اُن کے ساتھ رہیگا۔ نہ قرآن اُن کو چھوڑے گا اور نہ وہ قرآن کو چھوڑیں گے اُنہی کے ذریعہ سے میری اُمت کی نصرت کی جائے گی اور اُنہی کے ذریعہ سے اُن کو بارش میسر آیا کریگی۔ اور اُنہی کی وجہ سے اُن سے طرح طرح کی بلائیں دفع ہوتی رہیں گی اور اُنہی کے سبب سے اُن کی دعائیں قبول کی جائیں گی۔ اس پر مَیں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے اُن سب کے نام تو بتا دیجئے؟ اس پر فرمایا کہ اوّل تو ان میں سے تم ہو پھر یہ میرا بیٹا اور یہ فرماتے ہوئے اپنا دستِ اقدس جناب امام حسن علیہ السلام کے سر مبارک پر رکھا پھر یہ میرا بیٹا۔ اور یہ فرماتے ہوئے اپنا دست مبارک جناب امام حسین علیہ السلام کے سر اقدس پر رکھا پھر اس کا بیٹا ہوگا جس کا نام علیؑ ہوگا اور قریب ہے کہ وہ تمہارے ہی زمانۂ حیات میں پیدا ہو جائے تو اس سے میرا اسلام کہہ دینا۔ پھر آنحضرتؐ نے اپنی اولاد کے سلسلے کو بارہ ۱۲ تک پہنچا دیا سلیم ابن قیس ہلالی کہتے ہیں کہ اس پر مَیں نے عرض کی کہ مولا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں مجھے بھی اُن کے نام سُنا دیجئے۔ اُس وقت جناب امیر المومنین علیہ السّلام نے ایک ایک بزرگ کا نام لیا۔ پھر فرمایا کہ اُسے خاندانِ ہلال کے شخص تمھاری اُمتِ محمدؐ اِنہی میں سے ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے اُسی طرح معمور فرما دیگا جس طرح کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ خدا کی قسم مَیں اُن سب لوگوں کو پہچانتا ہوں جو رکن و مقام کے مابین اُس سے بیعت کریں گے اور مَیں اُن کے باپ اور دادا کے نام بھی جانتا ہوں اور اُن کے قبیلوں کو بھی پہچانتا ہوں۔
کافی میں باسناد خود جناب امام محمدؐ باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ عام آدمیوں میں سے جو شخص بھی اس کا مدعی ہو کہ مَیں نے تمام قرآن مجید کو جس شان سے وہ نازل ہُوا تھا اُسی طرح جمع کر لیا ہے وہ بہت ہی بڑا جھوٹا ہے حالانکہ جس شان سے اللہ تعالےٰ نے اُس کو نازل فرمایا اُس شان سے صرف علی ابن ابی طالبؑ نے اُس کو جمع بھی فرمایا اور حفظ بھی کیا۔
نیز باسنادِ خود جناب امام محمدؐ باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ سوائے اوصیائے جناب رسولِ خدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے کوئی شخص یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا کہ تمام قرآن مجید اُس کے پاس ہے یعنی اُس کا ظاہر

Marfat.com

بھی اور اس کا باطن بھی۔

نیز باسناد خود جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدائے تعالیٰ کے اس قول = بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۔ (بلکہ وہ کھلی آیتیں اُن لوگوں کے سینوں میں موجود ہیں جنکو علم دیا گیا ہے) (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۸۰۲ سطر ۲) کی تفسیر میں فرمایا کہ جن لوگوں کے سینوں کا اس آیت میں ذکر ہے وہ حضرات آئمہ علیہم السّلام ہیں۔

نیز باسناد خود اُنہی حضرت سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں یقیناً جناب رسُولِ خدا سے پیدا ہُوا ہوں اور میں کتابِ خُدا کو اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ اس میں خلقت کی ابتدا کا بھی ذکر ہے اور قیامت تک جو کچھ ہونیوالا ہے اُس کا بھی۔ اس میں آسمان کی بھی خبر ہے۔ اور زمین کی بھی خبر ہے۔ جنّت کی بھی خبر ہے اور دوزخ کی بھی۔ جو کچھ ہو چکا ہے اُس کی بھی خبر ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے اُس کی بھی۔ اور میں اُس سب کو اس طرح جانتا ہوں جیسے کہ اپنی اس ہتھیلی کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ بے شک خدائےتعالےٰ فرماتا ہے۔ وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۵۵۰ سطر ۵)۔ (اور ہم نے تم پر یہ کتاب نازل کی ہے (کہ) ہر چیز کا بلیغ بیان (ہے)) ٭

قول صاحب تفسیر صافی۔ اس حدیث میں جو جناب رسُولِ خدا سے پیدا ہونے کا ذکر کیا تو اس میں ولادت جسمانی بھی مراد ہے اور ولادتِ رُوحانی بھی۔ اس لئے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کا علم جناب رسولِ خُدا کے علم کی طرف اسی طرح راجع ہے جس طرح کہ آنحضرتؐ کا نسب آنحضرتؐ سے ملتا ہے پس جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام آنحضرتؐ کے علم کے اُسی طرح وارث ہوتے جیسے کہ آنحضرتؐ کے مال کے حقیقی وارث تھے اسی وجہ سے تو دعویٰ سے فرماتے ہیں کہ میں کتاب خدا کو جانتا ہوں اور اس میں ایسا اور ایسا ہے اور میں اُس سب کا علم رکھنے والا ہوں۔

نیز باسناد خود اُنہی حضرت سے روایت ہے فرمایا کہ کتابِ خُدا میں جو کچھ تم سے پہلے ہو چکا اُس کی بھی اطلاع موجود ہے۔ اور جو کچھ تمہارے بعد ہوگا اُس کی بھی اطلاع دی گئی ہے اور جو جھگڑے تمہارے مابین ہوں گے اُن کا فیصلہ بھی موجود ہے اور ہم اُن سب باتوں کو جانتے ہیں۔

نیز باسناد خود اُنہی حضرت سے روایت ہے فرمایا کہ اَلرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ ہم ہیں اور کتاب خُدا کے اصل مطلب کو ہم ہی جانتے ہیں۔

تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے وہ حضرت فرماتے ہیں کہ ہم ہی وہ اہلبیتؑ ہیں جن میں خدائےتعالےٰ ہمیشہ ایک ایسے شخص کو مبعوث فرماتا رہتا ہے۔ جو اوّل سے آخر تک اُس کی کتاب کا پُورا پُورا علم رکھتا ہے اور خدائے تعالےٰ کی حلال کی ہوئی اور حرام کی ہوئی چیزوں کا علم صرف ہمارے ہی پاس ہے۔ علم کتاب سے جتنا چھپانا چاہیئے اُس کے بارے میں ہم کو قُدرت نہیں ہے کہ ہم کسی سے بھی اُس کا

Marfat.com

ذکر کریں اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ منجملہ اُن علوم کے جو ہم کو عطا کئے گئے ہیں قرآن مجید کی تفسیر اور اُس کے احکام بھی ہیں۔ اگر ہم کو اُس کے اہل ملتے تو ہم اُن کو بتاتے۔ خدا کرے کہ اُس کے اہل پیدا ہوں۔

نیز اُسی تفسیر میں اُنہی حضرت سے منقول ہے۔ فرمایا کہ خدائے تعالےٰ نے ہم اہلبیتؑ کی ولایت کو قرآن مجید کی اور تمام کتابوں کی کُنجی قرار دیا ہے کہ قرآن مجید کے جتنے صاف صاف احکام ہیں اُسی کا چکر کاٹتے رہتے ہیں۔ اُسی کے ذریعے سے کتابوں کا ذکر کھُل کر ہوتا ہے اور اُسی کے ذریعہ سے ایمان ظاہر ہوتا ہے اور جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف صاف حکم فرمایا کہ قرآن مجید کی اور آلِ محمدؐ کی پیروی کیجائے یہ اُس وقت جبکہ آنحضرتؐ نے آخری خطبہ فرمایا جس میں ارشاد ہوا کہ میں تم میں دو بزرگ چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک ثقلِ اکبر اور ایک ثقلِ اصغر۔ ثقلِ اکبر تو میرے پروردگار کی کتاب ہے اور ثقلِ اصغر خود میری عترت میرے اہلبیتؑ۔ پس تم اِن دونوں کے بارے میں میری حفاظت کرنا کیونکہ جب تک تم ان دونوں سے متمسک رہو گے ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔

کافی میں باسناد خود زید شحّام سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ قتادہ ابن دعامہ (مشہور مفسر اہلسنت) جناب امام محمدؐ باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ اے قتادہ! اہل بصرہ کا فقیہ تو ہی ہے؟ اس نے عرض کی جی ہاں حضور! لوگ ایسا ہی گمان کرتے ہیں۔ اس پر جناب امام محمدؐ باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے تو یہ خبر پہنچی ہے کہ تو قرآن مجید کی تفسیر بھی بیان کرتا ہے! قتادہ نے عرض کی جی ہاں حضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ آیا تو علم کے ساتھ اُس کی تفسیر بیان کرتا ہے یا جہل کے ساتھ؟ عرض کرنے لگا۔ کہ نہیں جہل کے ساتھ نہیں بلکہ علم کے ساتھ۔ اس پر جناب امام محمدؐ باقر علیہ السلام نے فرمایا اگر تو علم کے ساتھ تفسیر بیان کرتا ہے تو تیرے کیا کہنے! اب میں تجھ سے کوئی سوال کروں؟ قتادہ نے عرض کی کہ حضور جو مناسب جانیں سوال کریں: فرمایا سورۂ سبا میں خدا تعالےٰ کا جو یہ قول ہے۔ وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ ٥ "(اور ہم نے اُن کے مابین چلنا پھرنا مقرر کر دیا اور یہ حکم دیدیا کہ) اُنہیں راتوں کو اور دنوں میں سب بے کھٹکے چلو (پھرو)" (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۸۵۷ سطر ۴) اس کا مطلب تو مجھے بتاؤ۔ قتادہ عرض کرنے لگا کہ یہ اُس شخص کے بارہ میں ہے جو اپنے گھر سے زادِ سفر سواری اور حلال کرایہ ساتھ لے کر بیت اللہ کے (حج کرنے کے) قصد سے چلے تو وہ اپنے بال بچوں میں واپس آنے تک مامون رہے گا۔

اس پر جناب امام محمدؐ باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے قتادہ! میں تجھے خدا کی قسم دیکر دریافت کرتا ہوں۔ آیا تجھے علم ہے کہ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص اپنے گھر سے زادِ سفر، سواری اور حلال کا کرایہ لے کر بیت اللہ کے (حج کرنے کے) قصد سے نکلتا ہے اور راستہ میں وہ لُوٹا بھی جاتا ہے۔ اُس کا سفر خرچ بھی سب جاتا رہتا ہے اور مار بیچارے پر اتنی پڑتی ہے کہ اُس غریب کا کچومر نکل جاتا ہے۔ قتادہ نے عرض کی۔ خدا کی قسم ایسا تو ضرور ہوتا ہے اس پر جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ اے قتادہ۔ وائے ہو

Marfat.com

تجھ پر اگر تو قرآن مجید کی تفسیر اپنے دِل سے کرتا ہے تو تو خود بھی ڈوبا اور اوروں کو بھی لے ڈوبا۔ اور اگر تُو نے وہ عوام النّاس سے اخذ کی ہے تو بھی تُو ڈوبا اور اوروں کو بھی لے ڈوبا۔ وائے ہو تجھ پر اے قتادہ یہ تو اُس شخص کے بارے میں ہے جو اپنے گھر سے حلال سفر خرچ اور حلال کرایہ لیکر اس گھر کے (حج کرنیکے) قصد سے چلا ہو اور ساتھ ہی ہمارے حق کا بھی عارف ہو اور اُس کا دِل ہماری طرف میلان رکھتا ہو جیسا کہ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے۔ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۱۵ سطر ۲) "پس آدمیوں میں سے بعض کے دِل اُن کی طرف مائل و گرویدہ کر دیجیو" جس میں بیت اللہ مراد نہیں ہے ورنہ خدائے تعالےٰ اِلَیْہِ فرماتا اِلَیْھِمْ نہ کہتا۔ خدا کی قسم وہ دعائے ابراہیم ہم ہیں جس کا دِل ہماری طرف میلان رکھتا ہوگا اُس کا حج بھی قبول ہوگا اور اگر یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ پس اے قتادہ! جو اس شان سے حج بجالائے گا وہ قیامت کے دِن عذاب دوزخ سے مامون ہوگا۔ قتادہ عرض کرنے لگا! خُدا کی قسم! آج سے میں اِس آیت کی تفسیر یُونہی کیا کروں گا۔ اسپر جناب امام محمد باقر علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا کہ اے قتادہ! وائے ہو تجھ پر! قرآن کو تو وُہی جانتے ہیں جن کے ہاں وہ نازل کیا گیا ہے۔

قول صاحب تفسیر صافی۔ اس حدیث کو ہم نے کتاب کافی کے اکثر نسخوں میں اسی طرح پایا حالانکہ شبہ یہ ہے کہ اُس کا کچھ حصّہ ساقط ہو گیا ہے۔ سبب یہ ہے کہ قتادہ نے جو کچھ کہا اُس کا تعلق خدائے تعالیٰ کے اس قول اسِیْرُوْا فِیْھَا لَیَالِیَ وَاَیَّامًا اٰمِنِیْنَ ہ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۵۸ سطر ۵) سے نہیں ہے۔ کیونکہ جو کچھ اس میں بیان کیا گیا اُس میں یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ جگہ زمین کے کس حصّہ میں ہے بلکہ اُس کا تعلق خدائے تعالےٰ کے اس قول۔ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۱۲۲ سطر ۲) "اور جو اس میں داخل ہوگا امن پائیگا" سے ہے اور اسی طرح قول جناب امام علیہ السّلام کا۔

نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے جو کچھ ان دونوں آیتوں کی تفسیر میں وارد ہوا ہے کہ اُن حضرت نے ابو حنیفہ سے سوالات کئے ہیں وہ بھی اس حدیث کے بعض حصّہ کے ساقط ہو جانے پر جیسا کہ ابھی ہم نے ذکر کیا ہے دلالت کرتا ہے۔ اور وہ کتاب علل الشرائع میں باسناد خود جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے یُوں روایت ہے کہ آنحضرتؑ نے ابوحنیفہ سے فرمایا تھا کہ اہل عراق کا مفتی تُوہی ہے تو اُس نے عرض کی تھی جی ہاں! اس پر آنحضرتؑ نے فرمایا تھا کہ تو اُن کو کس چیز سے فتویٰ دیتا ہے؟ عرض کیا کہ کتاب خدا اور سنتِ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے۔ فرمایا کہ ابوحنیفہ! تو قرآن کو ایسا ہی جانتا ہے جیسا کہ اُس کے جاننے کا حق ہے۔ اور تو اُس کے ناسخ و منسوخ کو پہچانتا ہے؟ عرض کرنے لگا جی ہاں! فرمایا۔ اے ابوحنیفہ! ویل ہو تیرے لئے! تُو نے اُس علم کا دعوےٰ کر دیا جس کو خدائے تعالےٰ نے سوائے اُن کے جن کے گھر میں اپنی کتاب نازل فرمائی ہے اور جن کو اُس کا اہل قرار دیا ہے اور کسی کے پاس رکھا ہی نہیں۔ ویل ہو تیرے لئے وہ علم تو سوائے اُس کے جو ہمارے نبی کی ذرّیت میں سے صاحبِ امر ہے اور کسی کے پاس

۱؎ ان میں راتوں کو اور دنوں میں بے کھٹکے چلو (پھرو)۔

Marfat.com

ہے ہی نہیں! اور مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو خدا کی کتاب کا ایک حرف بھی نہیں جانتا! اگر تو اپنے دعوے میں سچا ہے۔ اور میں جیسا کہتا ہوں ویسا نہیں ہے تو تو خدا تعالےٰ کے اس قول "سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ"۔ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۵۵۷ سطر ۵) ہی کا مطلب مجھے سمجھا دے کہ یہ زمین کے کس حصہ میں واقع ہے؟ ابو حنیفہ عرض کرنے لگا کہ میرا گمان ایسا ہے کہ یہ مکہ اور مدینہ کے مابین ہے۔ اس پر جناب امام جعفر صادق علیہ السلام جن پر ہزاراں ہزار درود و سلام ہو اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے۔ آیا آپ صاحبوں کو علم ہے کہ مدینہ اور مکہ کے مابین لوگ لوٹ لئے جاتے ہیں۔ ان کے مال بھی غارت ہوتے ہیں اور جانیں بھی محفوظ نہیں رہتیں۔ قتل بھی کر دئے جاتے ہیں۔ سب عرض کرنے لگے ضرور ایسا ہوتا ہے! اب تو ابو حنیفہ لگا بغلیں جھانکنے۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ اے ابو حنیفہ! ذرا مجھے خدا تعالےٰ کے اس قول کا مطلب تو بتا۔ "وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا" (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۱۲۲ سطر ۲) (اور جو اس میں داخل ہوگا امن پائیگا) یہ مقام زمین میں کیا ہے؟ عرض کرنے لگا۔ جی حضور یہ کعبۃ اللہ ہے! فرمایا تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ جب حجاج ابن یوسف نے عبداللہ ابن زبیر کے برخلاف کعبۃ اللہ کو منجنیق لگائی اور اس کو وہیں قتل کیا تو آیا وہ اس میں مامون ہوا؟ اب تو حضرت چپ ہوئے۔ کچھ بھی کہتے نہ بن پڑی۔ ان دونوں آیتوں کی پوری تفسیر صفحہ ۵۷۸ نوٹ ۱ اور اس کے متعلق ضمیمہ میں ملاحظہ فرمائیے)۔

تیسرا مقدمہ

قدرے اس امر کا ذکر کہ قرآن مجید کا بڑا حصہ حضرات معصومین علیہم السلام کے بارے میں ہے اور ان کے دوستوں کے بارے میں اور ان کے دشمنوں کے بارے میں اور اس میں رمز کیا ہے۔

صاحب کافی اور تفسیر عیاشی نے اپنے اپنے اسناد سے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے یہ حدیث اپنی اپنی کتاب میں نقل کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ قرآن شریف چار حصہ کرکے نازل ہوا ہے۔ ایک حصہ ہمارے بارے میں ہے اور ایک حصہ ہمارے دشمنوں کے بارے میں۔ ایک حصہ میں مثالیں بیان کیگئی ہیں اور سنتیں مقرر کی گئی ہیں۔ اور ایک حصہ میں احکام بتلائے گئے ہیں۔ اور فرائض مقرر کئے گئے ہیں عیاشی کی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ بہترین حصہ قرآن خود ہمارے حق میں ہے۔

اور ان ہی دونوں نے اپنے اپنے اسناد سے اصبغ بن نباتہ سے یہ روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے خود جناب امیرؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن مجید تین (۳) حصوں پر نازل ہوا ہے۔ ایک ثلث میں خود ہمارا اور ہمارے دشمنوں کا بیان ہے۔ اور ایک ثلث میں سنن اور امثال ہیں۔ اور ایک ثلث میں فرائض

---

[1] "ان میں راتوں کو اور دنوں میں بے کھٹکے چلے (پھرو)"

اور احکام:۔

عیاشی نے اپنی اسناد سے بواسطہ خیثمہ ابن الحارث جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قرآن مجید تین حصوں پر نازل ہوا ہے۔ ایک ثلث میں ہمارا اور ہمارے دوستوں کا ذکر ہے اور دوسرے حصہ میں ہمارے دشمنوں کا۔ اور جو انبیاء اور اوصیاء پہلے گذرے ہیں اُن کے دشمنوں کا ذکر ہے۔ اور تیسرے حصہ میں قواعد اور مثالیں ہیں۔ اور اگر ایسا ہوتا کہ کوئی آیت کسی خاص گروہ کے بارے میں نازل ہوئی ہوتی۔ پھر اُس گروہ کا خاتمہ ہو جاتا تو اُن کے ساتھ اس آیت کا بھی خاتمہ ہو جاتا تو اب تک قرآن میں سے کچھ بھی باقی نہ رہتا۔ بلکہ جو گروہ خیر یا شر میں اُس کا پیروی کرنے والا آیندہ آتا ہے اُس گروہ پر بھی اُس آیت کا حکم اسی طرح جاری ہوتا ہے اور اُسی طرح قرآن مجید اوّل سے لیکر آخر تک اُس وقت تک باقی رہیگا جب تک آسمان و زمین باقی رہیں گے۔

صاحب تفسیر صافی فرماتے ہیں۔ کہ ان احادیث میں جو ظاہر الفظی اختلاف پایا جاتا ہے اس سے معنوی منافات نہیں نکلتی۔ کیونکہ اس تقسیم سے مراد ٹھیک اور پورے پورے حصے نہیں ہیں۔ اسی وجہ سے تین حصوں میں بھی کہا گیا ہے اور چار پر یا اسی طرح پانچ۔ چھ۔ سات حصوں میں بھی بیان کیا جاتا تو کچھ ہرج نہ ہوتا۔ مثلاً یہ کہا جائے کہ ایک حصہ ان کے دوستوں کے بارے میں ہے۔ ایک انکے دشمنوں کے بارے میں ہے ایک حصہ میں سنن ہیں۔ ایک میں امثال ہیں۔ ایک میں فرائض ہیں۔ ایک میں احکام ہیں۔ اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر ہر حصہ کی سورتیں۔ آیتیں۔ کلمے اور حروف ہر طرح تعداد میں مساوی اور گنے چنے ہیں۔ بلکہ یہ مطابق محاورہ عام ہے کہ ایک حصہ ایسا بھی ہے۔ ایک حصہ ایسا بھی ہے اور ایک حصہ ویسا بھی۔

تفسیر عیاشی جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے بسند معتبر روایت کی گئی ہے کہ ہمارا حق کتاب خدا میں ایسا محکم ہے کہ اگر اس کو مٹا دیں تو پھر یہ کہنا کہ یہ کتاب خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ یا ہم اس کتاب کو کچھ نہیں سمجھتے یکساں ہو جائے گا۔

صاحب تفسیر صافی فرماتے ہیں۔ کہ آیات قرآنی میں سے بہت سی آیات کی تفسیر و تاویل کے بارے میں اہلبیت علیہم السلام سے بکثرت حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان آیات کا نزول خود اُن کے بارے میں اُن کے دوستوں کے بارے میں اور اُن کے دشمنوں کے بارے میں ہوا ہے۔ اور ہمارے علماء میں سے تو ایک گروہ نے اسی انداز پر قرآن مجید کی تاویل کے بارے میں بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ جن میں اُن تمام حدیثوں کو جمع کیا ہے۔ اور موجودہ ترتیب سے قرآن مجید کے بموجب ہر ہر آیت کی تاویل لکھی ہے۔ خواہ وہ اُن حضرات کے بارے میں ہو۔ خواہ اُن کے شیعوں کے بارے میں اور خواہ اُن کے دشمنوں کے بارے میں۔ مجھے اس قسم کی ایک کتاب دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔ جس کا حجم

Marfat.com

بیس ہزار بیت کے برابر تھا۔ کتاب کافی۔ تفسیر عیاشی۔ تفسیر علی ابن ابراہیم قمی۔ اور تفسیر جناب امام حسن عسکری علیہ السّلام میں اس قبیل کی بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔ مثلاً کتاب کافی میں جناب امام محمد باقر علیہ السّلام سے خدائے تعالےٰ کے اس کلام کی تفسیر۔ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ۝ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۷۴۶ سطر ۴) "روح الامین نے اس کو صاف عربی زبان میں تمہارے قلب پر اتارا ہے تاکہ تم ڈرنے والوں میں سے ہوجاؤ" میں یہ وارد ہے کہ اس جزسے مراد جس کو قلب رسولؐ پہ نازل کیا گیا ولایت جناب امیرالمومنینؑ ہے۔

نوٹ:۔ مقصد ارشاد امامؑ یہ ہے کہ جناب رسول خدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو جبریل امین نے منجانب رب العالمین یہ حکم پہنچا دیا۔ کہ ولایت جناب امیرالمومنین سے لوگوں کو آگاہ کردو۔ کہ جو اس ولایت کو تسلیم نہ کریں گے ہلاکت ابدی میں مبتلا ہونگے۔

اسی طرح تفسیر عیاشی میں بحوالہ روایت محمد ابن مسلم جناب امام محمد باقر علیہ السّلام سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اے ابو محمد! جب تُو خدا کی کتاب میں اس اُمت میں سے کسی گروہ کا ذکر نیکی کے ساتھ سُنے تو سمجھ لے کہ وہ ہم اہلبیت ہیں۔ اور جب تو خدا کے کلام میں کسی گروہ کا ذکر بدی کے ساتھ سُنے تو سمجھ لے کہ وہ ہمارے دشمن ہیں۔

نیز اسی تفسیر میں بروایت عمر و ابن حنظلہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ اُن حضرتؑ سے خدا کے اس کلام کی تفسیر دریافت کی گئی تھی۔ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۵۰۶ سطر ۵) کہدو کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی دینے کو (ایک تو) اللہ کافی ہے اور (دوسرے) وہ جن کے پاس اس کتاب کا پورا علم ہے"۔ تو حضرتؑ نے جس وقت مجھے یہ تفسیر بتلائی۔ تو یہ بھی فرمایا۔ کہ خواہ یہ آیت ہو خواہ کتاب خدا میں اس کے مانند اور آیتیں ہوں اُن سب کے متعلق یہ یاد رکھو کہ فاتحہ سے خاتمہ تک ایسی سب آیتیں ہم آئمہ کے بارے میں ہیں۔ اور اُن سے ہم ہی مراد لئے گئے ہیں۔

صاحب تفسیر صافی فرماتے ہیں۔ کہ چونکہ ایسے ارشادوں کے سمجھنے کے لئے ہر شخص کی عقل کافی نہیں ہوسکتی لہٰذا ہم انکشاف راز کے لئے۔ کلام کو طول دیکر مفصّل و مدلّل وجوہ لکھے دیتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے یہ ارادہ فرمایا کہ اس کی مخلوق اس کو پہچانے تاکہ اُس کی عبادت کرے اور اسباب ظاہری سے اس کا پہچاننا آسان نہ تھا۔ اس لئے انبیاء و اوصیاء کا وجود ضرور ہوا۔ کہ اُن کے ذریعہ سے معرفت پوری حاصل ہوگی اور عبادت بھی کامل ہوسکے گی۔ جیسی کسی اور کے ذریعہ سے نہ ہوسکے گی۔ اور انبیاء و اوصیاء کا وجود بغیر تمام مخلوق کے وجود کے ہونا آسان نہ تھا کہ اُن کی موانست کے لئے اور اُن کی روزی بہم پہنچانے کے لئے ضروری تھے اس لئے اس نے تمام مخلوق کو پیدا کیا اور پھر اُن کو

Marfat.com

حکم دیا کہ انبیاؑ اور اولیاء کی معرفت حاصل کریں اور اُن کو اپنا حاکم بنائیں اور اُن کے دشمنوں سے اور جو جو چیزیں اُن سے روکنے والی ہوں اُن سے بیزار رہیں۔ تاکہ انبیاء و اولیاء کو جو نعمتیں ملی ہیں یہ اُن میں حصہ دار ہوں پھر ان میں سے ہر ایک کو اس نے اپنی ذات کی معرفت اُسی اندازہ سے عطا فرمائی جس اندازہ سے وہ انبیاؑ و اوصیاء کی معرفت رکھتا تھا۔ اس لئے کہ اُنہی کی پہچان سے خدا کو پہچان سکتے ہیں۔ اور اُنہی کو حاکم سمجھ کر خدا کو حاکم جان سکتے ہیں۔ لہذا کوئی خوشخبری وارد ہوئی ہے تو اور کوئی ڈراوا آیا ہے تو حکم دے گئے ہیں تو ممانعتیں کی گئی ہیں تو نصیحتیں فرمائی گئی ہیں تو اور وعظ کئے گئے ہیں تو غرض خدا کی طرف سے جو کچھ بھی آیا ہے وہ خاص اسی غرض سے آیا ہے اور بس۔ اور چونکہ ہمارے نبیؐ تمام انبیاء کے سردار اور اُن کے وصی کل اوصیا کے سردار تھے اس لئے کہ ان میں اپنی ذاتی فضل و کمال کے علاوہ کل انبیاء اور اوصیاءؑ کے کمالات اور مدارج جمع تھے اور نصِ قطعی سے یہ ایک دُوسرے کے نفس قرار پائے ہیں اس لئے ان دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھ جو فضیلت بھی منسوب کی جائے۔ وُہی صحیح ہوگی۔ کیونکہ کل فضائل ان میں جمع ہیں اور جو شخص اکمل ہوگا وہ ضرور ہے کہ کامل پہلے سے ہو۔ اسی لئے تمام آیتوں کا اصلی مطلب انہی دونوں حضرات سے مخصوص ہؤا اور پھر تمام اہلبیتؑ سے مخصوص ہؤا جو انہی دونوں حضراتؑ کی اولاد سے ہیں اور پھر آپس میں ایک دُوسرے کی اولاد ہیں۔ اور خدائے تعالےٰ نے ان کی حکومت کے لئے ایک جامع کلمہ ولایت ارشاد فرما دیا۔ جس میں معرفت بھی داخل ہے۔ محبت بھی متابعت بھی۔ اور کل وہ چیزیں بھی جن کی معرفت کے لئے ضرورت ہؤا کرتی ہے۔

نیز یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ خدائے تعالےٰ کے احکام کا تعلق کسی شخص خاص یا فردِ واحد سے نہیں ہؤا کرتا بلکہ کسی قوم کی قوم یا گروہ کے گروہ سے ہؤا کرتا ہے جیسا کہ ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں۔ پس جس جگہ کسی قوم کو کسی خاص خطاب سے مخاطب فرمایا ہے یا اُن کی طرف کسی خاص فعل کو منسوب کیا ہے تو صاحبانِ علم و عقل کے نزدیک اُس خطاب اور اُس فعل میں ہر وہ شخص شریک ہوگا۔ جو اُسی قوم کی سی عادت اور طبیعت رکھتا ہو۔ پس خدا کے برگزیدہ بندے جب کسی خاص معزز خطاب سے مخاطب کئے گئے یا کوئی خاص بزرگی اُن کی ذات کی طرف منسوب کی گئی۔ تو اُس خطاب اور اُس بزرگی میں ہر وہ شخص داخل ہے جو انبیاؑ و اولیاء کی سی عادت و طینت رکھتا ہو۔ اور مقربانِ بارگاہ سے ہو صرف وہ خصوصیت مستثنیٰ رہے گی جو کسی ایک ہی بزرگ سے متعلق ہو اور دُوسرے سے متعلق نہ ہو سکتی ہو۔

(جیسے جناب رسولِ خدا کے لئے نکاح ہبہ یا جناب امیر علیہ السّلام کا خانۂ کعبہ کے اندر پیدا ہونا)

اسی طرح جہاں اِن حضراتؑ کے شیعوں کو خیر و خوبی کے ساتھ یاد کیا گیا ہو۔ یا اُن کی طرف کوئی نیکی منسوب کی گئی ہے اور اُن کے دشمنوں کو بدی کے ساتھ یاد کیا گیا ہو اور ان کی طرف کوئی بدی منسوب کی گئی ہو تو اُس کی نیکی میں ہر وہ شخص داخل ہے جو اُن کے شیعوں کی سی طبیعت اور اُن کی دشمنوں کی سی

Marfat.com

طینت رکھتا ہو۔ اور اُس بدی میں ہر وہ شخص داخل ہے جو اُن کے دشمنوں کی سی طبیعت اور اُن سے بغض رکھنے والوں کی سی طینت رکھتا ہو۔ پہلوں میں سے ہو تو اور پچھلوں میں سے ہو تو۔ سبب اس کا یہ ہے کہ ہر وہ شخص جس کو اللہ اور اللہ کا رسول دوست رکھتے ہیں۔ ابتدائے مخلوقات سے لے کر انتہا تک مومن جو بھی ہوگا اُس کو ضرور دوست رکھے گا۔ اور جس شخص کو اللہ اور اللہ کا رسولؐ دشمن رکھتے ہیں اسی طرح ہر مومن اُس کو دشمن رکھے گا۔ اور وہ بھی اللہ کے محبوب اور اللہ کے رسولؐ کے محبوب کو دشمن رکھے گا۔ پس تمام جہان کا ہر مومن پہلے زمانہ میں تھا تو۔ اور موجودہ وقت میں ہے تو۔ اور قیامت تک آیندہ ہونے والا ہے تو۔ وہ اِن حضرات کے شیعوں میں سے اور ان کے دوستوں میں سے ہوگا۔ اور جہان بھر کا ہر منکر پہلے زمانہ میں تھا تو۔ اب ہے تو اور قیامت تک آیندہ ہونے والا ہے تو۔ وہ اِن حضراتؑ کے مخالفوں میں سے اور ان کے بغض رکھنے والوں میں سے ہوگا اور حدیث مفضل ابن عمرو میں جو جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کا کلام ہے۔ اسی بات کی طرف اشارہ وارد ہوا ہے۔ اس حدیث کو شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب علل الشرائع میں اپنی اسناد سے حضرت مفضل ابن عمرو سے روایت کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں عرض کی کہ جناب علی ابن ابی طالب علیہ الصّلوٰۃ والسلام قسیم جنّت و نار کیوں قرار پائے تو حضرتؑ نے فرمایا اس لئے کہ اُن حضرتؑ کی محبّت ایمان ہے۔ اور اُن کی دُشمنی کفر اور جنت صرف اہلِ ایمان کے لئے پیدا کی گئی ہے اور دوزخ صرف اہلِ کفر کے لئے لہٰذا وہ حضرتؑ بہشت و دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہو گئے۔ نیز اِس سبب سے بھی کہ جنّت میں صرف اُن حضرتؑ سے محبّت رکھنے والے ہی جائیں گے۔ اور جہنّم میں صرف اُن کی دُشمنی رکھنے والے ہی اِس پر مفضل نے عرض کی یا ابن رسول اللہ تو کیا انبیاءؑ و اوصیاء بھی اُن حضرتؑ سے محبّت رکھتے تھے اور ان انبیاءؑ و اوصیاء کے دشمن ان حضرتؑ سے بغض رکھتے تھے۔ فرمایا۔ ضرور! میں نے عرض کی۔ بھلا یہ کیونکر؟ فرمایا کیا تمکو معلوم نہیں کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے خیبر کے دن فرمایا تھا۔ کہ کل صبح یہ علم مَیں اُس شخص کو دُونگا۔ جو اللہ اور اللہ کے رسولؐ کو دوست رکھتا ہے۔ اور اللہ اور اللہ کا رسولؐ اُسکو دوست رکھتے ہیں۔ وہ پلٹ کر نہ آئے گا جبتک کہ اللہ تعالےٰ اُسکے ہاتھوں پر قلعہ (خیبر کو) فتح نہ فرمادے۔ مَیں نے عرض کی ضرور فرمایا کیا تم کو یہ نہیں معلوم کہ جب رسولِ خدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے حضور میں بُھنا ہوا پرندہ لایا گیا۔ تو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا۔ یا اللہ میرے پاس میرے ساتھ اِس پرندہ کو کھانے کے لئے اُس شخص کو بھیج جو سب سے زیادہ تیری مخلوق میں تیرا محبوب ہو اور آنحضرتؐ کی مراد اُس شخص سے حضرت علی علیہ السّلام تھے۔ مَیں نے عرض کی۔ ضرور۔ فرمایا تو کیا یہ جائز ہے کہ اللہ کے نبیؐ اُس کے رسولؐ اور اُن کے اوصیاء اُس شخص کو دوست نہ رکھیں جس کو اللہ اور اللہ کا رسولؐ دوست رکھتے ہوں اور وہ خود بھی اللہ اور اللہ کے رسولؐ کو دوست رکھتا ہو۔ مَیں نے عرض کی نہیں ایسا تو ہو نہیں سکتا۔ فرمایا تو آیا یہ جائز ہے کہ اُن انبیاءؑ و اوصیاء کی اُمّت کے مومنین خدا کے

Marfat.com

محبوب رسولِ خدا کے محبوب اور انبیاء خدا کے محبوب سے محبت نہ رکھیں۔ میں نے عرض کی نہیں ایسا تو نہیں ہو سکتا۔ فرمایا تو بس ثابت ہو گیا کہ خدا کے تمام انبیاء رسول اور تمام مومنین جناب امیرالمومنین علی ابن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کے دوستدار تھے اور ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اُن سب حضرات کے مخالف جناب امیر علیہ السلام کے اور جناب امیر علیہ السلام سے محبت رکھنے والوں کے دشمن ہیں۔ میں نے عرض کی ضرور۔ حضرت نے فرمایا تو بس جنت میں کوئی بھی داخل نہ ہو گا مگر وہی جو جناب امیر علیہ السلام کو دوست رکھتا ہو۔ پہلوں میں سے ہو تو۔ اور پچھلوں میں سے ہو تو۔ اسی طرح جہنم میں بھی کوئی نہ جائے گا۔ مگر وہی جو اُن حضرت کو دشمن رکھتا ہو۔ خواہ پہلوں میں سے ہو خواہ پچھلوں میں سے ہو۔ تو اس صورت میں وہ حضرت قسیم جنت و نار ثابت ہو گئے۔ مفضل ابن عمرو کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی یا ابن رسول اللہ آپ نے بہت بڑا بار میرے قلب پر سے ہٹا دیا۔ خدائے تعالےٰ اسی طرح آپ کی بہت سی مشکلیں آسان فرمائے۔ اب اللہ نے جو علم آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اُس میں سے مجھے کچھ اور بھی عنایت کیجئے۔ فرمایا۔ اے مفضل جو تمہارا جی چاہے پوچھ لو۔ میں نے عرض کی۔ یا ابن رسول اللہ مجھے تو صرف یہی دریافت کرنا ہے کہ آیا جناب امیرالمومنین علی ابن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ اپنے دوستوں کو داخلِ جنت اور اپنے دشمنوں کو داخلِ جہنم فرمائیں گے یا رضوان و مالک یہ خدمت انجام دینگے؟ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اے مفضل کیا تم کو یہ معلوم نہیں۔ کہ خدائے تبارک و تعالےٰ نے عالمِ مخلوق کو پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے جناب رسولِ خدا کو عالمِ روحانیت میں انبیاء علیہم السلام کی طرف جو عالمِ روحانی میں تھے اپنا رسول بنا کر بھیجا تھا۔ میں نے عرض کی ضرور معلوم ہے۔ فرمایا کیا تم یہ نہیں جانتے کہ آنحضرت نے اُن سب کو خدا کی توحید اُس کی اطاعت اور اُس کے احکام کے پیروی کرنے کی دعوت دی۔ اور ان باتوں پر اُن سے جنت کا وعدہ کیا اور جن باتوں کو انبیاء نے مان لیا۔ اُن کی مخالفت کرنے والے اور اُن کا انکار کرنے والے کو جہنم کی وعید سُنا دی۔ میں نے عرض کی ضرور ایسا ہوا۔ فرمایا تو کیا جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم منجانب پروردگارِ عالم اُن چیزوں کے ضامن نہیں ہیں جن کا خدائے عزّ و جل کی طرف سے انبیاء علیہم السلام سے وعدہ وعید کیا گیا۔ میں نے عرض کی۔ ضرور ضامن ہیں۔ فرمایا تو کیا جناب علی ابن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ۔ آنحضرت کے خلیفہ اور اُن کی اُمت کے امام نہیں ہیں۔ میں نے عرض کی ضرور ہیں۔ فرمایا تو کیا رضوان و مالک فرشتوں میں سے اور اُن شیعیانِ علیؑ ابن ابی طالب کے لئے مغفرت طلب کرنے والے نہیں ہیں۔ جو انہی حضرت کی محبت کے سبب سے نجات پائیں گے۔ میں نے عرض کی ضرور ہیں۔ فرمایا۔ بس تو منجانب جنابِ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جناب علی ابن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ تو قسیم جنت و نار ہوئے اور رضوان و مالک بموجب حکم خدائے تبارک و تعالےٰ اُن حضرت کے احکام کا اجراء کرنیوالے ٹھیرے۔ اے مفضل اس حدیث کو یاد رکھنا کہ یہ اسرارِ علوم میں سے ہے اور اس کو اُسی شخص سے بیان کرنا جس کو اس کا اہل پاؤ۔ صا

Marfat.com

تفسیر صافی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے علم کا ایک دروازہ کھل گیا جس سے ہزاروں دروازے اور کھل سکتے ہیں اور چوتھے مقدمہ میں جہاں الفاظ متشابہ اور تاویل کی تحقیق کا موقعہ آئیگا وہاں انشاءاللہ اِس کی اور زیادہ وضاحت ہو جائے گی ⁂

خدائے تعالےٰ نے جو خطاب اُن بنی اسرائیل سے فرمایا ہے۔ جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تھے اور جو احسان اُن کے بزرگوں کے ساتھ کئے گئے تھے وہ اُن کو جتلائے گئے ہیں۔ جیسے ڈوبنے سے اُن کو نجات دینا۔ پتھر سے چشمے جاری کر کے اُن کو پانی پلانا۔ یا جو ناشکریاں اُن کے بزرگوں نے کی تھیں اُن کا الزام اُن کو دیا ہے جیسے آیات خُدا کا جُھٹلانا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ خطابات بھی اُسی قبیل سے ہیں کہ یہ بنی اسرائیل اُسی طینت اور اُسی طبیعت کے تھے جیسے اُن کے بزرگ۔ جن باتوں سے اِن کے بزرگ راضی تھے یہ بھی اُن سے راضی تھے اور جن باتوں سے وہ ناراض تھے یہ بھی اُن سے ناراض تھے۔ اور قرآن مجید زبان عرب میں نازل ہُوا ہے اور عربوں کی عادت یہ ہے کہ جب کسی قبیلہ نے کوئی فعل کیا ہو۔ تو اُس قبیلے کے ہر شخص سے اُس فعل کو منسوب کیا کرتے ہیں۔ گو کوئی خاص شخص اِس فعل کے کرنے کے وقت خاص طور سے اُس قبیلے کے ساتھ نہ بھی ہو۔ چنانچہ جناب امام زین العابدین علیہ السّلام کے کلام میں جبکہ اُن حضرتؑ سے ایسا ہی سوال کیا گیا تھا بجنسہٖ اسی قسم کا مضمون وارد ہُوا ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ قرآن مجید عرب کے محاورہ کے موافق ہے۔ اور اہل زبان سے اُنہی کے زبان کے موافق بات چیت کی جایا کرتی ہے کیا تم قبیلے بنی تمیم کے ایک ایسے شخص سے جس کی قوم نے کسی شہر کو لُوٹا ہو اور اس کے رہنے والوں کو قتل کیا ہو یہ نہیں کہتے کہ تم نے فلاں شہر کو لُوٹا اور تم نے ایسا اور ایسا کیا وغیرہ وغیرہ پس عرب کے اس محاورہ کے تحقیق ہو جانے کے بعد اس قسم کی آیتوں کی تاویل جو حضرات معصومین علیہم السّلام سے وارد ہوئی ہے اُن کے سمجھنے میں جو مشکلیں پیش آتی تھیں۔ اور جو شبہات پیدا ہوتے تھے وہ بحمداللہ سب حل ہو گئے۔ بلکہ اُس قسم کی آیتوں کے ذیل میں اُن تاویلوں کے بیان کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہی کیونکہ صاحبانِ عقل جو اصل مطلب کو سمجھ گئے اُسی قبیل کی ہر ہر آیت میں ایسی ہی تاویل کو موزوں اور درُست پائیں گے۔ اگرچہ ہم بھی محل و موقعہ پر انشاءاللہ کچھ نہ کچھ اُس کا ذکر کرتے جائیں گے۔ ہم خدائے تعالےٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں تھوڑا ہے۔ کہ اُس نے امام معصومؑ کے ذریعہ سے اِتنا بڑا مضمون ہم کو سمجھا دیا۔ اور اِتنا بڑا راز ہم پر کھول دیا ⁂

Marfat.com

چوتھا مقدمہ

آیات سے کئی کئی معنی ہونے کی وجہ اور متشابہ اور تاویل کی تحقیق:-

صاحب تفسیر عیاشی نے باسنادِ خود حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے تفسیر قرآن کی بابت کوئی سوال کیا اور حضرت نے مجھے کچھ جواب دیا۔ پھر میں نے کسی اور موقعہ پر وہی سوال دوبارہ کیا تو حضرت نے مجھے کچھ اور جواب دیا۔ تو میں نے عرض کی کہ میں قربان ہو جاؤں۔ حضور نے اسی مسئلہ کا جواب پہلے تو کچھ اور دیا تھا۔ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اے جابرؓ قرآن مجید کا ایک باطن ہے۔ اور پھر اس باطن کا باطن ہے اور اسی طرح اس کا ایک ظاہر ہے اور پھر اس ظاہر کا بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اور اے جابرؓ! آدمیوں کی عقل میں نہ آنے والی چیز سب سے زیادہ تفسیر قرآن ہے۔ اس لئے کہ کسی آیت کا اول حصہ کسی اور چیز کے ذکر میں ہے۔ اور اس کا آخر کسی اور چیز کے ذکر میں۔ ظاہرا وہ کلام ملا ہوا ہے۔ اور اس میں سے بہت سی مختلف صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح انہوں نے باسنادِ خود حمران ابن اعین سے بروایت جناب امام محمد باقر علیہ السلام روایت کی ہے کہ ظاہر قرآن اُن لوگوں کے متعلق ہے جن کے بارے میں وہ نازل ہوا۔ اور باطن قرآن اُن لوگوں سے متعلق ہے جنہوں نے اُنہی کے سے اعمال کئے ہوں نیز باسنادِ خود فضیل ابن یسار سے روایت کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے اس روایت کی بابت سوال کیا۔ کہ قرآن میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے کہ جس کا ظاہر و باطن نہ ہو۔ اور اس میں کوئی حرف ایسا نہیں ہے جس کی کوئی حد نہ ہو۔ اور ہر حد کا ایک مُطّلع یعنی مطلب خاص بھی ہے۔ تو ظاہر و باطن کا کیا مطلب ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ اس کے ظاہر سے مُراد تو اُس کی تنزیل ہے یعنی جن لفظوں میں وہ نازل ہوا۔ یعنی اس کے ظاہری معنی۔ اور اس کے باطن سے مُراد اُس کا اصلی مطلب ہے۔ اس میں سے کچھ تو ایسا ہے جو گزر چکا۔ اور کچھ ایسا ہے جو بعد میں آتا رہیگا جیسے کہ سورج اور چاند اپنی اپنی جگہ حرکت میں ہیں۔ کہ جب ویسی ہی بات پھر واقع ہوگی اُس آیت کا حکم پھر جاری ہو جائیگا۔ اسی لئے خدائے تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اس کے اصل مطلب کو خدائے تعالےٰ کے سوا اور اُن لوگوں کے سوا جو علم میں رسوخ رکھتے ہیں اور کوئی نہیں جانتا۔ نیز باسنادِ خود مسعدۃ ابن صدقہ سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے ناسخ و منسوخ اور محکم و متشابہ کی بابت سوال کیا تو حضرتؑ نے فرمایا کہ ناسخ سے مراد ہے۔ ثابت و قائم جس پر اب عمل کیا جاتا ہے اور منسوخ سے مُراد ہے گذشتہ جس پر پہلے عمل کیا جاتا تھا۔ اس کے بعد ایسا کچھ آگیا جس نے اُسے منسوخ کر دیا۔ محکم سے مُراد وہ ہے جس پر اب عمل کیا جاتا ہے۔ اور متشابہ سے مُراد وہ ہے۔ جس میں جاہل کو شُبہ رہے۔

نیز باسنادِ خود عبداللہ ابن سنان سے روایت کی ہے وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب امام جعفر

Marfat.com

صادق علیہ السّلام سے قرآن اور فُرقان کے معنی پوچھے تو حضرتؑ نے فرمایا - کہ قرآن تو ساری کتاب ہے جس میں آیندہ کی خبریں بھی داخل ہوں - اور فُرقان اُس کا وہ محکم حصّہ ہے - جس پر عمل کیا جاتا ہے ؛

نیز باسنادِ خود ابو بصیر سے روایت کی ہے - وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کو یہ فرماتے سُنا - کہ قرآن میں مُحکم بھی ہے اور متشابہ بھی - مُحکم پر ہم ایمان بھی رکھتے ہیں - اور عمل بھی کرتے ہیں رہا متشابہ - اُس پر ایمان تو رکھتے ہیں لیکن اُس پر عمل نہیں کرتے -

نیز باسناد خود عبدالله ابن اُبکیر سے یہ روایت جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام منقول ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا کہ قرآن مجید اس انداز پر نازل ہوا ہے - کہ کہنا تو مجھے تجھ سے ہے اور پڑوسن سُنتی تو رہیو -

صاحب تفسیر صافی فرماتے ہیں کہ یہ مثل ایسے موقعہ پر بولی جاتی ہے کہ ظاہری کلام تو کسی سے ہو رہا ہو - اور سُنانا کسی دُوسرے کو مقصود ہو - جو کچھ ہم نے اس کے پہلے مقدمہ میں درج کیا ہے ۔ اُس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے -

نیز باسنادِ خود ابن ابی عمیر سے روایت ہے اُنہوں نے بتوسط کسی راوی کے جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے - وہ حضرتؑ فرماتے ہیں - کہ جہاں خدائے تعالےٰ نے ظاہرا قرآن مجید میں اپنے نبی صلّے اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے خطاب پُرعتاب فرمایا ہے - تو اُس سے مُراد پہلے لوگ ہیں جن کا ذکر گذر چکا - جیسے فرماتا ہے - وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ۝ دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۵۷۷ سطر ۲ (اور اگر ہم نے تمکو ثابت قدم نہ رکھا ہوتا تو قریب تھا کہ تم بھی کچھ نہ کچھ ان کی طرف مائل ہو جاتے) اس سے مُراد آنحضرتؐ نہیں ہیں بلکہ وہ لوگ ہیں - جن کے نام ملحدوں نے آیات سے ساقط کر دیئے ہیں جیسا کہ اُس بیان سے ظاہر ہوگا جو چھٹے مقدمہ میں آئیگا - یہ دونوں حدیثیں کافی میں بھی آچکی ہیں ؛

نیز بطریق عامّہ جناب رسولؐ خدا سے منقول ہے - کہ قرآن کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی حد بھی ہے اور مُطّلع بھی - نیز آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ قرآن مجید سات حروف پر نازل کیا گیا - اُس کی ہر آیت کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور ہر حد کے لئے ایک مُطّلع بھی ہے - دُوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ ہر حرف کے لئے ایک حد ہے ایک مُطّلع - نیز اُنہی حضرتؐ سے منقول ہے کہ قرآن مجید کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور پھر اُس کے باطن کا باطن سات بطنوں تک ہے اور جناب امیر المؤمنین علیہ السّلام سے منقول ہے - وہ حضرتؑ فرماتے ہیں - کہ کوئی آیت ایسی نہیں ہے جس کے چار معنی نہ ہوں - ایک ظاہر - ایک باطن - ایک حد - اور ایک مُطّلع - پس ظاہر تو تلاوت ہے اور باطن اُس کا سمجھنا - حد احکام حلال و حرام - اور مُطّلع اس کا سمجھنا - کہ اللہ نے اُس آیت میں کون کون بندے مراد لئے ہیں -

نیز روایت ہے - اُنہی حضرتؑ سے دریافت کیا تھا - کہ آیا آپ حضرات کے پاس قرآن مجید کے سوا

Marfat.com

وحی خدا میں سے کچھ اور بھی رسولِ خدا نے چھوڑا ہے - فرمایا نہیں۔ اُسی کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور کونپل کو نکالا - خدائے تعالےٰ جس بندہ کو اپنی کتاب کی سمجھ عنایت فرما دے اُس کو اور کسی چیز کی ضرورت نہیں - جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے - وہ فرماتے ہیں کہ کتاب خدا چار چیزوں پر مشتمل ہے - عبارت - اشارت - لطائف اور حقائق - پس عبارت عوام کے لئے ہے اور اشارت خواص کے لئے - لطائف اولیاء کے لئے ہیں اور حقائق انبیاء کے لئے ؛

قولِ صاحب تفسیر صافی الفاظ متشابہ اور تاویل کی تحقیق کے لئے لازم ہے کہ ہم ایک مفصّل اور پُر مغز تحقیق لکھیں اور علم کا ایک ایسا دروازہ کھول دیں جس سے سمجھنے والوں کے لئے ہزاروں دروازہ کھل جائیں - لہٰذا ہم خدا کی تائید پر بھروسہ کرکے بیان کرتے ہیں کہ معانی جتنے بھی ہیں اُن میں سے ہر معنی کے لئے ایک حقیقت ہوتی ہے - ایک رُوح ہوتی ہے ایک صورت ہوتی ہے - ایک قالب ہوتا ہے - اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی حقیقت کے لئے بہت سی صورتیں اور بہت سے قالب ہوتے ہیں اور لفظوں کی ابتداء جب ہوتی ہے حقیقتوں اور رُوحوں کے لئے ہوتی ہے اور ان دونوں چیزوں کا وجود قالبوں میں پایا جاتا ہے - لہٰذا الفاظ کا استعمال رُوح اور قالب دونوں پر ملا کر ہوتا ہے مثلاً لفظ قلم ہے یہ بنایا تو اُس آلہ کے لئے گیا ہے جو لوح پر صورتوں کو نقش کردے اس لفظ کے بنانے کے وقت یہ کبھی کے خیال میں بھی نہیں گزرا تھا کہ وہ سرکنڈے کا ہوگا - نیزہ کا ہوگا، بید مشک کا ہوگا، لکڑی کا ہوگا لوہے کا ہوگا یا اور کسی چیز کا - نہ یہ خیال میں گزرا تھا کہ اُس کا کوئی جسم بھی ہوگا نہ اس کا خیال آیا ہوگا کہ جو نقش اُس قلم سے بنیگا وہ حواس سے محسوس کرنیکی چیز ہوگا یا عقل سے معلوم کرنیکی - اور شاید یہ خیال بھی نہ آیا ہو کہ وہ لوح کاغذ کی ہوگی - یا لکڑی کی - یا پتھر کی - بلکہ صرف اتنا ہی خیال آیا ہوگا کہ وہ کوئی چیز ہوگی جس پر نقش ہو جائے اور قلم کی نسبت یہ خیال آیا ہوگا کہ وہ کوئی چیز ہے جو نقش کردے - پس یہ تو حقیقتِ لوح - حدِ لوح اور رُوحِ لوح ہوئی اور وہ حقیقتِ قلم، حدِ قلم اور رُوحِ قلم جب اس کو سمجھ لیا تو یہ بھی سمجھ لو کہ اگر کوئی ایسی چیز ہو جس کے ذریعہ سے علوم کے نقوش دلوں کی لوحوں میں بیٹھ جائیں تو وہی چیز اس کی سزاوار ہے - کہ اُس کو قلم کہا جائے - اب خدائے تعالےٰ کے اس قول کو جانچو وہ فرماتا ہے - عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ یعنی (اس نے قلم کے ذریعہ سے سکھایا اور انسان کو وہ کچھ سکھایا جو کچھ وہ نہ جانتا تھا) تو یہ قلم حقیقی ہوا - جہاں بھی پایا جائے اور یہی رُوحِ قلم حقیقتِ قلم اور حدِ قلم ہوئی بلا اس کے خیال کے کہ اُس کا وجود ظاہری ہو یہی حالت لفظ میزان کی ہے وہ اس لئے بنایا گیا ہے کہ اُس کے ذریعہ سے چیزوں کی مقداروں کا اندازہ کر لیا جائے - پس اس ایک معنی کے لئے جو اس کی حقیقت اور اُس کی رُوح ہے لفظ میزان بنایا گیا - گو اُس کے قالب مختلف اور اُس کی صورتیں متعدد ہیں - بعض اُن میں سے جسمانی ہیں اور بعض رُوحانی مثلاً ایک میزان تو وہ ہے جس کو ترازو کہا جاتا ہے اُس کے ذریعہ سے ہلکی اور بھاری جسمانی چیزیں تولی جاتی ہیں

Marfat.com

وہ کبھی تو دو پلڑے والی ہوتی ہے اور کبھی ایک پلڑے والی اور وہ بھی قسم بہ قسم کی (جیسی کہ ریلوے اسٹیشن اور چنگی گھروں میں دیکھنے میں آتی ہیں) اور ایک میزان وہ ہوتی ہے جس کے ذریعے سے اوقات کا اندازہ کیا جاتا ہے اور مقامات کی بلندی ناپی جاتی ہے اُس کو عربی زبان میں اصطرلاب کہتے ہیں۔ ایک ایک میزان وہ ہے جس سے دائروں کا اور قوسوں کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ اُسکو پرکار کہتے ہیں۔ ایک میزان وہ ہے جس سے دیواروں کی اور ستونوں کی سیدھ ناپی جاتی ہے اُس کو شاقول کہتے ہیں۔ ایک میزان وہ ہے جس کے ذریعہ خط یا لکیر کی سیدھ دیکھی جاتی ہے اُس کو مسطر کہتے ہیں۔ ایک میزان وہ ہے جس کے ذریعہ سے اشعار کی صحت جانچی جاتی ہے اُس کو عروض کہتے ہیں۔ ایک میزان وہ ہے جس سے فلسفہ کی باتیں جانچی جاتی ہیں اُس کو منطق کہتے ہیں۔ ایک میزان وہ ہے جس کے ذریعہ سے حواس خمسہ کی محسوس کی ہوئی بعض چیزوں کی جانچ کی جاتی ہے اُس کو حس و خیال کہتے ہیں۔ ایک میزان وہ ہے جس کے ذریعہ سے علوم اور اعمال کی جانچ کی جائے گی وہ قیامت کے دن قائم کی جائے گی۔ اور ایک میزان ایسی بھی ہو سکتی ہے جس سے سبھی باتوں کا اندازہ ہو سکے وہ عقل کامل ہے۔ بہر حال یہ معلوم ہو گیا کہ ہر چیز کی میزان اُسی کی قسم اور جنس سے ہونی چاہیئے مگر لفظ میزان اپنی حد اور اپنی حقیقت کے اعتبار سے ہر چیز کے اندازہ کی حقیقت پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اور یہی حالت اور یہی ہر لفظ اور ہر معنی کی ہے اور جب تم عالم روحانیت کی طرف اپنا خیال لے جاؤ گے تو کیا عجب ہے کہ تم بھی روحانی ہو جاؤ اور عالم ملکوت کے دروازے تمہارے لیئے کھل جائیں اور تم ساکنانِ ملاءِ اعلےٰ کی موافقت کے قابل سمجھے جاؤ اور اگر یہ حالت میسّر آ جائے تو کیا کہنے۔ مگر اتنا تو اب بھی سمجھ لو کہ اس عالم ظہور یا محسوسات میں جو چیزیں بھی ہیں وہ عالم ملکوت کے امر روحانی کی مثال اور صورت ہیں۔ اور عالم ملکوت میں وہ محض روح ہی روح یا نری حقیقت ہی حقیقت ہے۔ پس عام لوگوں کی عقلیں فی الحقیقت انبیاؤ اولیاء کی عقلوں کے مقابل صرف مثالیں اور صورتیں ہیں لہذا انبیاؤ اولیاء اُن سے بات کرتے ہیں تو مثالیں بیان کر کے کیونکہ اُن کو حکم یہ دیا گیا ہے کہ لوگوں سے اُن کی عقلوں کے اندازے سے بات کریں اور اُن کی عقلوں کا اندازہ یہ ہے کہ وہ عالم اِس عالم کے مقابل میں ایسا ہے جیسے جاگنے کے مقابل میں سونا۔ اور سوتے ہوئے آدمی پر کوئی چیز ظاہر نہیں ہو سکتی سوائے اس کے کہ وہ خواب میں صورتیں ہی صورتیں دیکھ لے اِسی لیئے ایک ایسے شخص نے جو نااہل لوگوں کو حکمت کی باتیں تعلیم کیا کرتا تھا۔ خواب میں دیکھا کہ وہ سوروں کی گردنوں میں موتیوں کے ہار لٹکا رہا ہے۔

نیز ایک ایسے شخص نے جو ماہ مبارک رمضان میں صبح صادق کے طلوع ہونے سے بہت پہلے اذان دے دیا کرتا تھا یہ دیکھا کہ وہ لوگوں کے مونہوں پر اور اُن کے ستروں پہ مہر کر رہا ہے۔ اسی طرح کے اور بہت سے خواب دیکھے گئے ہیں۔ سبب اس کا یہ ہے کہ عالم خواب میں اور اُس عالم میں ایک خفیہ تعلق ہے بس کل آدمی گویا سو رہے ہیں اور جب مریں گے تب اُن کی آنکھیں کھلیں گی۔ اور جن چیزوں کو مثال کے

15245

Marfat.com

طور پر سُنا کرتے تھے اُن کی حقیقتیں معلوم ہو جائیں گی۔ اُن کی رُوحوں کو پہچان لیں گی۔ اور یہ بات سمجھ میں آجائے گی کہ وہ مثالیں یا صُورتیں چھلکوں کا حُکم رکھتی تھیں (اور اب جو کچھ دیکھ رہے ہیں یہ گودا اور اصل ہے) خُدائے تعالےٰ فرماتا ہے۔ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ط (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۴۹۹ سطر ۳ تا ۵) "اُسؐ نے آسمان سے پانی اُتارا پھر اپنی اپنی مقدار کے موافق نالے (ندیاں) بہ نکلے اور رَو جھاگ کو اُوپر اُوپر لے گئی" ۱۲۔ اِس آیت میں علم کی مثال پانی سے دی گئی ہے اور قلوب کی اودیہ یعنی وادیوں سے اور ضلالت یعنی گمراہی کی زبد یعنی جھاگ سے پھر آخر میں اُس کے یہ جتلا دیا ہے۔ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ۝ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۴۹۹ سطر ۸)۔ "اُسی طرح اللہ مثالیں بیان کرتا ہے" ۱۲۔ مطلب یہ ہے کہ جن چیزوں کو تمہاری عقل نہیں سمجھ سکتی اُسے اس طرح مثالیں دے کر سمجھایا جاتا ہے۔ قرآن مجید چیزوں کی حقیقت تم کو اس طرح سمجھاتا ہے گویا تم عالم خواب میں اپنی رُوح کے ذریعہ سے لوحِ محفوظ کا مطالعہ کر رہے ہو تا کہ مناسب مثالیں تمہارے سامنے اصلی صورت میں آجائیں اسی وجہ سے ہر خواب تعبیر کا محتاج ہے اور ہر آیت تاویل کی جو تعبیر کی قائم مقام ہے اب عام مفسر فقط ظاہری الفاظ یعنی چھلکے ہی چھلکے کو یا لفافہ ہی لفافہ کو سمجھتا ہے۔ اور چونکہ آدمیوں سے جو باتیں کی گئی ہیں وہ اُن کی عقلوں اور درجوں کے اندازے سے کی گئی ہیں۔ اور قرآن مجید میں خطاب سب سے کیا گیا ہے اس لئے یہ ضرور تھا کہ حِصّہ اس میں سب ہی کا ہو۔ پس یہی ظاہر بین لوگ یعنی قشریہ فقط اوپری معنی سمجھتے ہیں جیسے انسان کی ظاہری صورت اُس کا پوست اور بدن کا وہ حِصّہ ہے جو دیکھنے میں آتا ہے۔ اسی طرح معنی کا بھی ظاہرا حِصّہ ہوتا ہے جو بمنزلہ جلد و غلاف کے ہے یعنی صورت ہی صورت۔ اب رہی اُس کی رُوح اُس کی حقیقت اور اُس کا باطن اُس کو صرف صاحبانِ عقل کامل ہی سمجھتے ہیں جنکو خدائے تعالےٰ نے الراسخون فی العلم فرمایا ہے اور اسی بات کی طرف جناب رسُولِ خداؐ نے اپنی دُعا میں اشارہ فرمایا ہے جو اپنے کسی صحابی کے لئے فرمائی تھی تو یُوں فرمایا تھا۔ کہ یا اللہ تو اِس کو دِین کی سمجھ عطا کر اور تاویل کا علم اِس کو دیدے حِصّہ علم قرآن میں سب ہی کا ہے کسی میں کم کسی کا زیادہ اور سمجھنے کا ذوق بھی عام ہوتا ہے خواہ سمجھ ناقص ہو خواہ کامل۔ اب اس کے علم کے رموز اور اسرار اور اُس کی روشنی اور اُس کے انوار ہر شخص کی عقل کے درجہ کے بموجب سمجھ میں آئیں گے۔ رہا پورا پورا تمام باتوں کا سمجھنا اور ہر ہر چیز کی اِنتہا تک پہنچ جانا یہہ کسی عام آدمی کے بس کی بات نہیں ہے۔ اِس لئے کہ اگر سمندر اُس کی شرح کے لئے روشنائی بن جائے اور تمام درخت قلمیں ہو جائیں تب بھی اُس کی شرح ختم نہ ہو جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ (دیکھو مقبول ترجمہ ۶۰۶ سطر ۵ تا ۷) "(اے رسُول) تم کہدو کہ اگر سمندر میرے پروردگار کے کلمات کے لئے روشنائی ہو جائیں تو قبل اس کے کہ میرے پروردگار کے کلمات ختم ہوں سمندر ختم ہو جائینگے گو ہم

Marfat.com

مدد کے لئے ویسا ہی (اور بھی) لے آئیں"۔ اب تک ہم نے جو کچھ بیان کیا اُس سے آیات کے ظاہری معنوں کا اختلاف اور اصولِ دین کے بارے میں جو حدیثوں میں مختلف گروہوں سے اور مختلف عقلوں سے خطاب کیا گیا ہے اور یہ لازم ہے کہ ہر شخص سے اُس کی عقل اور اُس کے درجہ کے بموجب بات کی جائے لہٰذا جتنی جس کی عقل تھی وہ اُتنا ہی اُتنا سمجھا اور اُسی کو بیان کیا پس حقیقت کی حیثیت سے اُن میں کچھ بھی اختلاف نہیں ہے اور مجاز کا تو وہاں کچھ ذکر ہی نہیں خدائے تعالےٰ کو۔ خدائے تعالےٰ کے کلام کو اور خدائے تعالےٰ کے خاص بندوں کے کلام کو بندے عام طور پر اپنی اپنی عقل کے مطابق کیسا سمجھتے ہیں۔ اس کے لئے ہم ایک حکایت بیان کرتے ہیں جس سے یہ معلوم ہو جائے گا۔ کہ جو شخص جو کچھ سمجھا وہ ٹھیک سمجھا اپنی عقل کے مطابق سمجھا اور اس سے زیادہ وہ سمجھ ہی نہیں سکتا۔ پھر بیان میں اختلاف ہے۔ اس کی وجہ سمجھ میں آ جائے گی۔ نقل کی گئی ہے کہ ایک شہر میں اندھے ہی اندھے رہتے تھے۔ کیا مرد۔ کیا عورت۔ کیا بوڑھے کیا بچے کیا شریف کیا رذیل سب ہی اندھے تھے۔ اس شہر میں غُل مچا کہ ہاتھی آیا ہاتھی آیا سارے شہر کے رہنے والے ہاتھی کو دیکھنے اُمنڈ پڑے مگر دیکھتے کاہے سے آنکھیں تو تھیں ہی نہیں۔ لامحالہ ٹٹولنا پڑا کسی کے ہاتھ تو دُم لگی کسی کے ہاتھ سر لگا کسی کا ہاتھ پچھلی ٹانگوں پر پڑا۔ کسی کا اگلی ٹانگوں پر کسی کا ہاتھ سونڈ پر اور کسی کا ہاتھ کان پر آپس کے ہجوم کے سبب ایک ایک چیز سے زیادہ کو تو وہ چھو نہ سکے اور مجموعی ہیئت دیکھنے سے وہ معذور و مجبور تھے لہٰذا اب اگر کوئی اُن اندھوں سے پُوچھے کہ ہاتھی کیسا ہوتا ہے تو آپ ہی بتلایئے کہ وہ کیا جواب دینگے جس نے فقط دُم کو چھُوا ہے وہ یہی کہیگا کہ ہاتھی گاؤدم لکڑی سا ہوتا ہے جس نے سر کو چھُوا ہے وہ یہ کہیگا کہ ہاتھی ایسا ہوتا ہے کہ جیسے دو بڑے تربوز ملا کر رکھدے جس نے ٹانگوں کو چھُوا ہوگا وہ یہ کہے گا کہ واہ ہاتھی تو ستون سا ہوتا ہے اور جس نے سونڈ کو چھُوا ہوگا وہ یہ کہیگا کہ نہیں ہاتھی ایسا ہوتا ہے کہ جیسے پرنالہ کے نیچے نل لگا دیا۔ اور جس نے کان کو چھُوا ہوگا وہ چھاج سا بتلائیگا۔ اب آپ ہی سمجھ لیجئے کہ واقعیت کو کسی نے بھی نہیں پایا۔ اور اپنے اپنے علم کے بموجب حقیقت کے بیان کرنے میں سب سچے ہیں۔ یہی حال متشابہ آیات کا ہے کہ جو شخص اُس کی ظاہری معنی سے جو کچھ بھی سمجھا وہ اپنے دین و یقین کے بموجب وہی بیان کرنے لگا۔ پس لازم یہ ہے کہ اپنے بیان کو لفظوں کا ظاہری مطلب سمجھے اور حقیقی مطلب کو خدا یتعالےٰ اور راسخون فی العلم کے حوالہ کرے خدا یتعالےٰ کی طرف سے نزولِ رحمت کا اُمیدوار رہے۔ تاکہ اُس کی طرف سے علم کا دروازہ کھلے اور جو کچھ ہونا ہو وہ بہتر ہی ہو کیونکہ اس کے خلاف جرأت کرے گا تو اُن لوگوں کی مدد میں شامل ہو جائیگا جن کی خدائے تعالےٰ نے اسی بناء پر مذمت فرمائی ہے کہ بغیر علم کے آیات متشابہات کی تاویلات کر گزرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ۔

Marfat.com

(دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۹۷ سطر ۶) "اب جن لوگوں کے دلوں میں کھوٹ ہے وہ فتنہ پھیلانے کی نیت سے اور اپنا مطلب نکالنے کی غرض سے اُن گول گول آیتوں کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ اُن کا اصلی مطلب سوائے خدا اور اُن لوگوں کے جو علم میں مضبوط ہیں (اور) کوئی نہیں جانتا"

پانچواں مقدمہ

اس امر کا بیان کہ قرآن مجید کی تفسیر کو اپنی رائے سے بیان کرنا منع کیا گیا ہے اور اس میں رمز کیا ہے ۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص اپنی رائے سے تفسیر قرآن بیان کرے تو اگر وہ ٹھیک ٹھیک بھی بیان کرے گا تب بھی وہ خطاوار ہے ۔

نیز آنحضرت سے منقول ہے کہ جو شخص تفسیر قرآن اپنی رائے سے بیان کرے اُس کو اپنا ٹھکانا جہنم سمجھنا چاہیئے ۔ نیز خود آنحضرت اور اُن کے قائم مقام حضرات ائمہ علیہم السّلام سے روایت ہے ۔ کہ قرآن مجید کی تفسیر کرنا اور بیان کرنا صرف احادیث صحیحہ اور نصوص صریحہ کے ذریعہ سے ہونا چاہیئے ۔

تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جو شخص قرآن مجید کی تفسیر اپنی رائے سے بیان کرے اگر ٹھیک ٹھیک بھی بیان کرے گا تو بھی کسی اجر کا مستحق نہ ہوگا ۔ اور اگر کوئی غلطی کریگا تو اتنی دور پھینکا جائے گا جتنا زمین و آسمان کے مابین فاصلہ ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ ۔

نیز اُسی تفسیر میں اور کتاب کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کی روایت سے جناب امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص قرآن مجید کے بعض حصّہ کا مطلب اپنی رائے سے دوسرے کسی حصّہ سے مطابق کر کے بیان کریگا تو وہ کافر ہو جائے گا ۔

اور صاحب تفسیر صافی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں جو تفسیر القرآن بالقرآن سے منع کیا گیا ہے اس سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ بعض آیات متشابہات کا مطلب بعض دوسری آیات سے اپنی خواہش نفسانی کے بموجب بلا کم بیان کر دینا بغیر اس کے کہ اُن لوگوں سے سُنا ہو جو اُس کے اہل ہیں یا جن کو خدائے تعالےٰ کی طرف سے نور و ہدایت ملی ہو ۔ مقدمہ اوّل میں جو حدیثیں قرآن مجید کے ساتھ تمسک کرنے کی اُس کے عجائب و غرائب تلاش کرنے کی ۔ اُس کے بطون و رموز میں غور کرنے کی اور اُس کے معانی میں نظر دوڑانے کی بیان ہو چکی ہیں ۔ اُن میں اور اوپر کی حدیثوں میں ظاہرا تناقض معلوم ہوتا ہے لہٰذا لازم ہے کہ ہم اُن کی موافقت دکھلائیں ۔ پس ہم خدا کی توفیق پر بھروسہ کر کے بیان کرتے ہیں کہ جس شخص کا یہ گمان ہو کہ قرآن مجید کے اور کوئی معنی نہیں ہیں سوائے اُس کے کہ جو الفاظ کے ظاہری ترجمہ سے معلوم ہوتے ہیں تو حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنی عقل کی حد بتلاتا ہے ۔ اور اپنے مبلغ علم کے ظاہر کرنے میں سچا ہے ۔ مگر اس

Marfat.com

بات میں خطا کرتا ہے کہ تمام لوگوں کو اُسی درجہ میں سمجھتا ہے جہاں تک خود اُس کی خدا اور اُس کا مقام ہے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ تو یہ بتلاتے ہیں کہ سمجھنے والوں کے لئے معنی قرآن کا میدان تو اتنا وسیع ہے کہ جس کی وسعت انسانی خیال کی وسعت سے بدرجہا زیادہ ہے۔ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۱۰۱۴ سطر ۳) "تو کیا یہ قرآن مجید میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں۔" نیز فرماتا ہے۔ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۵۵۰ سطر ۵) "اور ہم نے تم پر یہ کتاب نازل کی (کہ) ہر چیز کا بلیغ بیان (ہے)۔ اور فرماتا ہے مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۲۶۲ سطر ۱) "ہم نے اس کتاب میں کسی طرح کی کمی نہیں کی" یہ بھی فرماتا ہے لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ (دیکھو صفحہ مقبول ترجمہ ۱۸۰ سطر ۶) "تو ان میں سے جو بات کی تہہ کو پہونچ جانے والے ہیں وہ اس کی (حقیقت) کو سمجھ لیتے ہیں"

نیز جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس میری کوئی حدیث پہونچے تو اُسے کتابِ خُدا سے ملا کر دیکھو جو کتابِ خدا سے موافق ہو اُس کو تو قبول کرلو۔ اور جو اُس سے خلاف ہو اُسے دیوار پر دے مارو۔ تو اب اگر کتاب خدا کچھ سمجھ ہی میں نہ آوے تو حدیث کو ملا کر دیکھنا کیونکر ممکن ہوگا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ قرآن مجید سمجھنے میں آسان ہے۔ اور صورتیں اُس میں بہت سی پیدا ہوتی ہیں۔ پس جو بہتر سے بہتر صورت اور وجہ پیدا ہو اسی پر محمول کرلو۔

نیز جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا سوائے اُس صورت کے کہ اللہ اپنے بندہ کو قرآن مجید سمجھنے کی توفیق دیدے کسی کے لئے اُس کا سمجھنا ممکن ہی نہیں۔ اُنہی حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ جو قرآن مجید کو سمجھ لیگا وہ تمام علوم کے مطالب بیان کرسکے گا۔

اس سے یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ قرآن مجید تمام علوم کا جامع ہے۔ ایسی آیتیں اور ایسی حدیثیں بہت سی ہیں تو ان سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو شخص اللہ اور اللہ کے رسول اور جناب رسولِ خدا کے اہلبیت علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا سچّے دل سے مطیع ہو اور اپنا علم اُنہی حضرات سے حاصل کرے اور اُن کے اخبار و آثار کا پیرو ہو۔ اور اُن کے رموز و غوامض کی اطلاع رکھتا ہو اور اُس کو علم میں رسوخ حاصل ہو جائے اور اُس کو معرفت میں اطمینان میسّر ہو اور اُس کی دل کی آنکھیں کُھل جائیں اور رموز کی حقیقت کا اُس کو علم ہو جائے اور یقین کی رُوح اُس کو میسّر ہو جائے اور ظاہر بین جس کو مشکل سمجھے ہوں اُس کے لئے آسان ہو جائے اور جاہلوں کو جس بات سے وحشت پیدا ہوتی ہو اُس سے اُس کو اُنس ہو جائے ظاہر بین اُن کا دُنیا میں ہو اور رُوح اُس کی ملاء اعلےٰ سے تعلق رکھتی ہو تو اُس کو یہ منزلت حاصل ہوگی کہ وہ قرآن مجید کی عجیب و غریب باتیں بیان کرکے لوگوں کو نفع پہونچائے۔ اور اُس کے عجائبات کا استنباط کرے۔ اور خدائے تعالےٰ کے جود و کرم سے کسی کے لئے ایسا ہو جانا بعید نہیں ہے۔ اور ایسا نہیں ہے کہ یہ سعادت

Marfat.com

کسی ایک ہی قوم کے حصّہ میں آئی ہو اور دُوسروں کی اسمیں شرکت نہ ہو سکے بلکہ حضرات ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اصحاب میں سے بہت سوں کو اِن صِفات سے متّصف فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا۔ سَلمانُ مِنَّا اَهْلِ الْبَیْتِ علیہم السّلام۔ پس جو شخص اس صفت کا ہو اُس کا الراسخون فی العلم میں ہونا اور اُس کو تاویلات قرآنی کا عِلم ہونا اور اُن حضرات کے اس قول میں داخل ہونا کہ الراسخون فی العلم ہم ہیں جیسا کہ آپ پہلے مقدمہ میں دیکھ چکے ہیں۔ کچھ عجیب نہیں ہے۔ لہٰذا جس تفسیر کے بیان کرنے کی ممانعت کی گئی ہے اُس کی مندرجہ ذیل دو وجہوں میں سے کوئی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔

ممانعت تفسیر بالرّائے کی پہلی وجہ

یہ ہے کہ مفسّر کی کسی معاملہ میں کوئی رائے ہو اور اُسی کی طرف اُس کی طبیعت کا میلان اور رُجحان ہو اور وہ قرآن مجید کی کسی آیت کا مطلب اپنی رائے اور خواہش کے بموجب بیان کر دے تاکہ اپنی غرض اور اپنے مدعا کی صحت ثابت کر سکے اگر وہ اُس کی رائے اور خواہش نہ ہوتی تو اُس آیت قرآن کر یہ معنی کبھی نہ کئے گئے ہوتے اور ایسا کبھی تو باوجود علم کے ہوتا ہے مثلاً ایک شخص اپنی کسی بدعت کو صحیح ثابت کرنے کے لئے قرآن کی کسی آیت سے حُجّت پیش کرتا ہے حالانکہ وہ یہ جانتا ہے کہ اس آیت سے مُراد یہ نہیں ہے بلکہ وہ اپنے مخالف کو دھوکہ دے رہا ہے اور کبھی بوجہ جہالت کے ہوتا ہے کہ آیت میں احتمال پیدا ہوتا ہے اور اُس کا فہم ایسی وجہ کی طرف میلان کرتا ہے جو اُس کی غرض سے موافقت رکھتی ہے اور وہ اپنی رائے اور خواہش کے بموجب اُسی پہلو کو ترجیح دیتا ہے۔ تو اب ایسا شخص قرآن مجید کا اپنی رائے سے تفسیر بیان کرنیوالا قرار پایا۔ کیونکہ اُس کی رائے ہی وہ چیز ہے جس نے اُس کو اس تفسیر کے بیان کرنے پر آمادہ کر دیا اور اگر اُس کی وہ رائے نہ ہوتی تو وہ وجہ کبھی اُس کے نزدیک قابل ترجیح نہ ہوتی۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص کی غرض تو صحیح ہوتی ہے۔ اور وہ اُس کے واسطے قرآن مجید سے دلیل تلاش کرتا ہے اور دلیل ایسی چیز سے لاتا ہے کہ جس کے متعلق وہ جانتا ہے کہ خدا و رسول کی مراد اس سے یہ نہیں ہے مثلاً ایک شخص کا یہ منشاء ہے کہ لوگوں کو صُبح کے وقت استغفار پڑھنے کی ترغیب دلائے اور وہ اپنی اس غرض کے لئے جناب رسولخدا کی اس حدیث سے استدلال کرے۔ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ السَّحُوْرَ بَرَکَۃٌ۔ "سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے"۔ اور یہ خیال دلائے کہ تَسَحَّرُوْا سے مراد صُبح کا ذکر ہے حالانکہ وہ یہ جانتا ہو کہ تَسَحَّرُوْا سے مراد سحری کھانا ہے۔ یا ایسا ہی ایک شخص کسی قسیّ القلب کو اس بات کی طرف آمادہ کرنا چاہتا ہو کہ وہ اپنے دِل کو ریاضت اور مجاہدہ سے متنبّہ اور نرم کرے اور وہ خدائے تعالےٰ کے اس قول اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۶۲۵ سطر ۲) "فرعون کے پاس جاؤ کہ وہ سرکش ہو گیا ہے" سے یہ دلیل لائے کہ یہاں فرعون سے اُس کا قلب مراد ہے تو یہ صریح غلط ہو گا اِس

Marfat.com

طرح کی دلیلیں اکثر واعظ لوگ اپنے صحیح مقاصد حاصل کرنے کے لئے بیان کیا کرتے ہیں۔ تاکہ اُن کے کلام میں خوبی پیدا ہو جائے۔ اور سُننے والے غور و توجہ اور پسندیدگی کے ساتھ سنیں حالانکہ اس کی ممانعت کی گئی ہے۔ اسی طرح فرقہ صوفیہ کے لوگ اپنے مقاصدِ فاسدہ پورا کرنے کے لئے یعنی لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے اور اپنے مذہب باطل کی طرف رجوع کرنے کے لئے قرآن مجید کو اپنی رائے اور اپنے مذہب کے بموجب تاویل کیا کرتے ہیں اور ایسے امور سے متعلق اُس کو بیان کیا کرتے ہیں جن کے بارے میں وہ یقینی طور سے جانتے ہیں کہ وہ اس سے مراد نہیں ہے۔ لہٰذا اس قسم کی جملہ کارروائیاں تفسیر بالرائے کی ممانعت کی دونوں وجہوں میں سے ایک وجہ ہیں ؛

ممانعت تفسیر بالرائے کی دُوسری وجہ

یہ ہے کہ الفاظ ظاہر عربی دیکھ کر قرآن مجید کا مطلب بیان کرنے کی طرف دوڑ پڑیں بغیر اس کے کہ اُس کو اس کے جاننے والوں سے سُنیں اور قرآن مجید میں جو عجیب و غریب چیزیں ہیں۔ اُن کو اہل علم سے نقل کریں۔ نیز یہ معلوم کریں کہ اُس میں بعض الفاظ مشکل ہیں اور بعض ایسے کہ ان کے ظاہری معنی کچھ ہیں اور ان کے مُرادی معنی کچھ اور ہیں کہیں کسی لفظ کو کم کر دیا ہے کہیں بالکل گرا دیا گیا ہے۔ کہیں بغیر مرجع کے ضمیر لائی گئی ہے کہیں کوئی لفظ آگے ہے کہیں پیچھے۔ نیز آیات کا علم حاصل کرنے کی بھی ضرورت ہے ان میں سے کہ کوئی ناسخ[1] ہے کوئی منسوخ[2]۔ کوئی خاص ہے کوئی عام کوئی رخصت[3] ہے کوئی عزیمت[4] کوئی محکم ہے کوئی متشابہ اور جو شخص ان تمام وجوہ کو نہ جانتا ہو۔ اور جن باتوں کے صاحبان علم سے علم حاصل کر کے سمجھ لینے کی ضرورت ہے اُن کو بغیر سمجھے فقط عربی زبان سمجھنے کے برتے پہ معنی بیان کرنے کی جرأت کر بیٹھے ضرور اس سے بہت سی غلطیاں ہوں گی۔ اور وہ اس زمرہ میں داخل ہو جائے گا جو اپنی رائے سے تفسیر بیان کرنے والے ہیں۔ پس ظاہری تفسیر کے لئے نقل و سماع کی ضرورت ہے۔ نقل کے

---

[1] ناسخ وہ حکم ہے جس نے کسی پہلے حکم کے اثر کو باطل کر دیا ہو جیسے جس عورت کا شوہر مر جائے اس کا عدہ چار ماہ دس دن قرار پایا جو پہلے ایک سال ہوتا تھا۔ مثال کے لئے دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۷۳ سطر ۲ و صفحہ ۷۵ سطر ۹ ؛

[2] منسوخ وہ حکم ہے جو پہلے جاری تھا بعد میں کسی دُوسرے حکم نے اس کے اثر کو باطل کر دیا۔ مثال کے لئے دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۱۵ سطر ۴ و صفحہ ۹۶ سطر ۱۲ ؛

[3] رخصت ایسے حکم کو کہتے ہیں کہ جس میں فعل کے کرنے کی اجازت ہے لزوم نہیں۔ مثلاً نکاح چار تک کرنے کی رخصت ہے اور ایک نکاح کرنا لازم ؛

[4] عزیمت وہ حکم ہے جس کا بجا لانا لازم ہے۔ جیسے ایک نکاح کرنا ؛

Marfat.com

یہ معنی ہیں کہ جاننے والوں سے لیں اور نہ جاننے والوں تک پہنچائیں۔ اور سماع کے یہ معنی ہیں کہ صاحبانِ علم سے سُنیں قیاس سے کچھ نہ کہیں اِن دونوں چیزوں کی ضرورت اول تو اس لئے ہے کہ غلطیاں کرنے سے محفوظ رہیں۔ دوسرے اس لئے ہے کہ سمجھ کو ترقی ہو اور مطلب نکالنے کی قوت زیادہ ہو۔ اس لئے کہ ظاہری تفسیر لُغت کی تعلیم کی قائم مقام ہوتی ہے جس کے مطلب کے سمجھ لینے کے لئے بہت ہی ضرورت ہے۔ اب وہ چیزیں جن کے لئے سماع کی ضرورت ہے اُن کی شاخیں بہت سی ہیں ازآں جملہ ایک قسم کا نام ہے مجمل اُس کا یہ مطلب ہے کہ حکم تو اس سے ظاہر ہوتا ہے مگر کس تفصیل سے اُس کی تعمیل ہونی چاہیئے۔ اس کا کوئی پتہ نہیں لگتا جیسا کہ فرمایا۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ۔ یا اٰتُوا الزَّکٰوۃَ۔ یا اٰتُوْا حَقَّہٗ یَوْمَ حَصَادِہٖ۔ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۲۳۲ سطر ۱) لے قائم کرو نماز (یا) دیدو زکوٰۃ (یا) کاٹنے کے دن اس کا مقررہ حصہ دیدو۔ یہ تینوں حکم اس امر کے محتاج ہیں کہ جناب رسُولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم خدائے تعالےٰ کی وحی کے بموجب اِس کی تفصیل سمجھائیں۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے نمازوں کے اوقات بھی بتلائے اُس کی کیفیت بھی سمجھائی۔ رکعتوں کی گنتی بھی بتلائی۔ زکوٰۃ کے متعلق یہ بھی فرمایا کہ کن چیزوں میں سے اُس کا نکالنا واجب ہے اور کن میں سے نہیں۔ پھر نصاب بتلایا یعنی وہ مقدار جس پہ زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے بہرحال اس طرح کی مثالیں بہت سی دی جاسکتی ہیں کہ جب تک نص صریح کے ذریعہ سے اُن کے متعلق علم و واقفیت حاصل نہ ہو جائے اس کی تفسیر کرنا قطعاً ممنوع ہے۔

دوسری قسم کا نام اختصار یا ایجاز بالحذف والاضمار یعنی کم کر دینا یا بعض لفظوں کو گرا کر اختصار کر دینا۔ یا لفظ ضمیر کام میں لانا۔ اس کی مثال یہ ہے جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَاٰتَیْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَۃَ مُبْصِرَۃً فَظَلَمُوْا بِھَا۔ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۵۷۳ سطر ۹) "اور ہم نے قوم ثمود کو صریح (نشانی) اونٹنی عنایت کی تھی پھر انھوں نے اس پر ظلم کیا۔ ۱۲۔ اب الفاظ ظاہری کی طرف نظر کرنے والا اور صرف اوپری معنی سمجھنے والا یہ سمجھے گا کہ وہ اونٹنی آنکھوں والی تھی اندھی نہ تھی۔ حالانکہ اس آیت میں لفظ مُبْصِرَۃً اونٹنی کی تعریف میں نہیں ہے بلکہ لفظ اٰیَۃً محذوف ہے جس کے معنی ہیں نشانی۔ مُبْصِرَۃً اُس کی صفت ہے۔ دونوں کے ملکر معنی ہوئے روشن نشانی یا کھلی نشانی۔ اب الفاظ فَظَلَمُوْا بِھَا کو تو اس سے پتہ نہیں لگتا کہ انھوں نے ظلم کس چیز کے ذریعہ سے کیا اور کس پر کیا اپنے آپ پر یا کسی غیر پر۔ صاحبانِ علم کے بتانے سے یہ معلوم ہوا کہ اُس اونٹنی کو قتل کرنے کے ذریعہ سے انھوں نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ کہ مستحق عذاب ہوگئے۔ اسی طرح ایک قسم مقدم و مؤخر کی ہے اُس میں غلط ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ حالانکہ درحقیقت کوئی غلطی نہیں ہوتی جیسا کہ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَلَوْلَا کَلِمَۃٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّکَ لَکَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّی ط (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۶۳۹ سطر ۳) "اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک بات کی پہل اور ایک وقت کا تعین نہ ہو چکا ہوتا تو عذاب ضرور آتا۔" اب اصل معنی کی موافقت سے ترتیب یوں ہونی چاہیئے تھی۔ وَلَوْ

Marfat.com

لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى لَكَانَ لِزَامًا یہی وجہ ہے کہ لفظ اَجَلٌ مرفوع آیا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو مثل لِزَامًا کے وہ منصوب ہوتا۔

نیز ابو عبد اللہ محمد ابن ابراہیم ابن جعفر نعمانی نے اپنی تفسیر میں اسمٰعیل ابن جابر سے روایت کی ہے اُنہوں نے بیان کیا کہ مَیں نے خود جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ پروردگارِ عالم نے جناب محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم کو مبعوث فرمایا تو اُن حضرت پر نبوت کو ختم کر دیا کہ اُن کے بعد کوئی نبی نہ ہو اور آنحضرتؐ پر ایک کتاب ایسی نازل فرمائی کہ اُس کے ساتھ کتابوں کو ختم کر دیا۔ اب اُس کے بعد کوئی کتاب نہ آئے گی۔ حلال چیزوں کو اُس میں قرار دے دیا اور حرام چیزوں کو اس میں حرام ٹھیرا دیا۔ اب جو اُس میں حلال ہے وہ قیامت تک حلال ہے۔ جو اُس میں حرام ہے وہ قیامت تک کے لئے حرام ہے اُس میں تمہاری شریعت بھی موجود ہے۔ اور جو لوگ تم سے پہلے گذر گئے اُن کے واقعات بھی موجود ہیں اور جو تمہارے بعد آئیں گے اُن کی خبریں بھی ہیں۔ اور جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے اُس کو بحیثیت ایک باقی رہنے والے علم کے اپنے اوصیاء کے سپرد فرمایا۔ مگر لوگوں نے اُن اوصیاء سے کوئی غرض نہیں رکھی حالانکہ وہ من جانب اللہ اپنے زمانہ والوں کے گواہ مقرر ہو چکے ہیں۔ اُمّتِ رسُولِ خدا کے لوگ نہ فقط اُن سے پھر ہی گئے بلکہ اُن کو قتل بھی کیا اور اُن کے غیروں کے پیرو بھی ہو گئے اور خالص دِل سے اُن غیروں ہی کی اطاعت کرنے لگے۔ نوبت یہاں تک پہنچا دی کہ جس شخص نے حقیقی والیانِ امر کی ولایت کا اظہار کیا اور ان کے علوم کا طالب ہُوا تو اس سے بھی دشمنی کی اور اُس کے درپہ آزار ہو گئے جیساکہ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ج وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۲۱۶ سطر ۲) اور جن چیزوں کی اُن کو نصیحت کی گئی تھی اُس کا ایک بڑا حصہ بھول گئے اور جو اُن میں سے خیانت کرنے والے ہیں اور وہ بہت ہی تھوڑے ہیں (جو خائن نہیں ہیں) ان کے حال پر تم کو برابر اطلاع ہوتی رہے گی ۱۲۔ اِس آیت میں جس خیانت کا ذکر ہے یہ اُسی کا نتیجہ ہُوا۔ کہ اُن لوگوں نے قرآن مجید کی بعض آیتوں کو بعض سے ٹکرا کر اپنے خیال کے بموجب قرآن کی تفسیر قرآن ہی سے بیان کرنی شروع کر دی۔ منسوخ سے حجّت لائے۔ یہ خیال کر کے کہ یہ ناسخ ہے متشابہ سے دلیل پیش کی یہ سمجھ کے کہ یہ محکم ہے۔ خاص سے دلیل پکڑی سمجھتے یہ رہے کہ یہ عام ہے۔ آیت کے اوّل حصّہ کو استدلال میں پیش کیا سببِ تاویل اور حصّہ آخر کو چھوڑ دیا کیونکہ اُس سے واقف ہی نہ تھے۔ نہ اُنہوں نے اس پر نظر کی کہ کلام شروع کس چیز سے ہوتا ہے نہ اس پر غور کیا کہ ختم کہاں ہُوا۔ نہ یہ جانتے ہیں کہ وارد کس کی شان میں ہے نہ یہ پہچانتے ہیں کہ صادر کس سے ہُوا۔ سبب یہ کہ جو اُس کے اہل تھے اور ہیں اُن سے حاصل نہیں کیا۔ نتیجہ یہ کہ خود بھی گمراہ ہوئے اور لوگوں کو بھی گمراہ کیا۔ اے بندگانِ خدا خدائے تعالےٰ تم پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ یہ خوب سمجھ لو۔ کہ جو شخص خدائے عزّ وجل کی کتاب میں ناسخ و منسوخ کی شناخت نہ رکھتا ہو۔ خاص و عام کو نہ پہچانتا ہو۔ محکم و متشابہ کی اُس کو تمیز نہ ہو۔ رخصت و عزیمت میں

Marfat.com

فرق نہ کر سکے۔ مکی کو مدنی سے الگ نہ جانے۔ شانِ نزول کے اسباب سے ناواقف ہو قرآن مجید میں جو الفاظ مبہم ہیں وہ خواہ یکجائی ہوں یا علیحدہ علیحدہ اُن سے واقفیت نہ رکھتا ہو۔ کتاب خدا میں علمِ قضاء و قدر، تقدیم و تاخیر مبین و عمیق و ظاہر و باطن ابتداء و انتہا، سوال و جواب، قطع و وصل، مستثنیٰ و مستثنیٰ منہ جو جو ہیں ان سے کچھ لگاؤ نہ رکھتا ہو۔ آگے پیچھے کی آیتوں کو نہ جانتا ہو اُس صفت سے واقف نہ ہو جو پہلے والی چیز کی بیان ہو چکی ہے اور اس کی دلیل اس کے بعد والی سے معلوم ہوتی ہے۔ مؤکد مؤکد بہ سے بے خبر ہو۔ مفصل عزیمت رخصت فرائض و احکام کے موقع، حرام و حلال کے معنی جن کی وجہ سے ملحد گمراہ ہو گئے کچھ نہ کچھ سمجھتا ہو نہ اس سے واقف ہو کہ کس مقام کے الفاظ کا کس جگہ کے الفاظ سے تعلق ہے۔ آیا ان کے معنی ما قبل پر محمول ہوتے ہیں یا مابعد پر۔ غرض جو ان چیزوں سے بے خبر ہو وہ نہ قرآن مجید کا عالم ہو سکتا ہے اور نہ اُس کا اہل اور جو شخص بغیر دلیل واضح کے ان قسموں کی معرفت کا مدعی ہو وہ جھوٹا۔ شکی۔ اور اللہ اور اللہ کے رسول پر بہتان باندھنے والا قرار پائے گا اُس کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہی سب سے بڑی بازگشت ہے ؎

چھٹا مقدمہ

قرآن مجید کے جمع ہونے کا بیان اور اُس میں معنوی تحریف ہونے کا ذکر اور یہ کہ اس میں کوئی کمی بیشی ہوئی ہے یا کچھ نہیں۔

علی ابن ابراہیم قمی نے اپنی تفسیر میں باسناد خود جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے وہ حضرت فرماتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جناب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے فرمایا تھا کہ یا علیؑ قرآن مجید سب کا سب میرے بستر کے پیچھے صحیفوں میں حریر اور کاغذات میں موجود ہے۔ تم اُس سب کو لیکر جمع کر لینا۔ اور اُس کو اس طرح ضائع نہ ہونے دینا جیسے یہودیوں نے توریت کو ضائع کر دیا تھا۔ پس علی مرتضےٰ تعمیل ارشاد پر کمربستہ ہو گئے اور اُس کو ایک زرد کپڑے میں جمع کر لیا۔ پھر اُس پر مہر لگا کر اپنے گھر لے گئے اور یہ اظہار کر دیا کہ جب تک میں اُس کو (مطابق منشاء خدا و رسول) جمع نہ کر لوں گا اُس وقت تک ردا نہ اوڑھوں گا۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تک جناب امیر علیہ السلام نے پورا قرآن مجید جمع نہ کر لیا۔ اگر کوئی شخص حضرت کی خدمت میں آتا۔ تو آپ بغیر چادر اوڑھے اور بعض اُس سے ملنے کے لئے آجاتے کافی میں محمد ابن سلیمان نے یہ روایت کسی صحابی کے جناب امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے وہ صحابی ذکر کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی میں آپ پر قربان ہو جاؤں ہم قرآن مجید کی کچھ آیتیں اِس انداز سے سنتے ہیں جیسے ہمارے پاس نہیں ہیں اور ہم اسے اچھا بھی نہیں جانتے کہ ہم اُس کو

Marfat.com

اُس انداز سے پڑھیں جیسی کہ ہم کو آپ حضرات سے ملی ہیں تو آیا ہم اس میں گنہگار ہوتے ہیں فرمایا نہیں تم لوگ تو اُسی طرح پڑھو جیسے تم کو تعلیم دی جائے۔ کیونکہ وہ تو آیندہ آئے گا۔ جو تم کو (صحیح) تعلیم دیگا ۔

قول صاحب تفسیر صافی اِس حدیث میں آیندہ آنیوالے سے مراد جناب صاحب الامر علیہ السّلام ہیں۔
صاحب کتاب کافی باسناد خود سالم ابن سلمہ سے روایت کرتے ہیں اُن کا بیان ہے کہ میری موجودگی میں ایک شخص نے جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کے حضور میں قرآن مجید کے کچھ الفاظ اس انداز سے پڑھے جس انداز سے عام لوگ نہیں پڑھتے تو حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ اس قرأت سے باز رہ اور اُسی قرأت سے پڑھ جس طرح کہ عام لوگ پڑھتے ہیں۔ جب تک کہ قائم آلِ محمدؐ کا زمانہ نہ آجائے اس لئے کہ جب اُن حضرت کا زمانہ آجائیگا تو کتاب خدا اپنی حد پر (یعنی جس شان سے نازل ہوئی تھی اُسی طرح) پڑھی جائے گی اور وہ اُس مصحف کو جاری فرماویں گے جیسے خود جناب علی مرتضےٰ نے اپنے دستِ مبارک سے لکھا تھا۔ نیز ان حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ جناب امیرالمومنین اُس کی کتابت سے فارغ ہوئے تھے تو اُسے لوگوں کے سامنے لائے تھے اور اُن سے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ یہ کتاب خدا اُسی ترتیب کے مطابق ہے جس طرح اللہ تعالےٰ نے اپنے بندہ اور اپنے رسوؐل جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی۔ اور میں نے آنحضرتؐ کے ارشاد کے موافق اُس کو اِن دونوں دفتیوں کے مابین جمع کر دیا ہے تو اُن لوگوں نے یہ جواب دیا کہ ہمارے پاس جو مُصحف ہے اس میں بھی سارا قرآن موجود ہے ہمیں آپ کے جمع کئے ہوئے قرآن کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ آگاہ رہو کہ آج کے بعد سے تم اس کو کبھی نہ دیکھوگے۔ میرے ذمہ اِتنی ہی بات تھی کہ جب میں اس کو جمع کر چکوں تو تم کو اطلاع دے دُوں۔ تاکہ تمہارا جی چاہے تو اُس کو پڑھ کر اس سے نفع حاصل کرو (اور نہ جی چاہے تو نہ سہی) اسی کتاب میں صاحب کتاب نے بہ اسناد خود بزنطی سے روایت کی ہے وہ ذکر کرتے ہیں کہ جناب امام رضا علیہ السّلام نے مجھے ایک صحیفہ عنایت فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ اس میں نظر نہ ڈالیو۔ مگر میں نے اُسکو کھولا اور اُس میں سورۂ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کو پڑھا تو اس میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام معہ اُن کے باپوں کے نام کے لکھے پائے حضرتؑ نے کسی شخص کو میرے پاس بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ وہ مصحف ہمارے پاس واپس بھیجدو۔
تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے وہ حضرتؑ فرماتے ہیں کہ اگر کتاب خدا کے معنی و مطالب میں بڑھایا اور گھٹایا نہ گیا ہوتا تو ہمارا حق کسی صاحبِ عقل پر پوشیدہ نہ رہتا اور جب ہمارا قائم ظاہر ہو کر گفتگو کرے گا تو قرآن مجید اس کی ہر بات کی تصدیق کرے گا۔ نیز اُسی تفسیر میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر قرآن مجید اُسی ترتیب سے پڑھا جاتا جس ترتیب سے کہ وہ نازل ہُوا تھا تو تم ہمارے نام بھی اس میں پا لیتے۔ نیز اُسی تفسیر میں انہی حضرت سے روایت ہے کہ قرآن مجید میں جو گذر گیا وہ بھی اور جو اب ہو رہا ہے وہ بھی ہے اور جو آیندہ ہونے والا ہے وہ بھی ہے اس میں آدمیوں کے نام بھی موجود تھے جو گرا دئے گئے اور اُس میں ایک ایک اسم سے اتنی مختلف صورتیں

Marfat.com

پیدا ہوتی ہیں کہ اُن کا شمار سوائے اوصیائے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کوئی جانتا ہی نہیں

قول مترجم:- اس حدیث میں لفظ اسماء الرجال آیا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کے ذاتی اور شخصی نام تھے - اور جہاں ایک اسم کا نام آیا ہے اس سے مراد ایسے الفاظ ہیں جس کے متعدد معنی ہوں - جیسے لفظ ذکر کہ کہیں اُس سے جناب رسولؐ خدا مراد ہیں کہیں جناب امیرؑ اور کہیں قرآن مجید اسی طرح لفظ شیطان سے کہیں ابلیس مراد ہے کہیں حبترؔ کہیں ان دونوں کے علاوہ کوئی اور نقصان پہنچانے والا - نیز جن لوگوں کے قرآن مجید میں مذکور ہونیکا ذکر آیا ہے کہیں تو ان کے ذاتی نام مذکور تھے جو گرا دیئے گئے اور کہیں اشارے اور کنائے تھے - جو اب بھی باقی ہیں پس ان کا ذکر جن اشارے اور کنائے کے لفظوں میں موجود ہے اُن کے دوسرے معنے کو سوائے اوصیائے جناب رسولؐ خدا کے اور کوئی نہیں سمجھتا - نیز تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ قرآن مجید کی آیتیں تو بہت سی گرا دی گئی ہیں مگر زیادہ جو کیا گیا ہے وہ کہیں کہیں کوئی حرف بڑھا دیا گیا ہے اور اس میں زیادہ تر کاتبوں کی خطا ہے اور لوگوں کے اوہام -

قول مترجم - بہت سی آیتوں کے کم ہونے کی روایتیں حضرات اہلسنت کی کتابوں سے بھی اسی مقدمہ میں آگے آتی ہیں - رہا بعض حروف کا بڑھا دیا جانا اُس کا ذکر بھی صحیح بخاری اور صحیح مسلم جیسی مستند کتابوں میں موجود ہے -

شیخ احمد ابن ابیطالب طبرسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب احتجاج میں منجملہ اُن حجتوں کے جو جناب امیر علیہ السلام نے مہاجرین اور انصار کے گروہ پر قائم کی تھیں یہ حجت بھی لکھی ہے کہ طلحہ انصاری نے جناب امیر علیہ السلام سے کچھ سوال کئے تھے ازاں جملہ یہ بھی تھا کہ یا ابوالحسن میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں - میں نے یہ دیکھا تھا کہ آپ ایک کپڑے میں کوئی لپٹی ہوئی چیز لئے ہوئے نکلے جس پر مہر لگی ہوئی تھی اور آپ نے یہ فرمایا کہ لوگو میں اوّل تو جناب رسولؐ خدا کے غسل وکفن و دفن میں مشغول رہا - پھر میں کتاب خدا کی ترتیب میں مشغول ہو گیا یہاں تک کہ میں نے اُس کو جمع کر لیا اب میرے پاس یہ کتابِ خدا پوری پوری موجود ہے جس میں سے ایک حرف بھی ضائع نہیں ہوا - میں نے تو آپ کے لکھے ہوئے مجموعہ کو دیکھا نہیں مگر یہ ضرور دیکھا تھا کہ عمر نے آپ کے پاس کسی شخص سے یہ کہلا بھیجا تھا کہ اپنا جمع کیا ہوا قرآن مجید مجھے بھیج دیجئے تو آپ نے ایسا کرنے سے انکار کیا تو عمر نے لوگوں کو بُلایا اور یہ قاعدہ مقرر کر دیا کہ جس آیت کی بابت دو آدمی گواہی دیتے تھے وہ لکھی جاتی تھی اور جس آیت کی بابت ایک ہی آدمی گواہی دیتا تھا وہ تاخیر میں ڈال دی جاتی تھی یعنی نہ لکھی جاتی تھی اور میں نے خود عمر کو یہ کہتے سُنا کہ جنگ یمامہ کے دن بہت سے لوگ ایسے قتل ہو گئے جو قرآن مجید کا ایسا حصہ پڑھا کرتے تھے کہ جو اُن کے سوا دوسرا کوئی پڑھتا ہی نہ تھا تو وہ سب جاتا رہا - اور ایک صحیفہ لکھا جا رہا تھا کہ ایک بکری آ کر اُس کو چبا گئی - اور اُس میں جو کچھ تھا وہ یوں جاتا رہا - اور اس زمانہ کا کاتب عثمان تھا - نیز میں نے خود عمر اور اُس کے اُن اصحاب کو جنہوں نے زمانۂ عمر اور زمانۂ عثمان میں اپنے نوشتوں کو جمع کیا ہے یہ کہتے سُنا کہ سورہ احزاب سورۂ بقرہ کے برابر تھی اور سورۂ نور کی ایک سو ساٹھ آیتیں تھیں اور سورۂ حجر کی ایک سو نوے آیتیں

Marfat.com

تھیں تو اب یہ کیا ہو گیا؟ اور خدا آپ پر رحمت فرمائے آپ کو کیا چیز مانع ہے کہ آپ کتاب خدا نکال کر لوگوں کو نہیں دیتے حالانکہ عثمان نے جب سے عمر سے مجموعہ لیا ہے اور کاتبوں کو جمع کیا ہے یہ قصد کر لیا ہے کہ تمام لوگوں کو ایک ہی قرأت کے پڑھنے پر مجبور کریں اسی لئے اس نے ابی ابن کعب اور عبد اللہ ابن مسعود کے قرآنوں کو پھاڑ چیر کر آگ میں جھونک دیا۔ اُس کے جواب میں جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا کہ اے طلحہ آیت جو خدائے عزّوجل نے اپنے رسول جناب محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر نازل فرمائی وہ میرے پاس خود جناب رسولِ خدا کی لکھوائی ہوئی اور خود میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی موجود ہے۔ نیز ہر ہر آیت کا وہ مطلب جو اللہ تعالےٰ نے جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر نازل فرمائی۔ اور ہر حلال اور ہر حرام اور ہر حد اور ہر حکم اور ہر وہ چیز جس کی اُمت کو قیامت تک ضرورت ہوگی خود جناب رسولخدا کی لکھوائی ہوئی اور میرے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی موجود ہے۔ یہاں تک کہ ذراسی کھرنیچ بھی لگ جائے تو اس کا معاوضہ بھی۔ یہ سُن کر طلحہ بولا کہ ہر چیز خواہ چھوٹی ہو یا بڑی خاص ہو یا عام ہو چکی ہو یا قیامت تک ہونے والی ہو وہ سب آپ کے پاس لکھی ہوئی موجود ہے۔ فرمایا ہاں موجود ہے اور یہ اُسکے علاوہ ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنے مرض الموت میں ہزار باب علم کی کُنجی مجھے عنایت فرمائی جس کے ایک ایک باب سے ہزار ہزار باب اور کھُلتے ہیں اور اگر اُمت اس وقت سے کہ جناب رسُولِ خدا کا انتقال ہوا میرا اتّباع اور میری اطاعت کرتی تو اُس کو رزق بکثرت آسمان سے بھی پہنچتا اور زمین سے بھی اُس حدیث کے آخر میں ہے کہ طلحہ نے عرض کی۔ یا ابوالحسن میں دیکھتا ہوں کہ قرآن مجید کے معاملہ میں جو سوال میں نے آپ سے کیا تھا اُس کا جواب آپ نے مجھے کچھ نہ دیا کہ اس کو آپ لوگوں کے لئے ظاہر کیوں نہیں فرماتے۔ فرمایا کہ اے طلحہ میں نے ارادتاً تم کو اس کا جواب نہیں دیا۔ اب مجھے یہ بتاؤ کہ عمر و عثمان نے جو کچھ لکھوایا وہ سب کا سب قرآن ہے اور اس میں ایسا حصّہ بھی ہے جو قرآن میں نہیں۔ طلحہ نے عرض کی۔ جی ہاں وہ سب کا سب قرآن ہے فرمایا بس تو جو کچھ اس میں ہے اگر تم اُس کو سمجھ لو اور اُس پر عمل کرو تو تم آتشِ دوزخ سے نجات پاؤ گے اور جنّت میں داخل ہو جاؤ گے اس لئے کہ اس میں ہماری حجّت موجود ہے۔ ہمارے حق کا بیان موجود ہے اور ہماری اطاعت کا فرض ہونا موجود ہے۔ طلحہ نے کہا بس میرے لئے یہی کافی ہے جب وہ سب قرآن ہے تو میرے لئے کافی ہے۔ پھر طلحہ نے عرض کی اچھا یہ تو بتلائیے کہ جو قرآن اور قرآن کی تاویل اور حلال و حرام کا علم آپ کے پاس ہے وہ آپ کس کے سپرد فرمائیں گے؟ اور آپ کے بعد اُس کا مالک کون ہوگا؟ فرمایا اسی کے سپرد کروں گا جس کی نسبت جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کے سپرد کردوں اور وہ میرا وصی اور میرے بعد تمام آدمیوں سے افضل اور منجانب اللہ تمام آدمیوں کا حاکم میرا فرزند حسن (علیہ السّلام) ہے۔ پھر میرا فرزند حسن اپنے بعد میرے دوسرے فرزند حسینؑ کے حوالہ کردیگا پھر اسی طرح ایک سے دوسرے کو پہنچتا رہیگا یہاں تک کہ ان میں کا آخری جناب رسولخدا کی خدمت میں اُن کی حوض پر پہنچ جاویگا۔ یہ سب قرآن مجید کے ساتھ رہیں گے اور اس سے کبھی جُدا نہ ہوں گے۔

اور قرآن مجید اُن کے ساتھ رہیگا جو ان سے کبھی جدا نہ ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ معاویہ اور اُس کا بیٹا یزید عثمان کے بعد بادشاہ بن جائیں گے۔ پھر سات آدمی اولاد حکم ابن ابی العاص سے یکے بعد دیگرے بادشاہ ہو جائیں گے اور اس طرح بارہ[12] ائمہ ضلالت کی گنتی پوری ہو جائے گی۔ یہی وہ ہیں جن کو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے خواب میں اپنے منبر پہ دیکھا تھا کہ آنحضرتؐ کی اُمّت کو پچھلے پاؤں گمراہی کے گڑھے میں دھکیل رہے ہیں۔ دسؔ تو ان میں سے بنی امیہ میں سے ہوں گے اور دو[2] وہ جنہوں نے ان کے لئے سلطنت کی بنیاد ڈالی ہوگی اور اُن دونوں پر اتنا وبال ہوگا جتنا قیامت تک تمام اُمت کے بد اعمالیوں کا وبال ہوگا۔ اور حضرت ابوذر غفاری کی روایت میں ہے کہ جب جناب رسول خدا صلّے اللہ علیہ و آلہ وسلّم کا انتقال ہو گیا تو جناب علی مرتضےٰ نے قرآن مجید کو جمع کیا اور اُسے مہاجرین و انصار کے پاس لائے اور مطابق اس وصیت کے جو جناب رسولؐ خدا نے اُن کو فرمائی تھی اُن کو سامنے اُسے پیش کیا۔ ابوبکر نے جیسے ہی اُس کو کھولا تو پہلے ہی صفحہ پر جو کھلتے ہی سامنے آیا اُن لوگوں کی فضیحت موجود تھی۔ عمر اس پر جھپٹ کر اُٹھا اور کہنے لگا کہ یا علیؑ تم اسے واپس لے لو ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ چنانچہ علیؑ مرتضےٰ نے اُس کو لے لیا اور تشریف لے گئے۔ پھر زید ابن ثابت بلایا گیا جو ایک قاری قرآن تھا اور اُس سے عمر نے کہا کہ علیؑ ہمارے پاس قرآن مجید لائے تھے جس میں مہاجرین و انصار کی فضیحتیں موجود تھیں لہذا ہم نے ارادہ کیا ہے کہ تم ہمارے لئے ایک قرآن جمع کر دو اور اس میں سے مہاجرین و انصار کی جو فضیحت کی باتیں ہیں وہ نکال دو۔ زید نے اسے منظور کر لیا۔ پھر یہ کہا کہ اگر میں تمہاری خواہش کے بموجب قرآن مجید کو مُرتب کر کے فارغ ہو گیا اور اُس کے بعد علیؑ نے اپنا جمع کیا ہوا قرآن ظاہر کر دیا تو تمہارا سارا کیا دھرا بیکار ہو جائیگا یا نہیں؟ عمر نے کہا تو پھر کیا تدبیر کرنی چاہیئے۔ زید نے کہا کہ تدبیر کرنی تو تم ہی بہتر جانتے ہو میں کیا جانوں۔ اس پہ عمر نے کہا کہ کوئی تدبیر نہیں ہے سوائے اس کے کہ ہم علیؑ کو قتل کر دیں اور اُن سے راحت پائیں۔ چنانچہ خالد ابن ولید کے ہاتھوں علیؑ مرتضےٰ کے قتل کی تدبیر کی گئی مگر اس پہ قدرت نہ پائی۔ یہ قصہ بجائے خود بہت مشہور ہے۔ اس کے بعد جب عمر خلیفہ ہو گئے تو اُنہوں نے علیؑ مرتضےٰ سے خواہش کی کہ وہ قرآن عام طور پہ لوگوں کو دیا جائے تاکہ اُسکے بارے میں تبادلہ خیالات کر لیں۔ وہ خواہش ان لفظوں میں تھی کہ اے ابوالحسنؑ اگر ایک مرتبہ اُسے جیسے ابوبکر کے پاس لائے تھے تو ایک مرتبہ ہمارے پاس بھی لے آئیے تاکہ ہم اور آپ اس پہ اجتماع کر لیں۔ علیؑ مرتضےٰ نے فرمایا۔ ہرگز نہیں یہ بات ہوتی ہی نہیں میں جو ابوبکر کے پاس لایا تھا صرف اس لئے کہ تم پر حجت قائم ہو جائے اور قیامت کے دن تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہم تو اس سے بیخبر تھے۔ یا یہ کہہ دو کہ تم ہمارے پاس لائے ہی نہیں۔ قرآن مجید جو میرے پاس ہے سوائے اُن لوگوں کے جو مطہر اور معصوم ہوں گے اور جو میری اولاد میں سے میرے وصی ہوں گے اور کوئی اُسے چھو بھی نہیں سکتا۔ نہ اُس کے معنی و مطالب سے مَس رکھ سکتا ہے۔ عمر نے کہا تو آیا اُس کے ظاہر کرنے کا کوئی وقت معلوم ہے۔ علیؑ مرتضےٰ نے فرمایا۔ ہاں معلوم ہے۔ میری اولاد میں سے جب قائم آلِ محمدؐ قائم ہوں گے وہ اُس کو ظاہر بھی کریں گے اور تمام لوگوں کو اُسی پہ چلائیں اور اُسی کے بموجب قانون جاری کیا جائے گا۔ نیز جناب

Marfat.com

امیر المومنین علیہ السّلام نے ایک زندیق سے جو قرآن مجید کی ایسی متشابہ آیتوں سے جو محتاج تاویل تھیں استدلال پیش کرتا تھا۔ اپنی حجتیں قائم کرنے میں جو کچھ فرمایا تھا اس میں سے کچھ ہم یہاں بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ اُس زندیق کے سوالات میں سے ایک سوال یہ تھا کہ میں قرآن مجید میں یہ پاتا ہوں کہ خدائے تعالےٰ نے اپنے نبیوں کی شان گھٹانے والی باتوں کو تو خوب شہرت دی ہے۔ مثلاً حضرت آدم علیہ السّلام کی نسبت فرماتا ہے وَعَصَىٰٓ اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۶۳۷ سطر ۹ معہ نوٹ)۔ "اور آدمؑ نے اپنے رب کے خلاف کیا لہٰذا ناکام رہے" اور نوح علیہ السّلام کو جھٹلاتا ہے وہ تو عرض کر رہے ہیں۔ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ ج (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۴۵۰ سطر ۷)" اے میرے پروردگار! میرا بیٹا تو میری اولاد سے یقیناً ہے"۔ اور خدائے تعالےٰ فرماتا ہے۔ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ج (مقبول ترجمہ صفحہ ۴۵۰ سطر ۹)" اے نوحؑ۔ وہ تمہاری اولاد سے یقیناً نہیں ہے"۔ اور ابراہیم علیہ السّلام کی صفت یہ بیان فرماتا ہے۔ کہ انہوں نے ایک مرتبہ ستارہ کو خدا بنایا ایک مرتبہ چاند کو اور ایک مرتبہ سورج کو (مقبول ترجمہ) نیز یوسف علیہ السّلام کے بارے میں فرماتا ہے وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْ لَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ط (مقبول ترجمہ صفحہ ۴۷۲ سطر ۶)" اور ضرور زلیخا نے یوسفؑ سے بدی کا قصد کیا۔ اور یوسفؑ بھی زلیخا سے ایسا ہی قصد کرتے اگر اپنے رب کی دلیل دیکھے ہوئے نہ ہوتے" اور موسیٰ علیہ السّلام کی سرزنش فرماتا ہے جبکہ انہوں نے عرض کی۔ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْكَ "اے میرے پروردگار تو مجھے دکھلا دے کہ میں تجھے دیکھوں"۔ تو جواب میں یہ ڈانٹ بتائی گئی۔ لَنْ تَرٰىنِیْ۔ "تو مجھے ہرگز نہ دیکھے گا" (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۳۳۱ سطر ۹) اور داؤد علیہ السّلام کے پاس جبرئیلؑ و میکائیلؑ کو بھیجتا ہے کہ دیوار پھاند کر محراب میں آ دھمکتے ہیں (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۹۰۶ سطر ۳ تا صفحہ ۹۰۷ سطر ۵ معہ نوٹ نمبر ۱ صفحہ ۹۰۷) اور یونس علیہ السّلام کو مچھلی کے پیٹ میں قید کر دیتا ہے جبکہ وہ خفا ہو کر چلے گئے تھے (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۶۵۵ سطر ۵ تا صفحہ ۶۵۵ سطر ۸) غرض اسی طرح انبیاء علیہم السّلام کی ذرا ذرا سی لغزشوں کو اور ترک اولیٰ کو تو بڑے دھڑلے سے ظاہر فرماتا ہے (قول مترجم۔ ان سب مقامات کے ترجمے مخالفین کے ترجمہ کردہ قرآنوں میں اور ان کے بیانات اور اُن کی تفسیروں میں اور ان انبیاء کے واقعات اُن کی کتابوں میں دیکھنے کے لائق ہیں کہ معاذاللہ انبیائے معصومین علیہم السّلام کو گنہگار اور خطاوار ثابت کرنے میں اِس شد و مد سے کام لیا گیا ہے اور ائمہ اہلبیت علیہم السّلام سے اصل تفسیر حاصل کئے بغیر اپنی خام خیالی سے کیسی کیسی لغو تفسیریں اور کیا کیا بیہودہ تاویلیں کی ہیں اور اپنے باطل اعتقادات پر خود بھی جمے ہوئے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس کے برخلاف ہمارے ترجمہ اور تفسیر میں جو کچھ آپ دیکھیں گے وہ کلام ائمہ معصومین علیہم السّلام ہے جنہوں نے منشاء خداوندی کے بموجب حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کر کے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر دکھایا ہے)۔ اب اُن لوگوں کی حالت دیکھئے جنہوں نے دھوکے دے کے مخلوقِ خدا کو آزمائش میں ڈالا خود بھی گمراہ ہوئے اور اوروں کو بھی گمراہ کیا۔ اُن کی بہت کچھ پردہ پوشی کی ہے۔ اُن کے ناموں کو بھی کنایہ میں بیان کیا ہے۔ صراحت نہیں فرمائی۔ مثال کے طور پر اُس کا یہ قول ملاحظہ ہو۔ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ

Marfat.com

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ط وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۵۲۱ سطر ۹ تا صفحہ ۵۲۲ سطر ۲) "اور اُس دن ظالم (اوّل) اپنے دونوں ہاتھ اپنے دانتوں سے کاٹ کاٹ کھائے گا۔ کہتا ہوگا کاش میں نے رسُول کا راستہ اختیار کیا ہوتا۔ ہائے خرابی میری کاش میں نے فلاں (ثانی) کو یار نہ بنایا ہوتا۔ یقیناً اُس نے مجھ کو ذکر (ولایت) سے بعد اس کے کہ میرے پاس آچکا تھا بہکا دیا اور شیطان ہے ہی انسان کی مدد چھوڑ دینے والا" اب اس میں یہ ظالم کون تھا اور یہ فلاں کون تھا جن کے ناموں کا اس طرح ذکر نہیں فرمایا جس طرح انبیاء کے ناموں کو کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔ پھر اُس زندیق نے یہ بھی کہا کہ میں قرآن مجید میں یہ بات بھی پاتا ہوں کہ کہیں تو اپنے نبی جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی فضیلت اور تمام انبیاء سے بڑھا کر بیان کی ہے اور پھر کہیں اس طرح اُن سے خطاب فرمایا ہے کہ جتنی اپنی کتاب میں اُن کی تعریف کی تھی اُس سے دوچند اُن کی توہین نکلتی ہے اور ذلت ثابت ہوتی ہے یعنی اُن کو ایسی سختی اور ایسی درشتی کے ساتھ مخاطب فرمایا ہے کہ کسی اور نبی سے ایسا خطاب ہی نہیں کیا۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۲۶۱ سطر ۴) "اور اگر اللہ چاہتا تو اُن کو ہدایت پر (جبراً) اکٹھا کر دیتا۔ پس تم جاہلوں میں سے ہرگز نہ ہونا" نیز فرماتا ہے۔ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيْلًا ۝ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ۝ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۵۷۴ سطر ۲) "اور اگر ہم نے تم کو ثابت قدم نہ رکھا ہوتا تو قریب تھا کہ تم بھی کچھ نہ کچھ ان کی طرف مائل ہو جاتے اُس صورت میں ہم تم کو زندگانی دُنیا کا بھی دوہرا عذاب چکھاتے۔ اور موت کے بعد کا بھی دوہرا۔ پھر تم ہمارے برخلاف کسی کو اپنا مددگار نہ پاتے"۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ج وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ط (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۸۴۳ سطر ۴ تا ۵) "اور تم اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ تعالےٰ ظاہر کرنے والا تھا۔ اور تم لوگوں (کی بدگوئی) سے ڈرتے تھے حالانکہ اللہ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرا کرو"۔ خود اپنے رسُول کی زبانی ایک جگہ تو یہ بیان کرتا ہے وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۱۰۰۲ سطر ۸)۔ "اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائیگا اور تمہارے ساتھ کیا"۔ اور دُوسری جگہ خود یہ فرماتا ہے۔ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۲۲۳ سطر ۱)

اور تیسری جگہ یہ فرماتا ہے۔ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ (مقبول ترجمہ صفحہ ۸۷۹ سطر ۶)۔ "اور ہم نے ہر چیز کو امام مبین میں (از رُوئے علم و شمار) جمع کر لیا ہے"۔ تو جب امام میں کل چیزوں کا احصا فرما دیا حالانکہ وہ نبی کا وصی ہوتا ہے تو نبی کی شان اس سے کہیں ارفع و اعلےٰ ہے کہ وہ یہ کہے وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ط "اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائیگا اور تمہارے ساتھ کیا"۔ اس زندیق کے سوالات میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ میں خدا کی کتاب میں اُس کا یہ قول بھی پاتا ہوں۔ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ

Marfat.com

لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۱۵۱ سطر ۳)۔ "اور اگر تم کو یہ خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو عورتوں میں سے جو تم کو پسند آ جائے ان سے نکاح کر لو"۔ یتیموں کے بارے میں ناانصافی کو عورتوں کے نکاح سے کون سی مناسبت ہوتی ہے۔ کیونکہ سب عورتیں یتیم تو ہوتی ہی نہیں تو اس آیت کا مطلب کیا ہوا۔ جناب امیرالمؤمنین علیہ السلام نے اُسے کُل سوالوں کے جواب دئے۔ ازاں جملہ فرمایا کہ تُو نے جو انبیاء علیہم السّلام کی لغزشوں کا ذکر کیا ہے کہ اُن کو خدائے تعالےٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا اور جو بڑے بڑے گنہگار تھے جن کی نافرمانی کی خود کتابِ خُدا گواہی دے رہی ہے اُن کے ناموں کا کنایۃً ذکر کیا صراحت نہیں فرمائی تو ان دونوں باتوں میں سے پہلی بات تو خدائے تعالےٰ کی حکمتِ باہرہ قدرتِ قاہرہ اور عزتِ ظاہرہ کی بڑی اعلےٰ درجہ کی دلیل ہے۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ انبیاء کی عزت اُن کی اُمتوں کے دلوں میں حد سے زیادہ ہے۔ انتہا یہ ہے کہ اُن میں سے بعض کو خُدا سمجھنے لگے جیسا کہ نصاریٰ کا ابنِ مریمؑ کے بارے میں خیال ہے۔ لہٰذا اس انداز سے ذکر کرنا اور اس طرح سے نام لینا بتلاتا ہے کہ وہ بندے ہیں اور کسی کمال کی اُس حد تک پہنچے ہوئے نہیں ہیں جو ذاتِ واجب الوجود کے لئے مخصوص اور منفرد ہے۔ کیا تم نے خدائے تعالےٰ کا یہ قول نہیں سُنا جو حضرت عیسٰےؑ اور اُن کی والدہ کے بارے میں فرماتا ہے۔ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ط (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۲۳۸ سطر ا معہ نوٹ نمبر ا) "وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے"۔ اب یہ ظاہر ہے کہ جو کھانا کھائے گا اُسے پاخانہ جانے کی ضرورت بھی پیش آئے گی اور جسے پاخانہ لگا وہ خُدا کیسا۔ لہٰذا جو دعوےٰ نصاریٰ کا ابنِ مریمؑ کے بارے میں ہے یا خود مریمؑ کے بارے میں ہے وہ کلام الٰہی کے ذرا سے فقرہ نے باطل کر دیا۔ یہی حالت انبیاء کا ذکر صراحت کے ساتھ نام بنام کرنے کی ہے کہ اُس سے صاحبانِ بصیرت مالک کو مالک سمجھ لیں اور اس کی عزت اور جبروت کا اندازہ کریں اور بندوں کو بندہ پہچان لیں۔ اب رہی یہ بات کہ منافقوں میں جو بڑے بڑے خطا کار تھے قرآن مجید میں اُن کے ناموں کا کنایتاً ذکر آیا ہے۔ یہ خود خدائے تعالےٰ کا فعل نہیں ہے یہ تو تغیّر و تبدّل کرنے والوں کی کارروائی ہے جنہوں نے قرآن مجید کو پارہ پارہ کر دیا اور دین کو دُنیا کے عوض بیچ ڈالا اور خدائے تعالےٰ ان تغیّر کرنے والوں کے حالات کو اپنے اس قول میں بیان فرما چکا ہے۔ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ط (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۲۱ سطر ۶)۔ "پس ویل ہے اُن لوگوں کے لئے جو کُتب کو اپنے ہی ہاتھوں سے لکھتے ہیں پھر (مُنہ سے) یہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس سے (آئی) ہے تاکہ اُس کو تھوڑی سی قیمت پر بیچ دیں"۔ نیز اپنے اِس قول سے۔ وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُم بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ج وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ (مقبول ترجمہ صفحہ ۱۱۷ سطر ۲ تا ۳) "اور ان میں سے ایک گروہ یقیناً ایسا ہے کہ وہ (تلاوت) کتاب میں اپنی زبان کو اس طرح موڑتا ہے کہ تم اس کو کتاب کا جُزو خیال کر لو حالانکہ وہ کتاب نہ ہو۔ اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ کے پاس سے ہو حالانکہ وہ اللہ کے پاس سے نہیں ہے اور وہ جان بُوجھ کر بہتان باندھتے ہیں"۔ جناب رسولخدا صلے اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد اپنے باطل کو قائم کرنے کے لئے جو جو کارروائیاں وہ کیا کرتے تھے جیساکہ یہود اور نصاریٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے انتقال اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے نقلِ مکانی کے بعد توریت اور انجیل کے تغیر اور کلموں کی اُن کے مقامات سے تحریف کے بارے میں کی تھیں ویسی ہی یہاں بھی راتوں کو مشورے کر کے کی جاتی تھیں جیسا کہ خدائے تعالےٰ بیان فرماتا ہے۔ یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰہِ وَھُوَ مَعَھُمْ اِذْ یُبَیِّتُوْنَ مَا لَا یَرْضٰی مِنَ الْقَوْلِ ط وَکَانَ اللّٰہُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطًا ۝ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۱۹۰ سطر ۱)۔ "لوگوں سے تو یہ چھپاتے ہیں اور خدا سے نہیں چھپاتے حالانکہ جب راتوں ان باتوں کا مشورہ کرتے ہیں جو خدا کو ناپسند ہیں تو خدا ان کے ساتھ (موجود) ہوتا ہے اور (جو) کچھ وہ عمل کرتے ہیں خدا (کا علم) اس سب کو گھیرے ہوئے ہے" نیز اُن کی کارروائیوں کا ذکر اس آیت میں موجود ہے۔ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّآ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۳۸۰ سطر ۸) "وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ نورِ خدا کو اپنے مُنہ سے (پھونک مار مار کر) بجھا دیں۔ اور اللہ کو اور کچھ منظور نہیں ہے سوائے اس کے کہ اپنے نور کو پورا کر دے گو کافروں کو بُرا لگے" مطلب ان سب آیتوں کا یہ ہے کہ اُنہوں نے کتابِ خدا کی ترتیب اور تالیف میں وہ کارروائیاں کیں جو منشائے خدا کے بالکل خلاف تھیں تاکہ مخلوقِ خدا کو دھوکا دیں مگر اللہ نے اُن کے دلوں کو ایسا اندھا کر دیا کہ وہ آیتیں اُس میں رہنے دیں جو اُن کے احداث پر اُن کی تعریف پر اُن کی تلبیس پر اُن کی جھوٹی کارروائیوں پر اور اُن کے جان بُوجھ کر چھپانے پر دلالت کرتی رہیں اسی لئے ان کے حق میں فرمایا تھا۔ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۱۱۴ سطر ۸) "حق کو باطل کے لباس میں کیوں ظاہر کرتے ہو۔ اور تم جان بُوجھ کر حق کو کیوں چھپاتے ہو؟" نیز اُن کے لئے اپنے قول میں یہ مثل بھی بیان کر دی تھی۔ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَیَذْھَبُ جُفَآءً ج وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ ط (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۴۹۹ سطر ۷) "پس جھاگ تو بیکار جاتا ہے اور وہ جو لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے وہ زمین میں رہ جاتا ہے" پس اس موقعہ پر زبد یعنے جھاگ سے مراد مُلحدوں کا وہ کلام ہے جو اُنہوں نے قرآن مجید میں معناً بڑھایا ہو مگر خدائے تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ تلاش و تحقیق کے وقت وہ مضمحل اور باطل ہو کر جاتا رہیگا۔ اور جو لوگوں کو نفع پہنچائے گا وہ تنزیل حقیقی ہے جس کی تعریف یہ ہے۔ لَا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ ط تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۹۵۹ سطر ۶ تا ۸) اور جس کو دل قبول کرتے ہیں نیز اُوپر کی آیت میں اَلْاَرْضُ سے مراد محلِ علم اور جائے قرارِ علم ہے اب عمومِ تقیہ کے لحاظ سے یہ مناسب نہیں ہے کہ ان تغیّر و تبدّل کرنے والوں کی ناموں کی تصریح کی جائے نہ یہ مناسب ہے کہ کتابِ خدا میں اپنی طرف سے معناً جو کمی بیشی اُنہوں نے کر دی اُس کا اظہار کیا جائے۔ کیونکہ اس سے کفّار کی حجّتوں کو اور اُن مذاہب کی حجّتوں کو جو ہمارے قبلہ کے منحرف ہیں قوّت پہنچے گی اور علمِ شریعت ظاہری کا ابطال لازم آئے گا۔ جس پر موافق و مخالف متفق و راضی ہو چکے ہیں۔ کیونکہ اہل باطل اہلِ حق کے مقابلہ میں ہمیشہ زیادہ رہے ہیں اور اب بھی زیادہ ہیں۔ نیز والیانِ امر کے ذمّہ صبر کرنا لازم ہے جیسا کہ خدائے تعالےٰ نے اپنے رسول[1]

[1] نہ گزشتہ کے متعلق اسکی خبریں غلط ہیں نہ آئندہ کے متعلق غلط ہونگی۔ وہ صاحب حکمت و لائق تعریف خدا کی طرف سے اُتارا ہوا ہے۔

Marfat.com

سے فرمایا۔ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۱۰۰۸ سطر ۹ تا صفحہ ۱۰۰۹ سطر ۱) "پس اے رسولؐ تم ویسا ہی صبر کرو جیسا کہ رسولوں میں سے اولوالعزم رسول کیا کرتے تھے اور ان کے لئے عذاب کی جلدی نہ کرو۔" اب آنحضرتؐ کے جو حقیقی قائمقام اور واقع مطیع ہیں اُن کے ذمہ بھی اس حکم کی تعمیل ویسی ہی واجب ہے کیونکہ اُن کے لئے فرماتا ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۸۳۸ سطر ۱) "بیشک تمہارے لئے پیروی کرنے کو اچھے سے اچھا نمونہ (خود) رسول اللہ موجود ہیں۔" پس اس موقع کا جواب جس قدر تم نے سنا یہی تمہارے لئے کافی ہے۔ کیونکہ حکم تقیہ اس سے زیادہ کی تصریح کا مانع ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ تم نے جو اُس خطاب کی بابت ذکر کیا جس سے ظاہرا جناب رسولِ خدا کی شان میں بٹہ لگتا ہے اور ان کی منزلت سے گرا ہوا ہے اور اُن کے حق میں دھمکی سی معلوم ہوتی ہے۔ حالانکہ خدائے تعالےٰ اپنی کتاب میں اُن کی فضیلت اور تمام انبیاء کے مقابلہ میں ظاہر کرچکا ہے اور اس کے بارے میں خود خدائے تعالےٰ کا یہ کلام دیکھو۔ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ ۝ (دیکھو مقبول ترجمہ۔ صفحہ ۷۲۲ سطر ۵) "اور اسی طرح ہم نے ہر (ہر) نبی کے لئے گنہگاروں میں سے ایک (ایک) دشمن قرار دے دیا تھا۔" چونکہ ہمارے نبی کی منزلت پروردگار عالم کے نزدیک بہت عظیم الشان ہے ویسا ہی دشمن بھی حضرت کا ہونا لازم ہے کہ وہ ظاہرا حضرت کی اُمت میں داخل رہے اور باطناً ہر طرح کی ایذا آنحضرتؐ کو پہنچاتا رہے۔ اور آپ کی نبوت کے دفع کرنے کی کوشش کرتا رہے۔ آپ کو جھٹلاتا رہے۔ آپ کو ایذا دینے کی سعی میں کمی نہ کرے جس امر کو آپ پختہ کردیں اس کی چولیں ہلا دے اور جو لوگ آنحضرتؐ کے دعوے کو باطل کرنے میں اور آپ کی ملّت کے متغیّر کرنے میں اور آپ کی سُنت کی مخالفت میں اُس کے کُفر و نفاق و الحاد کے پیرو ہوں اُن کو قوت پہنچانے کی کوشش کرتا رہے۔ اور اُس نے یہ خیال کیا کہ میری یہ ساری چالیں اُس وقت زیادہ کام دیں گی جبکہ لوگوں کو آنحضرتؐ کے وصی کو حاکم ماننے سے نفرت دلاؤں اور اُن کی اطاعت سے بھڑکاؤں اُن کی اطاعت سے روکوں اور اُن کی عداوت پر آمادہ کروں۔ لہٰذا جو کتاب خدا کی طرف سے آنحضرتؐ پر آئی تھی اُس میں تغیّر و تبدّل کا قصد کرلیا اور جن صاحبانِ فضیلت کی فضیلت کا اُس میں ذکر تھا اُس کو بھی اُڑا دیا اور جن لوگوں نے ظلم و بغاوت، شرک میں اُس سے موافقت کی تھی اُن کے کُفر کا ذکر بھی ساقط کردیا چونکہ خدائے تعالےٰ ان کی اس کارروائی سے واقف بھی تھا اس لئے اُس نے پہلے ہی فرما دیا تھا۔ إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ط (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۹۵۹ سطر ۱) "یقیناً وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں بے جا دخل دیا کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں۔" نیز فرمایا تھا يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۱۰۲۰ سطر ۷) "وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ اللہ کے کلام کو بدل دیں۔" حالانکہ ان کے سامنے پوری کی پوری کتاب پیش کی گئی تھی جس میں تاویل و تنزیل محکم اور متشابہ ناسخ و منسوخ سب ہی کچھ تھا اور اس میں کا ایک حرف بھی کم نہ ہوا تھا۔ مگر جب وہ اس بات سے واقف

Marfat.com

ہوئے کہ اللہ نے اس میں تو اہلِ حق اور اہلِ باطل سب ہی کے نام کھول دیئے ہیں۔ اگر یہ کتاب ظاہر ہوئی تو ہم نے جو گھروندہ بنایا ہے وہ بیٹھ ہی کے بل بیٹھ جائیگا تو انہوں نے کہہ دیا کہ اس کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہمارے پاس جو کچھ موجود ہے وہی ہمارے لئے کافی ہے۔ خدائے تعالےٰ نے اِن کے اِس انکار کو اپنے اس قول سے پہلے ہی جھٹلا دیا تھا۔ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ (مقبول ترجمہ صفحہ ۲۲ سطر ۸)۔ "پھر انہوں نے اس عہدِ خدا کو پسِ پُشت ڈال دیا اور کتابِ خدا کو تھوڑی سی قیمت پر بیچ یا تو کیا ہی بُری قیمت وہ ہے جو وہ لیتے ہیں"۔ پھر چونکہ وہ لوگ ہدایت و ارشاد کے بھی ٹھیکہ دار بن بیٹھے تھے اس لئے ہر طرف سے اُن پر مسائل کی بوچھاڑ ہوئی اس سے گھبرا کر اس کتاب کے جمع اور تالیف پر بل پڑے جس کی تاویل جانتے ہی نہ تھے اور اس کے مضامین کی ترتیب اُس انداز سے کرنے لگے جس سے اپنے کفر کے ستونوں کو کھڑا کر دیں چنانچہ اُن کے منادی نے عام طور سے ندا دی کہ جس کے پاس قرآن کا جو حصہ ہے وہ اُس کو ہمارے پاس لائے اور اُس کی نظم و تالیف کا انتظام ایسے شخص کے سپرد کیا جو اولیاء خدا کی دشمنی میں ان سے موافقت رکھتا تھا۔ چنانچہ اُس نے اُن کی پسندیدگی کے موافق اُس کی تالیف کر دی حالانکہ تھوڑا سا غور و خوض کرنے سے ترتیب دینے والوں کے خلل دماغ اور اُن کے افترا کا پتہ لگتا ہے کچھ تو وہ اُس میں چھوڑ گئے۔ جس کو انہوں نے اپنے موافق سمجھا تھا حالانکہ وہ اُن کے مخالف ہے اور معنی اور مطالب میں وہ کچھ بڑھا دیا جو انوکھا معلوم ہوا اور اُس سے نفرت بڑھے اور اللہ تعالےٰ اس بات کو جانتا تھا کہ آخر میں کھل کر اور ظاہر ہو کر رہیگا اسی لئے پہلے ہی فرما دیا تھا۔ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۱۰۵۱ سطر ۲) "اُن کو علم کی انتہا اتنی ہی ہے"۔ اہلِ بصیرت کے لئے اُن لوگوں کے عیوب اور اُن کی افترابندی جنہوں نے کتاب کے لکھنے کا ذمہ لیا اسی سے کُھل گئی کہ نبی کی توہین انہی ملحدین کی کارروائی ہے جس کو خدائے تعالےٰ نے اپنے قول میں پہلے ہی فرما دیا تھا۔ وَاِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۱۰۸ سطر ۷)

"اور اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بھی فرما دیا تھا کہ اُن کے بعد اُن کے دشمن اُن کی کتاب میں کیا کیا احداث کریں گے اور وہ کس طرح اُس کتاب کی حمایت فرمائیگا۔ وہ قول خدا یہ ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّیْطٰنُ فِیْۤ اُمْنِیَّتِهٖ ۚ فَیَنْسَخُ اللّٰهُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ ثُمَّ یُحْكِمُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۙ (مقبول ترجمہ صفحہ ۶۷۳ سطر ۳) "اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ جس وقت اُس نے کوئی خواہش کی تو شیطان نے اس کی خواہش میں کوئی نہ کوئی دخل دیا۔ پس شیطان جو دخل دیتا ہے اللہ اُس کو مٹا دیتا ہے۔ پھر اللہ اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہے اور اللہ بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے"۔ مطلب اس کا یہ ہے۔ کوئی نبی ایسا نہیں گذرا کہ جس نے یہ آرزو نہ کی ہو کہ اپنی اُمت میں جو نفاق ہو یا نافرمانی دیکھنے میں آتی ہو وہ دُور ہو جائے اور پھر وہ اُن سے رخصت ہو کر دائمی سکونت کے مکان میں چلا جائے مگر یہ بھی ساتھ ہی ہوتا رہا کہ اُس نبی کے انتقال کے بعد شیطان نے اپنی عداوت کے باعث اپنے ایجنٹ کے ذریعہ سے اُس کتاب میں جو اُس نبی پر نازل کی گئی تھی خود اُس نبی کی مذمت اُس کے افعال پر جرح و قدح اور اُس

کی ذات پر طعن و تشنیع داخل کر دی۔ پس خدائے تعالے مومنوں کے دلوں سے اِس کو مٹاتا رہا یعنے وہ ان لغویات کو قبول ہی نہ کرتے تھے صرف منافقوں اور جاہلوں کے قلب ان باتوں کو سُنتے اور اس کی طرف متوجہ ہوتے اور اللہ اپنی آیتوں کو مضبوط کرتا رہتا۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے دوستوں کی گمراہی سے اور راہِ حق سے متجاوز ہو جانے والوں سے اور اہل کفر اور نافرمانی کرنے والوں کے ساتھ چلنے سے بچاتا رہتا ہے کیونکہ اُن منکروں کو وہ جانوروں کے برابر رُتبہ دینے پر بھی راضی نہیں بلکہ ان کی نسبت فرمادیا۔ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ط (مقبول ترجمہ صفحہ ۷۲۴ سطر ۶) "یہ تو چوپایوں کی مانند ہیں بلکہ ان سے (بھی گئے گذرے اور) زیادہ گمراہ" پس اِس کو سمجھ لے اور اِس پر عمل کر۔ پھر حضرت نے بعد اس کے بعض متشابہات کی تاویلیں بیان فرمائیں۔ اسی حدیث میں یہ بھی اشارہ کیا چونکہ خدائے تعالے کو یہ علم تھا کہ تغیر اور تبدیل کرنے والے اُس کی کتاب میں اپنا مطلب نکالنے کے لئے کیا کیا احداث کریں گے کہیں حجت ہائے خدا کے نام اُس میں سے ساقط کر دیں گے۔ اور کہیں اُن کے حالات کو امت پر ملتبس کر دیں گے تاکہ اپنے باطل کو قوت پہونچائیں اس لئے پہلے ہی سے اپنی کتاب میں ایسے رموز قائم کر دئے تھے کہ اُن کو سوائے اس کے اور اُس کے نبیوں کے اور اُن لوگوں کے اُس کی زمین پر جو اُس کی حجتیں ہیں اور کوئی بھی نہ سمجھے اور اُن لوگوں کے دل اور آنکھیں جو مخالفت کرنے والے ہیں اُس کے معنی و مطالب سمجھنے میں اندھے ہی رہیں لہذا وہ اُس کو بھی باقی رہنے دیں اور ایسے خطابات بھی رہنے دیں جو اُن کی اس کارروائی پر دلالت کرنے والے ہوں۔ نیز جو لوگ اس کتاب کے اہل اُس کے قائم رکھنے والے اور اس کے ظاہر و باطن پر عمل کرنے والے ہیں۔ اُن کو تو ایسے خاندان سے قرار دیا جس کی تعریف میں خود فرمایا۔ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۙ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ ۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۔ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۵۱۳ سطر ۸) "وہ ایک عمدہ درخت کے مانند ہے جس کی جڑ قائم ہے اور اس کی شاخ آسمان پر پہنچی ہوئی ہے ہر زمانہ میں وہ خدا کے حکم سے اپنا پھل دیتا رہتا ہے" اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اُس کے متعلق جس علم کی ضرورت ہوگی وہ اس کا اظہار کرتے رہیں گے اور اُن کے دشمنوں کو اُس خاندان ملعونہ سے قرار دیا جو ہمیشہ نورِ خدا کو اپنے مُنہ سے پھونک مار مار کر بجھانے کی کوشش کرتے رہیں گے مگر اللہ کو یہی منظور ہے کہ اُس کا نور پورا ہو کر رہے گا۔ اور اگر ملعون منافقوں کو یہ معلوم ہوتا کہ ان آیتوں کے باقی رہنے دینے میں جن کی تاویلیں میں نے تمہارے لئے بیان کیں اُن کا کیا کچھ نقصان ہے تو وہ اِن کو بھی ان آیتوں کے ساتھ جن کو ساقط کیا تھا ساقط کر دیتے۔ لیکن خدائے تعالے کا یہ حکم جاری ہونے والا تھا کہ اُس کی مخلوق پر اُس کی حجت تمام ہو جائے جیسا کہ وہ فرما چکا ہے۔ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ج (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۲۹۲ سطر ۵) "تم کہدو کہ سب سے بڑھی ہوئی حجت خدا کی ہے" لہذا اُس نے اُن کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اور اُن کے دلوں پر غلاف چڑھا دیا۔ پس وہ اِن آیتوں میں غور و خوض ہی نہ کرسکے اور اُن کو اُن کے حال پر رہنے دیا۔ اور اس سے بھی محروم رہ گئے کہ اُن کے مضامین کو باطل یا مُلتبس کرسکیں۔ پس جو سعید ہیں وہ اُن چیزوں سے آگاہ ہو جاتے ہیں اور جو شقی ہیں وہ اندھے ہی رہتے ہیں اور اُس مد میں آجاتے ہیں جن کی نسبت فرماتا ہے وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۷۰۰ سطر ۵)

"اور جس کے لئے خدا نے کوئی روشنی قرار نہیں دی اس کے لئے کوئی روشنی ہو ہی نہیں سکتی" پھر خدا تعالےٰ نے اپنی مخلوق پر بے انتہا رحمت و رافت کے باعث اور اس علم کے سبب سے کہ تغیر و تبدّل کرنے والے اُس کی کتاب میں کیا کیا احداث کریں گے اپنے کلام کو تین قسم پر تقسیم فرما دیا۔ ازانجملہ ایک قسم تو ایسی رکھی جسے خاص و عام سب سمجھ لیں اور ایک قسم ایسی رکھی کہ جس کو وہی لوگ سمجھیں جن کے ذہن صاف جن کی حس لطیف اور جن کی تمیز صحیح ہو اور جو اُس مد میں آجائیں جن کے سینوں کو خدائے تعالےٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے۔ اور ایک قسم ایسی رکھی جس کو سوائے خدا اور اُس کے امین بندوں کے جن کو اَلرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ کا خطاب دیا ہے اور کوئی نہ سمجھ سکے۔ اور ایسا کرنے کی غرض یہ تھی کہ وہ اہلِ باطل جو میراث رسولِ خدا کو دبا بیٹھے تھے وہ اِس کے مدعی نہ ہو سکیں کہ ہمیں علم کتاب بھی آتا ہے جو اللہ نے اُن کے لئے قرار نہیں دیا تھا اور گو وہ حقیقی ولی امر کی اطاعت سے خدا پر بہتان باندھ کر اور اُن لوگوں کی کثرت سے نازاں ہو کر جنھوں نے اِن کی پشتی لی اور ان کی اعانت کی۔ اور اپنی جھوٹی عزت بنانے کے خیال سے سرتابی کر چکے ہوں مگر کبھی کبھی اضطرار ان کو مجبور کرے کہ اسی کی طرف رجوع کریں اور اسی کی بات مانیں۔ اب کتاب خدا کا وہ حصہ جسے خاص و عام دونوں سمجھ لیں اُس کی مثال جناب رسولِ خدا کی فضیلت ہے جو خدائے تعالےٰ کے اِس قول سے ثابت ہے۔ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۱۷۹ سطر ۶) نیز اُس کا یہ قول ہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۸۴۹ سطر ۲) اِس آخری آیت کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔ ظاہر تو اس کا یہ قول ہے صَلُّوْا عَلَيْهِ اور باطن اُس کا یہ قول ہے وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یعنے جس کو اُس نے اپنا وصی بنایا ہے اور اُسکو تم پر اپنا خلیفہ بنایا ہے اُس کی فضیلت کو اور جو عہدہ اُس کے سپرد کیا ہے اُس کے عہدہ کو ایسا تسلیم کرو جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے اب اس باطن کا سمجھ لینا اُسی مد میں داخل ہے کہ جس کی بابت تمہیں خبر دے چکا ہوں کہ اس کی تاویل کو صرف وہی سمجھے گا جس کی حس لطیف جس کا ذہن صاف اور جس کی تمیز صحیح ہو۔ یہی حالت خدائے تعالےٰ کے اِس قول کی ہے سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ۝ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۹۰۰ سطر ۱) سبب یہ ہے کہ خدائے تعالےٰ نے یاسین اپنے نبی کا نام رکھا ہے جہاں کہ یہ فرمایا۔ يٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ط (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۸۸۷ سطر ۳ تا سطر ۴) اس لئے وہ جانتا تھا کہ اگر سلامٌ علےٰ آلِ محمدؐ کہا گیا تو اُس کو اُسی طرح ساقط کر دیں گے جیسا کہ اور چیزوں کو ساقط کر دیا اور جناب رسولِ خدا صلےٰ اللہ علیہ و آلہ وسلم کی یہ حالت تھی کہ اُن کی تالیفِ قلوب فرماتے تھے اُن کو اپنے قریب رکھتے تھے اور اپنے دربار میں اُن کو اپنے دا ہنے بائیں جگہ دیتے تھے تاآنکہ خدائے تعالےٰ نے اُن کو دور کر دینے کا حکم دیا۔ اور وہ حکم یہ ہے۔ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۱۱۴۶ سطر ۱) و نیز یہ قول بھی ہے۔ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ۙ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ۝ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ۙ كَلَّا ط اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۱۱۳۶ سطر ۶) یہ حضرت نے فرمایا۔ اب رہا نیز یہ کہنا کہ خدائے تعالےٰ کا یہ قول وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۱۵۰ سطر ۳)

Marfat.com

ادپرا اوپرا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ یتیموں کے حق میں ناانصافی کو عورتوں کے نکاح سے کوئی مناسبت نہیں ہے۔ اور نہ سب عورتیں یتیم ہی ہوتی ہیں تو یہ اسی قبیل سے ہے کہ جو میں پہلے بیان کرچکا ہوں کہ منافقوں نے قرآن مجید میں سے بعض بعض چیزوں کو ساقط کردیا ہے اور جیسی عدم مناسبت یتیموں کے حق میں ناانصافی اور عورتوں کے نکاح کے بارے میں پائی جاتی ہے۔ ایسی تنہائی قرآن مجید میں بہت سے خطابات اور بہت سے قصوں میں پائی جاتی ہے اور خود یہ آیت اور جتنی اس کے مانند اور ہیں وہ سب غور و خوض کرنے والوں کے لئے منافقوں کے احداث کو ظاہر کرتی ہیں اور انہی کی وجہ سے اُن مذہب والوں کو جو اسلام کے مخالف ہیں قرآن مجید جیسی کتاب میں جرح اور قدح کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ اولیاء خدا کے مناقب اور اعدائے خدا کے مثالب جتنے ساقط کئے گئے ہیں اور تحریف و تبدیل کی گئی ہے اگر میں اُن سب کو تمہارے لئے کھول کر بیان کروں تو بہت طول ہو جائے گا اور وہ باتیں ظاہر ہو جائیں گی جن کے اظہار کی شریعت تقیہ اجازت نہیں دیتی۔

صاحب تفسیر صافی فرماتے ہیں کہ ان تمام حدیثوں سے اور طریقۂ اہلبیتؑ سے جو اور روایت ہم تک پہنچی ہے اُن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو قرآن مجید اس وقت ہمارے ہاتھوں میں ہے یہ پورا پورا نہیں ہے جیسا کہ جناب رسولؐ خدا پر نازل کیا گیا تھا۔ اس میں کوئی چیز ایسی بھی ہے جو تنزیل خدا کے خلاف ہے اور اس میں کوئی کوئی چیز ایسی بھی ہے کہ جس میں تحریف اور تغیر کی گئی ہے اور کتنی ہی چیزیں اس میں سے گرا دی گئی ہیں۔ ازانجملہ نام علیؑ تو بہت سے موقعوں سے اور لفظ آلِ محمدؐ چند جگہوں سے اور منافقوں کے نام خاص موقعوں سے اور اسی طرح کچھ اور چیزیں اور یہ تو کھلی بات ہے کہ موجودہ ترتیب خدا اور رسولؐ کی پسندیدہ ترتیب تو ہرگز نہیں ہے علی بن ابراہیم قمی رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنی تفسیر میں اسی امر کے قائل ہیں۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ مثال اس امر کی کہ جو کچھ تنزیلِ خدا کے خلاف درج ہو گیا ہے خدائے تعالےٰ کا یہ قول ہے۔ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۱۲۵ سطر ۴) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے پڑھنے والے سے یہ سوال فرمایا تھا کہ آیا وہ لوگ خیر اُمت ہو سکتے ہیں جو جناب امیرالمومنین و جناب امام حسن علیہم السلام کو قتل کر ڈالیں۔ اس پر کسی نے عرض کیا۔ یا ابن رسولؐ اللہ۔ پھر یہ کیونکر نازل ہوئی تھی۔ فرمایا یوں نازل ہوئی تھی كُنْتُمْ خَيْرَ اَئِمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ آخر آیت میں ان کی تعریف میں فرماتا ہے۔ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ۔ ایسی ہی یہ دوسری آیت ہے۔ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۲۸۷ سطر ۸) یہ جس وقت امام جعفر صادق علیہ السلام کے حضور میں پڑھی گئی تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ خدا سے بہت بڑا سوال کیا گیا کہ عام آدمیوں کو امام المتقین بنا دے اس پر کسی نے عرض کی۔ یا ابن رسولؐ اللہ تو یہ کیونکر نازل ہوئی تھی۔ فرمایا نازل تو یوں ہوئی تھی وَاجْعَلْ لَنَا مِنَ الْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (یعنی ہمارے لئے متقین میں سے امام قرار دے) یہی حالت آئندہ والی آیت کی ہے۔ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ط

Marfat.com

(دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۴۹۷ سطر ۳) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کو سُن کر فرمایا تھا کہ امرِ خدا یا عذابِ خدا سے کسی چیز کو کیونکر بچایا جاسکتا ہے اور مُعَقِّبٰتٌ یعنی پیچھے سے حفاظت کرنے والے آگے کیونکر آسکتے ہیں اس پر عرض کیا گیا۔ یا ابن رسول اللہ تو پھر یہ تھی کیونکر۔ فرمایا نازل تو یوں ہوئی تھی۔ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ خَلْفِهٖ وَ رَقِيْبٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَحْفَظُوْنَهٗ بِاَمْرِ اللّٰهِ ط (اس کے پہرہ دار پیچھے کی طرف سے ہیں اور نگران آگے کی طرف سے اور وہ خُدا کے حکم کے بموجب اُس کی حفاظت کرتے ہیں) غرض اس طرح کی آیتیں بھی بہت سی ہیں اب اُن کی مثال لو جس میں سے کچھ گرا دیا ہے۔ مثلاً لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ج وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ط (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۲۰۶ سطر ۲) یہ اصل میں یُوں نازل ہوئی تھی۔ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ فِيْ عَلِيٍّ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ج وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ط یہی حالت اِس آیت کی ہے۔ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ط (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۲۳۴ سطر ۸) یہ حقیقتاً یُوں نازل ہوئی تھی۔ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ فِيْ عَلِيٍّ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ط آیندہ والی آیت بھی توجّہ سے دیکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا لا (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۲۰۶ سطر ۵) یہ فی الاصل یوں نازل ہوئی تھی۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا اٰلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا لا نیز خدائے تعالےٰ کا قول وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ع (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۴۹۷ سطر ۳) فی الحقیقت یُوں نازل ہوا تھا۔ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اٰلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ع اسی طرح خدائے تعالےٰ کا یہ قول وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۲۷۵ سطر ۵) اصل میں یُوں نازل ہوا تھا وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ اٰلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ۔ اس کی بھی مثالیں بہت سی ہیں جن کو اُن کے موقعہ موقعہ پر حواشی مقبول ترجمہ میں جتلا دیا گیا ہے۔ اب رہی تقدیم و تاخیر اُس کی سب سے بڑی مثال بیوہ عورت کے عدہ والی آیت ہے جو ناسخ ہے اور جس میں عدہ چار مہینہ دس دن قرار پایا ہے۔ لازم یہ تھا کہ اس کی تلاوت بعد میں ہوتی اور منسوخ آیت کی تلاوت جس میں عدہ کی مدت ایک سال ہے اوّل کی جاتی۔ اب موجودہ ترتیب میں ناسخ آیت سورۂ بقر رکوع نمبر ۳۰ میں ہے (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۷۳ سطر ۲) اور آیت منسوخ اسی سورت کے رکوع نمبر ۳۱ میں ہے (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۷۵ سطر ۹) نیز قولِ خدا اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ط (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۳۴۴ سطر ۸) یُوں نازل ہوا تھا وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ اِمَامًا وَّرَحْمَةً وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰى ط اور خدائے تعالےٰ کا یہ قول مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ج (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۹۹۸ سطر ۲) فی الحقیقت دہریوں کے قول کی نقل ہے جو موت کے بعد دوبارہ جی اُٹھنے کے قائل ہی نہ تھے۔ کہ وہ نَمُوْتُ وَنَحْيَا کہتے بلکہ انھوں نے نَحْيَا وَنَمُوْتُ کہا تھا اور وہی خدائے تعالےٰ نے نقل فرمایا تھا۔ ترتیب دینے والے صاحب کی عقلمندی سے یہ لفظ آگے پیچھے ہو گئے۔ اب رہی وہ آیتیں جن کا

Marfat.com

ابتدائی حصہ کسی سورت میں ہے اور انتہائی حصہ کسی دوسری سورت میں ہے۔ اُن کی بھی مثالیں دیکھئے۔ خدائے تعالٰی فرماتا ہے کہ موسٰے علیہ السّلام نے بنی اسرائیل سے یہ فرمایا۔ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ط اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ط (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۱۶ سطر ۵) یہ تو سورۃ البقرہ میں ہے اور اُس کا جواب جو بنی اسرائیل نے دیا یہ ہے قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۝ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ج فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۲۱۹ سطر ۲) یہ سورۃ المائدہ میں ہے تو نصف آیت کہیں ہوئی اور نصف کہیں ہوئی۔ نیز معاندین کا قول جو خدائے تعالٰے نے نقل فرمایا ہے وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۷۱ سطر ۴) یہ تو سورۃ الفرقان میں ہے مگر خدائے تعالٰے نے جو کچھ اُن کا رد فرمایا وہ سورۃ العنکبوت میں پہنچا دیا گیا اور وہ یہ ہے وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۸۰۱ سطر ۹) حالانکہ اِس کو پہلی آیت پر معطوف ہونا چاہیئے تھا غرض ایسی بھی بہت سی ہیں (صاحب تفسیر قمی کا بیان یہاں ختم ہوا) اب صاحب تفسیر صافی فرماتے ہیں کہ اِن سب روایات پر کچھ اعتراضات بھی وارد ہوتے ہیں اور اِن کے ماننے میں کچھ مشکلات بھی پیش آتی ہیں۔ اوّل یہ کہ اِن کو مان لینے کی صورت میں قرآن مجید کی کسی چیز پر بھی اعتماد نہیں رہ سکتا۔ اور اُس کی ہر آیت کی نسبت یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ اُس میں تحریف و تغیّر ہوئی ہو اور وہ تنزیل الٰہی کے خلاف ہو تو اس صورت میں ہمارے لئے قرآن مجید میں کچھ بھی حجت باقی نہیں رہ سکتی اور اس کا فائدہ ختم ہو جاتا ہے اور جناب رسولِ خدا کا یہ حکم دینا کہ تم قرآن مجید کا اتباع کرنا اور یہ وصیت فرمانا کہ اُس کے ساتھ میں متمسک رہنا بیکار ہوا جاتا ہے۔ نیز خدائے تعالٰے کا یہ ارشاد وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ط (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۹۵۹ سطر ۶) اور اُس کا یہ ارشاد اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۵۲۱ سطر ۹) جب موجود ہیں تو اُس میں تحریف و تغیّر کا دخل کیونکر ہو سکتا ہے۔ علاوہ بریں خود جناب رسولِ خدا اور ائمہ ہدٰی علیہم السّلام سے جو حدیث مروی ہوئی ہے کہ ہماری ہر حدیث کو کتابِ خدا سے ملا کر دیکھو۔ اگر اُس سے موافق ہو تو صحیح سمجھو اور مخالف ہو تو غلط جانو پھر اگر قرآنِ مجید جو ہمارے ہاتھوں میں ہے یہی محرف ہُوا تو حدیثوں کے ملانے کا کیا نفع ہوگا بلکہ تحریف و تبدیل کی جو حدیثیں ہیں وہ کتابِ خدا کی ان دونوں آیتوں کی مخالف معلوم ہوتی ہیں۔ لہٰذا لازم ہے کہ اُن کو رد کر دیں اور اُن کو فاسد سمجھ لیں۔ ان اعتراضات کا جواب اور ان مشکلات کا دفعیہ حسب ذیل ہے۔ اوّل یہ کہ اگر یہ حدیثیں سب صحیح ہوں تو تغیّر و تبدّل سے ایسی تغیّر و تبدل مراد ہے جس سے اصل مقصود میں زیادہ خلل واقع نہیں ہوتا جیسے نام علی لفظ آلِ محمدؐ اور منافقین کے نام خاص خاص مقامات سے گرادے تو آیات کے جو عام الفاظ باقی رکھے ان سے عام نفع باقی ہے۔ اسی طرح بعض آیتوں کو نکال دیا اور چھپا دیا تو جو باقی ہیں اُن کا نفع یقیناً باقی ہے اور جناب رسولِ خدا نے ہم کو یہ وصیت نہیں فرمائی کہ ہم محض کتابِ خُدا سے متمسک ہوں بلکہ یہ حکم دیا تھا کہ میری اہلبیتؑ اور کتابِ خدا سے متمسک رہنا۔ پس اہلبیتؑ کا یہ کام تھا کہ کتابِ خدا سے جو کچھ نکالا گیا اُس کا تدارک فرماتے رہے اور عام نفع کے لئے جتنا ماننے کی ضرورت ہے اُس کی ہدایت کرتے رہے چنانچہ طلحہ والی حدیث میں جو اس مقدمہ کے ابتدا میں

Marfat.com

بیان ہوئی ہے۔ جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے یہ الفاظ موجود ہیں۔ اِنْ اَخَذْتُمْ بِمَا فِیْہِ نَجَوْتُمْ مِّنَ النَّارِ وَدَخَلْتُمُ الْجَنَّۃَ فَاِنَّ فِیْہِ حُجَّتَنَا وَ بَیَانُ حَقِّنَا وَ فَرْضُ طَاعَتِنَا (جو کچھ اس میں ہے اگر تم اُس کو سمجھ لو اور اُس پر عمل کرو تو تم آتشِ دوزخ سے نجات پاؤ گے اور جنّت میں داخل ہو جاؤ گے اس لئے کہ اُس میں ہماری حُجّت موجود ہے۔ ہمارے حق کا بیان موجود ہے اور ہماری اطاعت کا فرض ہونا موجود ہے) اور خدائے تعالےٰ کی حفاظت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی آدمی اُس کی کتاب میں کوئی غلطی کرنے لگے تو اُس کا ہاتھ پکڑ لے اگر ایسا ہوتا تو دُنیا میں کسی قرآن مجید میں ایک غلطی کا وجود بھی نہ ملتا۔ حالانکہ دُنیا میں قلمی اور چھاپے کے ہزاروں لاکھوں قرآن مجید موجود ہیں۔ جن میں لکھنے والوں تصحیح کرنے والوں اور چھاپنے والوں سے بے شمار غلطیاں ہوئی ہیں اور ظاہرا خدائے تعالےٰ کی طرف سے کوئی گرفت نہیں ہوئی۔ البتہ اُس کی حفاظت کے یہ معنی صحیح ہو سکتے ہیں کہ جس طرح ان عام غلطیوں کے گرفت کرنے والے اور صحیح کر دینے والے عام عُلماء اور حُفاظ موجود ہیں اسی طرح خاص کارروائیاں جو کی گئی ہوں اُن کا پتہ کھول دینے والے اور اُس کی اصلاح کر دینے والے خاص محافظ موجود ہیں جن کو کتابِ خدا سپرد کی گئی تھی اور جن کے پاس وہ اُسی ترتیب کے ساتھ موجود ہے جو ترتیب پسندیدۂ خدا و رسوؐل ہے اور اس طرح بلاشک و شُبہ حق حفاظتِ قرآن پورا ہو رہا ہے۔ اور دُوسری بات یہ ہے کہ جو چیزیں نکال دی گئی ہیں ان میں سے بہت سے تفسیر و بیان کے قبیل سے تھیں نہ یہ کہ وہ جزوِ کلام ہوں تو جو تبدیلی ہوئی ہے وہ معنوی حیثیت سے ہوئی ہے یعنی وہ لوگوں نے کلام خدا کی تفسیر و تاویل میں تحریف و تغیر کیا ہے یعنی خدائے تعالےٰ نے جو مطلب لیا تھا اُس کے برخلاف مُراد ظاہر کی ہے پس حضرات ائمہ علیہم السّلام کا یہ ارشاد فرمانا کہ یہ آیت یُوں نازل ہوئی تھی اور یہ آیہ اس طرح نازل ہوا تھا۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ جو معانی ہم بتاتے ہیں اِن معانی میں نازل ہوا تھا۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ جو الفاظ ہم بتاتے ہیں ان الفاظ کی زیادتی کے ساتھ نازل ہوا تھا اور وہ الفاظ اصل میں گرا دئیے گئے۔ ہمارے اس قول کی دلیل وہ حدیث ہے جو صاحب کافیؔ نے بہ اسنادِ خود اپنی کتاب کافیؔ میں جناب امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ اُن حضرت نے جو تحریر سعد الخیر کو لکھی تھی اُس میں یہ بھی درج تھا کہ منافقین اُمت کا کتابِ خدا کو پس پُشت پھینک دینا یہ تھا کہ اُنھوں نے اُس کے حروف کو تو قائم رکھا اور اُس کے معنی کو بدل ڈالا پس وہ اُس کے لفظوں کی تو روایت کرتے ہیں اور اس کے اصلی معنی کی رعایت نہیں کرتے۔ جاہل لوگوں کو اُن کا روایتوں کا حفظ کر لینا تعجب میں ڈالتا ہے اور عالموں کو اُن کا اصلی رعایت کا ترک کرنا رنج پہنچاتا ہے۔ اب رہیں علمائے عامّہ کی روائتیں۔ اُن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جناب علی مرتضےٰ نے اپنے مصحف میں ناسخ و منسوخ سبھی کچھ لکھا تھا اور یہ ظاہر ہے کہ منسوخ التلاوت آیتیں جُزوِ قرآن تو نہیں رہیں ہاں جُزوِ تفسیر و بیان ضرور ہوں گی۔ لہٰذا یہ بھی احتمال ہے کہ جو آیتیں نکال دی گئیں اُن میں سے بعض اس قسم کی بھی ہوں۔ یہاں تک جو کچھ ہم نے بیان کیا۔ وہ اعتراضات کے جوابات اور مشکلات کے دفعیہ کے لئے کافی و وافی ہے باقی حقیقت حال کا علم خدا کے پاس ہے۔

اب رہا ہمارے بزرگ علماء کا اس بارے میں اعتقاد تو یہ کھُلی بات ہے کہ ثقۃ الاسلام محمد ابن یعقوب کلینی طاب ثراہ قرآنِ مجید میں تحریف اور کمی کے قائل ہیں۔ اس لئے کہ اُنھوں نے اپنی کتاب کافیؔ میں اس مطلب کی بہت سی

Marfat.com

روائتیں لکھی ہیں۔ اور اُن میں سے کسی پر جرح و قدح نہیں کی اور وہ اپنی کتاب کے اوّل میں یہ لکھ چکے ہیں کہ جو روایتیں وہ کرتے ہیں اُن سب پر وثوق رکھتے ہیں۔ یہی حالت اُن کے اُستاد علی ابن ابراہیم قمی علیہ الرحمہ کی ہے۔ کہ اُن کی تفسیر ان باتوں سے بھری ہوئی ہے اور اُن کا یہ اعتقاد بڑی شدّ و مد سے ہے جیسا کہ ہم نے تھوڑا سا اُوپر دکھلایا ہے یہی حالت شیخ احمد ابن ابی طالب طبرسی کی ہے کہ انھوں نے اپنی کتاب احتجاج میں انہی دونوں بزرگوں کے انداز پر لکھا ہے مگر شیخ ابو علی طبرسی نے اپنی تفسیر مجمع البیان میں یہ فرمایا ہے کہ قرآن مجید میں کچھ زیادتی ہونا سب کے نزدیک مسلم ہے کہ باطل ہے۔ اب رہا اس میں کمی کا ہونا تو ہمارے علماء میں سے تو گنتی ہی کے راوی ہیں اور حضرات اہلسنت کے بہت سے علماء روایت کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں تبدیلی بھی ہوئی ہے اور کمی بھی۔ مگر کثرت سے ہمارے علماء کا صحیح مذہب اس کے خلاف ہے جس کی تائید سید مرتضےٰ علم الہدیٰ نے فرمائی ہے۔ اور طرابلس کے مسائل کے جواب میں اس پر کافی و وافی بحث کی ہے اور بعض دوسرے موقعوں پر بھی ذکر فرمایا ہے کہ نقل قرآن کی صحت کا علم ایسا ہی ہے جیسا کہ شہروں کا علم دنیا کے بڑے بڑے حادثات کا علم بڑے بڑے واقعات کا علم مشہور کتابوں کا علم اور عرب کے اُن اشعار کا علم جو ضبط تحریر میں آگئے اس لئے کہ اسکی حفاظت حد سے زیادہ کی گئی اور اُس کی نقل و حراست و حفاظت کے اسباب و وجوہ اُس حد تک پہنچی تھیں کہ اُس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔ جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں۔ چونکہ قرآن مجید نبوت کا معجزہ اور علوم شرعیہ اور احکام دینیہ کا ماخذ ہے اور مسلمان علماء نے اس کی حفاظت و حمایت میں اس حد تک کوشش کی کہ اس کے اعراب کا اختلاف ہو تو قرأت کا اختلاف ہو تو حروف کا اختلاف ہو تو ہر چیز کو پہچنوا دیا۔ پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ باوجود ایسی سخت نگرانی اور زبردست ضابطہ کے اُس میں تغیّر و تبدّل یا نقص ہو جائے۔ نیز اُنھوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قرآن مجید کی مختلف چیزوں کا تفصیلی علم اُس کی نقل کی صحت کے بارے میں ویسا ہی مضبوط ہے جیسا کہ خود قرآن مجید کا علم اور اُس کی شان بالکل ویسی ہی ہے جیسے کہ دوسرے علوم کی مشہور کتابوں کی مثلاً علم نحو میں علامہ سیبویہ اور مزنی کی کتابیں ہیں۔ توجہ کرنے والے صاحبانِ علم اُس کی تفصیلات سے ایسے ہی واقف ہیں جیسے کہ خود اُن کتابوں کی ذات سے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص سیبویہ کی کتاب میں علم نحو کا ایک ایسا باب داخل کر دے جو اصل کتاب میں نہ ہو تو وہ فوراً پہچان لیا جائیگا۔ تمیز کر لیا جائیگا اور جان لیا جائیگا کہ یہ بات الحاقی ہے اصلی نہیں یہی حالت کتاب مزنی کی ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ قرآن مجید کی نقل کی نگرانی اور اُس کی حفاظت و حراست کا ضبط سیبویہ کی کتاب اور اشعاروں کے دیوانوں کی ضبط سے کہیں زیادہ کیا گیا اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن مجید جناب رسولؐ خدا کے عہد میں جمع ہو چکا تھا اور اُس کی سورتیں ترتیب پا چکی تھیں جیسی کہ اب ہم دیکھ رہے ہیں۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ قرآن مجید کا اُس زمانہ میں درس بھی دیا جاتا تھا اور پورا کا پورا حفظ بھی کیا جاتا تھا یہاں تک کہ اصحاب رسولِ خدا کا ایک گروہ اُس کے حفظ کرنے پر معیّن ہو چکا تھا اور وہ قرآن مجید آنحضرتؐ کو سنایا بھی کرتے تھے۔ پھر آنحضرت کے حضور میں مختلف اوقات میں پڑھا بھی کرتے تھے اور صحابہ کا ایک گروہ مثل عبداللہ ابن مسعود اور اُبیّ بن کعب وغیرہ کتنی ہی مرتبہ جناب رسولِ خدا کے حضور میں قرآن مجید ختم کر چکے تھے۔ ان سب باتوں پر تھوڑا غور و تامّل کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ قرآن مجید کا مجموعہ مرتب تھا پریشان

Marfat.com

ٹکڑے پارچہ نہ تھا۔ نیز اُنھوں نے یہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ ہمارے اس اعتقاد سے فرقۂ امامیہ کے بھی بعض علماء نے خلاف کیا ہے اور حضرات اہلسنت کے بھی بہت سے علماء نے لیکن اُن کے اس اختلاف پر اس وجہ سے توجّہ نہیں کی جاسکتی کہ اُن کا یہ اختلاف بعض محدثین کے اقوال پر موقوف ہے جنہوں نے ضعیف حدیثیں نقل کی ہیں۔ اور اپنے نزدیک اُن کو صحیح سمجھا ہے تو جن لوگوں کو ایسی صحیح حدیثیں ملی ہوں جن کی صحت قطعی اور یقینی ہو وہ اُن کو چھوڑ کر اُن ضعیف حدیثوں کی طرف توجّہ نہیں کر سکتے۔ صاحب تفسیر صافی فرماتے ہیں کہ کہنے والا اس اعتقاد کے جواب میں یہ کہہ سکتا ہے کہ جیسے مومنین کے لئے قرآن مجید کی نقل اور اُس کی حفاظت و حراست کے بہت سے اسباب موجود تھے ویسے ہی منافقین کے لئے جنہوں نے جناب رسولؐ خدا کی وصیت کو بدل ڈالا تھا۔ اور خلافت میں تغیر پیدا کیا تھا۔ کتاب خدا میں تغیّر و تبدّل پیدا کرنے کے اسباب کچھ کم نہ تھے تاکہ جو کچھ اُن کی رائے اور خواہش کے خلاف ہو اُس کے موافق کرنے کی کوشش کریں لہذا جو کچھ تغیّر اُس میں ہوا ہے وہ اُس سے پہلے ہوا ہے کہ وہ دُور دراز کے شہروں میں پھیلا ہو۔ اب وہ کتاب جیسی ہے اس کا استقرار اور اس کی سخت نگرانی اور اس کی پوری پوری حفاظت و حراست موجودہ ترتیب کی اشاعت کے بعد ہوئی ہے۔ لہذا دونوں اعتقادوں میں کوئی مُنافات نہیں رہتی۔ بلکہ کہنے والا یہ کہہ سکتا ہے کہ اصل کتاب میں تو کوئی تغیر ہی نہیں ہوا۔ جو کچھ تغیر ہوا وہ اُس نسخہ میں ہوا جو منافقین نے اصل سے لکھا لکھوایا۔ پڑھا پڑھوایا اور شائع کیا۔ رہی اصل کتاب وہ اپنی اصلی حالت پر اُن کے پاس موجود ہے۔ جو اُس کے اہل اور اُس کے عالم ہیں۔ جو کچھ اُن عالموں کے پاس موجود ہے اُس میں کوئی تحریف نہیں ہے۔ اور جو کچھ لفظی یا معنوی تحریف ہے وہ اس میں ہے جو عام طور پر مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور اُس کی خرابی کی اصلاح اُن حضرات کی روایتوں سے کردی۔ اب رہا قرآن مجید کا جناب رسولِ خدا کے زمانہ میں موجودہ ترتیب پر مرتّب اور جمع ہونا تو یہ ثابت نہیں ہے۔ بھلا وہ پورا پورا مجموع و مرتّب ہو کیونکر سکتا ہے جبکہ وہ آیت آیت کرکے نازل ہوتا رہتا تھا۔ اور آنحضرتؐ کی عمر مبارک کے تمام ہونے کے ساتھ اتمام کو پہنچا۔ اب رہی یہ بات کہ اُس کا درس دیا جاتا تھا اور ختم کیا جاتا تھا۔ تو زمانہ نبوت کے ہر ہر حصّہ میں اُتنے ہی اُتنے حصّہ قرآن کا درس و ختم جاری تھا جتنا اُس وقت تک نازل ہو چکا تھا نہ کہ کل کا۔ اُسی کے حفّاظ اصحاب حافظ ہوتے تھے اور اُتنا ہی جناب رسولِ خدا کو سُنا دیا کرتے تھے۔ جناب رسولؐ خدا کی آخری عمر میں پورا پورا قرآن مجید حسب روایت معتبرہ حضرت جبرئیلؑ امین نے دو مرتبہ پڑھ کر سُنایا ہے نہ کہ کسی صحابی نے۔ اگر خود جناب رسولِ خدا کی موجودگی میں پورا پورا قرآن مجید مرتب ہو چکا ہوتا تو آنحضرتؐ کو کیا ضرورت تھی کہ علیؑ مرتضےٰ کو وصیت فرمائی کہ میرے دفن و کفن کے بعد سب سے پہلا کام یہ کرنا کہ قرآن مجید کو خدائے تعالےٰ کی تنزیل اور میری تعلیم کے بموجب جمع کرلینا اور خلفاء کو کیا ضرورت پیش آئی کہ ہر ایک اپنے اپنے وقت میں جمع و تالیف و ترتیب میں برابر مشغول رہا اور اپنی سعی کوشش کرتا رہا۔ اور علاوہ خلفاء کے بعض دیگر جلیل القدر اصحاب نے بھی جو جامعان قرآن کہلاتے ہیں اپنے اپنے قرآن مرتب اور جمع کئے سمجھنے والے کے لئے اتنی ہی دلیلیں کافی ہیں۔ آنحضرتؐ کے وقت میں پورا

Marfat.com

پورا مرتّب اور جمع نہیں ہوُا) فرقہ شیعہ کے رئیس المحدثین محمد ابن علی ابن بابویہ القمی المعروف بہ شیخ صدوق علیہ الرحمۃ اپنی کتاب اعتقادات میں فرماتے ہیں کہ ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ وہ قرآن مجید جو خدائے تعالٰے نے اپنے نبیؐ پر نازل کیا وہ یہی ہے جو دو دفتیوں کے درمیان آدمیوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے ذرا بھی زیادہ نہیں ہے۔ یہہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص اس قول کو ہمارے طرف منسوب کرے کہ ہم اس سے زیادہ کے قائل ہیں تو وہ جھوٹا ہے اور شیخ الطائفہ محمد ابن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر تبیان میں فرمایا ہے کہ قرآن مجید میں کمی بیشی کی بابت کلام کرنا قرآن مجید کی شان کے خلاف ہے اس لئے اس پر تو کل مسلمانوں کا اِتفاق ہے کہ اس میں اپنی طرف سے کوئی کچھ بڑھا تو سکتا ہی نہیں۔ رہا اُس میں سے کم کر دینا تو یہ ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے علماء کی خواہ وہ سُنّی ہوں یا شیعہ کثرتِ رائے اس کے خلاف ہے تو ہمارا صحیح مذہب یہی ہُوا کہ اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ اور ہمارے علاّمہ سید مرتضٰے علم الہدیٰ اسی کے مؤید ہیں اور بہت سی روائیتیں اسی قول کی تائید میں ملتی ہیں۔ ہاں اس میں بھی شک نہیں کہ فریقین کی بہت سی روائیتیں قرآن مجید کی بہت سی آیتوں کے کم ہو جانے پر دلالت کرتی ہیں اور جا بجا تفسیر میں نقل کی گئی ہیں مگر وہ متواتر نہیں ہے۔ احاد ہیں جن کا ماننا واجب و لازم نہیں ہے لہذا اُن سے اعراض کرنا اور اُن کو چھوڑ دینا بہتر ہے۔ اس لئے کہ اُن کی تاویل ممکن ہے۔ اور اگر وہ صحیح بھی مان لی جائیں تو بھی جو کچھ دو دفتیوں کے درمیان موجود ہے۔ اس پر کوئی طعن نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کی صحت بہ تواتر ثابت ہو چکی ہے اور اُمت میں سے کسی شخص واحد کو بھی اُس پر اعتراض نہیں۔ نہ کوئی اس کو ردّ کرتا ہے بلکہ ہماری بہت سی روائیتیں اس کی تائید میں موجود ہیں جو اس کی قرأت کی بھی ترغیب دِلاتی ہیں اور جو کچھ اس میں ہے اُس کے تمسک کی بھی۔ نیز فروعِ دین کے متعلق جن حدیثوں میں اختلاف ہو اُن کے بارے میں بھی یہ حکم موجود ہے کہ اُنھیں اسی قرآن مجید سے ملا کر دیکھو جو اس سے موافق ہو جائیں اُس پر عمل کرو اور جو اس کے مخالف نکلیں اُن سے اجتناب کرو اور اُن کی طرف کوئی توجہ نہ کرو اور خود جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو متفق علیہ حدیث پہنچی ہے جس کا کسی ایک شخص نے بھی انکار نہیں کیا۔ کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ مَیں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ جب تک تم اِن دونوں سے متمسک رہوگے کبھی گُمراہ نہ ہوگے ایک تو اللہ کی کتاب ہے اور دُوسرے میری عترت میرے اہلبیتؑ ہیں اور یہ دونوں ہرگز ایک دوسرے سے جُدا نہ ہوں گے جب تک حوض کوثر پر میرے پاس نہ پہنچیں۔ یہ حدیث بھی صاف صاف بتلاتی ہے کہ کتاب خدا مثل اہلبیتؑ کے اور اُن لوگوں کے جن کے قول کی پیروی واجب ولازم ہے ہر زمانہ میں موجود ہو اس لئے کہ ہم کو اس کے تمسک کا حکم دینا جس کے تمسک پر ہم قادر بھی نہ ہوں جائز نہیں ہے اور جبکہ وہ قرآن مجید جو ہمارے ہاتھوں میں ہے اُس کی صحت پر کل اُمت کا اتفاق ہے تو لازم ہے کہ ہم اُس کی تفسیر اور اُس کے معانی کے بیان کرنے میں مشغول رہیں۔ اور اُس کے سوا جو ہے اُس سے کچھ غرض نہ رکھیں۔

صاحب تفسیر صافی فرماتے ہیں کہ کتابِ خدا کے ہر زمانہ میں ہونے کے لیئے یہی بات کافی ہے کہ وہ جیسی خدا تعالٰے نے نازل فرمائی ہے ویسی کی ویسی اپنے اہل کے پاس موجود ہے اور اُتنی جتنی کی ہم کو ضرورت ہے ہمارے پاس موجود ہے

Marfat.com

گو باقی پر ہم قادر نہ ہوں جیسے کہ امامِ زمان موجود ہیں گو ہم اُن کے حضور میں نہیں پہنچ سکتے تو اِس صورت میں ثقلین کی حالت یکساں ہوگی اور ہمارے ایمان میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ اور ہمارے شیخ الطائفہ کے قول کا مطلب بھی غالبًا یہی ہے۔ اب رہا اُن کا قول اُن لوگوں کے متعلق جن کے قول کی پیروی واجب و لازم ہے۔ اس سے مُراد وہ علماء و مجتہدین ہیں جو حضرات معصومین علیہم السّلام کی احادیث پر پوری نظر رکھنے والے اُن کی روایت کرنے والے اور زمانہ غیبت میں اُن کے قائم مقام ہیں۔ اس لئے کہ خود جناب صاحب الامر علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے ایسا ہو کہ ہماری حدیثیں روایت کرتا ہو ہمارے بتلائے ہوئے حلال و حرام پر نظر رکھتا ہو ہمارے احکام پہچانتا ہو اس پر نظر رکھو۔ اور اُس کے مابین حاکم قرار دو اس لئے کہ ایسے شخص کو میں نے خود تم پر حاکم بنا دیا۔

ساتواں مقدمہ

قرآن مجید میں ہر چیز کا کھلا بیان موجود ہے اور اِس کا مطلب کیا ہے

کتاب کافی میں باسنادِ خود مرازم سے بہ روایت جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام روایت ہے۔ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں ہر چیز کا کھلا بیان نازل فرمایا و اللہ خدائے تعالےٰ نے کوئی چیز بھی جس کی بندوں کو ضرورت پیش آئے بیان کرنے سے نہیں چھوڑی یہاں تک کہ کوئی بندہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ کاش فلاں چیز تو قرآن مجید میں نازل ہوئی ہوتی مگر یہ کہ اللہ نے اُس میں پہلی ہی نازل فرمادی ہے۔ نیز باسنادِ خود بہ روایت امرابن قیس جناب امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے۔ امرابن قیس کہتے ہیں کہ میں نے خود حضرت کو یہ فرماتے سُنا کہ خدائے تعالےٰ نے کوئی ایسی چیز جس کی اُمت کو ضرورت پیش آئے باقی نہیں چھوڑی جسے اپنی کتاب میں نازل نہ فرما دیا ہو اور اُس کے رسول نے اُس کو بیان نہ کر دیا ہو۔ اور ہر شے کی ایک تعریف قرار دی اور اُس کے لئے ایک رہنما مقرر کیا جو اُس کو پہچنوا دیتا ہے اور جو شخص خدا کی مقرر کی ہوئی حد سے تجاوز کر جائے اُس کے لئے ایک سزا بھی قرار دے دی۔ نیز باسنادِ خود معلےٰ ابن خنیس سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ کوئی امر جس میں دو آدمی بھی اختلاف کریں ایسا نہیں ہے جس کی اصل کتابِ خدا میں موجود نہ ہو۔ لیکن عام لوگوں کی عقلیں وہاں تک نہیں پہنچ سکتیں۔ نیز باسنادِ خود حماد سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کو یہ فرماتے سُنا کہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو کتابِ خدا اور سُنتِ رسولؐ میں موجود نہ ہو۔ ایضًا باسنادِ خود سماعہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب امام موسےٰ کاظم علیہ السّلام سے سوال کیا کہ آیا کتابِ خدا یا سُنتِ رسولؐ خدا میں کل چیزیں آگئی ہیں یا آپ حضرات بھی کسی چیز کے بارے میں کچھ فرماتے ہیں۔ فرمایا کتابِ خدا اور سنتِ رسولؐ خدا میں سب چیزیں آچکی ہیں۔ نیز باسنادِ خود ابو الجارود سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب امام محمد باقرؑ

علیہ السلام نے فرمایا کہ جب میں تم سے کوئی حدیث بیان کروں تو تم اُس سے پُوچھ لیا کرو کہ یہ مضمون کتاب خدا میں کہاں ہے اس کے بعد حضرت کو ایک حدیث بیان کرنے کا اتفاق ہُوا تو ارشاد فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین چیزوں کی ممانعت فرمائی ہے زیادہ باتیں بنانے کی۔ مال خراب کرنے کی۔ زیادہ سوالات کرنے کی۔ اس پر کسی نے عرض کی۔ یابن رسول اللہ۔ بھلا یہ باتیں کتاب خدا میں کہاں ہیں۔ فرمایا ہیں۔ پہلی بات کے لئے یہ آیت موجود ہے۔ لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۱۹۱ سطر۴) اور دُوسری بات کے لئے یہ آیت موجود ہے۔ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۱۵۱ سطر۹) اور تیسری بات کے لئے یہ آیت موجود ہے۔ لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۲۴۴ سطر۶) قرآن مجید میں ہر چیز کا بیان موجود ہے اس کے بارے میں ایک صاحب معرفت نے جو کچھ فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی چیز کا علم یا تو اُس چیز کو دیکھنے سے حاصل ہوتا ہے یا اُس کا تجربہ کرنے سے یا اُس کے متعلق کوئی خبر سُننے سے یا اُس کے بارے میں کسی کی گواہی سے یا کوئی کوشش کرنے سے یا اسی طرح کسی اَور ذریعہ سے اور یہ علم جو حاصل ہوتا ہے ناقص ہوتا ہے بدل بھی سکتا ہے۔ ناکافی بھی ہوتا ہے' محدود بھی ہوتا ہے۔ غرض کامل اور پورا ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے کہ کسی شے کے متعلق علم کی تین قسمیں تو یُوں ہی ہو سکتی ہیں کہ ایک تو اُس شے کے موجود ہونے کے زمانہ میں اُس کا علم دُوسرے اُس کا موجود ہونے سے پہلے اُس کا علم اَور تیسرے اُس کا وجود مفقود ہو لیکن بعد اُس کا علم۔ تو جو حالت چیزوں کی علم کی بابت بیان کی گئی۔ اکثر لوگوں کے علم کی حالت یہی ہے۔ اب رہا وہ علم جو چیزوں کے شروع ہونے سے بھی متعلق ہو۔ پہلے سے بھی ہو۔ اور اُن اسباب سے بھی ہو جو اُن چیزوں کے ہونیکا باعث ہوئے اور اُن اغراض کا بھی ہو جن کے لئے وہ چیزیں ہوئیں اور اس طرح اوّل سے آخر تک ایک علم جزو کل پر حاوی ہو۔ عقلی وجوہ کے ساتھ ایسا کامل ہو جس میں کوئی تغیر نہ ہو سکتا ہو اس لئے کہ کوئی چیز ہو ہی نہیں سکتی جب تک کہ اس کا کوئی سبب نہ ہو اور پھر اُس سبب کا سبب نہ ہو اور اس طرح یہ سلسلہ مسبب الاسباب تک پہنچ جاتا ہے اور جب کسی شے کا سبب جو اُس کے ہونے کا باعث و موجب تھا پہچانا گیا تو بھی معرفت اُس شے کے متعلق علم ضروری و دائمی ہے۔ پس جس شخص نے خدائے تعالےٰ کو اُس کے اوصافِ کمالی اور بزرگیوں کے ساتھ پہچان لیا اور یہ بھی سمجھ لیا کہ تمام موجودات کا آغاز اُسی کی ذات سے ہے اور ہر فیضان اور ہر بخشش اُسی کی طرف سے ہے اور اُس کے فرشتوں کو بھی پہچان لیا اور مقرب فرشتوں کو بھی جان لیا۔ پھر یہ بھی سمجھ لیا کہ کچھ تدبیر کرنے والے فرشتے بھی ہیں جو عقلی اغراض کے لئے برابر کام میں لگے ہوئے ہیں یہی اُن کی دائمی عبادت ہے جس سے وہ کبھی تھکتے اور اُکتاتے نہیں اس لئے کہ تمام موجودات کی صورتیں اُنہی کی کارگزاریوں کا نتیجہ ہے۔ اور پھر تدبیر مسببی اور مسببی کے ساتھ ساتھ۔ پس جس نے اِن سب باتوں کو سمجھ لیا اُس کا علم سب معاملات پر حالات پر اور بعد کے واقعات پر حاوی ہو گیا۔ یہ علم ایسا ہے کہ ہر تغیر اَور شک و غلطی سے بری۔ اَور یہی علم ہے جس کے ذریعہ سے پہلی باتوں سے دُوسری باتیں بھی معلوم ہوتی ہیں اَور کلّی باتوں سے جزوی باتوں کا بھی پتہ لگتا ہے اور مفرد باتوں سے مرکّب بھی معلوم ہوتی ہیں اور انہی کے ذریعہ سے انسان کی حقیقت کا بھی پتہ لگ جاتا ہے اور اس کے حالات کا بھی اور اُن باتوں کا . . . . . .

بھی جو اُس کی تکمیل کرتی ہیں اور اُن کو پاک و صاف بناتی ہیں اُس کی سعادت کا باعث ہوتی ہیں اور اُس کا درجہ بڑھا کر اُس کو عالم قدس تک پہنچا دیتی ہیں۔ نیز اُن چیزوں کا بھی پتہ لگ جاتا ہے جو اُس کو ناپاک کر دیتی ہیں خراب کر دیتی ہیں۔ شقی بنا دیتی ہیں اور یہاں تک پست کر دیتی ہیں کہ نیچے سے نیچے درجہ تک پہنچا دیتی ہیں۔ یہ علم ثابت ہوگا۔ قائم ہوگا۔ اس میں کوئی تغیر نہ ہوسکیگا اور اس میں کوئی شک راہ نہ پائیگا اور چونکہ یہ علم دائمی اور کلی ہے اسی سبب سے جزوی امور اسی سے معلوم ہوتے رہیں گے۔ حالانکہ خود علم میں کوئی کثرت اور کوئی تغیر نہیں ہے۔ وہ اپنی ذات میں جزویات کی کثرت کے سبب اور ایک کا قیاس دوسرے پر کرنے کے باعث وہ بجائے خود کثرت والا اور تغیرات والا معلوم ہوتا ہے یہ جو کچھ ہم نے بتایا خدائے تعالےٰ کے علم کی حالت ہے جو اُس سے اشیاء کے متعلق ہے اور ایسی ہی حالت ملائکہ مقربین کی ہے اور ایسی ہی انبیاء و اوصیاء کے علوم کی حالت ہے جو اُن کو موجودات کے حالات کے بارے میں عطا کیئے گئے ہیں، گذشتہ کے بارے میں بھی اور آیندہ کے بارے میں بھی۔ یعنے اُن چیزوں کا علم بھی جو ہو چکی ہیں اور اُن کا علم بھی جو قیامت تک ہوتی رہیں گی اسی قبیل سے ہے اِس لئے کہ یہ علم کلی ثابت اور قائم ہے۔ معلومات کی تجدید سے اس علم میں کوئی تجدید نہیں ہوتی اور معلومات کی کثرت سے اِس علم میں کوئی ٹوٹ پھوٹ نہیں ہوسکتی۔ پس جس نے اِس علم کی کیفیت کو سمجھ لیا وہ خدائے تعالےٰ کے اس قول وَ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتَابَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۵۵۰ سطر ۵) کے معنی کو بھی سمجھ لیگا اور معرفت حقیقی اور تصدیق یقینی کی بصیرت کے ساتھ اِس بات کی تصدیق کرے گا کہ قرآن کریم میں تمام علوم معانی موجود ہیں۔ اُس کا یہ ماننا محض سُنی سُنائی باتوں کی تقلید میں ہوگا اس لئے کہ معاملات میں سے کوئی معاملہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا جو قرآن مجید میں مذکور نہ ہو یا تو خود ذاتی طور پر یا اُس کے جتنے اسباب اور مبادیات اور اغراض و غایات جو بھی ہوں اُن کا ذکر ہوگا اور آیت قرآن کا مطلب اور اُن کے اسرار کے عجائبات اور جو بے انتہا احکام و علوم اُن کا لازمہ ہے اُن کو کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا۔ جب تک کہ اشیاء کا علم اُس کو اسی قبیل سے حاصل نہ ہو جس کا ہم نے ذکر کیا معلےٰ ابن خنیس کی روایت کے الفاظ بھی مختصراً اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہیں جس کی تفصیل اِس فاضل کامل نے بیان کر دی ؛

Marfat.com

آٹھواں مقدمہ

آیتوں کی قسمیں اور اُن کی باطنی معنی اَور تاویلیں کئی کئی اَور مختلف ہونا لُغات کی قِسمیں قرأت کے اختلاف اَور اُن میں معتبر کون کون سی ہیں۔

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے بہ روایت بطریق حضرات اہل سنت حدِ شہرت کو پہنچی ہوئی ہے کہ آنحضرتؐ نے یہ فرمایا ہے کہ قرآن مجید سات[۷] حرفوں پر نازل ہؤا ہے یعنے سات طریقوں پر کہ ہر ایک اُن میں سے کافی وشافی ہے اور اُن میں سے بعض نے اس حدیث کے متواتر ہونے پر بھی دعویٰ کیا ہے لیکن اُس کے معنے میں اِتنا اختلاف کیا ہے کہ اُس کے بارے میں قریب قریب چالیس[۴۰] قول ہیں۔ نیز اُنہی حضرات نے جناب رسُولِ خدا سے یہ بھی روایت کی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے یہ بھی فرمایا کہ قرآن مجید سات[۷] حرفوں پر نازل کیا گیا ہے جس سے مُراد یہ ہیں۔ اَمر[۱]۔ زجر[۲]۔ ترغیب[۳]۔ ترہیب[۴]۔ جدل[۵]۔ قصص[۶]۔ مثل[۷] اور ایک روایت کے بموجب وہ سات یہہ ہیں۔ زجر[۱]۔ امر[۲]۔ حلال[۳]۔ حرام[۴]۔ محکم[۵]۔ متشابہ[۶]۔ امثال[۷]۔

ان دونوں روایتوں سے نتیجہ یہ نکلا کہ آنحضرتؐ کی حدیث میں لفظ حرف سے اشارہ کلام خدا کی انواع و اقسام کی طرف ہے۔ اِس کی تائید اِس حدیث سے بھی ہوتی ہے جو ہمارے علماء نے جناب امیرالمؤمنین علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آنحضرتؐ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ خدائے تعالےٰ نے قرآن مجید کو سات[۷] قسم پر نازل فرمایا تھا کہ اُن میں سے ہر قسم کافی وشافی ہے۔ اور وہ یہ ہیں:۔ امر[۱]۔ زجر[۲]۔ ترغیب[۳]۔ ترہیب[۴]۔ جدل[۵]۔ مثل[۶]۔ قصص[۷]۔ نیز حضرات اہلسنت نے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے یہ روایت بھی کی ہے کہ قرآن مجید سات[۷] حرفوں پر نازل کیا گیا ہے اور اُس کی ہر آیت کا ایک ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور اس کے ہر حرف کے لئے حد بھی ہے اور مُطّلع بھی۔ اور ایک دوسری روایت میں یوُں آیا ہے کہ قرآن مجید کے لئے ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے اور پھر اُس باطن کا باطن ہے یہاں تک کہ سات باطن ہیں۔ ان دونوں روایتوں سے اکثر یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ اصل حدیث میں جو لفظ 'حرف' آیا ہے۔ یہہ اشارہ قرآن مجید کے بطُون اور اُس کی تاویلات کے طرف ہے۔ مگر دونوں روایتوں میں اِس حد تک بڑھ جانے کی کوئی نص نہیں پائی جاتی کہ مُراد اِن سے یہ ہو کہ کلام الٰہی کی مُراد یہ ہے کہ اُس کی ہر قسم کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے۔ اور ہر باطن کا ایک باطن تا اینکہ سات باطن تک ہوں۔

اور بطریق شیعہ علامہ ابن بابویہ القمی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب الخصال میں بہ اسنادِ خود حماد سے روایت کی ہے۔ حماد کا بیان ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں عرض کی کہ آپ حضرات کی حدیثیں مختلف کیوں ہوتی ہیں تو حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے اور امام کی شان یہ ہے کہ کم از کم ایک سوال کا سات

Marfat.com

طرح سے جواب دے سکے۔ پھر حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ھٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ؕ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۹۰۹ سطر ۴) امام علیہ السلام کی یہ نص بطون و تاویلات کے متعلق ہے اور بعض علماء نے اس حدیث کو ان الفاظ میں روایت کیا ہے کہ یہ قرآن مجید سات حروف پر نازل کیا گیا ہے اب تمہیں جو آسان معلوم ہو اُس کے بموجب پڑھو اور ایک روایت میں یوں وارد ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے جبرئیل امین سے یہ فرمایا کہ میں اَن پڑھ لوگوں کی اُمت میں مبعوث کیا گیا ہوں جس میں بوڑھے پھونس بھی موجود ہیں بوڑھیاں بھی اور بچے بھی تو جبرئیل امین نے عرض کی کہ آپ اُن کو یہ حکم دے دیجئے کہ وہ قرآن مجید کو سات حروف پر پڑھا کریں اور بطریق حضرات شیعہ الخصال میں بہ اسنادِ خود عیسےٰ ابن عبداللہ الہاشمی سے روایت کی ہے۔ اُنھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور اُن کے والد نے اپنے آباؤ اجداد سے۔ اُن کا بیان ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے یہ فرمایا کہ میرے پاس ایک آنے والا خدائے عزّوجل کی جانب سے آیا اور اُس نے یہ کہا کہ خدائے تعالےٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ قرآن مجید کو ایک ہی حرف پر پڑھیں اس پر مَیں نے عرض کی کہ اَے میرے پروردگار! میری اُمت کے حق میں وسعت فرمادے تو اُسی آنیوالے نے (پھر آکر یہ کہا کہ (اب) اللہ تعالےٰ آپ کو یہ حکم دیتا ہے۔ کہ آپ قرآن مجید کو سات حروف میں پڑھا کریں۔ ان سب روایتوں سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ سات حروف سے مراد لُغات کا اختلاف ہے جیسا کہ علامہ ابن اثیر نے اپنی کتاب لغات نہایہ میں بیان کیا ہے۔ کیونکہ وہ اس حدیث کے بارے میں کہ قرآن مجید سات حروف پر نازل کیا گیا ہے کہ ہر ایک اُن میں سے کافی و شافی ہے۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ اس میں حرف سے مُراد لُغت ہے اور مطلب یہ ہے کہ لُغات عرب میں سے قرآن مجید سات لُغتوں میں ہے یعنے وہ سات لُغت اس میں متفرق طور پر موجود ہیں کوئی حصّہ اِس کا لُغت قریش میں ہے اور کوئی حِصّہ لُغت ہذیل میں ہے کوئی حصّہ لغت ہوازن اور کوئی لغت یمن میں۔ علامہ ابن اثیر کہتے ہیں کہ میرے اس بیان کی تائید ابن مسعود کے قول سے بھی ہوتی ہے جو یہ فرماتے ہیں کہ میں نے بہت سے قاریوں کو پڑھتے سُنا اور اُن سب کو قریب قریب ہم معنی پایا پس جیسی تعلیم تم کو دی ہے ویسا ہی پڑھتے رہو فرق اتنا ہی ہے کہ تم میں سے کوئی شخص کبھی تو کہتا ہے۔ ھَلُمَّ اِذْ تَعَالِ اَوْ کبھی کہتا ہے اَقْبِلْ۔ اب یہ لُغت تو الگ الگ ہیں لیکن معنی سب کے ایک ہیں۔ یعنے آؤ۔ صاحب تفسیر صافی فرماتے ہیں کہ ان تمام روایتوں کو یوں متحد کیا جا سکتا ہے کہ یہ کہا جائے کہ قرآن مجید کی کل آیتیں سات قسموں پر منقسم ہیں اور ہر ہر آیت کے سات سات بطون ہیں۔ نیز قرآن مجید سات لُغتوں میں نازل کیا گیا ہے۔ اب رہا اس حدیث سے یہ مطلب نکالنا کہ سات قرأتیں اسی سے ثابت ہیں پھر سات قرأتوں کی جتنی وجہیں ہیں ان پر بہ تکلف تقسیم کرنا جیسا کہ صاحب تفسیر مجمع البیان نے علمائے عامہ کے کسی شخص سے نقل کیا ہے تو اس کی کوئی وجہ موجود نہیں ہے بلکہ اس کی تکذیب وہ حدیث کرتی ہے جیسے صاحبِ کافی نے اپنی کتاب کافی میں بہ سندِ خود زُرارہ سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جناب امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ قرآن مجید ایک ہے اور ایک ہی کے پاس سے نازل ہوا۔ اب جو کچھ اختلاف ہے وہ راویوں کی عنایت ہے۔ نیز باسنادِ خود فضل ابن لیسار سے روایت کی ہے وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں یہ عرض کی کہ لوگ یہ

Marfat.com

کہتے ہیں کہ قرآن مجید سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے۔ تو ارشاد فرمایا کہ وہ دشمنانِ خدا جھوٹے ہیں۔ قرآن مجید تو ایک ہی ہے۔ اور ایک ہی کے پاس سے نازل ہوا ہے۔ اس حدیث کا وہی مطلب ہے جو اوپر والی حدیث کا ہے اور وہ یہ ہے کہ صحیح قرأت صرف ایک ہی ہو سکتی ہے۔ چونکہ عوام الناس کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی تھی کہ قاری جو اختلاف قرأت میں کرتے ہیں اس حدیث کی رُو سے سب قرأتیں صحیح ہیں۔ لہٰذا ائمہ علیہم السلام نے اُن کی تکذیب فرما کر اپنا فرض ادا کر دیا۔ کہ صحیح قرأت صرف ایک ہی ہے۔ جو کچھ اختلاف پیدا کیا ہے وہ راویوں نے کیا ہے۔ لہٰذا ان دونوں حدیثوں میں نہ آپس میں کوئی نقیض ہے اور نہ اُن حدیثوں سے کوئی اختلاف ہے جس میں قرآن مجید کا سات حرفوں پر نازل ہونا جناب رسولِ خدا کی زبانی بیان ہو چکا ہے۔ نیز صاحب کافی نے بہ اسنادِ خود عبداللہ ابن فرقد اور معلّےٰ ابن خنیس سے روایت کی ہے۔ یہ دونوں صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہم جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے حضور میں حاضر تھے اور ہمارے ساتھ ربیعۃ الرائی بھی تھا۔ اثنائے تذکرہ میں قرآن مجید کا بھی ذکر آیا تو جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا اگر ابن مسعود ہماری قرأت کے بموجب قرأت نہ کرتے تھے تو وہ گمراہ تھے (ربیعہ نے تعجب سے پوچھا وہ گمراہ تھے؟) فرمایا (ہم سے موافقت نہ رکھتے تھے تو) ضرور گمراہ تھے اس کے بعد جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہماری قرأت تو اُبی کی قرأت کے موافق ہے (قول مترجم۔ اُبی نام سے کوئی شخص اُبی ابن عبداللہ منافق کو نہ سمجھے۔ یہ اُبی ابن کعب ہیں یہ صحابی ہیں۔ اور صحابہ میں سے قاریانِ قرآن میں سے ہیں) حدیث کا یہ آخری حصہ حرمتِ صحابہ کی رعایت کے لحاظ سے فرمایا گیا ہے تاکہ ابن مسعود کے بارے میں جو کچھ فرمایا تھا۔ اور اُس سے ربیعہ کو جو خیال پیدا ہوا تھا وہ رفع ہو جائے ورنہ وہ حضرات سوائے اپنے آباؤ اجداد کے کسی اور کی پیروی کرنے والے نہ تھے اس لئے کہ اُن حضرات کا علم منجانب اللہ تھا۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ قاری اُبی ابن کعب کی قرأت حضرات ائمہ علیہم السلام کی قرأت سے بالکل مطابق ہو گی یا بہ نسبت دوسرے صحابہ کے قرأت کے زیادہ موافقت رکھتی ہو گی۔ پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ اختلاف جس پر اعتبار کیا جا سکتا ہے کئی طرح کا ہو سکتا ہے۔ ایک تو ایسا ہے کہ لفظ سے گزر کر معنے تک پہنچے جیسے مالک اور ملک اور دوسرا ایسا ہو سکتا ہے کہ لفظ سے نہیں بھی گزرتا یا گزرتا بھی ہے تو معنی کے مطلب میں کوئی خلل نہیں ڈالتا جیسے کُفُوًا اور کُفْوًا اور کُفُؤًا لغت کی حیثیت سے ایک ہی ہیں یا حرف کی حیثیت سے ایک ہی ہوں۔ جیسے یَرْتَدَّ اور یَرْتَدِدْ کہ ایک ہی ہیں یا نحو کی حیثیت سے جیسے لَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ اور لَا تُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ یکساں ہیں۔ ایک اور فرق معنی میں تو ہوتا ہے مگر اصل مطلب میں کوئی فرق نہیں ڈالتا مثلاً لفظ اَلدِّیبَجُ اور اَلدِّیبَاجُ کہ اس میں پہلا اسم جنس ہے اور دوسرا جمع تو اس قسم کی مثالوں میں ہم کو اختیار دیا گیا ہے کہ جو معروف قرأتیں ہیں ان میں سے جونسی چاہیں پڑھیں۔ حواشی تفسیری میں یہ بات دیکھنے میں آئے گی کہ کہیں کہیں معصومین علیہم السلام ایک کلمہ میں بھی اختلاف قرأت وارد ہوا ہے اور کسی کسی مقام پر دو یا زیادہ قرأتوں کو جائز فرمایا ہے۔ یہ جواز اس بات پر محمول کیا جا سکتا ہے کہ چونکہ اُن حضرات کو یہ قدرت حاصل نہیں ہوئی کہ سب لوگوں سے ایک ہی قرأت پڑھوا دیتے جو اُن کے نزدیک صحیح تھی لہٰذا

Marfat.com

(اپنے شیعوں کی آسانی کے لئے) دوسری قرأتوں کے جواز کا بھی حکم دے دیا جیسا کہ چھٹے مقدمہ کے شروع میں ہم معصوم علیہ السلام کے قول سے یہ دکھا آئے ہیں کہ تم کو جس طرح سکھایا جائے اُسی طرح پڑھتے رہو کیونکہ وہ عنقریب آئے گا۔ جو تم کو حسب منشاء خدا تعلیم دیگا۔ یہہ حکم اُسی حکم کے مطابق ہے جیسا کہ قرآن مجید کے پڑھنے کی بابت ہے جو لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے۔ یعنے جس طرح باوجود قرآن مجید مرتبہ جناب امیر علیہ السلام کے اپنے پاس موجود ہونے کے باوجود معصومین نے موجودہ قرآن مجید کے پڑھنے کو اور اس پر عمل کرنے کو جائز رکھا ہے۔ اُسی طرح ان آیتوں کی قرأت کو جن کے بارے میں قاری اختلاف کر رہے ہیں باوجود صحیح قرأت کا علم ہونے کے اُن حضرات نے اُن لوگوں کی معروف قرأتوں کو جائز رکھا۔ اور ان دونوں صورتوں میں ہماری سہولیت اور آسانی مدِ نظر رکھی (اور یقیناً جو کچھ کیا وہ عین حکمِ خدا اور منشاء و ہدایت جناب رسولِ خدا کے موافق کیا اس لئے کہ یہ زمانہ زمانۂ امتحان ہے) فقہائے شیعہ میں یہ بات مشہور ہے کہ سات قرأت یا دس قرأتیں جو مشہور و معروف ہیں اُن کا التزام واجب ہے کیونکہ وہ حدِ تواتر کو پہنچ چکی ہیں اور باقی قرأتیں شاذ ہیں اور حق یہ ہے کہ آج کے دن قرآن مجید کا وہ حصّہ جو حد تواتر کو پہنچا ہوا ہے وہ اُتنا ہی ہے جتنا کہ سب قرأتوں میں ملا کر مسلّم ہو چکا اور احاد اور قرأت اور احاد روایتوں کو چھوڑ کر جتنا باقی رہتا ہے اُسی کی نسبت یقین کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے متواتر کے بارے میں کسی شبہ کو دخل نہیں ہے۔

ہم نے اپنے قرآن مجید میں حسب ہدایت معصومین علیہ السلام وہی قرأت رکھی ہے جو ملکِ ہندوستان میں عام طور سے جاری ہے تاکہ عوام النّاس کو کسی گرفت کا موقعہ نہ ملے۔

نواں مقدمہ

اُس زمانہ کا بیان جس میں قرآنِ مجید نازل ہُوا اور اُس کے متعلق کامل تحقیق

کتاب کافی میں یہ روایت حفص ابن غیاث جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ حفص بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُن حضرت سے خدائے تعالےٰ کے اس قول شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۵۷ سطر ۱) کا مطلب دریافت کیا یعنے خدائے تعالےٰ تو یہہ فرماتا ہے کہ ماہ مبارک رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔ حالانکہ قرآنِ مجید اوّلِ نزول سے لیکر آخر تک بیس برس میں نازل ہُوا ہے تو جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ قرآنِ مجید تو سب کا سب ماہ رمضان میں بیت المعمور تک نازل کر دیا گیا تھا۔ پھر بیس برس کے زمانہ تک بتدریج نازل ہوتا رہا۔ اس کے بعد فرمایا کہ جناب رسول خدا صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشاد ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے ماہ مبارک رمضان کی پہلی شب میں نازل ہوئے اور توریت ماہ مبارک رمضان کی ۶ تاریخ گزرنے پر نازل کی گئی اور انجیل ماہ مبارک رمضان کی تیرھویں کو نازل کی گئی۔ اور زبور ماہ مبارک رمضان کی اٹھارہ گزرنے

Marfat.com

پر نازل کی گئی۔ اور قرآنِ مجید ماہ مبارک رمضان کی تیئیسویں شب میں نازل کیا گیا۔

نیز کافی اور من لایحضرہ الفقیہ میں بہ اسنادِ خود ہا بہ روایت ابوبصیر جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ توریت ماہ مبارک رمضان کی چھٹی شب میں نازل ہوئی اور انجیل ماہ مبارک رمضان کی بارھویں شب میں نازل کی گئی اور زبور ماہ مبارک رمضان کی اٹھارہویں شب میں نازل ہوا اور قرآن مجید شبِ قدر میں نازل ہوا۔ نیز انہی دونوں کتابوں کی اسناد سے بہ روایت حمران وارد ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے خدائے تعالےٰ کے اس قول کا مطلب دریافت کیا۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۹۸۸ سطر ۷) یعنی خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اس کو برکت والی رات میں اُتارا۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ برکت والی شبِ قدر ہے اور بہ سال بہ سال ماہ مبارک رمضان کے پچھلے عشرہ میں ہوتی ہے۔ اور قرآن مجید شب قدر ہی میں نازل ہوا ہے اسی کے بارے میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۹۸۸ سطر ۸) یعنی ہر حکمت والا کام اسی رات میں مقرر کیا جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس شبِ قدر سے لیکر آیندہ کی شب قدر تک سال کے اندر اندر جو نیکی بدی فرمانبرداری نافرمانی۔ ولادت۔ وفات اور روزی وغیرہ ہونے والی اور ملنے والی ہو وہ سب شب قدر میں مقدر کر دی جاتی ہے نیز ان دونوں کتابوں میں بہ اسنادِ خود ہا یعقوب سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو سنا۔ کہ جو جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے شبِ قدر کی بابت سوال کر رہا تھا۔ اور یہ عرض کر رہا تھا کہ مجھے شبِ قدر کی بابت پوری پوری خبر دیجئے کہ آیا وہ ہو چکی یا ہر سال ہوتی رہتی ہے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر شب قدر اُٹھالی جائے گی تو قرآن بھی اُٹھالیا جائیگا صاحبِ تفسیر صافی فرماتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سال بہ سال شب قدر میں قرآن مجید کا اُتنا بیان اور اُتنی تفسیر جو اُن امور کے متعلق ہوتی ہے جو آیندہ سال میں ہونیوالے ہیں۔ صاحب الامر علیہ السلام کے پاس نازل ہوتی رہتی ہے۔ پس اگر شب قدر نہ ہو تو احکام قرآن کا وہ ضروری حصہ جدید جدید فضائل کے ساتھ نازل نہ ہو اور یہیں سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ اگر کوئی ایسا شخص نہ ہو جس پر وہ نازل کیا جائے تو گویا قرآن ہی نہ ہو۔ کیونکہ وہ تو دونوں ایسے ساتھ ساتھ رہنے والے ہیں کہ جب تک حوضِ کوثر پر جناب رسولخدا کی خدمت میں وہ دونوں پہنچ نہ لیں گے۔ کبھی ایک دوسرے سے جدا ہی نہ ہوں گے۔ جیسا کہ حدیث متفق علیہ میں آچکا ہے اور ان تمام حدیثوں کے مجموعہ سے اور الیاس والی حدیث سے جو کتابِ کافی میں سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ کی شان والے باب میں لکھی ہے اور اسی سورۃ کی تفسیر سے جو کتاب الحجۃ میں بیان کی گئی ہے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن مجید پورا کا پورا ماہ مبارک رمضان کی تیئیسویں شب میں بیت المعمور تک نازل کر دیا گیا۔ جس کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اُس کا مفہوم و مطلب قلبِ مبارک جنابِ رسولخدا پر ایک دم نازل کر دیا گیا۔ جیسا کہ خدائے تعالےٰ نے فرمایا۔ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۷۴۶ سطر ۴) یعنی اِس کتاب کو روح الامین نے تمہارے قلب پر نازل کیا ہے۔ پھر بیس برس کے عرصہ میں جیسے جیسے جبرئیل وحی لاتے تھے اور آنحضرتؐ کے سامنے قرأت کرتے تھے ویسے ویسے آنحضرتؐ کے باطن قلب سے ظاہر زبان تک آیتیں نازل ہوتی رہتی تھیں اور ہر سال شب قدر میں صاحب الامر علیہ السلام کے پاس قرآنِ مجید کے نازل ہوتے رہنے کا مطلب یہ ہے کہ اُس کا بیان آنحضرتؐ کے پاس

Marfat.com

آتارہتا ہے یعنی اُس کے اجمال کی تفصیل ہوتی رہتی ہے۔ اُس کے متشابہ کی تاویل اور اُس کے مطلق کی تقیید اور اُس کے محکم و متشابہ کی تفریق مختصر یہ کہ اُس کے نزول کی تکمیل و تتمیم اس شان سے ہوتی رہتی ہے کہ اُس پر اُس سال کے حاضرین کے لئے هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ؕ ہوتا صادق آتا رہے جیسا کہ خدا تعالےٰ خود فرماتا ہے۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ؕ یعنی ماہ مبارک رمضان وہ ہے جس کی شب قدر میں قرآن مجید اس شان سے نازل ہوتا رہتا ہے کہ کل آدمیوں کے لئے ہدایت ہو اور اُس میں ہدایت کی کھلی دلیلیں اور حق و باطل کی تمیز موجود ہے اب اس کو خدائے تعالےٰ کے اس قول کے ساتھ ملاؤ۔ إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَٰرَكَةٍ ۚ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ○ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ۙ أَمْرًا مِّنْ عِندِنَآ ۚ إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ۞ یعنی ارشاد فرماتا ہے کہ یقیناً ہم نے اِس کو برکت والی رات میں نازل کیا۔ کہ ڈرانے والے ہم ہی ہیں۔ اس رات میں ہر حکمت والا کام مقرر کیا جاتا ہے۔ یہ بحیثیت حکم ہماری ہی طرف سے ہے اور بھیجنے والے ہم ہی ہیں۔ غور سے دیکھو ایک جگہ فرمایا۔ الفرقان دوسری جگہ فرمایا فِيهَا يُفْرَقُ۔ ان دونوں کے معنی ایک ہی ہیں اور جیسا کہ چھٹے مقدمہ میں بیان ہو چکا۔ فرقان قرآن مجید کا وہ محکم حصّہ ہے جس پر عمل کرنا واجب ہے اس کے ساتھ خدائے تعالےٰ کے اس قول پہ نظر ڈالو۔ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُۥ وَقُرْآنَهُۥ ج مطلب اس کا یہ ہے کہ جب ہم اُس کو آیت آیت کر کے نازل کریں گے تو اُس کا جمع کر دینا اور اُس کا پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے۔ فَإِذَا قَرَأْنَٰهُ فَٱتَّبِعْ قُرْآنَهُۥ ج اس کے معنے یہ ہیں کہ پھر ہم جب تمہیں وہ پڑھا دیں تو تم پھر اُس پڑھائی کی پیروی کرتے رہنا۔ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُۥ ؕ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۵۷۳ سطر ۱۱) پھر اُس کا کھول کر بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تم زندہ ہو تمہارے پاس اور بعد تمہارے تمہارے اہلبیت کے پاس ہر شب قدر کو فرشتوں کو اور رُوحوں کو بھیجکر محکم و متشابہ کی تفریق کرنا اشیاء کا مقدر و مُعین کرنا اور اُس سال کے اندر اندر اگلی شب قدر تک مخلوق خدا پر جو جو واقعات گذرنے والے ہوں اُن سب کے متعلق احکام کا واضح کر دینا ہمارے ذمہ ہے۔ اس تفسیر کی تائید وہ حدیث بھی کرتی ہے جو من لا یحضرہ الفقیہ میں ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اجمالاً کل قرآن مجید ایک شب قدر میں نازل ہو گیا اور تفصیلاً اُس کی تکمیل ہر شب قدر میں ہوتی رہتی ہے۔ بحمد اللہ ہماری اِس تحقیق سے دونوں حدیثوں کے معانی صاف ہو گئے۔ کہ سارا قرآن مجید ایک دم سے بھی نازل ہوا اور بتدریج بھی۔ اور ہم کو اُن بناوٹی مطالب کو تلاش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہی جو جو اصطلاحی مفسرین نے اپنی اپنی جگہ بیان کی ہیں۔

دسواں مقدمہ

قرآنِ مجید قیامت کے دِن اپنے اہل کیلئے خاص شکل میں متشکل ہو کر آئیگا۔ اور اُن سب کی شفاعت کرے گا۔ نیز قرآن مجید کے حفظ کرنے کا اور اُس کی تلاوت کرنے کا ثواب

کتاب کافی میں بہ اسنادِ خود جابر سے روایت ہے وُہ فرماتے ہیں کہ جناب امام محمد باقر علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا کہ قرآنِ مجید (بروز قیامت) خوبصورت سے خوبصورت صورت میں آئیگا اور مسلمانوں کے پاس سے گذریگا۔ اور وہ یہ کہیں گے کہ یہ ہم میں ہی سے ہے پھر اُن کے پاس سے گزر کر انبیاء تک پہنچے گا تو وہ یہ کہیں گے کہ یہ ہم میں سے ہے پھر اُن سے گزر کر مقرب فرشتوں تک پہنچے گا تو وہ یہ کہیں گے کہ یہ ہم میں سے ہے یہاں تک کہ بارگاہ ربّ العزت کے حضور میں حاضر ہوگا۔ اور عرض کریگا کہ پروردگارا فلاں ابن فلاں دُنیا میں پیاسا رہا اور راتوں کو نہیں سویا (اور میری تلاوت کرتا رہا) اور فلاں ابن فلاں پیاسا نہیں رہا اور راتوں کو جاگا بھی نہیں (مگر میری تلاوت کرتا رہا) منجانب ربّ العزت جواب ملیگا کہ اُن کو اُن کے درجوں کے مطابق جنّت میں پہنچا دو۔ پس قرآن مجید چل کھڑا ہوگا اور تلاوت کرنے والے اس کے پیچھے پیچھے چلیں گے (منافقوں سے تو وہ کوئی غرض نہ رکھے گا مگر) مومن سے یہ کہیگا کہ پڑھتا جا اور پڑھتا جا۔ امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ اُن میں سے ہر شخص پڑھتا جائیگا یہاں تک کہ اُس منزل پر جا اُتریگا جو اُس کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ نیز بہ اسنادِ خود یونس ابن عمار سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن تین ۳ تین رجسٹر کھلیں گے۔ ایک رجسٹر تو اُن نعمتوں کا ہوگا جو خدائے تعالےٰ نے بندے کو عطا فرمائے ہیں دُوسرا رجسٹر وہ ہوگا جس میں بندہ نے جو نیکیاں کی ہوں گی وہ سب درج ہوں گی۔ تیسرا رجسٹر وہ ہوگا جس میں بندہ نے جو جو بدیاں کی ہوں گی اُن کا اندراج ہوگا۔ پھر نعمتوں اور نیکیوں کے رجسٹر کا مقابلہ کیا جائیگا۔ تو نعمتوں کے مقابلہ میں عام نیکیاں مجرا ہو ہو کر میزان متوفی برابر ہو جائیگا۔ اور بدیوں کا رجسٹر باقی رہ جائے گا۔ تو بنی آدم میں سے مردِ مومن حساب کے لئے طلب کیا جائے گا تو قرآن مجید اچھی سے اچھی صورت میں اُس کے آگے آگے ہوگا اور عرض کریگا کہ اے میرے مالک! میں تو قرآن ہوں اور یہ تیرا مومن بندہ ہے جو میری تلاوت کرنے میں اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالا کرتا تھا اور رات کو بڑی دیر دیر تک مجھے باقاعدہ پڑھا کرتا تھا اور تہجّد کے وقت اُس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری رہا کرتے تھے۔ تو جیسا اس نے مجھ کو راضی کیا ہے تو بھی اِس کو راضی کر۔ اس وقت خدائے عزیز و جبّار کی طرف سے ارشاد ہوگا اے میرے بندے!! اپنا داہنا ہاتھ پھیلا دے۔ (بندہ تعمیل کرے گا تو) خدائے تعالےٰ اُسے تو اپنی خوشنودی سے ممعمور فرمائیگا۔

یعنے سندِ خوشنودی پروردگارِ عالم اُس کے داہنے ہاتھ میں دے دی جائے گی اور اُس کے بائیں ہاتھ کو اپنی رحمت سے بھرپور کر دے گا۔ پھر ارشاد ہوگا کہ یہ جنّت تیرے لئے ہے۔ اب قرآن مجید پڑھتا جا اور چڑھتا جا۔ تو جب وہ ایک آیت پڑھے گا۔ ایک درجہ چڑھ جائے گا ؛

قولِ مترجم۔ اس مضمون کی حدیثیں بکثرت ہیں بہ نظرِ اختصار ہم نے اِنہی دو کو کافی سمجھا۔ کتاب کافی میں بہ اسنادِ معتبر فضیل ابن یسار سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حافظِ قرآن یعنے احکامِ قرآن کی حفاظت کرنے والا اور اُن پہ عمل کرنے والا اُن نیکوکار بزرگوں کے ساتھ ہوگا جن کو خدائے تعالےٰ نے اپنا سفیر بنا کر بھیجا۔ ایضاً اُسی کتاب میں زُہری سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب علی ابن الحسین (امام زین العابدین علیہ الصلوٰۃ والسّلام) سے دریافت کیا کہ اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے۔ فرمایا قرآن مجید کا اوّل سے آخر تک پڑھنا اور جیسے ہی ختم کر چکے پھر شروع کر دینا۔ یہ بھی فرمایا کہ جس شخص کو خدائے تعالےٰ قرآن مجید (کا علم) عطا فرمائے پھر وہ یہ خیال کرے کہ کسی دوسرے کو جو کچھ عطا کیا گیا ہے اُس سے بہتر عطا کیا گیا ہے تو اُس نے عظیم الشان چیز کو حقیر جانا اور حقیر چیزوں کو عظیم الشان سمجھا۔ پھر اُسی کتاب میں حریز سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید خدائے تعالےٰ کا معاہدہ ہے جو اُس نے بندوں کے ساتھ کیا۔ لہذا ہر مرد مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے مالک کے عہد نامہ کو ایک مرتبہ روزمرّہ دیکھ لے اور کم از کم پچاس آیتیں اُس میں سے پڑھ لے۔ نیز اسی کتاب میں محمدؐ ابن بشیر سے بہ اسناد روایت کی گئی ہے کہ اُنہوں نے جناب امام زین العابدین علیہ السّلام سے بھی روایت کیا ہے۔ اور جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے بھی کہ ان دونوں بزرگواروں نے فرمایا کہ جس شخص نے کتاب خدا کا ایک حرف بغیر قرأت کے صرف غور سے سُنا خدائے تعالےٰ اس کے نامۂ عمل میں ایک نیکی لکھے گا ایک بدی مٹا دے گا۔ اور جو شخص کتابِ خدا میں نظر کرے گا بغیر اس کے کہ مُنہ سے آواز نکالے خدائے تعالےٰ ہر ہر حرف کے بدلے اُس کے لئے ایک ایک نیکی لکھے گا اور ایک ایک بدی مٹائیگا اور ایک ایک درجہ بلند کرے گا۔ اور جو شخص کتابِ خدا کا ایک حرف سیکھے گا اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا۔ دس بدیاں مٹائے گا۔ اور دس درجے بلند کرے گا۔ پھر فرمایا میں یہ ایک ایک آیت کے بدلے نہیں کہتا بلکہ ایک ایک حرف کے بدلے۔ خواہ وہ حرف (ب) ہو یا (ے) ہو۔ ایسا ہی کوئی اور حرف ہو۔ پھر فرمایا کہ جو شخص اپنی نماز میں بیٹھے بیٹھے کتاب خدا کا کچھ حصّہ پڑھے تو فی حرف پچاس ۵۰ نیکیاں خدائے تعالےٰ اس کے نامۂ عمل میں لکھے گا پچاس ۵۰ بدیاں مٹائیگا اور پچاس ۵۰ درجے بلند کریگا۔ اور جو شخص اپنی نماز میں کھڑے کھڑے کچھ پڑھے گا۔ تو خدائے تعالےٰ اُس کے حق میں فی حرف سَو نیکیاں لکھے گا اور سَو بدیاں مٹائے گا اور سَو درجے بلند کریگا۔ اور جو شخص ایک قرآن مجید ختم کرے گا اُس کی ایک دُعا حکماً قبول کی جائے گی خواہ بہ جلد خواہ بہ دیر۔ محمد ابن بشیر کہتے ہیں میں نے عرض کی۔ میں حضور پر تصدق ہو جاؤں آیا پورا قرآن مجید ختم کرنے سے یہ بات حاصل ہوتی ہے۔ فرمایا ہاں پورا قرآن مجید ختم کرنے سے۔ نیز اُسی کتاب میں بہ اسنادِ معتبرہ لیث ابن ابی سُلیم سے حدیث مرفوع روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسولِ خداؐ

Marfat.com

نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کو تلاوت قرآن سے روشن رکھو اور اُن کو قبریں نہ بناؤ جیسے یہود اور نصاریٰ نے کیا تھا۔ کہ اپنے کنیسوں اور گرجاؤں میں تو نمازیں پڑھتے تھے اور عبادت کرتے تھے اور گھروں کو معطل کر دیا تھا۔ اس لئے کہ جس گھر میں قرآن مجید زیادہ پڑھا جائیگا۔ اس میں خیر و برکت بھی زیادہ ہوگی۔ اور اُس کے رہنے والے بھی پھلیں پھولیں گے اور وہ گھر آسمان والوں کو ایسا چمکتا ہوا معلوم ہوگا جیسے زمین والوں کو آسمان کے ستارے چمکتے دکھائی دیتے ہیں ؛

گیارھواں مقدمہ

قاری کتنے گذرے ہیں اور اُن کے راوی کتنے اور اختلاف قرأت کے اسباب کیا کیا ہوئے اور قرآن مجید کے لئے رسم الخط خاص طور کا کیوں اختیار کیا گیا اور اس کے خلاف لکھنے سے کیا کیا خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں نیز قرآن مجید کے اعراب کب سے لگائے گئے ؛

اوّل قاریٔ قرآن جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں جن کو حکم خدا پہنچا تھا۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ؕ (قرأت کر اپنے پروردگار کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ انسان کو بستہ لوتھڑے سے پیدا کیا۔ قرأت کر اور تیرا ہی پروردگار سب سے زیادہ کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ سے تعلیم دی۔ اور انسان کو وہ کچھ سکھا دیا جو کچھ وہ نہ جانتا تھا) اور اُنھوں نے فوراً اس حکم کی تعمیل کی اور تعلیم جن لفظوں میں کی گئی۔ وہ یہ تھی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ کیونکہ حکم یہی تھا کہ اپنے پروردگار کے نام سے قرأت کرو۔ دوسرے قاری جناب امیر المؤمنین علیؑ ابن ابیطالب علیہ الصّلوٰۃ والسّلام تھے جو منزلت ہارونی رکھنے والے اور سب سے پہلے ندائے رسولؐ پر لبیک کہنے والے اور القاب وزیر و وصی و خلیفہ سے ملقّب ہونے والے ہیں۔ اس لئے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے سب سے پہلے حسب حکم۔ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۙ (اور اپنے بہت قریب کے کنبہ والوں کو ڈراؤ)۔ اپنے ہم جدّی عزیزوں یعنے بنی ہاشم کو دعوت جسمانی و روحانی ایک ساتھ دی جس کے سرانجام میں جناب علی مرتضےٰؑ شریک تھے۔ اور دعوت رسولؐ کے اوّل قبول کرنے والے۔ اسی لئے وہ حضرت دوسرے قاری قرار پائے۔ پھر اصحاب رسولؐ خدا میں سے بہت سے بزرگوں نے یہ شرف حاصل کیا۔ کہ آنحضرت کی شاگردی کی۔ قرآن مجید جیسے جیسے بتدریج نازل ہوتا گیا۔ آنحضرتؐ کے ارشاد کے بموجب اُس کو بہ ترتیب لکھتے بھی گئے۔ اور خود آنحضرتؐ سے اُس کی قرأت بھی حاصل کرتے گئے اور اس کی تفسیر بھی اخذ کی۔ خلیفہ سوم نے اپنے زمانۂ خلافت میں تمام صحابیوں کے قرآن مجید حتیٰ کہ خلیفۂ اوّل و دوم کا جمع کیا ہوا بھی اور وہ بھی جو جناب رسولخداؐ کے زمانہ کا ام المؤمنین حفصہ کے پاس تھا۔ یہ سب جلا ڈالے

Marfat.com

تو اُن کے ساتھ ہی ساتھ خود جناب رسولِ خدا اور آنحضرت کے شاگردانِ خاص صحابہ کی قرأتیں بھی گویا سوخت ہو گئیں۔
لہٰذا اب جو قاری مشہور ہیں وہ طبقۂ تابعین یا تبع تابعین سے ہیں۔ اور حضرات ائمہ علیہم الصلوٰۃ و السّلام نے ہم کو حکم دیا ہے
کہ ہم انہیں قاریوں کی موافقت میں قرآن مجید کی تلاوت کیا کریں۔ ان قاریوں کی تعداد دس ۱۰ ہے اور ہر ایک کے دو دو ۲ راوی۔
اس طرح سب تیس ۳۰ ہو گئے مگر ان میں سے سات زیادہ مشہور ہیں جن کے راوی چودہ ۱۴ اور اس طرح سب ملکر اکیس ۲۱ ہوئے۔
اور ان میں سے راوی مشترک بھی ہے۔ یعنے ایک ہی شخص ایک قاری کا بھی راوی ہے اور دُوسرے قاری کا بھی ہے۔
اس طرح تعداد کچھ اور بھی کم ہو جاتی ہے۔ اب ہم سب سے پہلے اِن مشہور قاریوں اور راویوں کے حالات اور اُن کے
علامات لکھتے ہیں۔

قاری اوّل۔ ان کا نام ہے نافع ابن عبدالرحمن ابن ابی نُعیم مولےٰ جعونہ بن شعوب اللیثی۔ یہ مدینہ کے باشندے ہیں مگر ان کی اصل اصفہان سے ہے۔ کُنیّت ان کی ابورویم اور ایک قول کے بموجب ابوالحسن اور ایک قول کے بموجب ابوعبدالرحمن۔ اُن کا انتقال سنہ ۱۶۹ ہجری میں ہوا۔ اُن کی علامت حرف (ا) مقرر ہے۔ جو اُن قرآنوں میں جو قلمی لکھے ہوں اور جن کے حاشیوں میں اختلاف قرأت بھی دکھایا گیا ہو۔ سُرخی سے لکھا جاتا ہے۔ اِن کے دو راوی مشہور ہیں۔ اوّل قالون جن کا نام عیسےٰ بن مینا تھا۔ یہ مدینہ کے رہنے والے خاندان بنی زُہیر میں رہتے تھے اور عربی زبان کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ ابوموسےٰ کُنیّت تھی۔ امام قرأت قاری نافع صاحب نے ان کا لقب قالون مقرر کیا جس کے معنی یہ ہیں "رومی زبان کا ماہر" ان کا انتقال سنہ ۲۲۰ ہجری میں ہوا اور ان کی علامت حرف (ب) ہے جو قلمی قرآنوں میں سُرخ لکھی جاتی ہے۔ دُوسرے راوی راش ان کا نام عثمان ابن سعید تھا۔ یہ مصر کے رہنے والے تھے۔ اُن کی کُنیّت ابوسعید اور لقب ورش جس کے معنی ہیں انسانِ سفید رنگ چونکہ ان کا رنگ بہت گورا تھا اس لئے اس لقب سے ملقّب ہو گئے۔ اِن کا اِنتقال مصر میں سنہ ۱۹۷ ہجری میں ہوا۔ ان کی علامت حرف (ج) ہے جو سُرخ لکھا جاتا ہے۔

قاری دوم ابن کثیر۔ ان کا نام عبداللہ ابن کثیر داری مولےٰ عمرو ابن علقمہ۔ ان کی کُنیّت ہے ابومعبد۔ یہ تابعین سے تھے۔ اور داری عطار کو کہتے ہیں۔ ان کا انتقال مکہ معظمہ میں سنہ ۱۲۰ ہجری میں ہوا۔ ان کی علامت حرف (د) ہے۔ جو قلمی قرآن مجید میں سُرخی سے لکھی جاتی ہے۔ اِن کے بھی دو ۲ راوی ہیں۔ پہلے راوی بزّی مشہور ہیں۔ ان کا نام تھا احمد ابن محمد ابن عبداللہ ابن ابی القاسم یہ مکّہ کے مؤذن تھے اور قبیلہ بنی مخزوم میں سکونت پذیر تھے۔ کُنیت ان کی ابوالحسن تھی۔ اِن کا اِنتقال مکہ معظمہ میں سنہ ۲۴۰ ہجری میں ہوا ان کی علامت حرف (ہ) ہے جو سُرخ لکھی جاتی ہے۔ دُوسرے راوی قنبل ان کا نام ہے محمد ابن عبدالرحمن ابن محمد۔ یہ مکّہ کے رہنے والے قبیلہ بنی مخزوم میں سے تھے۔ اِن کی کُنیت ابوعمرو تھی اور لقب قُنبل۔ اِن کا انتقال سنہ ۲۸۰ ہجری میں مکہ معظمہ میں ہوا۔ ان کی علامت حرف (ز) ہے جو سُرخی سے لکھی جاتی ہے۔

تیسرے قاری ابوعمرو بصری۔ اِن کا نام بھی یہی ہے اور کُنیّت بھی یہی ہے اور اِن کے والد کا نام ہے العلاء ابن عمار بن عبداللہ بن الحصین۔ اِن کا انتقال کوفہ میں سنہ ۱۵۴ ہجری میں ہوا۔ اِن کی علامت حرف (ح) ہے۔ اِن کے بھی دو راوی ہیں۔ پہلے راوی دُوری نحوی اِن کا نام تھا حفص ابن عمر ابن عبدالعزیز ابن صہبان۔ اور ان کی کُنیت ہے ابوعمرو یہ موضع

Marfat.com

دُور کے رہنے والے تھے جو بغداد کے علاقہ میں ہے۔ اِن کا انتقال ٢٥٠ھ ہجری میں ہوا۔ اِن کی علامت حرف (ط) ہے جو سُرخ لکھی جاتی ہے۔ دُوسرے راوی سوسی جن کا نام صالح ابن زیاد ابن عبد اللہ ابن اسمٰعیل تھا اور ان کی کُنیت ابو شعیب اِن کا اِنتقال ٢٠٢ھ ہجری میں خراسان میں ہُوا۔ اِن کی علامت حرف (ی) ہے جو قلمی قرآنوں میں سُرخی سے لکھی جاتی ہے۔

چوتھے قاری۔ ابن عامر شامی اِن کا نام عبد اللہ ابن عامر یحصبی۔ یہ ولید ابن عبد الملک کے زمانۂ خلافت میں دمشق کے قاضی تھے۔ اِن کی کُنیت ابو عمران ہے۔ یہ تابعین میں سے ہیں۔ اور ابو عمرو قاری سوم عرب ہیں مابقی سب غیر عرب ان کا انتقال دمشق میں ١١٨ھ ہجری میں ہُوا۔ اِن کی علامت حرف (ک) ہے جو قلمی قرآنوں میں سُرخی سے لکھی جاتی ہے ان کے دو راوی ہیں۔ پہلے ہشام ابن عمار ابن نصیر ابن ابان ابن ہبیرہ سلمی۔ یہ بھی دمشق کے قاضی ہوئے ہیں۔ ان کی کنیت ابوالولید تھی۔ اِن کا اِنتقال ٢٤٥ھ ہجری میں دمشق میں ہُوا۔ اِن کی علامت حرف (ل) ہے جو قلمی قرآنوں میں سُرخ لکھا جاتا ہے۔ دُوسرے راوی ابن ذکوان ہیں۔ ان کا نام عبد اللہ ابن احمد ابن بشیر ابن ذکوان القرشی یہ دمشق کے رہنے والے تھے۔ ان کی کُنیت ابو عمرو ہے۔ اِن کا اِنتقال ٢٤٢ھ ہجری میں دمشق میں ہُوا۔ ان کی علامت حرف (م) ہے جو سُرخ لکھی جاتی ہے

قاری پنجم۔ عاصم ابن ابی النجود مولے ابن نعین اسدی ہے۔ ان کی کُنیت ابو بکر تھی۔ یہ تابعین سے ہیں ایک قول کے بموجب ان کے والد ابی النجود کا نام عبد تھا۔ اِن کی ماں کا نام بہدلہ تھا۔ اسی سبب سے یہ عاصم ابن بہدلہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا اِنتقال کوفہ میں ١٢٧ھ ہجری میں ہُوا۔ ان کی علامت حرف (ن) ہے جو سُرخی سے لکھی جاتی ہے۔ اِن کے بھی دو راوی ہیں۔ راوی اوّل ابو بکر جن کا نام ہے۔ شعبہ ابن عیاش ابن سالم کوفی اسدی جو قبیلہ بنی اسد میں سکونت پذیر تھے۔ اور اُن کی کُنیت ابو بکر سے مشہور ہے۔ اور ایک قول کے بموجب نام بھی یہی ہے۔ اور ایک قول کے بموجب نام سالم تھا۔ ان کا انتقال کوفہ میں ١٩٤ھ ہجری میں ہُوا ہے ان کی علامت حرف (ص) ہے جو قلمی قرآنوں میں سُرخی سے لکھی جاتی ہے۔ اور مطبوعہ میں حرف (ص) جس کی قلم سے بھی لکھ دیا جاتا ہے۔ دُوسرے راوی ہیں حفص ابن سلیمان ابن مغیرہ اسدی۔ یہ کوفہ میں بزاز تھے اور امام ابو حنیفہ کے شریک۔ اِن کی کُنیت ابو عمرو تھی اور لوگوں نے ابو بکر کے بہ نسبت اِن کو علم قیاس زیادہ جاننے والا اور اِن کی روایتوں کو زیادہ معتبر مانا ہے۔ ان کا اِنتقال کوفہ میں ١٩٠ھ ہجری میں ہُوا۔ ان کی علامت حرف (ع) ہے جو قلمی قرآنوں میں سُرخ لکھی جاتی ہے۔

تنبیہ:۔ ہمارے ملک ہندوستان میں قاری عاصم کی وہ قرأت جاری ہے جو اُن کو راوی دوم حفص کے ذریعہ سے پہنچی ہے۔ اور بعض مطبوعہ قرآنوں یا حمائلوں میں اُن کو راوی اوّل ابو بکر کی قرأت اُن کی علامت حرف (ص) کے ساتھ دکھلائی گئی ہے۔ مثلاً اشرفی حمائل مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی صفحہ ۴ ۳۰ سطرے میں قرأت حفص کے بموجب لفظ یُوْقِدُوْنَ چھپا ہُوا ہے اور اُسی کے مقابل حاشیہ پر ابو بکر کی روایت کے بموجب لفظ تُوْقِدُوْنَ اس شان سے لکھا ہے۔ ص تُوْقِدُوْنَ۔ چونکہ حرف ص علامت راوی ابو بکر کی ہے۔ تو اس صورت سے لکھنا یہ بتلاتا ہے کہ راوی ابو بکر کے نزدیک یہاں بجائے یُوْقِدُوْنَ کے تُوْقِدُوْنَ پڑھنا چاہیئے۔ اشرفی حمائل میں فقط ابو بکر ہی کے اختلاف قرأت کو حاشیہ پر حرف ص کے ساتھ ساتھ جو ان کی علامت ہے دکھایا گیا ہے۔ ہندوستان کی جہالت کے صدقے جایئے۔ ایک صاحب نے ص کو علامت صحت

Marfat.com

سمجھ کر تمام قرآن مجید میں حفص کی قرأت کو کاٹا اور ابو بکر کی قرأت کو بجائے اُس کے قائم کیا۔ اور وجہ پوچھنے پر یہ جواب دیا کہ آپ دیکھتے نہیں کہ صاحبِ مطبع نے ص کے ساتھ تو انہی لفظوں کو لکھا ہے۔ جب اُن کو ص کی حقیقت سمجھائی گئی اور یہ بتلایا گیا کہ اگر ص سے صحت مراد ہوتی تو آخر صاحبِ مطبع کو مسلمانوں سے کوئی عداوت تھی کہ بیسیوں جگہ غلط لفظ چھاپ کر ان کی صحت حاشیہ پر الگ چھاپی۔ اور لوگوں کو پریشان کیا۔ تب بمشکل وہ اپنی غلطی کے قائل ہوئے۔

قاری ششم۔ حمزہ ابن حبیب عجلی ابن عمارہ ابن اسمٰعیل زیّات۔ یہ قبیلۂ بنی تیم میں سکونت گزین تھے۔ اُن کی کُنیت ابو عمارہ تھی۔ ان کا انتقال حلوان میں ۱۵۶ھ ہجری میں ہوا۔ ان کی علامت حرف (ف) ہے جو قلمی قرآنوں میں سُرخ لکھی جاتی ہے۔ ان کے بھی دو راوی ہیں۔ راوی اوّل خلفِ ابن ہشام بزاز۔ ان کی کُنیت ابو محمد۔ ان کا انتقال بغداد میں ۲۲۹ھ ہجری میں ہوا ان کی علامت حرف (ض) ہے جو قلمی قرآنوں میں سُرخ لکھی جاتی ہے۔ راوی دوم خلاد ابن خالد صراف کوفی تھے ابو عیسیٰ کُنیت تھی۔ بعض نے اُن کے والد کا نام خلید لکھا ہے۔ اور بعض نے عیسیٰ بیان کیا ہے۔ ان کا انتقال کوفہ میں ۲۲۰ھ ہجری میں ہوا ان کی علامت حرف (ق) ہے جو قلمی قرآنوں میں سُرخ لکھی جاتی ہے۔

قاری ہفتم۔ کسائی کوفی۔ ان کا نام علی ابنِ حمزہ نحوی ہے یہ قبیلۂ بنی اسد میں سکونت رکھتے تھے۔ اُن کی کُنیت ابو الحسن تھی اور چونکہ کسا کا احرام باندھے رہتے تھے اس سے کسائی نام ہو گیا تھا۔ ان کا انتقال مُلک رے کے مواضعات میں سے کسی موضع میں ۱۸۹ھ ہجری میں ہو گیا۔ اُن کی علامت حرف (ر) ہے جو قلمی قرآنوں میں سُرخ لکھی جاتی ہے۔ ان کے بھی دو راوی ہیں۔ پہلے راوی ابو الحارث جن کا نام تھا لیث ابن خالد بغدادی ان کا انتقال بغداد میں ۲۴۰ھ ہجری میں ہوا۔ ان کی علامت حرف (س) ہے جو قلمی قرآنوں میں سُرخ لکھی جاتی ہے۔ دوسرے راوی دوری ہیں جو قاری سوم ابو عمرو کے بھی راوی ہیں۔ ان کی علامت قاری کسائی کی روایتوں میں حرف (ت) ہے جو قلمی قرآنوں میں سُرخ لکھی جاتی ہیں۔

(اختلاف قرأت کے اسباب میں سے سب سے بڑا سبب تو یہ ہے کہ زمانۂ ابتدائی میں خطِ نسخ عرب میں جاری نہ تھا۔ بلکہ ایک ایسا خط رائج تھا جو بعد میں خط کوفی کے نام سے نامزد ہو گیا۔ اُس میں نہ اعراب ہوتے تھے نہ نقاط۔ اس لئے کسی نے ایک مقام پر یعلمون پڑھا دوسرے نے اُسی کو تعلمون پڑھا۔ دُوسرے اصحاب رسولؐ کی باہم قرأتوں کے اختلاف بموجب ارشادات پیغمبر آخر الزمان علیہ الصّلوٰۃ والسّلام جس کو جو کچھ پہنچا تھا۔ اُس کے بموجب تھے تیسرے مختلف قبیلوں کے ہم معانی لغات مختلف ہونے کے سبب سے بھی کچھ اختلافات تھے۔ یہ دونوں قسمیں خلیفۂ سوم کے تمام دیگر صحابہ کے قرآن مجید جلا ڈالنے سے قریب قریب ختم ہو گئیں۔ چوتھی قسم کے اختلافات بروئے اعتقادات پیدا ہوئے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جناب رسولؐ خدا کی آنکھ بند ہونے کے بعد ہی مسلمانوں میں اختلاف شروع ہو گیا ایک گروہ اہلبیتؑ اور طرفداران اہلبیتؑ کا تھا۔ تو دوسرا گروہ خُلفاء اور طرفداران خُلفاء کا تھا۔ خلیفہ سوم کے قتل ہو جانے کے بعد چونکہ خلافت ظاہری جناب امیر علیہ السّلام کو جو سردار اہلبیت تھے پہنچ گئی۔ اس لئے طرفداران خلفاء کے گروہ نے حضرت سے ظاہر بظاہر مخالفت اختیار کر کے اپنا جتھا علیحدہ کر لیا۔ اِدھر کے لوگ شیعہ علیؑ کہلاتے تھے تو اُدھر کے لوگ شیعہ عثمان۔ جناب امیر المومنینؑ کی شہادت کے تخمیناً چھ(۶) مہینے بعد جناب امام حسن علیہ السّلام کو امیر متغلب شام معاویہ ابن ابی سفیان سے صلح کر لینی پڑی۔

Marfat.com

اور معاملات خلافت سے دست بردار ہو کر مدینہ منورہ میں خانہ نشین ہو گئے۔ یہ واقعہ ۴۱ سنہ ہجری کا ہے۔ اس سنہ کا نام معاویہ نے سنہ جماعت قرار دیا اور اسی سے نسبت کر کے طرفداران خلفاء کا گروہ جو اُس وقت تک شیعہ عثمان کہلاتا تھا اہلِ جماعت یا اہل السنت الجماعت کہلانے لگا۔ ان واقعات کی پوری تفصیل اسلامی تاریخوں میں موجود ہے۔ جس کا جی چاہے وہ تاریخ طبری روضۃ الصفا تاریخ بلاذری تاریخ کامل ابن اثیر تاریخ حبیب السیر تاریخ واقدی۔ فتوحات اعظم کوفی وغیرہ میں دیکھ لے۔ اب سُنت الجماعت کے بیچ میں (واو) کا داخلہ اور دونوں (ت) کا گول سے لمبا ہو جانا کب ہوا اس کا بھی پتہ مل جائیگا کہ یزید نے ۶۱ سنہ ہجری کا نام بوجہ اس کے کہ اس کو جناب امام حسین علیہ السّلام کے قتل کرنے کا اُن کے اہلبیت کو اسیر کرنے کا اور شہداء کے سروں کے اور اہلبیتؑ کے اسیروں کے شہر بہ شہر پھرانے کا موقعہ ملا تھا۔ اِس کی خوشی میں اس نے اُس سال کا نام سُنّت قرار دیا تھا۔ لہذا آیندہ سے طرفدارانِ خلفاء کا گروہ سنۂ جماعت اور سنہ سُنّت دونوں سے منسُوب ہو کر اہل سنت و الجماعت مشہور ہو گیا۔ اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی پیشین گوئی کے بموجب اصول و فروع میں باہم بہت سے اختلافات پیدا ہو کر تہتّر فرقوں تک نوبت پہنچ گئی۔ اب کوئی فرقہ مثلاً تقیہ کا قائل ہے اور کوئی اس کا مخالف۔ لہذا قرآن مجید میں جہاں لفظ تقیۃ آیا ہے تو ایسے قاریوں نے جو تقیہ کے قائل اور معتقد تھے انہوں نے تو اُس کو تقیہ پڑھا اور جو اعتقاداً تقیہ کے خلاف تھے اُنہوں نے اُس کو تُقاۃً پڑھا لیکن رسم خط ایسی اختیار کی گئی کہ دونوں طرح کی قرأت والے اپنی اپنی قرأت کے بموجب پڑھ سکیں۔ لہذا یوں لکھا گیا۔ تُقٰىةً۔ کچھ اختلافات صرف و نحو، اور معنی و بیان کے بدولت بھی ہوئے۔ ایک قاری کسی صیغہ کو معروف پڑھتا ہے اور دوسرا اُسی کو مجہول۔ ایک کسی جگہ مخاطب کا صیغہ قرار دیتا ہے دُوسرا اُسی کو متکلم کا۔ بعض نے کسی صیغہ کو واحد غائب پڑھا دُوسرے نے اُسی کو جمع متکلم قرار دیا۔ جب خط نسخ رائج ہو گیا تو عبدالملک ابن مروان کے زمانہ میں حجاج ثقفی کی تجویز سے قرآن مجید میں زیر و زبر بھی لگائے گئے۔ اور ان کے ذریعہ سے بہت سے معنی زیر و زبر کر دئے گئے۔ اِس کی مثال سورۂ یوسف میں چھٹے رکوع کے خاتمہ پر موجود ہے۔ رسم خط خاص طور پر اختیار کرنے کا ایک فائدہ تو معلوم ہو گیا۔ کہ مختلف قاری اپنے اپنے انداز پر ایک ہی قرآن مجید میں سے پڑھ سکتے ہیں۔ دُوسرا فائدہ یہ ہے کہ ایک رسمِ خط کا عادی ہو کر انسان کی طبیعت ایک معنی سمجھنے کی عادی ہو جاتی ہے اور رسم خط بدلنے سے خیالات منتشر ہو سکتے ہیں۔ مثلاً لفظ فارسی "آمدہ است" جس شان سے ہم نے لکھا ہے جملہ کتابوں میں اسی طریقہ سے لوگ دیکھنے کے عادی ہیں۔ اور اس کے جو مقررہ معنی ہیں وہی سب سمجھتے ہیں۔ اگر آئندہ کوئی اس کو بدل کر یوں لکھدے "آم دہ است" تو ممکن ہے کہ سمجھنے والا بجائے اصلی معنی سمجھنے کے یہ سمجھ لے کہ دس آم ہیں اس لئے لازم آتا ہے کہ جو رسم خط صدیوں سے مقرر چلا آتا ہے۔ اِس میں خواہ مخواہ اختلاف نہ ڈالا جائے۔ ایک وجہ رسم خط مقرر کرنے کی یہ بھی ہے کہ لفظ ایک ہو اور معنی کم از کم دو ہوں یا زیادہ تو ان کا فرق کرنے کے لئے۔ رسم خط علیحدہ مقرر کر دی گئی۔ مثلاً لفظ صالح ایک پیغمبر کا نام بھی ہے اور اس کے معنی نیک۔ درُست۔ اور صحیح و سالم کے بھی ہیں۔ تو رسم خط یوں قرار دی گئی کہ جہاں پیغمبر کا نام ہو گا وہاں وہاں بغیر الف کے لکھا جائے گا۔ اس طرح (صٰلح) اور جہاں اسم فاعل کے معنی میں آئے گا۔ وہاں معہ الف کے لکھا جائیگا۔ اِس طرح (صالح) بعض نحوی لفظ ثمود کو غیر منصرف جانتے ہیں۔ اور بعض منصرف اُنہیں تتبّع میں

Marfat.com

کسی قاری نے حالت نصب میں ثَمُودًا پڑھا ہے اور کسی نے ثَمُودَا اس لئے رسم خط یہ قرار پائی کہ ثمودا لکھا جائے۔ بہرحال رسم خط کے متعلق بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اور اُن کی تاویلیں اور توجیہات کی گئی ہیں مگر ایسی کتاب بھی نظر سے نہیں گذری جو تمام الفاظ خلاف معمول لکھے جانے کے وجوہ بتا سکے بنایا ہے تو صرف یہی بتایا ہے۔ کہ یُوں لکھنا چاہیئے۔ یہ نہیں بتایا کہ کیوں لکھنا چاہیئے۔ یہ بات رسم خط میں خاص طور سے یاد رکھنے کے قابل ہے کہ حرفِ الف کو بہت ہی کثرت سے گرایا گیا ہے۔ مثال کے لئے چند الفاظ کی طرف خاص توجہ دلائی جاتی ہے۔

عـ۱ یا حرفِ ندا مشہور ہے تمام قرآن مجید میں اس غریب کا (الف) کہیں نہیں لکھا جاتا۔ حرف (یے) کو منادیٰ کے ساتھ ملا کر اُس پر کھڑا زبر دے دیا جاتا ہے۔ یَا مَرْیَمُ کو قرآن مجید میں یُوں لکھا جائے گا۔ یٰمَرْیَمُ۔ یَا مُوْسٰی یا رَبِّ قرآن مجید میں یُوں لکھا جائیگا۔ یٰرَبِّ ؞

عـ۲ صیغہ اسم فاعل جمع مذکر اگر تین مرتبہ یا زیادہ قرآن مجید میں آیا ہو تو خواہ مرفوع ہو یا منصوب ہو یا مجرور۔ بہرحال اُس کا الف گرا دیا جائیگا۔ مثلاً قَاعِدُوْنَ قرآن مجید میں قٰعِدُوْنَ لکھا جائیگا۔ دَاخِلُوْنَ قرآن مجید میں یُوں لکھا جائے گا دٰخِلُوْنَ

شمع قرأۃ اور خلاصۃ الرسوم کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوا کہ جمع مذکر سالم کا الف علی العموم گرا ہی دیا جاتا ہے۔ سوائے اُن مقامات کے جہاں الف کے آگے (ہمزہ) ہو یا (واؤ) ہو یا (ہ) ہو جیسے فَآئِزُوْنَ۔ غَآئِبِیْنَ۔ قَآئِلُوْنَ۔ غَاوُوْنَ حالانکہ اس کی دُوسری صورت غٰوِیْنَ لکھی جاتی ہے۔ اگر الف کے آگے اور واؤ نون یا ین سے پہلے فقط حرف (ل) ہو تو خواہ وہ مشدد ہو یا تنہا۔ بہرصورت وہ الف باقی رہیگا۔ جیسے ضَآلُّوْن یا ضَآلِّین یا عَالِین اور قَالِین ؞

عـ۳ جمع مؤنث سالم کے بھی کل الف گرا دئے جائیں گے۔ جیسے الصالحات کو قرآن مجید میں یوں لکھا جائے گا:۔ وَالصّٰلِحٰتُ۔ قٰنِتٰتٌ۔ حٰفِظٰتٌ۔

عـ۴ صیغہ تثنیہ یا جمع متکلم ماضی کے آگے جہاں ضمیر متصل منصوب واقع ہوئی ہے۔ وہاں اس ضمیر کو ملا کر لکھا جاتا ہے اور الف گرا دیا جاتا ہے۔ جیسے اٰتَیْنَاهُمْ۔ قرآن مجید میں یُوں لکھا جائیگا۔ اٰتَیْنٰهُمْ۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قرآن مجید میں یُوں لکھا جائیگا۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ۔

عـ۵ واؤ جمع یا واؤ مفرد مضارع کے بعد ایک الف علی العموم لکھا جاتا ہے مثلاً فَعَلُوْا قَالُوْا یَدْعُوْا۔ اس قاعدہ سے چار لفظ مستثنیٰ ہیں۔ جَآءُوْ۔ بَآءُوْ۔ فَآءُوْ۔ عَتَوْ۔

عـ۶ اگر واؤ جمع یا واؤ مفرد مضارع کے آگے ضمیر متصل منصوب آ جائے گی تو الف نہ لکھا جائے گا۔ ظلموْنا یَدْعُوْكَ ؞

عـ۷ جہاں دو واؤ اس طرح ہوں گے کہ پہلے پر پیش ہو اور دُوسرے پر جزم تو ایک واؤ لکھی جائے گی۔ اور اُلٹا پیش لکھ دیا جائے گا۔ جیسے داوُوْدُ اور قرآن مجید میں یُوں لکھا جائیگا۔ دَاوٗدُ ؞

عـ۸ اگر (یے) دو ہوں گے اس طرح کہ پہلی کو زیر ہو اور دوسری کو جزم تو وہ ایک ہی یے سے لکھی جائے گی۔ اور یے

کے نیچے کھڑا زیر دے دیا جائے گا۔ مثلاً یَسْتَحْيِي کو قرآن میں یُوں لکھا جائے گا یَسْتَحْيِ ۔

۹ لفظ اللیل۔ للذی۔ الذین۔ اللّتی۔ الاتی وغیرہ ایک (ل) سے لکھے جائیں گے۔ اور اس پر تشدید ہوگی جیسے الّیل۔ الّذی۔ الّذین۔ الّتي۔ الّتي ۔

۱۰ ہمزہ ساکن اگر کسی کلمہ کے بیچ میں ہو یا آخر میں تو اس سے پہلے والا حرف اگر مفتوح ہو تو ہمزہ الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے اور اُس پر جزم ہوتی ہے۔ جیسے یَأْمُرُ۔ یَأْلَمُوْنَ اور اگر اس سے پہلا حرف مضموم ہو تو ہمزہ واؤ پر لکھا جائیگا۔ جیسے یُؤْمِنُوْنَ اور اگر ہمزہ متحرک ہو تو وہ کلمہ کے اوّل میں بھی آتا ہے اور اوسط میں بھی اور آخر میں بھی۔ اول کلمہ میں تو وہ الف کی ہی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ جیسے لفظ اَمْرٌ۔ اِبْرَاهِيْمُ۔ گو اس سے پہلے کوئی حرف ملا ہوا ہو جیسے بِأَيِّ۔ سَأَصْرِفُ۔ مگر جب دو مفتوح ایک جگہ جمع ہو جائیں تو پہلے کو ہمزہ کی صورت میں لکھیں گے اور دوسرے کو الف کی صورت میں۔ جیسے ءَاَنْتُمْ۔ اور اگر پہلا مفتوح ہو اور دوسرا مکسور تو اس کی بھی یہی صورت ہوگی کہ پہلا ہمزہ لکھا جائیگا۔ اور دوسرا الف جیسے ءَاِنَّا۔ ءَاِذَا۔ ءَاِنَّكَ۔ وَاَئِنَّكُمْ تمام قرآن مجید میں یُوں لکھا جاتا ہے۔ اور اَئِنَّا۔ اَئِفْكًا سورۂ والصفت میں اس صورت سے لکھے گئے ہیں۔ آئمہ تمام قرآن مجید میں اسی صورت سے لکھا جاتا ہے اور سورۂ النمل میں اَئِنَّا اس صورت کا لکھا گیا ہے۔ اور اَئِذَا سورۃ الواقعہ اس صورت سے لکھا گیا ہے اور سورۃ الشعرا میں اَئِنَّ اس صورت میں لکھا ہے اور سورۂ یٰسٓ میں اَئِن اس صورت سے لکھا گیا ہے۔ اور اگر پہلا ہمزہ مفتوح اور دوسرا مضموم ہو تو پہلا الف کی صورت میں لکھا جائیگا۔ اور دوسرا ہمزہ واؤ پر لکھا جائے گا۔ جیسے اَؤُنَبِّئُكُمْ اور اَؤُنْزِلَ اور سورۃ القمر میں ءَاُلْقِيَ اس کے خلاف لکھا گیا ہے۔ اور جو ہمزہ متحرک کلمہ کے بیچ میں آتا ہے اُس کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں۔ یا تو اُس سے پہلے والا حرف ساکن ہوگا یا متحرک ہوگا اور اگر اُس سے پہلا ساکن ہو اور وہ الف نہ ہو تو ہمزہ ہمیشہ ہمزہ کی صورت میں لکھا جائیگا۔ جیسے یَسْئَلُ اور اگر پہلے الف ساکن ہو اور ہمزہ پر زبر ہو تو خالی ہمزہ لکھا جائیگا۔ اور اگر زیر ہے تو یے کے شوشہ پر ہمزہ لکھا جائیگا۔ اور اگر پیش ہے تو واؤ پر ہمزہ لکھا جائیگا جیسے جَآءَ اَلْغَآئِطِ۔ جَزَآؤُا۔ اور اگر ہمزہ متحرک سے پہلے کا حرف متحرک ہے۔ تو اگر اُس پر زبر ہوگا۔ اور ہمزہ پر بھی زبر ہوگا تو ہمزہ الف کی صورت میں لکھا جائیگا۔ جیسے سَأَلَ اور اگر خود ہمزہ پر زبر ہو اور اس کے پہلے حرف پر زیر ہو تو ہمزہ یے کے شوشہ پر لکھا جائیگا۔ شَانِئَكَ اور اگر ہمزہ پر پیش ہو اور اُس سے پہلے حرف پر خواہ زبر ہو یا پیش دونوں صورتوں میں ہمزہ واؤ پر لکھا جائے گا جیسے یَذْرَؤُكُمْ جیسے اِنِ امْرُؤٌا المختصر یہ تو چند قاعدے اور جو کچھ اُن سے مستثنیٰ تھے وہ لکھے گئے مگر بہت سے الفاظ کے لئے رسمِ خط خلاف قیاس و قواعد جاری ہے۔ مجملاً بعض کا ذکر لکھا جاتا ہے۔ جیسے لفظ کتاب تمام قرآن مجید میں کِتٰب لکھا جاتا ہے سوائے چار جگہ کے۔ ایک سورۂ رعد ع۶ میں دوسرے سورۃ الحجر ع ۱۔ تیسرے سورۃ الکہف ع ۴۔ اور چوتھے سورۃ النمل ع ۱۔ اور لفظ رحمت سات جگہ اور لفظ نعمت گیارہ جگہ اور لفظ سُنت پانچ جگہ۔ اور لفظ امرأت سات جگہ اور لفظ کلمت پانچ جگہ اور لفظ لعنت دو جگہ اور لفظ معصیت دو جگہ اور لفظ شجرت ایک جگہ اور لفظ قرّت ایک جگہ۔ اور لفظ ثمرت ایک جگہ اور بقیّت ایک جگہ اور لفظ جنت ایک جگہ۔ اور لفظ بیّنت

Marfat.com

ایک جگہ اور لفظِ جہالت ایک جگہ۔ اور لفظ فطرت ایک جگہ اور لفظ ابنت ایک جگہ لمبی ت سے لکھے گئے ہیں اور یہی الفاظ باقی جتنی جگہ آئے ہیں سب جگہ گول ۃ سے لکھے گئے ہیں وجہ اس کی غالباً اختلاف قرأت معلوم ہوتی ہے۔ کہ کسی نے کلمۃٌ پڑھا ہے اور کسی نے کلمٰتٌ۔ علٰے ہٰذا القیاس لفظ اِن لّا کو کہیں تو نون کے ساتھ لکھا ہے اور کہیں نون کو اُڑا دیا اور یوں لکھ دیا اِلّا۔ یہی برتاؤ مِنْ مّا کے ساتھ کیا گیا ہے کہ کہیں تو اصلی حالت پر رکھا اور کہیں یوں لکھ دیا مِمّا۔ یہی حالت عَنْ مّا کی ہے۔ سورۃ الاعراف میں تو یوں ہی رہنے دیا۔ لیکن اور بہت سی جگہ یوں لکھ دیا عَمّا یہی کیفیت اِنْ مّا کی ہے کہ سورۂ رعد میں تو اصلی حالت پر لکھا۔ لیکن اور باقی جگہ اِمّا لکھ دیا۔ لفظ اِنْ لَّمْ یہ سب جگہ تو باقاعدہ لکھا لیکن سورۂ ھود میں اس کا نون اُڑا دیا اور اِلَّمْ لکھ دیا۔ یہی حالت اَنْ لَّنْ۔ یہ سب جگہ تو یونہی لکھا مگر سورۃ الکھف میں اس کا نون اُڑا دیا۔ اور اَلَّنْ لکھ دیا۔ اور سُنیئے عَنْ مَّنْ سورۂ نور اور سورۂ نجم میں تو اس طرح لکھا ہے۔ باقی اور سب جگہ عَمَّنْ لکھ دیا۔ اور لفظ اَمْ مَّنْ چار جگہ تو اسی طرح لکھا باقی اور سب جگہ اَمَّنْ لکھ دیا۔ فِیْ مَا گیارہ جگہ تو اسی طرح لکھا گیا ہے اور باقی اور سب جگہ فِیْمَا لکھ دیا ہے۔ اَیْنَ مَا بہت جگہ تو اس صورت میں ہے مگر تین جگہ ملا کے لکھا گیا۔ یوں اَیْنَمَا۔ اور مزہ یہ ہے کہ جہاں معنی کا تقاضا ہے کہ اَیْنَ الگ ہو اور مَا الگ ہو وہاں تو ملا کے لکھا گیا ہے۔ اور جہاں معنی یہ چاہتے ہیں کہ اَیْنَمَا ملا ہوا لکھا جائے وہاں اَیْنَ الگ ہے اور مَا الگ ہے۔ دیکھو سورہ البقرۃ ع ۱۸۔ اور سورۂ آلِ عمران ع ۱۲۔ اور سورۂ مریم ع ۲۔ اور سورۂ الشعراء ع ۵۔ اور لفظ حَیْثُ مَا اسی صورت میں لکھا ہے۔ گو معنی کا تقاضا یہ ہے کہ یوں لکھا جائے۔ حَیْثُمَا (دیکھو پارہ ۲ ع ۲) اِنَّ مَا سورہ الانعام میں تو اسی شکل میں لکھا ہے۔ اور معنی کا بھی یہی تقاضا ہے۔ لیکن اور سب جگہ یوں لکھا ہے اَنَّمَا گو بعض جگہ معنی کا تقاضا یہ بھی ہو کہ الگ لکھا جائے۔ جیسے (دیکھو سورہ المرسلات رکوع ۱۔ اور لفظ اَنَّ مَا سورۃ الحج اور سورہ لقمٰن میں الگ الگ لکھا گیا ہے اور سب جگہ ملا ہوا ہے۔ گو بعض جگہ معنی یہ چاہتے ہیں کہ علیحدہ لکھا جائے۔ مثال کے لئے دیکھو (سورہ الانفال ع ۵) اور لفظ بِئْسَ مَا دو جگہ ملا ہوا لکھا جاتا ہے (دیکھو سورہ البقرۃ ع ۱۱) اور (سورۃ الاعراف ع ۱۸) حالانکہ دونوں جگہ معنی یہ چاہتے ہیں کہ الگ الگ لکھا جائے لفظ کُلَّ مَا سورۂ ابرٰھیم میں تو اسی صورت سے لکھا ہے اور سب جگہ یوں لکھا ہے کُلَّمَا اور لفظ لِکَیْلَا۔ چار جگہ ملا ہوا لکھا ہے اور باقی سب جگہ الگ الگ یوں لکھا ہے۔ لِکَیْ لَا۔ یَوْمَ هُمْ سورۂ مومن اور سورۂ ذاریات میں تو اسی طرح لکھا ہے اور باقی سب جگہ یوں ملا کر لکھ دیا ہے۔ یَوْمَهُمْ۔ اور لفظ فَمَالِ چار جگہ تو اسی طرح الگ الگ لکھا ہے۔ اور باقی سب جگہ لِ آیندہ لفظ کے ساتھ ملا کر لکھا ہے ؞

ع ۱۱ جو یے کسی لفظ کے اوّل یا بیچ میں آئی ہے اُس کے نقطے ہر جگہ دئے گئے ہیں۔ مگر جو یے کسی کلمہ کے آخر میں واقع ہوئی ہے۔ اگر وہ پوری پڑھی جاتی ہے تو اُس کے نقطے دئے ہیں اور اگر وہ پڑھی نہیں جاتی ہے تو نقطے نہیں لکھے گئے۔ جیسے کُوْنِیْ بَرْدًا۔ فِی الْحَرْثِ۔

ع ۱۲ نون تنوین جب ساکن لکھنے میں نہیں آتا بلکہ دو پیش۔ دو زیر یا دو زبر سے ظاہر کیا جاتا ہے مگر دو زبر لکھنے کی صورت میں ایک الف اُس کے آگے ضرور لکھا جاتا ہے۔ مگر اس سے دو حرف مستثنےٰ ہیں۔ ایک تو ہمزہ اور ایک گول

ہ۔ مگر جب نون تنوین کو حرکت دی جائے تو اُس کے لئے قاعدہ یہ ہے کہ بجائے دو زبر دو زیر یا دو پیش کے ایک زبر اور ایک زیر یا ایک پیش لکھا جائے گا اور ایک چھوٹا سا نُون مع زیر اُس حرف کے آگے لکھ دیا جائے گا۔ بِزِیْنَۃِ نِ الْکَوَاکِبِ۔ دُھْبَانِیَّۃَ نِ ابْتَدَعُوْھَا۔ قَدِیْرُنِ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ ٭

۱۳۔ نُون ساکن خواہ معمولی ہو خواہ نُون تنوین جب اُس کے آگے حرف (ب) واقع ہوگا خواہ اُسی کلمہ میں خواہ دُوسرے کلمہ میں تو وہ نون میم کی آواز دے گا۔ اور اس بات کے اظہار کے لئے ایک چھوٹا میم لکھ دیا جاتا ہے۔ جیسے مِنَ الْاَنْبَاءِ۔ جَزَاءً م بِمَا ٭

۱۴۔ یَرْمَلُوْنَ۔ یہ گنتی میں چھ حروف ہیں۔ اگر نُون ساکن کے بعد ان میں سے کوئی حرف آتا ہے تو نون اپنی آواز کھو دیتا ہے اور بجائے نُون کے جو حرف اگلا ہو وہ بولا جاتا ہے۔ اِس لئے اُس پر ایک تشدید لکھی جاتی ہے۔ خواہ وہ نُون ساکن معمولی ہو یا نون تنوین۔ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا۔ بَشَرًا مِّثْلَنَا۔ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ٭

۱۵۔ مد دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک مدِ واجب اور ایک مدِ مسنُون۔ قلمی قرآنوں میں مدِ واجب کو سیاہ لکھا جاتا ہے اور مدِ مسنون کو سُرخ۔ مطبوعہ قرانوں میں مدِ واجب کو پرکار کر دیا جاتا ہے اور مسنون ہمین رکھ دیا جاتا ہے۔ مدِ واجب لکھنے کے موقعہ چار ہیں۔ الف[1] ساکن سے پہلے حرف پر زبر ہو۔ اور الف کے بعد اُسی کلمہ میں ہمزہ متحرکہ ہو جیسے (الف) قَآئِلُ جَآءُوْ (ب[2]) واؤ سے پہلے حرف پر پیش ہو اور واؤ ساکن سے پہلے اُسی کلمہ میں ہمزہ متحرکہ ہو تو اُس واؤ پر بڑا مد لکھا جائے گا۔ جیسے یَسُوْٓءُ۔ (ج[3]) یے ساکن سے پہلے حرف پر زیر ہو اور اُسی کلمہ میں ہمزہ متحرکہ ہو تو یے پر بڑا مد لکھا جائے گا۔ جیسے بَرِیْٓءٌ۔ (د[4]) اگر الف سے پہلے حرف پر زبر ہو اور اُس کے آگے اُسی کلمہ میں حرف مشدد ہو۔ تب بھی الف پر مدِ واجب لکھا جائیگا۔ جیسے اَلْعَآدِّیْنَ۔ اور مدِ مسنون کے موقع تین ہیں (الف[5]) جب الفِ ساکن آخر کلمہ میں واقعہ ہو۔ اور اُس سے پہلے حرف پر زبر ہو اور دوسرا کلمہ ہمزہ متحرکہ سے شروع ہو تو الف پر مدِ مسنون لکھا جائیگا جیسے لَآ اِلٰہَ (ب[2]) کلمہ کے آخر میں واؤ ساکن ہو اور اُس سے پہلے حرف پر پیش ہو اور آیندہ کا کلمہ ہمزہ متحرکہ سے شروع ہوتا ہو۔ تو اُس واؤ پر مدِ مسنون لکھا جائیگا۔ جیسے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا۔ (ج[3]) کلمہ کے آخر میں یے ساکن واقعہ ہو اور اس کے پہلے حرف کو زیر ہو اور آیندہ کا کلمہ ہمزہ متحرکہ سے شروع ہوتا ہو تو اُس یے پر مدِ مسنون لکھا جائے گا۔ جیسے یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ہمزہ متحرکہ اگر اُسی کلمہ کا جزو ہوتا ہے تو ہمزہ کی صورت میں لکھا جاتا ہے جیسے الدُّعَآءَ اور اگر لفظ کے شروع میں ہوتا ہے تو الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ جیسے اَنْتَ ٭

(نوٹ[1] متعلق مدِ واجب) لفظ مَلَاۡءِ۔ تمام قرآن مجید میں جہاں اس صورت سے لکھا ہے اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے۔ کیونکہ اس کا الف فقط لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا ٭

(نوٹ[2] متعلق مدِ مسنون) لفظ اَنَا اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے یعنے اگر اس کلمہ کے بعد کوئی کلمہ ہمزہ متحرکہ سے شروع ہو تو اَنَا کے الف پر مدِ مسنون نہ لکھا جائیگا جیسے اَنَا اَکْثَرُ مِنْکَ ٭

(نوٹ[3]) بعضے الف محض رسم خط کے طور پر لکھے ہیں اس لئے اُن پر بھی مدِ مسنون نہیں دیا جاتا۔ وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَی اللّٰہِ

Marfat.com

ع۱۶ تنوین رسم کے ساتھ مخصوص ہے۔ مگر خلیفہ سوم کی ذاتی جہالت یا ان کے کسی کاتب کی حماقت سے اُن کے زمانہ میں دو جگہ فعل پر بھی تنوین فتحی لکھ دی گئی۔ یعنے بجائے نون خفیفہ کے تنوین لکھی گئی۔ مابعد والوں نے اُس غلطی کو تبرکاً داخل رسم خط کر دیا۔ (۱) وَلَيَكُونًا مِّنَ الصّٰغِرِينَ (دیکھو صفحہ ۵۷۴ سطر ۱) حالانکہ باقاعدہ یوں ہونا چاہیئے تھا وَلَيَكُونَنْ مِّنَ الصّٰغِرِينَ۔ (۲) لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ (دیکھو صفحہ ۹۱۴ سطر ۱) حالانکہ لکھنا یوں چاہیئے تھا۔ لَنَسْفَعَنْ بِالنَّاصِيَةِ ۔

ع۱۷ لفظ كَاَيِّنْ سات جگہ قرآن مجید میں آیا ہے اور سب جگہ بجائے نون تنوین کے معمولی نون سے لکھا گیا ہے۔ یعنی یُوں لکھا گیا ہے كَاَيِّنْ ۔

ع۱۸ لفظ صَلٰوةٌ علی العموم تمام قرآن مجید میں اسی صورت سے لکھا گیا ہے۔ مگر جہاں مُضاف ہے اور ضمیر متصل مضاف الیہ۔ وہاں یوں لکھا گیا ہے۔ صَلَاتِيْ یا صَلَاتِهِمْ۔ صَلَاتِكَ مگر دو جگہ اس کے خلاف لکھا ہے۔ ایک سورۂ توبہ کے ع۱۳ میں اور ایک سورۂ ھود کے ع۸ میں وہاں یوں لکھا ہے۔ صَلٰوتُكَ وجہ اس کی یہ ہے کہ بعض قاریوں نے اُس کو واحد پڑھا ہے۔ یعنی صَلٰوةٌ بعض نے جمع پڑھا ہے صَلَوٰت ۔

ع۱۹ حیوٰة تمام قرآن مجید میں اسی صورت سے لکھا گیا ہے مگر جہاں جہاں ضمیر متصل کی طرف مضاف کیا گیا ہے۔ وہاں یوں لکھا ہے۔ حَيَاتُنَا ۔

ع۲۰ عُلَمٰٓؤُا۔ تمام قرآن مجید میں دو جگہ آیا ہے مگر اِس صورت سے نہیں لکھا گیا ہے۔ یُوں لکھا ہے۔ عُلَمٰٓؤُا۔ لفظ نشآء تمام قرآن مجید میں اسی طرح لکھا ہے۔ سوائے ایک جگہ کے یعنے سورۂ ھود کے ع۸ میں لکھا ہے۔ نَشٰٓؤُا لفظ اَوْلِيَآءُ جہاں تنہا آیا ہے اسی صورت میں لکھا ہے مگر جہاں ضمیر متصل ھُمْ اور کُمْ کے ساتھ مضاف ہوا ہے وہاں بے الف کے لکھا گیا ہے۔ اَوْلِيٰٓـِٕهِمْ۔ اَوْلِيٰٓـِٕكُمْ۔ مگر ھُمْ کے ساتھ مضاف ہوا ہے تو ہمزہ بلا شوشہ لکھا گیا ہے۔ اور جب کُمْ کے ساتھ مضاف ہوا ہے۔ تو ہمزہ شوشہ پر لکھا گیا ہے اور ضمیر واحد مذکر کی طرف مضاف ہوا تو دونوں صورتوں سے لکھا گیا۔ اَوْلِيَآءُ۔ اَوْلِيٰٓؤُهٗ ۔

ع۲۱ لفظ بَلٰٓؤُا سب جگہ اسی صورت سے لکھا گیا ہے مگر دو جگہ نہیں لکھا گیا ہے۔ اور یُوں لکھا ہے۔ بَلٰٓؤُا ۔

ع۲۲ حرف جار عَلٰی اسی صورت سے لکھا گیا ہے اور فعل ماضی صیغہ واحد مذکر غائب عَلَا یُوں لکھا گیا ہے ۔

ع۲۳ لفظ اِبْنَ۔ اُمَّ سورۃ الاعراف ع۱۸ میں اسی صورت سے لکھا ہے اور سورۂ طٰهٰ کے ع۵ میں یُوں لکھا ہے۔

بقیہ نوٹ ۳۵:۔ تُحْشَرُوْنَ ٥ (دیکھو صفحہ ۳۱ سطر) اس میں لَاِلَى اللّٰهِ میں ایک الف بوجہ رسم خط کے زائد لکھا گیا ہے۔ اسی وجہ سے لَا پر مدِ مسنون نہیں لکھا جاتا۔ اگر مد مسنون لکھ دیا جائے تو معنی آیت کے بدل جائیں گے یعنے موجودہ صورت میں تو معنی یہ ہیں (اگر تم ویسے ہی مر گئے یا قتل کر دیے گئے تو بھی خدا کے حضور میں محشور کئے جاؤ گے) اور اگر الف پر مد مسنون لکھ دیا جائے تو معنی یہ ہو جائیں گے (اگر تم ویسے ہی مر گئے یا قتل کر دیے گئے تو خدا کے حضور میں محشور نہ کئے جاؤ گے۔ لَاَاذْبَحَنَّهٗ۔ اس میں بھی ایک الف بوجہ رسم خط کے زائد لکھا گیا ہے۔ اسی وجہ سے لَا پر مدِ مسنون نہیں لکھا جاتا ہے اگر مد مسنون لکھ دیا جائے تو معنی بدل جائیں گے یعنے موجودہ صورت میں تو یہ معنی ہیں (میں اس کو ضرور ذبح کر ڈالوں گا) اور اگر الف پر مد مسنون لکھ دیا جائے تو معنی یہ ہو جائیں گے۔ میں اُس کو ہرگز ذبح نہ کروں گا ۔

Marfat.com

یَبْنَؤُمَّ ؕ

۲۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا نام تمام قرآن مجید میں ۶۲ مقام پر آیا ہے۔ از انجملہ ۱۵ جگہ سورۃ البقرہ میں اور ۴۷ جگہ دُوسری سورتوں میں۔ مگر رسم خط یہ مقرر ہے۔ کہ سورۃ البقرہ میں یُوں لکھا جاتا ہے۔ اَبْرٰھٖمَ اور مابعد اور سورتوں میں اِبْرٰهِيْمَ ؕ

بارھواں مقدمہ

علم تجوید یعنی مخارج حروف کا بیان طرز ادا اور اُس کے یاد کرنے کے فوائد۔ قرآن مجید میں جتنی علامتیں اور رموز اوقاف وغیرہ لکھے جاتے ہیں اُن سب کا حل۔

باب اوّل۔ دربیان علم تجوید و فوائد علم تجوید :۔

علم تجوید سے واقف ہونا۔ اُس کا سیکھنا اُس پر عمل کرنا واجب ہے۔ اس لئے کہ واجب کے مقدمات بھی واجب ہوتے ہیں۔ مثلاً نماز پڑھنا واجب ہے تو طہارت جو نماز کا مقدمہ ہے وہ بھی واجب ہے۔ اسی طرح نماز میں سورۂ حمد اور ایک سورہ کا پڑھنا واجب ہے جو تجوید جو اُس کا مقدمہ ہے وہ بھی واجب ہے۔ اس لئے کہ علم تجوید سے حروف کا صحیح ادا کرنا آجاتا ہے اور جب تک حروف کو صحیح ادا نہ کیا جائے معنے کے اس قدر بدل جانے کا اندیشہ ہے۔ کہ بجائے عبادت کے کفر لازم آجائیگا۔ مثلاً درود شریف میں یہ الفاظ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ۔ اس کے معنی یہ ہوئے (یا اللہ تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمت بھیج) اگر کوئی شخص اب صاد کو صحیح ادا نہ کرے بلکہ بجائے صاد کے سین اس کی زبان سے نکلے اور وہ یوں کہے۔ اَللّٰھُمَّ سَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ تو اُس کے یہ معنی ہونگے (یا اللہ تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر تلوار کھینچ لے)۔ یا جیسے بعض مسلمان حرف ضاد کو اُدبدا کر بصورت دال ادا کرتے ہیں تو اس سے معنی کچھ سے کچھ ہو جاتے ہیں ضلالت کے ایک معنی ہیں گمراہی اب اگر اس کو دلالت پڑھا جائے تو معنے بالکل اُلٹے ہوں گے۔ کیونکہ دلالت کے معنی ہیں راہبری اور رہنمائی۔ سورۂ الحمد کے جو آخر میں آیا ہے۔ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ خداوندا ہم کو گمراہوں کی راہ سے بچائیو۔ جب یُوں ادا کیا۔ وَلَا الدَّآلِّيْنَ تو اب اس کے یہ معنی ہوگئے کہ اے خداوندا ہم کو راہنماؤں کی راہ پر چلنے سے بچائیو۔ علم تجوید کا ذکر چند فصلوں میں لکھا جاتا ہے۔

پہلی فصل۔ مخارج حرُوف کا واضح بیان

کل حرُوف تہجی گنتی میں اونتیس ۲۹ ہیں اور اُن کے مخرج سترہ ۱۷ ہیں۔

Marfat.com

پہلا مخرج جوف ہے۔ یعنے زبان اور تالو کے بیچ کا خلا جس کو کوّا بھی کہتے ہیں۔ حروف مدّہ تین ہیں اور تینوں اسی مخرج سے نکلتے ہیں۔ الف ساکن جس سے پہلے حرف پر زبر ہو۔ دوسرے واؤ ساکن جس سے پہلے حرف پر پیش ہو۔ تیسرے یائے ساکن جس سے پہلے حرف کو زیر ہو۔ ان کو مدّہ کہتے ہیں۔ یہ تینوں جوف سے نکلتے ہیں جیسے مَا۔ فُوْ۔ فِیْ۔ اگر واؤ یا یائے کے پہلے زبر ہو تو اُس واؤ اور یائے کو لین کہتے ہیں۔ جیسے لفظ۔ قَوْم۔ بَیْنَ +

دوسرا مخرج۔ دونوں ہونٹوں کا کنارہ ہے۔ حرف ب حرف م اور حرف و جبکہ مدّہ نہ ہو تینوں اس مخرج سے نکلتے ہیں۔ ب اور م کے ادا کرنے میں دونوں ہونٹ مل جاتے ہیں اور واؤ کے ادا کرنے میں اوپر نیچے ہو جاتے ہیں۔

تیسرا مخرج۔ نیچے کے ہونٹ کا پیٹ اور اوپر کے دونوں دانتوں کا سرا ان سے حرف ف نکلتا ہے یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ حروف ب۔ ف۔ م اور و میں یہ سب باریک ہیں۔ اور تینوں حروف مدّہ اپنے سے پہلے حرف کے تابع ہوتے ہیں یعنے اُن سے پہلے کا حرف پُر ہوگا۔ تو وہ بھی پُر ادا کیئے جائیں گے۔ اور اگر پہلے کا حرف باریک ہوگا تو وہ بھی باریک ادا کیئے جائیں گے۔ جیسے طور اور طین۔ اور سوء اور سیٔ ۔

چوتھا مخرج۔ اوپر والے دانتوں کے سامنے کی جڑ اور زبان کی پتلی نوک حروف ت ۔ دال اور طوئے یہاں سے نکلتے ہیں۔ ازانجملہ تؔ اور دؔ باریک ہیں اور طؔ پُر

پانچواں مخرج۔ زبان کے سرے کا بلندی کی طرف مائل ہونا اور اوپر کے دانتوں کا نیچے کا حصّہ حروف ث۔ ذ اور ظ یہاں سے نکلتے ہیں۔ ان میں سے ث اور ذ باریک ہیں اور ظ پُر ۔

چھٹا مخرج۔ زبان اور تالو کا بیچ ہے جیم۔ شین اور یائے لین اس سے نکلتے ہیں۔ ج اور یے تو باریک ہیں اور ش پھیلوان ۔

ساتواں مخرج۔ زبان کا کنارہ ہے۔ جبکہ اوپر کے دانتوں کے مسوڑھوں سے مل جائے۔ ر اس سے نکلتی ہے۔ یہ حرف پُر بھی پڑھا جاتا ہے اور باریک بھی۔ اس کے احکام کا بیان آگے آئیگا۔

آٹھواں مخرج۔ زبان کا کنارہ اور اوپر کے آٹھ دانتوں کے مسوڑھے یعنے چار سامنے کے دانت اور دو اِدھر اُدھر کی کچلیاں اور دو اِدھر اُدھر کی داڑھیں۔ ل یہاں سے نکلتا ہے۔ سوائے لفظ اللہ کے جبکہ وہ پُر پڑھا جاوے اور یہ پُر جب پڑھا جائیگا کہ اس لفظ کے اوّل حرف پر زبر ہو یا پیش ہو۔

نواں مخرج۔ زبان کا کنارہ ہے اور اوپر کے مسوڑھوں کی وہ جگہ جو ر اور ل کے مخرج کے بین بین ہے یہاں سے وہ ن ساکن نکلتا ہے جس کو ظاہر کیا جاوے۔ اور نون متحرک بھی نکلتا ہے۔ اور ن حرف باریک ہے

دسواں مخرج۔ زبان کا سرا اور نیچے والے دانتوں کا سرا ہے۔ ز۔ س اور ص یہاں سے نکلتے ہیں۔ ان میں سے ز اور س باریک ہیں اور ص پُر ۔

گیارھواں مخرج۔ زبان کی نوک کا پہلو ہے جبکہ ڈاڑھوں سے ملے۔ اس سے حرف ض نکلتا ہے۔ یہ حرف بھی پُر ہے۔

Marfat.com

بارھواں مخرج - زبان کا انتہائی حصہ ہے جو حلق سے ملا ہوا ہے - ق اس سے نکلتا ہے - یہ حرف بھی پُر ہے ۔

تیرھواں مخرج - زبان کا یہی آخری حصہ ہے مگر ق کے مخرج سے ذرا نیچا - ک وہاں سے نکلتا ہے - یہ حرف باریک ہے ۔

چودھواں مخرج - حلق کا اگلا حصہ ہے - خ اور غ دونوں وہاں سے نکلتے ہیں اور دونوں پُر ہیں ۔

پندرھواں مخرج - حلق کے بیچ کا حصہ ہے - ح اور ع دونوں وہاں سے نکلتے ہیں - اور یہ دونوں باریک ہیں ۔

سولھواں مخرج - حلق کا انتہائی حصہ ہے جو سینہ کی طرف ہمزہ اور ھ وہاں سے نکلتے ہیں - اور یہ دونوں باریک ہیں - مگر ہمزہ سخت اور ھ نرم ۔

سترھواں مخرج - ناک کی جڑ ہے - م اور ن جب مشدد ہوں یا مخفی پڑھے جائیں تو وہاں سے نکلتے ہیں - یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر کسی حرف کا مخرج معلوم کرنا ہو تو اُس سے پہلے ہمزہ مفتوحہ ملاؤ - مخرج معلوم ہو جائے گا - جیسے اَقْ - اَبْ ۔

دوسری فصل - حروف کی صفتیں جنکی رعایت بہت ہی ضروری ہے -

پہلی صفت ہے ہمس - یہ صفت دس حرفوں میں پائی جاتی ہے - اور وہ حروف مہموسہ کہلاتے ہیں اور وہ یہ ہیں - سْ - كْ - تْ - فْ - حْ - ثْ - هْ - شْ - خْ - صْ - ان کے ادا کرنے میں سانس چلنے سے ٹھہر جاتی ہے - جو حرف ان کی ضد ہیں وہ مجہورہ کہلاتے ہیں - لہٰذا دوسری صفت ہوئی - پھر اُن دس کے علاوہ اور جتنے حروف ہیں وہ سب مجہورہ ہیں - تیسری صفت ہے - شدت - شدیدہ حروف آٹھ ہیں - ءْ - جْ - دْ - تْ - طْ - بْ - قْ - كْ - ان کے علاوہ جتنے حروف ہیں وہ سب رخوہ ہیں - سوائے پانچ حروف کے جو بین بین کہلاتے ہیں - وہ یہ ہیں - لْ - نْ - عْ - مْ - رْ - چوتھی صفت ہے رخاوت - اُس کے حروف اُوپر کے حرفوں کو نکال کر اخذ کئے جا سکتے ہیں - پانچویں صفت ہے استعلاء - اس کے یہ معنی ہیں کہ جن حروف میں یہ صفت پائی جائے - ان کو ادا کرتے وقت زبان کا میلان اوپر کی طرف ہوتا ہے - لہٰذا وہ حروف مستعلیہ کہلاتے ہیں - وہ سات ہیں - قْ - ظْ - غْ - صْ - ضْ - خْ - طْ - چھٹی صفت ہے استفالہ یہ استعلیلہ کے ضد ہی مستعلیہ حرفوں کے علاوہ جتنے حروف ہیں سب مستفلہ ہیں - اور مطلب یہ ہے کہ ان کے ادا کرنے میں زبان نیچے کی طرف میلان کرتی ہے - ساتویں صفت ہے اطباق - جن حرفوں میں یہ صفت پائی جاتی ہے اُن کا تلفظ ادا کرتے وقت زبان اور تالو باقاعدہ اوپر نیچے ہو جاتے ہیں - حروف مطبقہ چار ہیں - صْ - ضْ - طْ - ظْ - آٹھویں صفت ہے انفتاح - یہ اطباق کی ضد ہے - جو حروف یہ صفت رکھتے ہیں - اُن کے ادا کرنے میں زبان کشادہ رہتی ہے - مطبقہ کو چھوڑ کر باقی سب حروف منفتحہ ہیں - نویں صفت ہے مقلقلہ جن حرفوں میں یہ صفت پائی جاتی ہے - وہ مقلقلہ کہلاتے ہیں وہ پانچ ہیں - قْ - طْ - بْ - جْ - دْ - ان کو مقلقلہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ اگر ساکن بھی ہوں تب بھی ان کے اظہار کے لئے اتنا زور لگانا پڑتا ہے کہ ایک طرح کی جنبش محسوس ہوتی ہے - دسویں صفت ہے استقرار - یہ مقلقلہ کی ضد ہے - پانچ

Marfat.com

حروف مقلقلہ ہیں تو باقی تیئیس ۲۳ حروف مستفرہ کہ ان کے سکون میں کوئی جنبش نہیں ہوتی۔ گیارہویں صفت ہے صفیر جو سیٹی بجانے کو کہتے ہیں۔ تین حرف ز۔ س۔ ص حروف صفیرہ ہیں کہ ان کے ادا کرنے میں سیٹی کی سی آواز آتی ہے۔ بارہویں صفت ہے جرس۔ یہ صفیر کی ضد ہے۔ اور باقی پچیس ۲۵ حروف جو حروف صفیرہ کے علاوہ ہیں وہ حروف جرسیہ کہلاتے ہیں۔ تیرھویں صفت ہے اِزلاق۔ اس کے معنی ہیں زبان کی تیزی۔ اور ہر چیز کا کنارہ جو حروف یہ صفت رکھتے ہیں وہ جلدی سے زبان اور ہونٹ کے کنارہ سے ادا ہو جاتے ہیں۔ اُن کا مجموعہ چھ حروف ہیں۔ فَ۔ رَ۔ مَ۔ نَ۔ لَ۔ بَ۔ یہ سب مُزلقہ کہلاتے ہیں۔ چودھویں صفت ہے اِصْمات اس کے معنی ہیں روکنا۔ تو حروف مُزلقہ کے خلاف بائیس ۲۲ حروف مصمتہ ہیں۔ کلام عرب میں کوئی کلمہ چار حرفی یا پنج حرفی ایسا نہیں ملیگا کہ اُس کے سب حروف مصمتہ ہوں۔ چہار حرفی یا پنج حرفی میں ایک نہ ایک حرف مُزلقہ ضرور شامل ہوگا۔ لہذا کلمۂ عسجد کو جس کے معنی ہیں سونا عجمی شمار کیا گیا ہے۔ پندرھویں صفت ہے استطالت۔ یہ صفت صرف ایک حرف ض میں پائی جاتی ہے کہ اُس کا مخرج سب سے زیادہ لمبا ہے اسی لئے وہ حرف مستطیل کہلاتا ہے۔ سولھویں صفت ہے قصر۔ یہ استطالت کی ضد ہے اور ض کے سوائے جتنے حروف ہیں سب قصیرہ کہلاتے ہیں یعنے اُن سب کا مخرج کوتاہ ہے۔ سترھویں صفت تفشّی ہے۔ یہ صفت بھی ایک حرف میں پائی جاتی ہے۔ وہ حروف تفشّی ش ہے کہ اس کے ادا کرنے میں ہوا سارے مُنہ میں بھر کر پھیل جاتی ہے۔ اس کے علاوہ جتنے حروف ہیں وہ غیر متفشّی ہیں۔ اٹھارہویں صفت علت ہے۔ جن حرفوں میں یہ صفت پائی جاتی ہے وہ حروف علت کہلاتے ہیں۔ وہ تین ہیں۔ وٗ۔ اٗ۔ یٗ۔ اُنیسویں صفت ہے صحت۔ یہ علت کی ضد ہے۔ اور تین حروف علت کے سوائے جو باقی پچیس ۲۵ ہے۔ وہ سب حروف صحیح ہیں۔ بیسویں صفت ہے۔ انحراف یہ صفت بھی صرف ایک حرف میں پائی جاتی ہے۔ وہ حرف منحرفہ ہے۔ ر۔ اس کے علاوہ جتنے حروف ہیں وہ سب ثابت کہلاتے ہیں۔ ر کو منحرفہ اس لئے کہتے ہیں کہ جب اس کا تلفظ کیا جاتا ہے تو یہ اپنے مخرج سے انحراف کر کے ل کے مخرج کے قریب پہنچ جاتی ہے۔

تنبیہہ ۱ ۔ ایک ایک حرف میں اُوپر کی بیان کی ہوئی صفتوں میں سے کئی کئی صفتیں جمع ہو سکتی ہیں۔ مگر وہ صفتیں جمع نہ ہو سکیں گی۔ جو ایک دوسرے کی ضد ہوں مثلاً یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک حرف مہموسہ بھی ہو اور مجہورہ بھی یا مُزلقہ بھی ہو اور مصمتہ بھی۔

تنبیہہ ۲ ۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ اٹھائیس حروف میں سے چودہ ۱۴ شمسی ہیں اور چودہ ۱۴ قمری۔ شناخت ان کی یہ ہے کہ جس حرف سے پہلے اَلْ عربی لایا جائے۔ اگر لام کی آواز باقی رہے۔ تو وہ حرف قمری سمجھا جائے گا۔ اور اگر لام کی آواز باقی نہ رہے بلکہ بجائے لام کے وہی حرف بولا جائے تو وہ حرف شمسی کہلائے گا۔ جیسے لفظ قمر سے پہلے اَلْ لگائیں۔ تو اُسے کہیں گے القمر یعنے لام اپنی آواز دیگا۔ لہذا حرف ق قمری ہوا۔ اور اگر لفظ نُور سے پہلے اَلْ لائیں۔ تو اِس کا تلفظ النّور یعنے لام لکھا تو گیا۔ لیکن پڑھا نہ گیا۔ لہذا نُون حرف شمسی کہلائے گا ۞

تیسری فصل حرف ر کے احکام :- ر پر جب پیش یا زبر ہو تو وہ پُر پڑھی جائے گی۔ اور جب زیر ہو تو باریک

Marfat.com

اور اگر ر ساکن ہو تب بھی اُس کا حکم یہی ہے۔ یعنے اس سے پہلے حرف پر پیش یا زبر ہو تو پُر پڑھی جائے گی۔ اور اگر اُس سے پہلے حرف کو زیر ہو تو باریک۔ یہ سکون بوجہ جزم کے ہو یا بوجہ وقف کے مگر حکم دونوں کا ایک ہی ہے۔ مگر جب ر ساکن سے پہلے یائے ساکن ہو اور یے سے پہلے کے حرف پر زبر ہو تو یہ ر باریک پڑھی جائے گی۔ جیسے خَیْر۔ اور جس ر ساکن کے پہلے حرف کو زیر ہو مگر اس کے بعد کا حرف مستعلیہ ہو تو وہ ر بوجہ حرف مستعلیہ کے پُر پڑھی جائے گی جیسے بِرْق اسی طرح یٖ سے پہلے حرف کا کسرہ اگر عارضی ہو تب بھی ر کو پُر پڑھنا چاہیئے۔ جیسے صِغر۔

چوتھی فصل۔ احکام نُون ساکن و نُون تنوین۔

یہ دونوں قسم کے نُون جب حروف تہجی کے ساتھ ملائے جائیں۔ تو چار حالتوں میں سے ایک حالت ضرور پیش آئے گی۔ پہلی حالت کا نام ہے ادغام اس کے یہ معنی ہیں کہ نُون ساکن یا نُون تنوین کے بعد جو حرف آئے۔ اُس میں مل جانا یہ حکم چھ حرفوں پر جاری ہوتا ہے وہ یہ ہیں:۔ یے۔ ر۔ م۔ ل۔ و۔ ن۔ ان چھ حرفوں میں سے جو حرف بھی نونِ ظاہری ساکن یا نونِ تنوین کے بعد واقع ہوگا تو وہ نونِ ساکن یا نون تنوین۔ ر اور ل میں تو بلا آواز غنّہ مل جائیگا۔ اور یے۔ ن۔ و اور م میں بہ آواز غنّہ ملے گا۔ بہ آوازِ غنّہ ملنے کے یہ معنی ہیں کہ بوئے نُون باقی رہے گی۔ مثلاً مِنْ رَبِّهِمْ۔ اس کو یُوں لکھا جائیگا۔ مِنْ رَّبِّهِمْ اور پڑھنے میں نُون کی آواز ر سے بدل جائیگی۔ غَفُوْرٌ۔ رَحِیْمٌ۔ اس قاعدہ کے بموجب یُوں لکھا جائیگا۔ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور پڑھنے میں نُون تنوین کی آواز ر سے بدل جائے گی۔ اگے ل کی مثال دیکھیئے۔ مِنْ لَدُنْهُ۔ اس قاعدہ کے بموجب یُوں لکھا جائیگا۔ مِنْ لَّدُنْهُ اور ن کی آواز ل سے بدل جائے گی۔ اسی طرح هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ اور نُون تنوین آواز ل سے بدل جائے گی۔ اب یے کی مثال ملاحظہ ہو مَنْ يَأْتِ اس قاعدہ کے بموجب یُوں لکھا جائیگا۔ مَنْ يَّأْتِ اور نُون ساکن کی آواز یے میں مدغم ہو جائے گی۔ لیکن بوئے نُون باقی رہے گی۔ اسی طرح عَلِيْمٌ۔ يُوْتِيْ۔ اس قاعدہ کے بموجب یُوں لکھا جائیگا۔ عَلِيْمٌ يُّوْتِيْ۔ و کی مثال دیکھئے مِنْ وَلِيٍّ وَلَا۔ اس قاعدہ کے بموجب یُوں لکھا جائے گا۔ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا اور نُون ظاہر اور نُون تنوین اپنے اپنے واؤ میں مل جائیں گے۔ لیکن آواز غنّہ باقی رہے گی۔ اس قاعدہ سے حرف خلف نے خلاف کیا ہے کہ وہ نُون ساکن کا جو واو اور یے سے پہلے آئے اُس کا بھی اظہار کرتا ہے۔ ن کی مثال ملاحظہ ہو عَنْ نَفْسٍ۔ اس قاعدہ کے بموجب یُوں لکھا جائے گا۔ عَنْ نَّفْسٍ اور ادا کرنے میں نُون ساکن بہ آواز غنّہ دوسرے نُون میں مدغم ہو جائے گا۔ اسی طرح حِطَّةٌ نَغْفِرْ اس قاعدہ کے بموجب یُوں لکھا جائے گا۔ حِطَّةٌ نَّغْفِرْ اور ادا کرنے میں نُونِ تنوین بہ آواز غنّہ نَغْفِرْ کے نُون میں مدغم ہو جائیگا۔ اب م کی مثال بھی ملاحظہ ہو۔ مِنْ مَالٍ۔ اس قاعدہ کے بموجب یُوں لکھا جائیگا۔ مِنْ مَّالٍ اور ادا کرنے میں نُون ساکن بہ آواز غنّہ م میں مدغم ہو جائے گا۔ اسی طرح صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ اس قاعدہ کے بموجب یُوں لکھا جائے گا۔ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور ادا کرنے میں نُون

Marfat.com

تنوین بہ آوازِ غنّہ م میں مدغم ہو جائے گا ؛

تنبیہہ ادغام کے لئے۔ یہ شرط یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ نونِ ساکن ایک کلمہ میں ہو اور جس حرف میں اُسے مدغم کیا جائے وہ دُوسرے کلمہ میں جیسا کہ اُوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے اگر دونوں ایک کلمہ میں ہوں گے تب ادغام جائز نہیں جیسے دُنیا یا قِنوانٌ کہ ان دونوں مثالوں میں نُونِ ساکن کے آگے یرملون کے حروف میں سے ی اور و موجود ہیں۔ مگر چونکہ کلمہ ایک ہی ہے۔ اس لئے حکم ادغام جاری نہیں ہو سکتا۔ بلکہ نُون کا اظہار واجب و لازم ہے ؛

دُوسری حالت کا نام اظہارِ نُونِ ساکن یا اظہارِ نُونِ تنوین اس کی یہ شرط ہے کہ اس کے بعد کوئی حرف حلقی آئے۔ حروف حلقی یہ چھ ہیں۔ ح۔ خ۔ ع۔ غ۔ ہمزہ۔ ہ۔ اب سب کی مثالیں دیکھئے۔ مِنْ حَكِيْمٍ۔ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ۔ اَلْمُنْخَنِقَةُ۔ عَلِيْمٌ۔ خَبِيْرٌ۔ مِنْ عَلَيٍّ۔ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ۔ مِنْ غِلٍّ۔ عَفُوٌّ غَفُوْرٌ۔ مَنْ اٰمَنَ۔ بَرِيْئَةً اَصَابَهَا۔ مِنْ هَادٍ۔ حُلِيَّةٌ هُوَ۔ یہ جو قاعدہ لکھا گیا۔ سب قاریوں کے نزدیک یکساں ہے ؛

تیسری حالت کا نام ہے ابدال۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ جہاں نُونِ ساکن کے بعد خواہ وہ نُون ظاہر ہو یا نُونِ تنوین جو اُس کے بعد حرف ب آئے تو نُون کی آواز م سے بدل جائے گی۔ مگر غُنّہ ضرور رہیگا۔ جیسے مِنْ بَعْدُ۔ یہ اس قاعدہ کے بموجب یُوں لکھا جائے گا۔ مِمْ بَعْدُ اور تلفظ میں بجائے نُون کے م بولا جائے گا۔ مگر نُون غُنّہ کی بو باقی رہیگی ؛

تنبیہہ ۱۔ یہ قاعدہ قرآن مجید میں تو سب قاریوں کے نزدیک مُسلّم ہے ہی بلکہ تمام عربی زبان میں بھی مانا گیا ہے انتہا یہی نہیں بلکہ فارسی و اُردو میں بھی۔ مثال کے لئے دیکھئے۔ آپ عنبر لکھتے ہیں اور عمبر پڑھتے ہیں۔ اسی طرح انبالہ لکھتے ہیں اور امبالہ پڑھتے ہیں ؛

تنبیہہ ۲۔ لفظ منبر عربی ہے۔ جس کا تلفظ اسی قاعدہ سے ممبر ہُوا اور اس کے معنی ہیں وہ بلند جگہ جس پر واعظ بیٹھ کر یا کھڑا ہو کر اپنا وعظ بیان کرے یا خطبہ سُنائے۔ یہ عربی لفظ ہے جس کی جمع بہ قاعدہ عربی منابر آتی ہے ہماری شامتِ اعمال ایک لفظ انگریزی میں بھی اسی تلفظ کا ہے۔ ممبر جس کے معنی ہیں شریک کار۔ زمانۂ حال کے بہت سے لوگ عربی زبان سے جاہل ہونے کے سبب منبر کو ممبر لکھ دیتے ہیں۔ اس صریح غلطی سے بچنا چاہیئے۔ ورنہ ویسا ہی واقعہ پیش آنے کا احتمال ہے۔ جیسے کسی شہر میں پیش آیا تھا۔ ایک نوجوان ذکر کر رہے تھے کہ فلاں ہال میں جلسہ ہوگا اور کئی سَو ممبر جمع ہوں گے۔ یہ سُن کر ایک بڑے بوڑھے آدمی نے جو عربی منبر سے تو واقف تھے۔ مگر انگریزی ممبر سے نا آشنا۔ یہ دریافت کیا کہ جب اس مکان میں منبر ہی منبر ہوں گے تو سامعین کہاں بیٹھیں گے ؛

چوتھی حالت کا نام ہے اِخفا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب نُونِ ساکن ظاہر یا نُونِ تنوین ہو اور اُس کے بعد باقی حرفوں میں سے کوئی حرف آئے تو اُس کو مخفی کر کے پڑھنا چاہیئے۔ مخفی کے یہ معنی ہیں کہ اُس کا تلفظ اظہار اور ادغام کے بین بین ہو۔ اِخفا کی حالت میں آوازِ غُنّہ لازم ہے اور فرق اِخفا اور ادغام میں یہ ہے کہ حالت ادغام میں غُنّہ کے بعد جو حرف ہوتا ہے اُس کو کھینچ کر پڑھا جاتا ہے اور حالت اِخفا میں غُنّہ کے بعد جو حرف ہو وہ نہیں کھینچا جاتا۔ مثالیں ملاحظہ ہوں۔ اَنْتَ۔ جَنّٰتٍ۔ تَجْرِيْ۔ اُنْثٰى۔ سٰلِحٰتٍ۔ ثَيِّبٰتٍ۔ اَنْجٰنَا۔ غَسَّاقًا ؕ

Marfat.com

جَزَآءً۔ اَنْدَادًا۔ دَكًّا دَكًّاه مِنْ ذَكَرٍ۔ نَفْسٍ۔ ذَآئِقَةٌ۔ اَنْزَلَ۔ يَوْمَئِذٍ۔ زُرْقًاه۔ مِنْ سُوْءٍ
بَشَرًا سَوِيًّاه مِنْ شَيْئٍ۔ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌه يَنْصُرُوْنَ۔ رِجَالٌ صَدَقُوْا مِنْ ضُرٍّ۔ قَوْمًا ضَآلِّيْنَ
مِنْ طُوْرٍ مُبٰرَكَةٍ طَيِّبَةٍ۔ مِنْ ظُلْمٍ۔ ظِلًّا ظَلِيْلًاه اَنْفُسَهُمْ۔ مَآءً فَتُصْبِحُ۔ مِنْ قَلْبٍ۔ كُلٌّ
قَدْ مِنْ كُلٍّ۔ قَرْيَةً۔ كَانَتْ ۔

تنبیہ۔ جہاں نُون ساکن یا نُونِ تنوین کے بعد ہمزۂ وصل آئے تو ہمزۂ وصل کی حرکت گرا دی جاتی ہے۔ اور نُون ساکن کو زیر دی جاتی ہے اور نُونِ تنوین کو ظاہر چھوٹا سا لکھ دیا جاتا ہے اور اُس کے نیچے بھی ایک زیر دی جاتی ہے۔
اور جس حرف پر تنوین تھی اُس پر بجائے دو پیش، دو زبر یا دو زیر کے ایک پیش، ایک زبر یا ایک زیر لکھی جاتی ہے۔ مثالیں چاروں کی ملاحظہ ہوں۔ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ۔ اس قاعدہ کے بموجب یوں لکھا جائے گا۔ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ۔ لَقَدِيْرُ، الَّذِيْنَ۔ اس قاعدہ کے بموجب یوں لکھا جائیگا۔ لَقَدِيْرُ ۨالَّذِيْنَ۔ عَرْضًا الَّذِيْنَ اس قاعدہ کے بموجب یوں لکھا جائیگا۔ عَرْضًا ۨالَّذِيْنَ۔ مُّبِيْنٍ اُقْتُلُوْا۔ اس قاعدہ کے بموجب یوں لکھا جائیگا۔ مُّبِيْنِ ۨاقْتُلُوْا ۔

پانچویں فصل۔ احکام میم ساکن

جہاں میم ساکن ہو اور اس کے بعد حروف تہجّی میں سے سوائے ب اور م کے کوئی اور ہو تو اُس م ساکن کو اچھی طرح ظاہر کر کے اُس کے آگے کا حرف پڑھنا چاہیئے۔ خصوصًا اگر آگے کا حرف و یا ف ہو تو اظہار م کا ایسی خوبی سے کریں کہ مدغم کا شبہ نہ ہونے پائے۔ جیسے عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ه هُمْ فِيْهَا علاوہ ف اور و کے دُوسرے حرفوں کی بھی مثالیں ملاحظہ فرمالیجئے۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ۔ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ه جب م ساکن کے بعد م متحرک آئے تو پہلا م دوسرے م میں مدغم ہو جائے گا۔ لَهُمْ مَا۔ اس قاعدہ کے بموجب یوں لکھا جائیگا۔ لَهُمْ مَّا۔ لہٰذا م۔ م مدغم ہو گیا۔ اور جب م ساکن کے آگے ب آئے تو م ساکن خفی پڑھا جائیگا۔ جیسے يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ۔ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۔

چھٹی فصل۔ ادغام صغیر کے احکام

ادغام صغیر کے یہ معنی ہیں کہ حرف ساکن کو حرف متحرک کے ساتھ ملا دیں۔ اس کی تین قسمیں ہیں :۔
قسم اوّل ادغام مثلین یعنے دو حرف ایک ہی قسم کے ہوں اُن میں پہلا ساکن ہو اور دُوسرا متحرک تو کُل قاری اس صورت میں ادغام کرتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ حرف ساکن مدّہ ہو کہ وہاں اظہار لازم ہے۔ مثالیں ہر ایک کی ملاحظہ ہوں۔ قَدْ دَخَلُوْا لیکن بوجہ ادغام یوں لکھا گیا۔ قَدْ دَّخَلُوْا۔ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ۔ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا۔ یہاں وہیں و مُدغم نہیں ہوتا کیونکہ و مدّہ ساکن ہے اگر و ساکن لین ہو اور اُس کے آگے کا و متحرک ہو تو مُدغم ہوگا جیسے عَصَوْا وَّ كَانُوْا ۔

Marfat.com

قسم دوم - ادغام متقاربین - اس کا یہ مطلب ہے کہ ایسے دو حروف جو قریب المخرج یا قریب الصفت ہوں اور وہ اس طرح اکٹھے ہو جائیں کہ اول اُن میں سے ساکن ہو اور دُوسرا متحرک تو وہاں ادغام ہوگا - جیسے قُل رَّبِّي چونکہ ل اور ر قریب المخرج ہیں اور ہم صفت ہیں - لہذا ل - ر میں مدغم ہو جائیگا - قُلْ رَّبِّي - لکھا تو یُوں جائیگا اور ادا کرنے میں ل کی آواز ر سے بدل جائے گی - اسی طرح اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ - چونکہ ق اور ک دونوں حرف مشدّدہ میں داخل ہیں یعنے ہم صفت ہیں لہذا ق ک میں مدغم ہو کر یُوں لکھا جائے گا - اَلَمْ نَخْلُقكُّمْ - اور ادا کیونکر ہوگا یہ تحریر میں دکھانا مشکل ہے - جاننے والے سے ادا کرائیں - اور سُنکر حاصل کریں - اس قاعدہ سے مستثنیٰ یہ صورت ہے کہ حرفِ ساکن حرفِ حلقی ہو - کہ وہاں اظہار لازم ہے اس لئے ادغام نہیں ہوسکتا - دو مثالیں ملاحظہ ہوں سَبِّحْهُ چونکہ ح اور ہ دونوں ہم مخرج ہیں اور دونوں مھموسہ ہیں - لہذا ہم صفت بھی ہیں تو مُتقارب ہوئے - اس لئے پہلے کو دوسرے میں مدغم ہونا چاہیئے تھا - مگر حرفِ حلقی ساکن کا اظہار لازم ہے - اس لئے ادغام کے قاعدہ سے مستثنیٰ رہا - یہی حال اس دوسری مثال کا ہے - لَاتُزِغْ قُلُوبَنَا - یہاں غ اور ق دونوں حروف مستعلیہ ہیں اس لئے ادغام ہونا چاہیئے تھا - چونکہ غ حرف حلقی ہے اس کا اظہار لازم ہے - لہذا ادغام سے مستثنیٰ رہا - بعض قاریوں نے اَلَمْ نَخْلُقكُّمْ اور اَحَطتُّ میں بھی بوجہ اس کے کہ ق اور ط حروف مستعلیہ ہیں ان کا ک اور ت میں مدغم کرنا جائز نہیں رکھا - تاکہ ان کی صفتِ استعلاء باقی رہے مگر چونکہ ق اور ط حروف حلقی میں سے نہیں ہیں اس لئے صحیح یہی ہے کہ ق کو ک میں اور ط کو ت میں مدغم ہو جانا چاہیئے - استعلاء باقی رہے نہ رہے ؞

قسم سوم - ادغامِ متجانسین - اس کے یہ معنی ہیں کہ ایسے دو حرفوں کا ادغام جن کا مخرج تو ایک ہو اور صفتیں مختلف - مثلاً ذ اور ظ دونوں کا مخرج ایک ہے - مگر ذ حروف منفتحہ میں داخل ہے اور ظ مطبقہ جو ایک دُوسرے کی ضد ہوئے مگر ہم مخرج ہونے کے سبب ذ ساکن ہو تو ظ متحرک میں سب قاریوں کے نزدیک مُدغم کر دی جائیگی - مثال ملاحظہ ہو اِذْ ظَّلَمُوْا کو بوجہ ادغام یُوں لکھا جائے گا - اِذْ ظَّلَمُوْا یہی حالت قَدْ تَّ کی ہے - کہ د اور ت دونوں ہم مخرج ہیں مگر صفت میں ایک دُوسرے کی ضد یعنے د حروف مطلقہ میں سے ہے اور ت حروف مستقرہ میں سے لیکن ہم مخرج ہونے کے سبب سے د - ت میں مدغم ہو کر اس کو یُوں لکھا جائے گا - قَدْ تَّ اور ادا کرنے میں د کی آواز جاتی رہے گی ؞

ساتویں فصل - ضمیر مذکر واحد غائب منصوب اور مجرور کی بابت احکام

تمام قاری اس ہ کو اگر اس پر پیش ہو مثل ھُوْ کے پڑھتے ہیں اور اگر اس کو زیر ہو تو سب مثل ھِيْ کے پڑھتے ہیں - اور اگر اس سے پہلے کا حرف ساکن ہو تو کوئی بھی ہ کو کھینچ کر نہیں پڑھتا سب قصر کرتے ہیں - سوائے ابن کثیر کے کہ وہ اُس صورت میں بھی ہر ہ کو کھینچ کر پڑھتا ہے اور حفص جس کی قرأت ہندوستان میں جاری ہے وہ صرف ایک جگہ فِيْهِ مُهَانًا پڑھتا ہے اور باقی سب جگہ بغیر کھینچے یعنی فِيْهِ - یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جہاں اس ضمیر متصل کے بعد ہمزہ آئیگا وہاں سب کے نزدیک مدّ سے پڑھنا لازم ہوگا - جیسے اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ اَسْلِمْ یہ تو پیش کی مثال ہوئی

Marfat.com

آگے زیر کی مثال دیکھیے۔ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖٓ اِنَّ اللّٰہَ ۔

آٹھویں فصل - احکام ل

حرف ل سب قاریوں کے نزدیک باریک پڑھا جاتا ہے سوائے ورش کے کہ وہ اُس ل کو جو حرف ص ۔ ض ۔ ط اور ظ ساکن یا مفتوح کے بعد واقع ہو۔ پُر پڑھتا ہے۔ مگر لفظ اَللّٰہ کا ل جب اُس سے پہلے ملنے والے حرف پر زبر یا پیش ہو تو سب قاری بالاتفاق پُر پڑھتے ہیں اور اگر اُس ملنے والے حرف کو زیر ہو سب باریک پڑھتے ہیں جیسے اَللّٰہُ ۔ وَاللّٰہِ ۔ اُدْعُوا اللّٰہَ ۔ قُلِ اللّٰہُ ط پہلی سب مثالوں میں پُر پڑھا جائے گا۔ اور آخری میں باریک ۔

نویں فصل - احکام مدّ

مدّ ادا کرنے میں دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک مشدد جیسے وَلَا الضَّآلِّیْنَ ط کا مد اور دوسرا مخفف جیسے الٓـمّٓ میں لام اور میم پڑھنے اور اِسی طرح قرآن مجید کے اور حروف مقطعات پر جا بجا ہے۔ یہ مد اور مد مبدل جیسے آٰلْئٰنَ جس کی اصل تھی اَ اَلْاٰنَ یہ بعض کے نزدیک تین الف کے برابر کھینچا جائیگا۔ اور بعض کے نزدیک پانچ الف کے برابر اور اس کشش کا اندازہ ہاتھ کی اُنگلیاں بند کرنے سے ہو سکتا ہے۔ جو نہ بہت تیزی سے بند کیے جائیں اور نہ بہت سستی سے۔ حفص کے نزدیک کہ جس کی قرأت تمام ملک ہندوستان میں جاری ہے مد متصل ہو تو جیسے جَآءَ ۔ سُوْٓءٌ ۔ سِیْٓـئَتْ اور مد منفصل ہو۔ تو جیسے مَآ اُنْزِلَ ۔ قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ۔ فِیْٓ اِبْرٰھِیْمَ ۔ ان میں سے ہر ایک چار الف کے برابر کھینچا جاتا ہے ۔

تنبیہ ۔ ہم نے علم تجوید کی کل ضروری باتیں مع مثالوں کے اختصار کے ساتھ لکھ دی ہیں مگر محض تحریر کو دیکھنے سے کوئی شخص اس علم کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اُستاد سے سیکھنے کی ضرورت ہے ۔

باب دوم

حلّ علامات در حاشیہ و رموز اوقاف

قرآن مجید کی تقسیم کئی طرح پر ہے۔ ایک تقسیم تو خدائی تقسیم ہے اُس کے ہر حصے کو سورہ کہتے ہیں۔ اس کلام کے کلامِ خدا ہونے کا ثبوت جہاں دیا گیا ہے۔ وہاں مخالفین سے اِسی تقسیم کا ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا۔ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِہٖ مُفْتَرَیٰتٍ (تم یہ کہدو کہ ایسی ہی بنی ہوئی دس سورتیں تم بھی لے آؤ) نیز فرمایا وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ ص (اور جو کچھ ہم نے اپنے بندے

Marfat.com

پر نازل کیا اگر اُس میں تمہیں شک ہو تو ویسی ہی ایک سورت تم بھی لے آؤ یہی وہ تقسیم ہے۔ جو عبادات الٰہی میں بھی بکار آمد ہے مثلاً نماز میں اَلْحَمْدُ کے بعد ایک سورہ ہی پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بعض مسلمان جو غلطی سے بجائے ایک پوری سورت کے الحمد کے بعد چند آیتیں ہی پڑھ لیتے ہیں یہ خیال کر کے کہ یہ قائم مقام ایک چھوٹی سورت کے ہو گئی۔ یہ فعل اُن کا قیاس پر مبنی ہے اور قیاس کو امور شرعی میں دخل دینا حرام ہے۔ خدائی تقسیم کے ہر جزو یعنے ہر سورت کا نام با معنی ہے۔ اور جو لفظ اُس کے نام میں آیا ہے وہ اصل سورت میں بھی موجود ہے بعض سورتوں کا نام ایک ہی ایک ہے اور بعض کے کئی کئی نام ہیں۔ جن میں سے کسی نے کوئی پسند کیا ہے اور کسی نے کوئی۔ بعض نام سورتوں کے ان کے معنی اور مطالب کے مطابق حدیث میں آئے ہیں۔ اور وہ لفظ بجنسہ ان سورتوں میں نہیں پائے جاتے۔ قرآن مجید کی کل سورتوں کی تعداد ۱۱۴ ہے۔ حالانکہ یہ دھاندلی ہے کیونکہ سورۂ فاتحہ یا سورۂ حمد کو سب قاریوں نے قرآن مجید سے علیحدہ شمار کیا ہے۔ قرآن مجید سورۂ البقرہ سے شروع ہو کر سورۃ الناس پر ختم ہے اور وہ سب ۱۱۳ سورتیں ہوتی ہیں۔ اب رہی دُوسری تقسیم وہ انسانی تقسیم ہے۔ خود جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے آلِ اطہار تو کلام خدا کی تلاوت روزانہ کئی کئی مرتبہ فرماتے تھے۔ چنانچہ بسند صحیح ثابت ہے کہ جناب امیر المومنینؑ کہ جن کی شان میں خود جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ مَعَ عَلِيٍّ (علی قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی کے ساتھ ہے) یہ جب گھوڑے پر سوار ہوتے اور رکاب میں پاؤں رکھتے۔ تو تلاوت قرآن مجید شروع فرماتے اور جب دوسرا پائے مبارک دوسری رکاب میں پہنچتا۔ تو ختم کر دیتے۔ خیر وہ تو صاحبانِ اعجاز تھے۔ ہر کس و ناکس اُن کی ریس نہیں کر سکتا۔ مگر اصحاب ابرار میں بھی بہت سے بزرگوار ایسے تھے۔ کہ ہر روز خواہ دن میں خواہ رات میں خواہ ایک شبانہ روز میں پورے قرآن مجید کی تلاوت کر لیا کرتے تھے۔ جیسا کہ جناب امام حسین علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے جناب رسول خداؐ کے صحابی اور اپنے صحابی حضرت حبیب ابن مُظاہر اسدی رضی اللہ عنہ کی نسبت ارشاد فرمایا۔ لَقَدْ كُنْتَ تَخْتِمُ الْقُرْاٰنَ فِي لَيْلَةٍ وَّاحِدَةٍ ۝ (تم ہر شب میں پورا قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے)۔ جوں جوں ثروتِ دُنیا زیادہ ہوتی گئی۔ توں توں رغبت دینی میں کمی آتی گئی۔ اصحاب و تابعین کے زمانہ میں بہت سے لوگوں نے یہ معمول کر لیا کہ ہفتہ میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کر لیا کریں۔ چونکہ ہفتہ کے سات دن ہوتے ہیں اس لئے سارا قرآن مجید سات حصّوں پر تقسیم کیا گیا۔ اور ہر حصّہ کا نام منزل رکھا گیا۔ یہ تقسیم کسی سورت ہی سے شروع ہوتی ہے اور کسی سورت کے ختم پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے۔ پہلی منزل میں چار سورتیں ہیں۔ سورۃ الفاتحہ[۱] اور سورۃ البقرہ[۲]۔ سورۃ آلِ عمران[۳]۔ سورۃ النساء[۴] ؁

دُوسری منزل میں پانچ سورتیں ہیں۔ سورۃ المائدہ[۱]۔ سورۃ انعام[۲]۔ سورۃ الاعراف[۳]۔ سورۃ التوبہ[۴]۔ سورۃ الانفال[۵] ؁

تیسری منزل میں سات سورتیں ہیں۔ سورۃ یونس[۱]۔ سورۃ ھود[۲]۔ سورۃ یوسف[۳]۔ سورۃ الرعد[۴]۔ سورۃ ابراہیم[۵]

سورۃ الحجر۔ سورۃ النحل

چوتھی منزل میں نَو سورتیں ہیں۔ سورۃ بنی اسرائیل۔ سورۃ الکہف۔ سورۃ مریم۔ سورۃ طٰہٰ سورۃ الانبیاء۔ سورۃ الحج۔ سورۃ المؤمنون۔ سورۃ النور۔ سورۃ الفرقان۔

پانچویں منزل میں گیارہ سورتیں ہیں۔ سورۃ الشعراء۔ سورۃ النمل۔ سورۃ القصص۔ سورۃ العنکبوت سورۃ الروم۔ سورۃ لقمان۔ سورۃ السجدہ۔ سورۃ الاحزاب۔ سورۃ السبا۔ سورۃ الفاطر سورۃ یٰس۔

چھٹی منزل میں تیرہ ۱۳ سورتیں ہیں۔ سورۃ والصّٰفّٰت۔ سورۃ صٓ۔ سورۃ الزمر۔ سورۃ المؤمن۔ سورۃ حٰمٓ السجدہ۔ سورۃ الشوریٰ۔ سورۃ الزخرف۔ سورۃ الدخان۔ سورۃ الجاثیہ۔ سورۃ الاحقاف۔ سورۃ محمد۔ سورۃ الفتح۔ سورۃ الحجرات۔

ساتویں منزل میں پینسٹھ ۶۵ سورتیں ہیں۔ سورۃ قٓ۔ سورۃ الذّٰریٰت۔ سورۃ الطور۔ سورۃ النجم سورۃ القمر۔ سورۃ الرحمٰن۔ سورۃ الواقعہ۔ سورۃ الحدید۔ سورۃ المجادلہ۔ سورۃ الحشر۔ سورۃ الممتحنہ۔ سورۃ الصف۔ سورۃ الجمعہ۔ سورۃ المنٰفقون۔ سورۃ التغابن۔ سورۃ الطلاق۔ سورۃ التحریم۔ سورۃ الملک۔ سورۃ القلم۔ سورۃ الحاقہ۔ سورۃ المعارج۔ سورۃ نوح۔ سورۃ الجن سورۃ المزمل۔ سورۃ المدثر۔ سورۃ القیامۃ۔ سورۃ الدہر۔ سورۃ المرسلٰت۔ سورۃ النبا سورۃ والنّٰزعٰت۔ سورۃ عبس۔ سورۃ التکویر۔ سورۃ الانفطار۔ سورۃ التطفیف۔ سورۃ الانشقاق سورۃ البروج۔ سورۃ الطارق۔ سورۃ الاعلیٰ۔ سورۃ الغاشیہ۔ سورۃ الفجر۔ سورۃ البلد۔ سورۃ الشمس۔ سورۃ اللیل۔ سورۃ الضحیٰ۔ سورۃ الانشراح۔ سورۃ التین۔ سورۃ العلق۔ سورۃ القدر سورۃ البینۃ۔ سورۃ الزلزال۔ سورۃ العٰدیٰت۔ سورۃ القارعۃ۔ سورۃ التکاثر۔ سورۃ العصر سورۃ الھمزہ۔ سورۃ الفیل۔ سورۃ القریش۔ سورۃ الماعون۔ سورۃ الکوثر۔ سورۃ الکافرون سورۃ النصر۔ سورۃ اللھب۔ سورۃ الاخلاص۔ سورۃ الفلق۔ سورۃ الناس۔ حالانکہ پہلی منزل میں واقعی سورتیں تین ۳ ہی ہیں۔ بہرحال ہر منزل کی پہلی سورت کے نام کا پہلا حرف لیا۔ تو یہ عبارت بن گئی ممی بشوق اس سے آگے جو تلاوت کا تنزل ہوا۔ تو اب لوگ لگے ایک مہینہ میں قرآن ختم کرنے۔ چونکہ اسلام کا حساب قمری ہے۔ اور قمری مہینہ تیس ۳۰ یا اونتیس ۲۹ دن کا ہوتا ہے۔ لہٰذا تمام قرآن مجید کو تیس حصّوں پر تقسیم کیا۔ اس تقسیم کا بڑے سے بڑا یہ معیار قرار دیا ہے کہ کلام اللہ کے سب حروف گن ڈالے اور مجموعہ کو تیس ۳۰ بار بانٹ دیا۔ ایک ایک حصّہ میں جس قدر حروف آئے اُن کو گن کر کچھ اور حروف چھوڑ کر یا ملا کر جہاں آیت پوری ہوئی وہیں وہ حصّہ ختم سمجھ لیا گیا۔ گو مضمون ختم ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ بعض قاریوں نے بجائے حروف کے کلمات کو گنا ہے اور اُس کے مجموعہ کو تیس ۳۰ پر تقسیم کر کے اُسی طرح حصّے لگائے ہیں اور کوئی کوئی ایسا بھی ہے جس نے آیات کو گنا ہے۔ مگر اس پر صحیح تقسیم کا انحصار

Marfat.com

نہ ہوسکا - کہ آیتیں بعض بڑی بڑی ہیں - اور بکثرت چھوٹی چھوٹی - اگر تقسیم کا انحصار اس پر ہوتا تو کوئی حصّہ بہت بڑا ہو جاتا - اور کوئی بہت چھوٹا رہ جاتا - الّا حروف و کلمات کی تقسیم ہی کے سبب بعض حصّوں میں کچھ کچھ تفاوت ہے - اِن حصّوں کو عربی میں اجزاء کہتے ہیں - جس کا واحد ہوا جُزو اور فارسی میں ہر حصّہ کو پارہ کہتے ہیں - ہندوستان میں یہی لفظ لوگوں کے زبان پر زیادہ جاری وساری ہے - بلکہ بعض جاہل اپنے محاورہ میں یہ بھی کہہ دیتے ہیں - کہ شیعوں کے نزدیک پارے چالیس تھے - خلیفۂ ثالث کے ترتیب دینے کے بعد تیس[۳۰] رہ گئے - حالانکہ یہ آپ کو معلوم ہو گیا کہ یہ تقسیم الٰہی نہیں - بلکہ قاریوں نے لوگوں کے ایک مہینہ بھر میں پڑھنے کے لئے اپنے قیاس سے تقسیم کر دئے پس اگر کوئی شخص یہ ثابت کرسکے کہ شیعہ کسی زمانہ میں مہینہ چالیس[۴۰] دن کا مانتے تھے تو اس بے تکی گپ کا کوئی تُک تو مل جائے - ورنہ ایسی مہمل باتیں اُسی مد میں سمجھی جائیں گی جو بنی اُمیّہ کے غلاموں نے اہلبیت جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ماننے والوں سے نفرت دلانے کے لئے تراشی ہیں - اِس تقسیم کے ہر حصّہ کا نام اس کے پہلے ایک کلمہ یا چند کلمہ سے مرکّب ہو کر بنا ہے - پس چونکہ یہ خدائی تقسیم نہیں ہے - اس لئے بعض ناموں کا بھونڈا پن بھی ظاہر ہے - مثلاً کوئی آپ سے دریافت کرے کہ چھٹے پارہ کا نام کیا ہے آپ بے تامّل کہیں گے لَا یُحِبُّ اللّٰهُ - اس کے معنی ہوئے کہ خدا دوست نہیں رکھتا - نومعاذ اللہ کیا یہ سمجھا جائے کہ اتنے حصّۂ قرآن کو خدا دوست نہیں رکھتا پاروں کے آغاز کے بارہ میں بعض مقام پر اختلاف ہے اس کی دو مثالیں ہم لکھے دیتے ہیں - مثلاً تیئیسواں[۲۳] پارہ سورۂ یٰسٓ میں بعض لوگوں کے نزدیک اُس آیت کے بعد شروع ہوتا ہے جو وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ پر ختم ہوتی ہے - اور بعض کے نزدیک اُس آیت کے بعد شروع ہوتا ہے جو وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ پر ختم ہوتی ہے - اسی طرح چھبیسواں[۲۶] پارہ مشہور تو یہ ہے کہ سورۃ الجاثیۃ ختم ہو کر سورۃ الاحقاف سے شروع ہے مگر بہت سے قاریوں کو اس میں تامّل ہے - اُن کے نزدیک یہ پارہ سورہ الجاثیۃ کی اُس آیت کے بعد شروع ہوتا ہے جو وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ پر ختم ہے - ان اختلافات کی تصدیق کے لئے سجاوندی جو ایسی باتوں سے تل - ت بارہ میں مبسوط اور مستند کتاب ہے ملاحظہ فرمائی جاوے - پس ہمارے قرآن مجید اور ہماری حمائل شریف کے ہر صفحہ کے اُوپر حاشیہ میں دائیں طرف پارہ کا مشہور نام معہ اُس کے عدد و شمار یا نمبر کے درج ملیگا - اور بائیں طرف اُس سورت کا نام یا اُن سورتوں کے نام ہوں گے جو اُس صفحہ میں شروع ہوئی ہیں یا ہوں - اور نام کے ساتھ ساتھ اُن کا عدد و شمار بھی درج ہوگا - اِن دونوں کے بیچ میں صفحہ کا عدد ہندسوں میں ملے گا - جیسے پہلے زمانہ کے لوگ لکھنا گناہ جانتے تھے - اور غالباً یہی وجہ ہے کہ مسلمان حساب میں پیچھے ہیں - حالانکہ مسلمانوں ہی کے عقیدہ میں یہ بات داخل ہے - کہ قیامت کے دن عدالتِ الٰہی میں ہر ہر شخص کو ہر ہر چیز کا حساب دینا پڑے گا - اِس عقیدہ کا لازم نتیجہ یہ ہونا چاہیئے تھا کہ علم حساب میں مسلمانوں سے کوئی قوم بھی بازی نہ لے جاتی - ہمارے قرآن مجید اور حمائل شریف کا تقریباً ہر پارہ بتّیس[۳۲] صفحہ پر ختم ہوا ہے - اور جہاں سے پارہ شروع ہوتا ہے وہاں حاشیہ پر پہلو اس کا عدد نمبری عربی زبان میں لفظ الجزء کے ساتھ معہ عدد و شمار بہ زبان عربی و ہندسہ میں بھی لکھ دیا گیا ہے۔

Marfat.com

اب آگے کے واقعات سُنئے۔ دولت کی بُہتات نے مسلمانوں کو تیس۳۰ دن میں کلام اللہ ختم کرنے کی توفیق سے بھی باز رکھا۔ تو وہ پارے آدھے آدھے پر تقسیم کیئے گئے۔ اس کی علامت حاشیوں پر کسی قرآن میں لفظ نصف سے اور کسی میں لفظ النصف سے ظاہر کی گئی۔ ہمارے ہاں لفظ نصف ملیگا۔ اِس طرح دو مہینہ میں ایک قرآن مجید ختم ہوتا ہے۔ مگر ہمت اس سے بھی زیادہ پست ہوگئی۔ تو ایک ایک پارہ چار حصّوں میں تقسیم کیا گیا۔ کہ پاؤ پارہ کی تلاوت تو ضرور کرلیا کریں اور چار مہینہ ہی میں ایک قرآن ختم کرلیا کریں۔ چونکہ پاؤ کو عربی میں رُبع کہتے ہیں اس لئے کسی پارے کے شروع سے لیکر جہاں قاریوں کے نزدیک پاؤ ختم وہاں حاشیہ پر الربع لکھا ہوا ملیگا۔ ہمارے ہاں ربع لکھا ہوا ہے۔ جہاں دو ربع ختم ہوئے وہاں نصف ہوگا۔ جس کا ذکر آچکا اور جہاں تین ربع ختم ہوئے وہاں کسی قرآن میں الثلثہ اور کسی میں ثلثۃ ارباع لکھا ہوا ملیگا۔ ترکی اور مصر کے چھپے ہوئے بعض قرآنوں میں ایک ایک پارہ آٹھ آٹھ حصّوں میں بھی تقسیم دیکھا گیا ہے یعنے ربع کو بھی دو حصّوں میں بانٹ دیا۔ اور اس کی علامت قرار دی گئی۔ مقرا یہ کہ آٹھ ہی دن میں ایک پارہ ختم کرلیا کریں۔ اور اس طرح سال بھر میں ڈیڑھ قرآن ہوجایا کرے۔ ہمارے ہاں ثلثۃ ارباع لکھا ہوا ہے۔ ہمارے قرآن مجید اور حمائل شریف میں ہر ہر صفحہ کے پہلو میں حاشیہ کے بیچوں بیچ لفظ منزل معہ اپنی عدد شمار کے مندرج ہے اور جہاں سے نئی منزل شروع ہوتی ہے وہاں متن کے گرداگرد بیل بنادی گئی ہے ؎

تمام قرآنوں کے حاشیوں پر لفظ ع سرخی اور سیاہی سے خالی لکھا ہوا یا معہ ہندسوں کے لکھا ہوا کہ کچھ ہندسے اُس کے سر پر لکھے ہوئے اور کچھ پیٹ میں اور کچھ نیچے اور بعض قرآنوں میں اس کے گرد اگرد کچھ بیل بوٹے بھی بنا دیئے جاتے ہیں۔ یہ ع عام طور سے رکوع کے نام سے پُکارا جاتا ہے مگر بہت ہی کم لوگ اس کی علّت سے واقف ہوں گے۔ اس لئے اس کا مفصّل بیان ذیل میں لکھا جاتا ہے۔ حضرت خلیفہ ثانی کی بدعت جس کو اُن کے ماننے والے بھی نعم البدعت کے نام سے موسوم کرتے ہیں وہ نماز تراویح کا ماہ مبارک رمضان کی ہر شب میں نماز عشاء کے بعد ۲۰ رکعت باجماعت پڑھنا اور پڑھانا ہے۔ پڑھانے والے کے لئے یہ لازم کردیا گیا کہ کُل قرآن مجید زیادہ سے زیادہ ایک مہینہ کے اندر سُنا دے۔ چونکہ ہر شب کے لئے رکعتیں ۲۰ مقرر کیں اور شبیں زیادہ سے زیادہ تیس۳۰ ہو سکتی ہیں۔ تیس۳۰ کو بیس۲۰ میں ضرب دینے سے حاصل ضرب ۶۰۰ ہوتا ہے گویا ۶۰۰ رکعتوں کا پڑھنا اور پڑھانا لازم کردیا اور تمام قرآن مجید میں کچھ اوپر ۶۰۰۰ ہزار آیتیں ہیں۔ آیتوں کا مفصل بیان آگے آتا ہے۔ چھ ہزار کو چھ سو پر تقسیم کرنے سے خارج قسمت آیا دس۔ تو خلیفہ صاحب نے یہ حکم دیا کہ ہر رکعت میں حافظ یا پیشناز الحمد کے بعد دس دس آیتیں پڑھ لیا کریں۔ اِسی بنا پر آیتیں سورۃ البقرہ سے شروع کر کے دس دس گنی گئیں۔ پرانے زمانہ کے قلمی قرآنوں میں لفظ عشر عشر حاشیوں پر ہر جگہ لکھا پاؤ گے۔ جہاں دس آیتیں ختم ہوئیں وہیں عشر لکھ دیا۔ چونکہ بعض آیتیں بڑی بڑی ہیں اور بعض چھوٹی چھوٹی۔ اس لئے خلیفہ سوم کے زمانہ میں یہ ترمیم کردی گئی۔ کہ پانچ پانچ بھی گن جائیں۔ اور جہاں پانچ پانچ ختم ہوں وہاں خمس خمس لکھا جائے۔ جہاں آیتیں طویل ہوں وہ الحمد

Marfat.com

کے بعد ایک ایک رکعت میں پانچ پانچ پڑھی جائیں۔ اور جو کثیر ہوں وہ الحمد کے بعد پندرہ پندرہ پڑھ دی جائیں۔ اوسط وہی دس ہو جائیگا۔ مگر اس کے بعد والوں نے جب غور کیا تو بہت جگہ دس دس کا اور پانچ پانچ کا خاتمہ ایسے مقام پر ہوتا تھا۔ جہاں قطع کرنے سے مطالب خبط ہو جاتا۔ اس لئے ان لوگوں نے تعداد جو عشرات کی تعیین قائم رکھیں اور صرف ع جو لفظ عشر کے شروع میں لکھا جاتا ہے اس کو علامت قرار دیا۔ اور آیات کو مطلب کے لحاظ سے بے تامل کم و بیش کر دیا۔ اور چونکہ الحمد اور اتنی آیتیں پڑھ کر رکوع کیا جاتا ہے جس کے آخر میں حرف ع ہے۔ اس لئے اس علامت عشر کا نام رکوع قرار دے دیا۔ یہ تقسیم سورتوں میں بھی آ کھڑتی ہے اور پاروں میں بھی گو سورتوں میں با قاعدہ ہے اور پاروں میں بے قاعدہ تاہم ہم دونوں میں اس لئے اس پر ہندسہ دگا کر اس کا شمار بھی ظاہر کیا گیا۔ پس رکوع کے ع کے اوپر جو ہندسہ ہوتا ہے وہ یہ بتلاتا ہے۔ کہ سورہ کا کونسا رکوع یہاں ختم ہوا۔ اور ع کے نیچے جو ہندسہ ہوتا ہے وہ یہ بتلاتا ہے کہ جہاں سے پارہ شروع ہوا وہاں سے ایسے نشان اب تک کتنے آ چکے۔ اور ع کے بیچ میں جو ہندسے ہوتے ہیں وہ یہ بتلاتے ہیں کہ اس رکوع میں کتنی آیتیں ہیں۔

تنبیہہ ۱۔ بعض حضرات رکوع کی تلاش میں غلطی کرتے ہیں وہ اوپر کا ہندسہ دیکھ کر اُسے رکوع کا شروع نمبر سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ وہ سورت کے اس رکوع کا آخری نمبر ہوتا ہے۔ مثلاً آپ کو کوئی کلمہ یا کوئی آیت سورۂ یٰسٓ کے چوتھے رکوع میں تلاش کرنی منظور ہے تو جہاں سورۂ یٰسٓ میں ع کے اوپر تین لکھا ہے اور مقابل کی جس آیت پر ع کا سر بنا ہوا ہے کہ یہ متن میں علامت ختم رکوع مقرر ہے۔ وہاں سے شروع کر کے آگے دیکھتے چلے جائیے اور اس حد تک اُسے پہنچا دیجئے جہاں آیت پر ع کا سر الکھا ہو۔ اور حاشیہ پر علامت رکوع کے ع پر چار کا ہندسہ درج ہو۔

تنبیہہ ۲۔ چونکہ رکوع کا حساب واقعی سورتوں ہی سے متعلق ہے۔ اس لئے بعض قرآنوں میں پارہ کے متعلق رکوع کے ہندسے بالکل نہیں لکھے گئے اور جن میں لکھے گئے ہیں ان میں آخری رکوع کے بعد جتنا حصہ پارہ کا رہ جائے اُس کو اور ایک رکوع سمجھنا چاہیئے۔ مثال کے لئے دیکھو پارہ نمبر ۲۱ رکوع آخر۔ سورۃ الاحزاب کے رکوع نمبر ۳ پر ختم ہو گیا۔ اب سورۂ مذکور کا چوتھا رکوع جس میں سات آیتیں ہیں دو حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے تین آیتیں پارہ نمبر ۲۱ میں شامل ہیں۔ اور چار آیتیں پارہ نمبر ۲۲ میں۔ اب اگر پارہ کے رکوعات کا حساب کرنے کسی آیت یا کسی کلمہ کا پتہ لگانا ہو اور وہ پارہ نمبر ۲۱ کے اس آخری حصہ میں ہو تو وہ پارہ کا رکوع نمبر ۲ کہلائیگا۔

تنبیہہ ۳۔ اگر سورہ حمد کو بھی شمار کیا جائے تو موجودہ رکوعات کی تعداد ۵۵۷ ہوتی ہے۔ اور اگر اُس کو اس حساب سے خارج سمجھا جائے تو ۵۵۶۔ وجہ اس کی یہ ہے جیسا کہ ہم اوپر دکھا آئے ہیں۔ عشرات کا مقرر کرنا ایک جاہلانہ حکم تھا۔ جیسے مابعد والوں نے خود ہی ترمیم کر دیا۔

ہمارے بڑے بڑے قرآن مجیدمیں اور بعض دیگر قرآنوں میں بھی ہر سورہ کے شروع ہونے پر حاشیہ پر اُس سورت میں جتنے رکوع ہوں ان کی تعداد اور جتنی آیتیں ہیں ان کی تعداد جتنے کلمے ہیں اُن کی تعداد اور جتنے حروف ہیں

Marfat.com

تو سجدہ کرنا اُسی طرح لازم ہے جس طرح اُوپر بیان ہُوا- سوائے اس بات کے کہ واجب کا خیال نہ ہو اور اگر حالت نماز نہ ہو تو سجدہ مسنونہ ساقط ہے- یہاں تک تو تلاوت کرنے والوں کا ذکر تھا اب سُننے والوں کا ذکر سُنئے- عقلاً یہ تو ممکن ہی نہیں کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں تلاوت کرنے بیٹھے تو گھر کے کُل آدمیوں سے یہ کہے کہ تم سب اسی وقت غُسل کرو- وضُو کرو- یا تیمم کرو خصوصاً اُن عورتوں سے تو ایسا کہا ہی نہیں جا سکتا- کہ جو حیض و نفاس کی حالت میں ہوں لہذا صاحب شرع نے حکم دیا ہے کہ سُننے والے جب وہ الفاظ یا آیات سُنیں جن پر سجدہ واجب یا مسنون ہے تو فوراً جس رُخ بیٹھے ہوں اسی رُخ سجدہ کرلیں سجدۂ تلاوت خواہ واجب ہو خواہ مسنون دعائے سجدہ دونوں میں ایک ہی پڑھی جاتی ہے اور وہ یہ ہے- لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِيْمَانًا وَّ تَصْدِيْقًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عُبُوْدِيَّةً وَّ رِقًّا سَجَدْتُ لَكَ يَا رَبِّ تَعَبُّدًا وَّ رِقًّا لَا مُسْتَنْكِفًا عَنْ عِبَادَتِكَ وَلَا مُسْتَنْكِفًا وَّلَا مُتَعَظِّمًا بَلْ اَنَا عَبْدٌ ذَلِيْلٌ خَائِفٌ بِكَ مُسْتَجِيْرٌ "حق حق یہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ازرُوئے ایمان و تصدیق اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے- بحیثیت و بندگی و بیچارگی (عرض کرتا ہوں کہ) خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اے میرے مالک میں نے تیرے حضور میں بروئے عاجزی و بندگی سجدہ کیا- نہ تیری عبادت سے انکاری ہوں نہ منحرف اور نہ (اپنی) بڑائی چاہنے والا بلکہ میں ادنیٰ ڈرپوک اور صرف تیری ہی پناہ مانگنے والا بندہ ہوں" ہمارے قرآن مجید اور حمائل شریف کے حاشیوں پر جہاں جیسا سجدہ ہے ویسا ہی لکھا ہے- مثلاً سجدۂ واجبہ یا سجدۂ مسنونہ اور ساتھ ہی ساتھ اس کا نمبر شمار بھی لکھ دیا ہے ✣

ذکرِ اوقاف

اوقاف لفظ وقف کی جمع ہے- جس کے لغوی معنی ہیں ٹھہر جانا اور اصطلاحی معنی قرآن مجید میں یا عربی زبان میں یہ ہیں کہ جس لفظ پر وقف کرنا ہو اس کی حرکت گرا دینا- بشرطیکہ وہ پہلے سے ساکن نہ ہو اسی بنا پر آخری حرف کو موقوف کہتے ہیں- اگر ایک زیر ہو یا ایک زبر یا ایک پیش یا دو زیر ہوں یا دو پیش ہوں تو وقف میں یہ سب گرا دئے جائیں گے- اور اگر دو زبر ہوں تو ایک زبر تو پڑھا جائے گا- اور دوسرا الف سے بدل دیا جائے گا- وقف کی پانچ قسمیں ہیں- اوّل وقف تام- یہ اُسی مقام کا وقف ہے کہ جس کلمہ پر یہ وقف کیا جائے اُس کا تعلق لفظی یا معنوی بعد کے کلمات سے مطلق نہ ہو- مثلاً سورۃ البقرہ کی پانچویں آیت جو ھم المفلحون پر ختم ہوتی ہے- پس یہ وقف تام ہے- کیونکہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سے یہ مضمون ہی دُوسرا شروع ہو گیا- دُوسرا وقف کافی یہ اُس جگہ ہوتا ہے کہ جس کلمہ پر یہ وقف ہو اُس کا معنوی تعلق مابعد کے کلمات سے باقی رہے جیسے سورۃ البقرہ کی تیسری آیت پر لفظ ینفقون کا وقف ہے ✣

تیسرا وقف حَسَن یہ اُس جگہ ہوتا ہے کہ جس کلمہ پہ یہ وقف ہو اُس کلمہ کا لفظی تعلق آئندہ کے کلمات سے ہو جیسے لفظ الحمد للہ اس پر وقف کرنے میں کوئی خرابی نہیں آتی- لہذا وقف کرنا تو جائز ہے مگر بعد وقف کے

Marfat.com

رب العٰلمین سے ابتدا کرنا ٹھیک نہیں کیونکہ وہ اللہ کی صفت ہے۔ ہاں اگر آیت اس جگہ لکھی ہوتی تو وقف کرنا مسنون ہوتا۔ چنانچہ حضرت اُمّ سلمہ کی حدیث سے ثابت ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم جب سورۂ فاتحہ کی تلاوت فرماتے تو ہر آیت پر وقف کیا کرتے تھے اس قسم کے وقف کو وقف صالح اور وقف مفہوم بھی کہتے ہیں ؛۔

چوتھا وقف قبیح۔ یہ اُس جگہ ہوتا ہے جہاں کلمہ کا تعلق مابعد کے کلموں سے لفظی بھی ہو اور معنوی بھی۔ جیسے مضاف و مضاف الیہ یا فعل و فاعل کے مابین وقف کردیں۔ مثلاً سورۂ حمد میں مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ میں سے کوئی شخص لفظ مٰلِكِ پر وقف کردے اور یَوْمِ الدِّیْنِ کو الگ پڑھے۔ تو یہ وقف قبیح ہوگا ہاں اگر کسی جگہ سانس ٹوٹے اور بے اختیار ٹھہر جانا پڑے تو کلمہ کے آخری حرف کی حرکت گرا کر وقف کرے۔ مگر اُن کلمات کا پھر اعادہ کرے تاکہ معنی میں کوئی خرابی نہ ہونے پائے ؛۔

پانچویں وقف کُفران۔ یہ ایسا وقف ہے کہ جس سے معنی بدل جاتے ہیں اور جان بوجھ کر ایسی جگہ وقف کرنے سے گناہ لازم آتا ہے۔ مثلاً سورۂ آل عمران کے رکوع ۱۹ کی پہلی آیت لَقَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَآءُ ۘ اس میں لفظ قَالُوْٓا پر وقف کردینا اور اس کے بعد کے مضمون کو الگ کرکے پڑھنا بہت بُرا اور سخت گناہ کی بات ہے۔ بعض محققین کا قول یہ ہے کہ قرآن مجید میں منجانب اللہ نہ کوئی وقف واجب ہے کہ وہاں نہ ٹھہرنے سے پڑھنے والا گنہگار ہو اور نہ کوئی وقف حرام ہے کہ وہاں ٹھہرنے سے گناہ لازم آتا ہو بلکہ پڑھنے والے ہی کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ معنی سمجھ کر جہاں مناسب جانے ٹھہر جائے اور جہاں جی چاہے ملا کر پڑھے مگر یہ بات معنی سمجھنے پر موقوف ہے۔ اور بعد جناب رسولِ خداؐ خلفائے خود غرض کی کوشش صدیوں تک یہ رہی کہ عام مسلمان معنیٔ قرآن سے آگاہ نہ ہوں بلکہ صرف اُس کے لفظوں کو پڑھ لیا کریں اس سبب سے علماء سے کہا گیا کہ وہ وقف کی کچھ علامتیں مقرر کردیں کیونکہ یہ تو کسی سے ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ سارے قرآن مجید کو اوّل سے آخر تک بغیر دم لئے پڑھ جائے اس وجہ سے یہ علامتیں مقرر کی گئیں جن کا ذکر آگے آتا ہے ؛۔

نمبر۱ ○ دائرہ کی صورت کا حلقہ ہے جس کو نشان آیت کہتے ہیں اور احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جناب پیغمبر خداؐ اِن مقامات پر جہاں جہاں کہ آیتیں لکھی ہیں وقف فرمایا کرتے تھے۔ اگر علماء کے نزدیک معنی کے خیال سے کسی آیت پر نہ ٹھہرنا اولےٰ سمجھا گیا تو اُس آیت پر لا لکھ دیا گیا ہے۔ چونکہ قاریوں کے مابین تعداد آیات میں اختلاف ہے اور ہندوستان میں جس قاری کی قرأت جاری ہے وہ کوفہ کا باشندہ تھا اس لئے کوفیوں کے نزدیک جتنی آیتیں مُسلّم ہیں وہ سب دائرہ کی صورت میں لکھی جاتی ہیں۔ اور اُن کی تعداد چھ ہزار دو سو چھتیس ۶۲۳۶ ہے اِن کا حکم یہ ہے کہ ان میں سے جس پر وقف کریں بالکل ٹھیک ہے اور اُسے پھر ملا کر پڑھنا ضروری نہیں۔

نمبر۲ ۵ پانچ کے ہندسہ کی صورت کا سا حلقہ یہ اُس آیت کا نشان ہے جو کوفہ کے قاریوں کے نزدیک مُسلّم

نہیں۔ مگر دُوسری جگہ کے قاری اُسے آیت سمجھتے ہیں اس کا حکم بھی آیت ہی کا سا حکم ہے۔

نمبر۳۔ م۔ یہ وقف لازم کی علامت ہے یعنے یہاں نہ ٹھیرنے میں بعض جگہ معنی کے اس قدر بگڑ جانے کا اندیشہ ہے کہ سخت گناہ لازم آئے۔ مثال کے لئے دیکھو سورۃ المومن دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۹۳۱ سطر ۶۔ پارہ ۲۴ رکوع ۵۔ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ م اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ۔ باوجود آیت ہونے کے یہاں م لکھنا پڑا کہ اگر اس جگہ وقف نہ کیا جائیگا تو معنی بالکل بگڑ جائیں گے۔ قاریوں کا مقولہ یہ ہے کہ اگر خالی آیت لکھی ہو تو اُس پر بے تامل وقف کرنا چاہیئے۔ اور اگر باوجود آیت کے کوئی دُوسری علامت بھی لکھی ہو تو آیت کا حکم ساقط ہے اور اُس علامت کا جو نتیجہ ہونا چاہیئے اسپر عملدرآمد کیا جائے

تنبیہہ۔ قاریوں اور اُن کے راویوں سے جہاں جہاں ممکن ہو علامت وقف آیاتِ قرآنی میں بھی اس انداز سے قائم کیں کہ اپنے معتقدات کا ثبوت دیں۔ مثال کے لئے دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۹۷ سطر ۸ پارہ سوم سورۃ آل عمران رکوع ۱۔ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ م یہاں وقف کرنے سے یہ معنی ہوئے کہ اس کتاب کا اصلی مطلب سوائے خدا کے کوئی بھی نہیں جانتا۔ وقف قرار دینے والوں کا اصلی مطلب جناب رسولخدا اور آنحضرتؐ کے اہلبیتؑ کے علوم و فضائل کا جن کو وہ اپنے جاہل خلفاء کا مدِمقابل یا اُن سے بھی کم رُتبہ قرار دینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ یہ وقف وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ کے بعد ہونا چاہیئے۔ جس سے یہ معنی پیدا ہوں گے کہ اس کتاب کے اصلی مطلب کو خدا جانتا ہے اور وہ لوگ جانتے ہیں جو علم میں مضبوط ہیں اور وہ یقیناً محمدؐ و آلِ محمدؐ ہیں۔

نمبر۴۔ ط۔ یہ وقف مطلق کی علامت ہے یعنی دُوسرے درجہ کا وقف ہے یہاں ٹھیرنے میں معنی کی خوبی پیدا ہوتی ہے اور ملا کر پڑھنے میں خرابی۔ گو اُس درجہ کی خرابی نہ ہو کہ جس سے گناہ لازم آتا ہے۔

نمبر۵۔ ج۔ وقف جائز کی علامت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں ٹھہرنا اور نہ ٹھہرنا دونوں برابر ہیں۔

نمبر۶۔ ز۔ یہ وقف مجوز کی علامت ہے اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ بعض قاری اُس مقام پر جہاں حرف ز لکھا ہوا ہو ٹھیرنا تجویز کرتے ہیں اور بعض نہیں تجویز کرتے۔ لہذا ملا کے پڑھنا تو بہتر ہے اور اگر ٹھہرے۔ تو کوئی حرج بھی نہیں۔

نمبر۷۔ ص۔ یہ وقف مرخص کی علامت ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ دم بھی ٹوٹتا ہو تو اس پر ٹھہرے ورنہ نہ ٹھہرے بلکہ دم ٹوٹ گیا ہو اور مجبوراً ٹھہرا ہو تب بھی پیچھے سے کچھ کلمات ملا کر پڑھ لے۔

نمبر۸۔ ق۔ یہ وقف قد قیل کی علامت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بہت ہی کم ہیں وہ علماء جنہوں نے اس جگہ وقف کرنا جائز سمجھا ہو۔

نمبر۹ قف } ان دونوں کا حکم مثل ق ہے۔
نمبر۱۰ وقفہ }

نمبر۱۱۔ سکتہ۔ جہاں یہ لکھا ہو وہاں تلاوت میں وقف تو کرے مگر دم نہ توڑے۔

Marfat.com

نمبر ۱۲- صلے - یہ اس بات کی علامت ہے کہ جہاں یہ لکھا ہو وہاں وقف نہ کرے بلکہ مِلا کر پڑھے - کیونکہ یہ وصل اولےٰ کا مخفف ہے ؛

نمبر ۱۳- صل یہ اس کی علامت ہے کہ وقف بہتر ہے مگر ملا کر بھی پڑھ لو تو کوئی حرج نہیں ؛

نمبر ۱۴- لا یہ اس بات کی علامت ہے کہ جہاں یہ لکھا ہو وہاں وقف ہرگز نہ کریں بلکہ ملا کر پڑھیں - کیونکہ بعض جگہ وقف کرنے میں معنی بگڑ جانے کا اندیشہ ہے ؛

تنبیہ - کہیں کہیں علامت وقف کے ساتھ سم لکھا ہوتا ہے اس کا یہ منشاء ہے کہ جس وقف کیساتھ یہ حرف لکھے ہیں وہ وقف راوی نے کسی قاری سے سُنا ہے - یعنی سم لفظ مسموع کا مخفف ہے ؛

نمبر ۱۵- ع - اس علامت کا ہونا یہ بتاتا ہے کہ اس آیت پر رکوع ختم ہو گیا ؛

نمبر ۱۶- مـ صـ ـسـ مختلف قرآنوں میں یہ علامتیں مختلف طریقوں سے درج کی جاتی ہیں - اور حاشیوں پر ان کی تشریح کے لئے کہیں الفاظ وقف منزل کہیں وقف النبیؐ - کہیں وقف جبرئیل - کہیں وقف غفران لکھ دیا جاتا ہے - وقف منزل کا یہ مطلب ہے کہ ابھی سلسلۂ وحی جاری ہوتا تھا مگر تھوڑی دیر کے لئے سلسلۂ کلام اس طرح منقطع کیا جاتا تھا جیسے کوئی دم لیا کرتا ہے - وقف النبیؐ سے یہ مراد ہے کہ آنحضرتؐ تلاوت کرنے میں ان مقامات پر ٹھہرا کرتے تھے، وقف جبرئیل سے یہ مراد ہے کہ جبرئیل امین اپنی تلاوت کرنے میں ان مقامات پر ٹھہرا کرتے تھے - اور وقف غفران سے یہ مراد ہے کہ تلاوت و قرآن مجید میں ان مقامات پر ٹھہرنے میں بعض گناہوں کی بخشش کا وعدہ کیا گیا ہے ؛

ذکر رموز

اُوپر ہم ذکر رکوعات میں دکھلا چکے ہیں - کہ بدعت تراویح قائم کرنے کے سبب آیتوں کی گنتی کس شان سے کی گئی اور عشرات و خمسات کیونکہ قائم ہوئے - پھر ذکر اوقاف میں یہ بھی دکھلا چکے ہیں کہ بعض مقامات کے قاری کسی جگہ آیت کو مانتے ہیں اور بعض اُس جگہ آیت کو نہیں مانتے - مثلاً بصرہ کے قاری علے العموم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جو اوّل لکھی ہے - علیحدہ آیت ہی نہیں شمار کرتے اسی طرح حروف مقطعات کی حالت ہے کہ بعض جگہ کوفہ کے قاریوں نے ان کو آیت شمار کیا ہے - اور بصرہ والوں نے نہیں کیا - لہذا کچھ اشارے تو اس بابت قرار دیئے گئے کہ کون سی آیت کس گروہ کے نزدیک ہے اور کون سی نہیں - اور کچھ اشارے اس کے قرار دئے گئے - کہ عشرات و خمسات کس کس گروہ کے کس کس آیت پر ختم ہوتے ہیں - ذکر اوقاف میں یہ تو ہم نمبر ا میں دکھا چکے ہیں کہ کوفہ والوں کے نزدیک جہاں جہاں آیت ہوئی وہاں گول حلقہ یا دائرہ بنا دیا جاتا ہے - اب جہاں ان کی پانچ آیتیں پوری ہوں گی وہاں آیت پر خ لکھ دی جاتی ہے - اور جہاں دس آیت ختم ہوں گی وہاں آیت پر ے لکھ دی جاتی ہے - بصریوں کے نزدیک جہاں پانچ آیتیں ختم ہوتی ہیں وہاں آیت پر خب لکھا جاتا ہے - جو خمسہ بصری کا مخفف ہے - اور جہاں بصرہ والوں کے نزدیک دس آیتیں ختم ہوتی ہیں وہاں آیت پر عب لکھا جاتا ہے جو عشرہ بصری کا مخفف

Marfat.com

ہے جہاں بصرہ والوں کے نزدیک آیت نہیں ہوتی اور کوفہ والوں کے نزدیک ہوتی ہے وہاں آیت پر لب لکھا جاتا ہے۔ جو لیس عند البصرتین کا مخفف ہے اور جو آیت اہل بصرہ کے نزدیک مسلّم ہے اور کوفہ والوں کے نزدیک نہیں ہے اُس پر تب لکھا جاتا ہے جو آیت عند البصرتین کا مخفف ہے۔ یہ تو ہم اوقاف کے نمبر ۲ میں دکھا چکے ہیں کہ کوفہ والوں کے سوا اور مقامات کے قاریوں کی آیتیں پانچ کے ہندسہ کی صورت میں لکھی گئی ہے۔ اب اگر کوئی آیت مثلاً اہل مکّہ کے نزدیک ہے تو اس پر مک اور اگر اہل مدینہ کے نزدیک مُسلّم ہے۔ تو اُس پر مد اور کُل حجاز والوں کے نزدیک ہے تو جہیں حرفوں میں لفظ آیہ حجازی اور اگر شام والوں کے نزدیک ہے تو حرف پیش یا لفظ آیہ شامی اور اگر حمص والوں کے نزدیک ہے تو یا صم یا لفظ آیہ حمصی لکھ دئے جاتے ہیں۔ یہ رموز لازم طور سے ہر قرآن مجید میں نہیں لکھے اور چھاپے جاتے۔ ذکر اس لئے کر دینا ضروری تھا کہ اگر کسی قرآن مجید میں کسی صاحب کی نظر سے ایسے رموز گذریں تو وہ اُن کو سمجھ سکیں ؛

تیرھواں مقدمہ

تلاوت کی کیفیت اور اُس کے آداب

کتاب کافی میں بہ اسنادِ خود اسحاق ابن عمّار سے روایت ہے کہ مَیں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے عرض کیا کہ مَیں نے قرآن مجید حفظ کر لیا ہے۔ اب یہ ارشاد ہو کہ آیا یہ بہتر ہے کہ مَیں اپنی یاد سے پڑھا کروں یا یہ افضل ہے کہ قرآن مجید میں دیکھ دیکھ کر پڑھا کروں۔ فرمایا کہ قرآن مجید میں دیکھ دیکھ کر پڑھنا افضل ہے۔ کیا تجھے یہ نہیں معلوم کہ خود قرآن مجید کا دیکھنا بھی تو عبادت ہے۔ (پھر اس عبادت سے محروم رہنا کیا معنی؟) نیز اُسی کتاب میں بہ اسنادِ خود محمد ابن عبد اللہ سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مَیں تمام قرآن مجید ایک رات میں پڑھ لیا کرتا ہوں۔ فرمایا کہ مجھے تو یہ اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ تو ایک مہینہ سے کم میں ختم کر دے۔ نیز اُسی کتاب میں بہ اسنادِ معتبر ابو بصیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے دریافت کیا کہ آیا میں ماہ مبارک رمضان میں تمام قرآن مجید ایک رات میں پڑھ لیا کروں؟ فرمایا نہیں۔ پھر مَیں نے عرض کیا اچھا دو رات میں؟ فرمایا نہیں تو مَیں نے عرض کیا کہ اچھا تین رات میں؟ اس وقت ہاتھ کے اشارے سے جتلایا کہ خیر۔ اِس کا مضائقہ نہیں۔ پھر فرمایا کہ اے ابو محمد! ماہ مبارک رمضان کی حرمت اور اُس کا حق ایسا ہے کہ کوئی اَور مہینہ اس سے لگّا نہیں کھاتا۔ اور اصحاب جناب رسولِ خدا کی یہ حالت تھی کہ اُن میں سے کوئی کوئی تو پورا قرآن مجید ایک مہینہ میں ختم کیا کرتا تھا اور کوئی کوئی کم میں بھی۔ (اس کمی کی کوئی حد نہیں بیان فرمائی اور پھر فرمایا) مگر قرآن کو گھاس کی طرح نہیں کاٹنا چاہیئے یعنی بکواس نہیں بنانا چاہیئے۔ بلکہ سمجھ سمجھ کر اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیئے۔ اور جب تمہارا گذر کسی ایسی آیت پر سے ہو جس میں جنت کا ذکر کیا گیا ہو

تو وہاں ٹھہر کر خدائے تعالےٰ سے جنت کا سوال کرو اور جب تمہارا گزر ایسی آیت پر سے ہو کہ جس میں جہنم کا ذکر ہو تو وہاں ٹھہر کر خدائے تعالےٰ سے جہنم کی آتش سے پناہ مانگو۔ نیز اسی کتاب میں بہ اسنادِ معتبرہ عبد اللہ ابن سنان سے منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے خدائے تعالےٰ کے اس قول وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا کا مطلب دریافت کیا۔ تو حضرتؑ نے فرمایا۔ کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اُس کو ایسا سمجھو اور سمجھاؤ جیسا کہ سمجھنے اور سمجھانے کا حق ہے۔ نہ تو اُس کو شعر کی طرح جلدی کرکے پڑھو اور نہ نثر کی طرح اُس کے کلمات کو ایسا پراگندہ کرو جیسے کہ ریت کے ذرّے پراگندہ ہوتے ہیں۔ بلکہ اپنے سخت دلوں کو اُس کے ذریعے سے ڈراؤ۔ اور تم میں سے کسی کی کوشش یہ نہ ہو کہ کسی طرح سورہ کو جلدی سے ختم کرکے اپنا پیچھا چھڑائے۔ دوسری روایت میں ہے کہ خود جناب امیر المومنین علیہ السّلام سے ترتیلِ قرآن کی بابت سوال کیا گیا تھا۔ تو حضرتؑ نے فرمایا کہ اس سے مراد ہے حفظِ وقوف اور بیانِ حروف ۔

قول مترجم بغرض تصریح :۔ (حفظ وقوف کا مطلب یہ ہے کہ وقف تام وقف کافی وقف حسن کو پہچان کر ان پر ٹھہرنا اور بیان حروف سے یہ مطلب ہے کہ حروف کی جتنی صفتیں علم تجوید میں بیان ہوئی ہیں ان کو سمجھ کر ان کے مطابق حروف کو ادا کرنا) اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے ترتیل قرآن کا مطلب یہ منقول ہے کہ ٹھہر ٹھہر کر اور خوش آوازی کیساتھ تلاوت کرنا۔ نیز انہیں حضرتؑ سے باسنادِ معتبرہ منقول ہو کہ قرآن مجید حُزن کیساتھ نازل کیا گیا ہو بس تم بھی اُسے محزون اور مغموم لہجہ سے پڑھو انہیں حضرتؑ سے باسنادِ معتبرہ منقول ہو کہ جناب رسولِ خداؐ نے فرمایا کہ ہر چیز کیلئے ایک زیور ہوتا ہے اور قرآن مجید کا زیور خوش آوازی ہے۔ اُنہی حضرتؑ سے یہ بھی منقول ہے کہ جناب امام زین العابدین علیہ السّلام قرآن مجید اس خوش آوازی سے پڑھتے تھے۔ کہ دروازے پر سے گذرنے والے سقّے (بھری مشکیں کندھے پر لئے ہوئے) دیر تک کھڑے ہوئے حضرتؑ کی قرأت سُنا کرتے تھے۔ نیز جناب امام محمد باقر علیہ السّلام بھی نہایت ہی خوش آواز تھے۔ باسنادِ معتبرہ علی ابن محمد نوفلی سے روایت ہے کہ جناب امام رضا علیہ السّلام کے حضور میں خوش آوازی کا ذکر آیا تو حضرتؑ نے فرمایا کہ جناب امام زین العابدین علیہ السّلام قرآن مجید کی تلاوت فرماتے ہوتے تھے تو اکثر ایسا ہوتا کہ راہ گیر حضرتؑ کی خوش آوازی سے بیہوش ہو کر گر جاتے اور اگر امام اپنی خوش آوازی کا اظہار کریں تو لوگ اُس کی برداشت ہی نہ کر سکیں۔ علی ابن محمدؒ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی کہ آیا جناب رسولِ خدا لوگوں کو نماز نہیں پڑھاتے تھے اور اُس میں بلند آواز سے قرآن مجید نہیں پڑھتے تھے (مطلب اس سوال کا یہ تھا کہ اُن کا مرتبہ تو آئمہ علیہم السّلام سے کہیں زیادہ ہے تو کیا وہ اسی مرتبہ کے خوش آواز نہ تھے کہ لوگ اُن کی آواز سے بیہوش ہو جاتے بلکہ مر جاتے) امام علیہ السّلام نے فرمایا۔ کہ جناب رسولِ خداؐ اپنے اخلاق کریمانہ سے لوگوں پر اتنا ہی بار ڈالتے تھے جتنا کہ وہ برداشت کر سکتے۔ نیز بہ اسنادِ معتبرہ ابو بصیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب امام محمد باقر علیہ السّلام کی خدمت میں عرض کی کہ جب میں قرآن مجید پڑھتا ہوں اور میری آواز اس کی تلاوت کے ساتھ بلند ہوتی ہے تو شیطان مجھ سے آکر یہ کہتا ہے کہ تو ریاکاری کر رہا ہے کہ اپنے کنبہ والوں کو اور لوگوں کو اپنی آواز سُناتا ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا۔

Marfat.com

کہ اُسے ابو محمدؐ۔ تم ایسی قرأت سے پڑھا کرو جو دونوں قرأتوں کے بین بین ہو کہ تمہارے بال بچے بھی سُنا کریں اور قرآن کو خوش آوازی سے ادا کیا کرو اس لئے کہ خدائے تعالیٰ اُس خوش آوازی کو دوست رکھتا ہے جو اُس کے کلام کی درستی میں صرف کی جائے۔ بہ اسناد معتبرہ عبد اللہ ابن سنان سے روایت ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ کہ تم قرآن مجید کو عرب کے لحن اور عرب کی آواز کے بموجب پڑھا کرو اور گنہگاروں اور گویّوں وغیرہ کی پیروی سے بچتے رہو اس لئے کہ میرے بعد ایسے لوگ بھی آئیں گے جو قرآن مجید کو گویّوں کے انداز سے نوحہ خوانوں کے انداز سے اور ترک دنیا کرنیوالوں کے لئے گایا کریں گے۔ الفاظ قرآن اُن کی زبان ہی پر رہیں گے۔ مطلب اُن کے دلوں میں نہ اُترے گا۔ اور خود اُن پڑھنے والوں کے دل اور اُن لوگوں کے دل جو اُن کی حالت کو تعجّب سے دیکھنے والے ہوں گے اُلٹے ہوئے ہوں گے۔ نیز جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ قرآن مجید کو اپنی آوازوں سے زینت دیا کرو۔ نیز اُنہیں حضرت سے منقول ہے کہ قرآن مجید حزن کے ساتھ نازل کیا گیا اور جس وقت تم اس کی قرأت کرو تو رویا کرو۔ اور اگر تم کو رونا نہ آئے تو اپنے آپ کو رونے پر آمادہ کیا کرو۔ اور قرآن کے لئے آواز بنایا کرو اور جو قرآن کے لئے اپنی آواز کو درست نہ کرے وہ ہمارے گروہ سے خارج ہے،،

صاحب تفسیر مجمع البیان فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں آواز بنانے کا تو ذکر آیا ہے تو اُس کا اصلی لفظ یہ ہے۔ تَغَنَّوْا بِہٖ جس کے معنی بعض علماء نے یہ لئے ہیں کہ قرآن مجید ہی کو کافی سمجھو مگر اکثر علماء نے اس کا مطلب یہی بیان کیا ہے کہ آواز کو زینت دو حُزن و بُکا کی طرف مائل کرو۔ صاحب تفسیر صافی یہ فرماتے ہیں کہ ان تمام حدیثوں سے یہ نتیجہ نکلا کہ تلاوت قرآن مجید کے لئے نہ فقط آواز کو بنانا اور اُسکو عمدہ لحن سے ادا کرنا جائز ہی ہے۔ بلکہ مستحب ہے۔ اور جس غنا کی مخالفت آئی ہے اُس کا ذکر آگے بھی آئیگا۔ اُس سے مراد اُن مطربوں اور گویّوں کے لحن ہیں جو معصومین علیہم السلام کے زمانہ میں گنہگار لوگوں میں رائج تھے۔ جیسا کہ سلاطین بنی اُمیّہ اور بنی عباس کہ اُن کے ہاں عورتیں بھی گاتی تھیں اور مرد بھی گاتے بجاتے تھے۔ کئی قسم کے لکڑیوں کے باجے تھے۔ جن کو بجا بجا کر بہت سے لغویات اُن کے ساتھ گائی جاتی تھیں۔ اسی مد میں قرآن مجید کو بھی شامل کیا جاتا تھا۔ چنانچہ مَنْ لَا یَحْضُرُہُ الْفَقِیْہ میں ہے کہ کسی شخص نے جناب امام زین العابدین علیہ السّلام سے ایسی لونڈی کے خریدنے کے بارے میں سوال کیا کہ جس کی آواز بہت اچھی تھی فرمایا کہ اگر تو اُس کو اس غرض سے خریدے کہ وہ تجھے جنت یاد دلائے تو کچھ حرج نہیں مطلب حضرت کا یہ تھا کہ وہ اپنی اس خوش آوازی کو قرآن مجید کے پڑھنے میں صرف کرے اور ایسے کلام کے پڑھنے میں جس میں زُہد کی تعلیم ہو۔ بافضائل معصومین علیہم السّلام میں تو یہ نہ غنا ہے نہ ممنوع۔ اب رہا غنا وہ حرام ہے اور اُس سے بچنا لازم ہے۔ کافی اور تہذیب الاحکام میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اُس گانے والے کی اُجرت دینے کا کچھ مضائقہ نہیں جو شادی کے گھر میں گائے۔ مگر شرط یہ ہے کہ مردوں کے سامنے نہیں۔ فقط عورتوں کے سامنے۔ اس مطلب کی اور بھی حدیثیں ہیں۔ صاحب من لا یحضرہ الفقیہ

Marfat.com

نے یہ فرمایا کہ حلت و حرمت کی بنا اس پر موقوف ہے کہ گایا گیا گیا۔ اور ایک حدیث سے یہ پایا گیا کہ اجنبی عورت کی آواز کا سُننا اور مردوں کو سُنانا قطعاً حرام ہے۔

قول مترجم۔ ہندوستان میں جو عورتیں گانے کا پیشہ کرتی ہیں ان کے گانے کے مضامین، غزلیں اور گیت، ٹپے اور ٹھمریاں بارہ ماسے اور ٹوٹنے وغیرہ ہزلیات سب مدِ حرام میں داخل ہیں۔ دُوسرے چونکہ وہ بیحیا بازار میں بے پردہ نِکلنے والیاں ہوتی ہیں اس لیئے پردہ نشین عورتوں کو ان کے سامنے آنا ان سے باتیں کرنا، ان کو پاس بٹھانا ویسا ہی ناجائز ہے جیسا کہ نامحرم اور اجنبی مردوں کو۔ عرب کا قیاس ہندوستان پر نہ کرنا چاہیئے۔ وہاں کل عورتیں ادنیٰ اور اعلیٰ خواہ کوئی جائز پیشہ کرتی ہوں سب شرعی پردہ کی پابند ہیں۔ حتیٰ آنکہ جنگل کے رہنے والے بدوؤں کی عورتیں بھی۔

مصباح الشریعت میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے جو شخص قرآن مجید پڑھے اور خشوع وخضوع نہ کرے دل اُس کا نرم نہ ہو آواز سے اُس کی حُزن پیدا نہ ہو تو اُس نے خدائے تعالےٰ کی شان میں اہانت کی اور سخت نقصان اُٹھایا۔ لہذا قاری قرآن کو تین چیزوں کی ضرورت ہے قلب دل خاضع و خاشع ہو۔ نفس فارغ ہو اور مکان خالی ہو تو جس وقت انسان کا دل خدا کے لئے خاضع و خاشع ہوگا تو شیطان الرجیم بھاگ جائے گا۔ اور جب اُس کا نفس اور بات سے فارغ ہوگا تو اس کا ارادہ قرأت قرآن کے لئے خالص ہو جائے گا۔ تو اُس وقت کوئی اور چیز عارض نہ ہوگی۔ جو اُس کو قرآن مجید کے نور اور اُس کے فوائد سے محروم رکھے۔ اور اگر ان دو باتوں کے باوجود مکان بھی خالی ہوگا اور لوگوں سے الگ رہیگا تو اُس کی رُوح اور اُس کا باطن خدائے تعالےٰ سے مانوس ہوگا۔ اور اُس کو تلاوت کی حلاوت حاصل ہوگی۔ جو خدا کے نیک بندوں کو خدائے تعالےٰ کی مخاطبہ سے حاصل ہوا کرتی ہے۔ اور اِس علم سے کہ اُس کے الطاف اُن لوگوں پر کس قدر ہیں اور ان کو اُس کے حضور میں کیسی خصوصیتیں حاصل ہیں۔ اُس نے کس کس طرح سے اکرام فرمایا ہے۔ اور کیسے کیسے نفیس اشارے کئے ہیں۔ پس جو شخص اس گھاٹ کا پانی پی لیگا وہ اس حالت کے مقابل دُوسری حالت کو اور اس وقت کے مقابل دوسرے وقت کو کبھی ترجیح نہ دے گا۔ بلکہ اس کو ہر طاعت و عبادت کے مقابلہ میں اختیار کیا کرے گا۔ اس لئے کہ تلاوت قرآن میں اپنے پروردگار سے بلا کسی واسطے کے راز کی باتیں کرتا ہے۔ پس ہمیشہ غور کیا کرو کہ تم اپنے پروردگار کی کتاب اور اُس کی حکومت کے فرمان کو کس طرح پڑھتے ہو۔ اور اُس کو اوامر و نواہی کو کیونکر قبول کرتے ہو۔ اور جو حدود اور سزائیں اُس نے مقرر کی ہیں اُس کو کیسا جانتے ہو کیونکہ وہ ایسا زبردست نوشتہ ہے کہ نہ گذشتہ کے متعلق اُس کی خبریں غلط ہیں اور نہ آیندہ کے متعلق غلط ہوں گی۔ وہ صاحبِ حکمت اور لائقِ تعریف خدا کی طرف سے اُتارا ہوا ہے۔ پس اُس کو ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھا کرو۔ اور اُس کے وعدہ وعید پر ٹھہرا کرو۔ اور اُس کی مثالوں اور نصیحتوں پر غور کیا کرو۔ اور اس بات سے بچتے رہا کرو کہ اُس کے حروف تو قائم رکھو اور معنی کو کھو بیٹھو۔ نیز اُنہی حضرت سے یہ بھی روایت ہے کہ خدا کی قسم خدائے تعالےٰ اپنی مخلوق کیلئے اپنے کلام میں ظاہر ہُوا لیکن اُن کو سُوجھتا

Marfat.com

ہی نہیں۔ ایک مرتبہ نماز پڑھنے میں حضرت پر ایسی حالت طاری ہوئی تھی کہ بے ہوش ہو کر گر پڑے تھے۔ جب ہوش آیا تو لوگوں نے اُس کا سبب دریافت کیا۔ تو فرمایا کہ میں اس آیت کو بار بار پڑھتا تھا تاکہ اپنے قلب پر اس کا اثر پیدا کروں اور اپنے کانوں کو یہ کلام سُناؤں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میں نے خود صاحب کلام سے یہی آیت سُنی۔ اور میرا جسم اُس کی قدرت کی توجہ کی برداشت نہ کر سکا۔ صاحب تفسیر صافی فرماتے ہیں کہ علاوہ ان باتوں کے جو احادیث میں بیان ہوئیں تلاوت کے کچھ اور بھی آداب ہیں۔ ازاں جملہ کچھ تو ظاہری ہیں جیسے طہارت یعنے غسل و وضو و تیمم حسب ضرورت کرنا۔ دوسرے قرآن مجید شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا تیسرے قرآن مجید کی عظمت کرنا۔ چوتھے اس کے اوّل و آخر کی دُعائیں پڑھنا وغیرہ اور کچھ اُس میں سے باطنی ہیں۔ جیسے حضورِ قلب غور و فکر کرنا معنی سمجھنا اور جو چیزیں معنی سمجھنے سے روکنے والی ہوں اُن کو دُور کرنا۔ ہر خطاب کا اپنے نفس کو مخاطب جاننا مختلف آثار سے اپنے قلب پر اثر پیدا کرنا اور اپنے قلب کو اس حد تک متوجہ کرنا کہ یہ سمجھنے لگے کہ اس کلام کو میں خُدا سے سُن رہا ہوں اپنی زبان سے نہیں سُن رہا۔ خدائے تعالےٰ کی قدرت و قوّت کے مقابلہ میں اپنی قوّت کو ہیچ سمجھنا۔ اپنے دِل کو اس کی ہر مشیّت کے تابع ہونے پر راضی کر لینا۔ اور کلام و متکلم کی عظمت کا سکّہ اپنے دِل پر بٹھا لینا۔ وغیرہ

چودھواں مقدمہ

آیتوں کی تفسیر وغیرہ سمجھنے کے لئے جو اصطلاحیں مقرر کر دی گئی ہیں ان کا بیان اور حواشئی قرآن مجید اور ضمیمہ اور جو کچھ لکھا گیا ہے اُس کو یکجا کر ملایا جائے تاکہ مطالب کے سمجھنے میں آسانی پیدا ہو۔

ہم نے اپنے قرآن مجید اور حمائل شریف میں جو ترجمہ درج کیا ہے وہ متعدد تفسیروں کو اور اُن حدیثوں کو دیکھ کر کیا ہے جو مختلف آیات کی تفسیر کے بارے میں وارد ہوئی ہیں تفسیر کے معنی ہی یہ ہیں کہ قائل کے کلام کا اصلی مطلب بیان کرنا چونکہ اس کلام کا قائل و متکلم خود پروردگار عالم ہے تو اس نے کسی کلمہ سے یا کسی جملہ سے کیا مقصد رکھا ہے۔ اور کیا مطلب لیا ہے اس کو یا وہ خود جانتا ہے یا جناب رسولِ خدا جانتے ہیں۔ جن پر بذریعہ وحی کے یہ کلام نازل فرمایا۔ اور اپنی مخلوق کو انہی کے ذریعہ سے پہنچایا۔ یا وہ حضرات جانتے ہیں جن کے سپرد اس کا علم جناب رسولِ خدا نے فرمایا۔ لہٰذا جس آیت کی تفسیر کی ضرورت ہوئی ہم نے قرآن مجید میں نو صفحہ وار اُس پر نمبر ڈالے اور اُسی صفحہ کے حاشیہ پر حتّی الامکان معصومین کی روایات سے

Marfat.com

اس کی تفسیر لکھ دی - ایک صفحہ کا مطلب دوسرے پر نہیں جانے دیا - جہاں تفصیل کی ضرورت ہوئی - وہاں ضمیمہ کا حوالہ دیا - اور ضمیمہ میں قرآن مجید کے اس صفحہ کا اور نوٹ کے اس نمبر کا حوالہ دے کر بقیہ روایت یا تفصیل ضمیمہ میں درج کر دی - اور حمائل شریف میں اُن آیات پر جو تفسیر کی محتاج ہیں سورہ وار نمبر دئے ہیں - اور اُن نمبروں کے حساب سے تفسیر اہلبیتؑ میں وہ سب کچھ درج کیا گیا ہے جو بڑے قرآن مجید کے حاشیوں میں اور ضمیمہ میں درج کیا گیا - پھر جو روایت جس کتاب سے لی گئی ہے اُس کتاب کا ذکر اول کر دیا گیا - اور تشریح مطلب کے لئے اپنی طرف سے جو کچھ بڑھایا ہے اُس پر قول مترجم اول لکھ دیا ہے - وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ ۝

قرآن مجید کی کل سورتوں کے اور بعض آیات کے وہ خواص و فضائل جو جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ ہدیٰ کی صحیح صحیح حدیثوں سے ثابت ہیں :-

خواص و فضائل سورۂ فاتحہ و بسم اللہ

(پارہ نمبر ۱)

تہذیب الاحکام میں شیخ محمد ابن الحسن الطوسی رحمہ اللہ نے بہ اسنادِ خود محمد ابن محبوب سے اور اُنہوں نے عباس سے اور اُنہوں نے محمد ابن ابو عمیر سے اور اُنہوں نے ابی ایوب سے اور اُنہوں نے محمد ابن مسلم سے روایت کی ہے - محمد ابن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اس آیت وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۵۳۰ سطر ۱) میں یہ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ کیا چیز ہے آیا یہی سورۂ فاتحہ ہے - فرمایا ہاں یہی ہے - میں نے عرض کی کہ بسم اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم بھی ان ہی سات میں داخل ہے - فرمایا ہاں داخل ہے - اور ان سب میں افضل بھی ہے اُسی کتاب میں بہ اسنادِ معتبرہ محمد ابن الحسین سے اور اُنہوں نے محمد ابن حماد بن زیاد سے اور اُنہوں نے عبداللہ ابن یحیٰی الکاہلی سے اور اُنہوں نے خود جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خدائے تعالےٰ کے اسم اعظم سے اُس سے زیادہ قریب ہے - جتنی آنکھ کی سیاہی اُس کی سفیدی سے - محمد ابن علی ابن بابویہ القمی بیان کرتے ہیں کہ ہم سے محمد ابن القاسم مفسر نے جو ابوالحسن الجرجانی رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہیں یہ حدیث بیان کی - اور اُنہوں نے بجائے خود یہ کہا کہ مجھ سے یوسف ابن محمد ابن زیاد اور علی ابن محمد ابن سیار نے یہی حدیث اپنے اپنے والد کی روایت سے بیان کی اور اُن دونوں کا بیان ہے کہ ہم سے حسن ابن علی نے اپنے والد علی ابن محمد کی روایت سے اور اُنہوں نے اپنے والد محمد ابن علی کی روایت سے اور اُنہوں نے اپنے والد ماجد جناب امام رضا علیہ السلام سے اور اُن حضرت نے بواسطہ اپنے آبائے طاہرین کے سلسلہ بسلسلہ خود جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے - وہ حضرت فرماتے ہیں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Marfat.com

سورۂ فاتحہ الکتاب کی ایک آیت ہے اور اس سورہ کی کُل سات آیتیں ہیں۔ یہ سات بسم اللہ الرحمن الرحیم کو ملا کر ہوتی ہیں۔ مَیں نے خود جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ خدائے تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا۔ کہ اے محمد مَیں نے تم کو سات بزرگ آیتیں اور قرآن العظیم عطا فرمایا۔ پس خدائے تعالےٰ نے سورۂ فاتحہ الکتاب کے ذریعہ سے مجھ پر خاص احسان کیا اور اُس کو تمام قرآن عظیم کا حدِ مقابل قرار دیا۔ اور سورۂ فاتحہ الکتاب عرش الہٰی کے خزانوں میں سے سب سے بہتر ہے۔ اور خدائے عزوجل نے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ کو اس سورہ کے ساتھ مخصوص و مشرف فرمایا۔ اور اپنے انبیاء میں سے اس میں کسی کو آنحضرتؐ کا شریک نہیں کیا۔ سوائے حضرت سلیمان علیہ السلام کے کہ اُن کو اس سورت کی صرف ایک آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم عطا فرمائی تھی۔ جیسا کہ بلقیس کے واقعہ میں خود بیان فرماتا ہے قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ ۝ إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ؏ (دیکھو مقبول ترجمہ ۷۵۵ سطر ۱) خبردار ہو جاؤ۔ جو شخص بھی سورۂ فاتحہ کی تلاوت اس حال میں کرے گا کہ جناب محمد مصطفےٰ اور ان کی پاک و پاکیزہ آل کی ولایت کا اعتقاد رکھتا ہو اُن کے احکام کا مطیع ہو اور اُن کے ظاہر و باطن پر ایمان رکھتا ہو تو خدائے تعالیٰ اُس کو اس سورت کے ایک ایک حرف کے بدلے اُس کو اتنا کچھ عطا کرے گا جو خود دُنیا سے بھی افضل ہوگا اور دُنیا میں جتنی قسم کے مال اور جو جو اچھی چیزیں ہیں اُن سب سے بھی افضل ہوگا۔ اور جو شخص کسی پڑھنے والے کی سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے توجہ سے سُنے گا اُسے اُتنا ہی ثواب ملیگا۔ جتنا کہ خود پڑھنے والے کو۔ پس تم میں سے ہر ایک کو لازم ہے کہ اس خیر جاری سے جتنا زیادہ نفع اُٹھا سکے۔ اُٹھا لے۔ اس کو مالِ غنیمت تصور کرے ایسا نہ ہو کہ اس کا وقت جاتا رہے۔ اور پھر تمہارے دلوں میں حسرت ہی حسرت باقی رہ جائے۔ علامہ ابن بابویہ القمی علیہ الرحمہ حدیث مرسل میں بیان کرتے ہیں کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام سے یہ عرض کیا گیا تھا کہ یا امیر المومنین ہمیں بتلائیے کہ آیا بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۂ فاتحہ کا جزو ہے فرمایا ہاں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اسے پڑھا کرتے تھے۔ اور اسے سورۂ فاتحہ ہی کا جزو شمار فرمایا کرتے تھے۔ اور یہ بھی ارشاد فرماتے تھے کہ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي سے سورۂ فاتحہ الکتاب مراد ہے۔ کافی میں محمد ابن یعقوب کلینی نے علی ابن ابراہیم سے اُنہوں نے اپنے والد ماجد سے اُنہوں نے ابو عمیر سے اُنہوں نے معاویہ ابن عمار سے اُنہوں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ اگر سورۂ حمد کسی مردہ پر ستر مرتبہ پڑھی جائے۔ پھر خدائے تعالےٰ اس کی رُوح اس کے بدن میں لوٹا دے تو یہ کوئی عجیب بات نہ ہوگی۔ اُسی کتاب میں محمد ابن یحیٰی سے روایت ہے اُنہوں نے احمد ابن محمد سے روایت کی ہے۔ انہوں نے محمد ابن اسمٰعیل ابن بزیع سے اُنہوں نے عبداللہ ابن الفضل سے حدیث مرقوم میں بیان کیا کہ معصومینؑ نے فرمایا کہ سورۂ حمد جس درد پر ستر مرتبہ پڑھی جائے گی اس کو ضرور سکون ہو جائیگا۔ اسی کتاب میں محمد ابن یحیٰی سے روایت ہے انہوں نے احمد ابن محمد سے روایت کی ہے۔ اُنہوں نے محمد ابن سنان سے۔ اور انہوں نے سلمہ ابن محرز سے روایت کی ہے۔ سلمہ کا بیان ہے کہ مَیں نے خود جناب امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ ارشاد فرماتے سُنا کہ جس مریض کو سورۂ حمد سے آرام نہ ہوگا اُس کو

Marfat.com

اور کسی چیز سے آرام نہ ہوگا۔ ابن بابویہ القمی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی اور ان کے والد ماجد کہتے ہیں کہ مجھ سے محمد ابن یحییٰ عطار نے بیان کی اور اُن سے محمد ابن حسان نے بیان کی اور اُن سے اسمٰعیل ابن مہران نے بیان کی اور وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے یہ حدیث حسن ابن علی ابن ابی حمزۂ بطائنی نے اپنے والد ماجد سے سُن کر بیان کی۔ اور اُن کے والد ماجد فرماتے ہیں۔ کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام نے یہ ارشاد فرمایا کہ خدائے تعالےٰ کا اسم اعظم اُمّ الکتاب یعنی سورۂ فاتحہ میں پھیلا ہُوا ہے۔ علامہ مذکور بیان کرتے ہیں کہ ہم سے یہ حدیث محمد ابن الحسن ابن احمد ابن الولید نے بیان کی اور وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے یہ حدیث محمد ابن یحییٰ العطار نے یہ روایت احمد ابن محمد بن عیسےٰ سے بیان کی۔ اور وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے محمدؐ ابن سنان نے یہ روایت جناب امام ہمام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السّلام سے بیان کی کہ حضرت نے یہ ارشاد فرمایا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خدائے تعالےٰ کا اسمِ اعظم ہے اس سے زیادہ قریب ہے۔ جیسا کہ آنکھ کی سیاہی اس کی سفیدی سے علی ابراہیم قمی اپنی تفسیر میں ابن اُذینہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام نے یہ ارشاد فرمایا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس بات کی سب سے زیادہ مستحق ہے کہ اُس کو ہر موقعہ پر بلند آواز سے پڑھا جائے۔ اور یہی وہ آیت ہے جس کے بارے میں خدائے عزوجل فرماتے ہیں۔ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۵۷۱ سطر ۱) اسی تفسیر میں ہے کہ مجھ سے حسن ابن علی ابن فضال نے یہ حدیث بیان کی اور اُن سے علی ابن عقبہ نے اور اُن سے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ابلیس ایک تو اُس وقت چیخا ہے کہ جبکہ رسولوں کو ایک عرصہ گذرنے کے بعد خدائے تعالےٰ نے اپنے نبی جناب محمد مصطفےٰ صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو مبعوث برسالت فرمایا اور دُوسرے جبکہ اُمّ الکتاب یا سورۂ حمد نازل فرمائی۔ ابو النصر محمد ابن مسعود العیاشی اپنی تفسیر میں بہ اسنادِ معتبرہ حسن بن علی بن ابی حمزہ البطائنی سے اور وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ خدائے تعالےٰ کا اسم اعظم اُمّ الکتاب یعنی سورۂ فاتحہ میں پھیلا ہُوا موجود ہے۔ نیز محمد ابن سنان سے روایت کی ہے اور اُنہوں نے جناب ابو الحسن موسےٰ ابن جعفر الکاظم علیہما السّلام سے آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرے والد ماجد نے (اہل جماعت کے مشہور امام) ابو حنیفہ سے دریافت فرمایا کہ وہ سورۃ کونسی ہے کہ جس کے اوّل میں تعریف خدا ہے اور جس کے اوسط میں اُس کی جناب میں اظہارِ خلوص اور اُس کے آخر میں اُس سے دعا تو ابو حنیفہ حیران رہ گیا۔ پھر عرض کرنے لگا میں نہیں جانتا۔ اس پر جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ وہ سورہ سورۂ حمد ہے۔ کہ اوّل میں اُس کے خدائے تعالےٰ کی تعریف ہے اور بیچ میں اُس کے بندہ کا اظہارِ خلوص (متعلق عبادت استعانت) اور آخر میں اُس کے دُعا ہے۔ اُسی تفسیر میں یونس ابن عبد الرحمٰن نے کسی صحابی سے یہ حدیث مرفوع بیان کی ہے۔ وہ صحابی فرماتے ہیں۔ کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے آیہ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ کی تفسیر دریافت کی تو حضرتؐ نے فرمایا کہ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ سے سورۃ الحمد مراد ہے اور اُس کی سات آیتیں

Marfat.com

ہیں۔ منجملہ اُن کے بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم پہلی ہے اور اس سورۃ کا نام مثانی اس لئے رکھا کہ ہر نماز کی پہلی دونوں رکعتوں میں یہ لازم طور سے پڑھی جاتی ہے اسی تفسیر میں ابوحمزہ سے روایت کی ہے کہ جناب امام محمدؐ باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ عوام النّاس نے خدائے تعالےٰ کی کتاب میں جو سب سے زیادہ معزز آیت ہے یعنے بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیمؕ اس کو چُرا لیا یعنے نمازوں میں اُس کا اظہار نہیں کرتے۔ حالانکہ لازم یہ ہے کہ ہر امر کے شروع میں خواہ وہ امر بڑا ہو یا چھوٹا بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم پڑھنی چاہیئے تاکہ اُس کلام میں برکت ہوجائے۔ صفوان جمال سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا۔ کہ خدائے تعالےٰ نے آسمان سے کوئی نوشتہ ایسا نہیں اُتارا جس کے شروع میں بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نہ ہو اور کسی سورۃ کا ختم ہونا اور اُس سے اگلی سورۃ کا اُترنا بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم ہی کے ذریعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ تو ابوحمزہ جناب امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم کو بالجہر یعنے بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے۔ اور مشرک جب اُسے سُنتے تو دُم دبا کر بھاگتے۔ اسی پر خدائیتعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ہ (دیکھو مقبول ترجمہ صفحہ ۱۷۵ سطر ۱) حسن ابن خُرزاد بیان کرتے ہیں کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی جماعت کو نماز پڑھانے کے لئے امام بن کر کھڑا ہوتا ہے تو ایک شیطان اُس شیطان کے پاس آتا ہے جو اُس امام سے قریب ہوتا ہے اور اُس سے دریافت کرتا ہے کہ آیا اُس نے بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم بالجہر پڑھی یا نہیں۔ اگر وہ جواب دیتا ہے کہ ہاں پڑھی تو وہ شیطان اُس کے پاس سے بھاگ جاتا ہے اور اگر وہ کہتا ہے نہیں تو وہ آنے والا شیطان اسی امام جماعت کی گدی پر سوار ہو جاتا ہے اور اپنے دونوں پاؤں اس کے سینہ پر لٹکا لیتا ہے اور جب تک کہ وہ اپنی نماز سے فارغ نہ ہوں یہی شیطان اُن کا امام بنا رہتا ہے۔ عبدالملک ابن عمر سے روایت ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ ابلیس چار مرتبہ رویا ہے اوّل اُس دن جس دن اُس پر لعنت کی گئی۔ دُوسرے جب وہ زمین پر پٹکا گیا۔ تیسرے جب جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم رسالت کے سلسلہ کو گذرے ہوئے ایک عرصہ ہونے کے بعد مبعوث بہ رسالت ہوئے۔ چوتھے جب امّ الکتاب یعنی سورۃ الحمد نازل کی گئی۔ اور دو مرتبہ اس نے خرّاٹے لئے ہیں۔ ایک تو اس وقت جبکہ آدم علیہ السّلام نے شجرِ ممنوعہ کے ہم جنس شجر کا پھل کھا لیا۔ اور دُوسرے جب آدم علیہ السّلام زمین کی طرف اُتار دئے گئے۔ یہ بھی فرمایا۔ کہ ابلیس پر لعنت آدمؑ وحوّا کو دھوکہ دینے کے سبب سے بھی کی گئی۔ اسمٰعیل ابن ابان نے یہ حدیث مرفوع جناب رسولخدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسولخدا نے حضرت جابر ابن عبداللہ انصاری سے فرمایا تھا۔ کہ اُے جابر آیا تجھے میں وہ آیت نہ سکھاؤں جو کتابِ خدا میں سب سے افضل ہے۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ جابر نے عرض کی۔ یا رسولؐ اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں۔ مجھے وہ ضرور ہی تعلیم کیجیئے۔ کہتے ہیں کہ حضرت نے اُن کو اُمّ الکتاب یعنی سورہ حمد

Marfat.com

تعلیم فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اے جابر کیا میں اس سورۃ کے متعلق تم کو کوئی خبر دُوں؟ اُنہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ ضرور خبر دیجئے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ یہ سورۃ موت کو چھوڑ کر اور ہر مرض کے لئے شفا ہے۔ سلمہ ابن محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے خود جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جس مریض کو سورۂ حمد شفا نہ دے اس کو کوئی اور چیز شفا نہ دے گی۔ ابو بکر الحضرامی کا بیان ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کو کوئی حاجت پیش آئے تو دو رکعت نماز پڑھو جس میں اَلْمَثَانِی اور ایک اور سورۃ کی قرأت کرو پھر خدا سے دُعا مانگو۔ میں نے عرض کی۔ خدا حضور کا بھلا کرے۔ یہ اَلْمَثَانِی کیا چیز ہے؟ فرمایا سورۃ فاتحۃ الکتاب ہے جو یُوں شروع ہوتی ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ عیسٰے ابن عبد اللہ نے اپنے والد سے اور اُنہوں نے عیسٰے کے دادا سے اور اُنہوں نے جناب امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ حضرت نے فرمایا مجھے یہ خبر ملی ہے کہ لوگ بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں کہ آیا وہ کتابِ خدا کی آیت ہے یا نہیں۔ بنا اس کی یہ ہے کہ شیطان نے ان کے دِلوں پر قابو پالیا ہے اور بہترین آیت کی وقعت اُن کے دِل سے کھو دی۔ اسمٰعیل ابن مہران کہتے ہیں کہ جناب امام ابو الحسن علی ابن موسے الرضا علیہ السلام نے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ خدائے تعالےٰ کی اسمِ اعظم سے اُس سے زیادہ قریب ہے جتنی آنکھ کی سیاہی اُس کی سفیدی سے ملی ہوئی ہے۔ سُلیمان جعفری کا بیان ہے۔ کہ میں نے جناب امام رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے سُنا کہ جب تم میں سے کوئی اپنی زوجہ کے پاس جانا چاہے تو لازم ہے کہ اُس سے پہلے اظہارِ محبت بہت کرے۔ کہ یہ بات اُس کے دِل کو موہ لے گی اور اس کی طبیعت میں اگر کوئی نفرت یا رنج ہے تو اُس کو نکال دے گی۔ پھر جب مباشرت کا قصد کرے تو تین مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ ضرور پڑھ لے۔ پھر اگر قرآن کی کوئی اور آیت بھی اُس کو یاد آئے اور وہ بھی پڑھ لے تو بہتر ورنہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ کافی ہے۔ اُس وقت حضرت کے دربار میں جو لوگ حاضر تھے اُن میں ایک بول اُٹھا۔ یا ابن رسول اللہ تو اگر وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ پڑھ لیگا تو کافی ہو جائے گا۔ فرمایا کہ اے شخص یہ تو بتا کہ کتابِ خدا کی سب سے بڑی آیت ہے کون سی اُس نے عرض کی ہے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ (فرمایا پھر کافی کیوں نہ ہوگی) خالد ابن مختار نے بیان کیا کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کو سُنا یہ فرماتے تھے کہ خدا آپ کو غارت کرے اِنہیں ہو کیا گیا ہے۔ کہ کتابِ خدا کی سب سے بڑی آیت کی توہین کا ارادہ کر لیا۔ اور یہ گمان کر لیا کہ اُس بلند آواز سے پڑھنا بدعت ہے وہ بزرگ اور مظلوم آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ ہے ❊

تنبیہہ۔ مندرجۂ بالا روایتوں میں سے جن کے ساتھ کسی کتاب کا نام نہیں لیا گیا تفسیر عیاشی سے لی گئی ہیں ❊

امالی۔ جناب الشیخ محمد ابن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ نے بہ سندِ معتبر فرمایا ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو کوئی بیماری ہو اس کی پیشانی پر سات مرتبہ سورۂ حمد پڑھیں اگر وہ مرض

Marfat.com

جاتا رہے تو فبہا نہیں تو پھر ستر مرتبہ پڑھیں۔ مَیں اس بات کا ضامن ہُوں کہ مریض کو آرام ہو جائےگا ؏
تنبیہہ۔ اگر آرام ہونے والا نہ ہوگا تو کیا عمل ہی یاد نہ آئے گا۔ یا تکمیل ہی کو نہ پہنچے گا۔ جامع الاخبار میں حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اللہ اُسے جہنم پر جو اُنیس ۱۹ موکل ہیں اُن سے محفوظ رکھے تو اسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ کا زیادہ وِرد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کے بھی اُنیس ۱۹ ہی حرف ہیں اَور خدائے تعالےٰ ایک ایک حرف کے ذریعہ سے ایک ایک موکل سے بچائے گا۔ نیز اُسی کتاب میں اُنہی حضرت عبداللہ ابن مسعود سے منقول ہے۔ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ کی تلاوت کرتا ہے۔ تو خدائے تعالےٰ ایک ایک حرف کے بدلے اس کے نامۂ اعمال میں چار چار ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور چار چار ہزار بدیاں مٹا دیتا ہے۔ اور چار چار ہزار درجے اس کے خود بڑھائے گا۔ نیز اُسی کتاب میں روایت ہے۔ کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ پڑھتا ہے تو خدائے تعالیٰ جنت میں اُس کے لئے ستّر ہزار قصر یاقوت سُرخ کے بنائے گا۔ کہ ہر ہر قصر میں ہزار ہزار مکان سفید موتیوں کے ہوں گے۔ اور ہر ہر مکان میں ستّر ستّر ہزار تخت زبرجد سبز کے ہوں گے۔ پھر ہر ہر تخت پر ستّر ستّر ہزار فرش سُندس و استبرق کے ہوں گے اور ہر ہر فرش پر ایک ایک حُور بیٹھی ہوگی جو اسی بسم اللہ پڑھنے والے کی زوجہ ہوگی۔ اور ہر حُور کی ستّر ہزار زُلفیں ہوں گی اور اُس کے سر پر موتی اور یاقوت کا مرصع تاج ہوگا اور اُس کے دائیں رُخسارے پر محمد الرسول اللہ لکھا ہوگا اور اُس کے بائیں رُخسارے پر علیؑ ولیؑ اللہ اور اُس کی پیشانی پر الحسن لکھا ہوگا اور اُس کی ٹھوڑی پر الحسین لکھا ہوگا۔ اور اوس کے دونوں ہونٹوں پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ راوی کہتا ہے۔ مَیں نے عرض کی۔ یا رسولؐ اللہ۔ یہ رُتبہ کس کو میسّر آئیگا۔ فرمایا ہر اُس مومن کو جو احترام و تعظیم سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ پڑھے گا۔ نیز جناب رسولخدا نے فرمایا کہ جب مرد مومن پُل صراط سے گذرے گا اور (اپنی عادت کے مطابق) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ پڑھیگا تو جہنم کے شعلے بجھ جائینگے اَور جہنم اُس سے کہیگا کہ اَے مومن جلد گذر جا کہ تیرے نور نے تو میری لپٹ کو بجھا دیا۔ اور بھی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ جب کوئی تعلیم دینے والا کسی بچہ سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ کہلواتا ہے تو خدائے تعالےٰ اُس بچّہ کے لئے اُس کے ماں باپ کے لئے اور اُس تعلیم دینے والے کے لئے جُدا جُدا آتشِ جہنّم سے برئیت کے پروانے لکھوا دیتا ہے۔ روایت میں یہ بھی وارد ہے کہ عبدالرحمٰن نامی ایک شخص مدینہ منوّرہ میں بچّوں کو تعلیم دیا کرتا تھا۔ اس نے جناب امام حسین علیہ السّلام کے ایک بچّہ جعفر نامی کو بھی تعلیم دی اور اُس کو یہ آیت سکھلائی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ الحمد للہ ربّ العٰلمین۔ جب اس بچّہ نے اپنے والد ماجد جناب امام حسین علیہ السلام کے سامنے یہ آیتیں پڑھکر سُنائیں تو حضرت نے اُس معلّم کو بُلایا۔ اور اُس کو ایک ہزار اشرفیاں اور ایک ہزار حُلّے عطا فرمائیں۔ اور اُس کا مُنہ موتیوں سے بھر دیا۔ اس پر کسی نے

Marfat.com

عرض کی کہ اتنی سی خدمت کا اس قدر صلہ تو حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ اُس نے میرے بچّہ کو تعلیم کیا ہے۔ میرا یہ عطیہ کہیں اس کے برابر تھوڑا ہی ہوسکتا ہے۔ علامہ جار اللہ زمخشری ربیع الابرار میں جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ جس دعا کے اوّل میں بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم پڑھی جائے وہ رد نہیں کی جاسکتی۔ اور میری اُمّت کے لوگ قیامت کے دن بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم کہتے ہوئے آئیں گے۔ تو میزان میں اُن کی نیکیوں کا پلّہ بھاری ہوگا اور اُمتوں کے لوگ یہ کہیں گے کہ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی اُمتوں کے نیکیوں کے پلّے کو کس چیز نے جھکا دیا۔ تو اُن کے انبیاء یہ جواب دیں گے کہ اِن کے کلام کی ابتدا خدائے تعالےٰ کے مقدس ناموں میں سے ایسے تین ناموں سے ہوتی تھی کہ اگر وہ کسی میزان کے ایک پلڑے میں رکھے جائیں اور تمام مخلوق کی بدیاں دُوسرے پلڑے میں رکھی جائیں تو انہی کا پلّہ بھاری رہیگا۔ پھر ان کی نیکی وزنی کیوں نہ ثابت ہوتیں۔ کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم کبھی نہ چھوڑو گو اس کے بعد شعر ہی پڑھنا ہو۔ التوحید اور تفسیر جناب امام حسن عسکری علیہ السّلام میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ہمارے شیعاؤں میں سے جو شخص کسی کام کی ابتدا میں بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم پڑھنا ترک کردیگا۔ تو اُس کو خدائے تعالےٰ کسی نہ کسی تکلیف میں مبتلا کرے گا۔ تاکہ شکر و ثناءِ الٰہی بجالانا یاد رہے۔ اور بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ترک کردینے سے جو وبال اس کے ذمّہ عائد ہوا تھا وہ دُور ہوجائے۔ نیز جناب امیرالمؤمنین علیہ السّلام سے منقول ہے۔ وہ حضرت فرماتے ہیں کہ مجھ سے خود جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے پروردگارِ عالم کا یہ قول بیان فرمایا کہ جس مہتم بالشان کام کے شروع میں بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نہ پڑھی جائے گی۔ وہ انجام کو نہ پہنچے گا۔ کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جتنی چھوٹی بڑی نعمتیں خدائے تعالےٰ نے اپنے بندہ کو عطا کی ہیں بندہ کی زبان سے الحمدللہ نکلنے سے ان سب کا شکریہ ادا ہوجاتا ہے۔ تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو بندۂ مسلم سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرے گا۔ اُس کو دو تہائی قرآن مجید ختم کرنے کا ثواب تو علیحدہ ملیگا۔ اور اتنا اجر علیحدہ ملیگا کہ گویا اس نے ہر ایماندار مرد اور ہر ایماندار عورت کو اپنے مال سے خیرات دی اور دُوسری حدیث میں یہ آیا ہے کہ سورۂ فاتحہ کی ایک مرتبہ تلاوت کرنا پورے قرآن مجید کے تلاوت کرنے کا ثواب رکھتا ہے۔ نیز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے روایت ہے کہ اُمّ الکتاب سب سورتوں سے زیادہ بزرگ ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب میں نازل فرمائی ہیں اور وہ موت کے سوا اور ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔

فضائل سُورۃ البقرہ و سُورۂ آل عمران و بعض آیات ہر دو سُورہ (پارہ نمبر ۲)

تفسیر مجمع البیان میں سہل ابن سعد سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے

Marfat.com

فرمایا کہ ہر چیز کا ایک بلند حصہ ہوا کرتا ہے۔ اور قرآن مجید کا بلند حصہ سورۂ بقرہ ہے۔ پس جو شخص سورۂ بقرہ کو اپنے گھر میں دن کے وقت پڑھے گا اُس کے گھر میں تین دن شیطان نہ آئے گا۔ اور جو اُس کو رات کے وقت اپنے گھر میں پڑھے گا تو تین رات تک اُس کے گھر میں گھسنے نہ پائے گا۔ اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ البقرہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت کرتا رہیگا قیامت کے دن یہ دونوں سورتیں اس کے سر پر اس طرح سایہ کئے ہوئے آئیں گی گویا دو عبائیں ہیں یا دو بادل ہیں۔ تفسیر عیاشی۔ ثواب الاعمال۔ عین الحیات۔ میں بہ سند معتبر جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیتیں ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک اور آیۃ الکرسی ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ تک اور سورۃ البقرہ کی آخری تین آیتیں پڑھ لیا کرے تو اس کی ذات میں اور اُس کے مال میں و اولاد میں کوئی نقصان نہ پہنچیگا۔ شیطان اُس کے پاس نہ پھٹکے گا۔ اور قرآن مجید جتنا یاد کرلیگا کبھی نہ بھولے گا۔ اُبی بن کعب نے جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو شخص سورۃ البقرہ پڑھے اُس پر خدائے تعالیٰ درود، رحمت بھیجیگا۔ اور اُس کو ایسا اجر دے گا جیسا اُس شخص کو جو کفار کی سرحد پر اپنا گھوڑا تیار کئے ہوئے راہِ خدا میں جہاد کرنے کے لئے سال بھر تک مستعد رہے اور اپنے جوش میں ذرا بھی کمی نہ ہونے دے۔ نیز اُبی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے یہ بھی فرمایا کہ اے اُبی مسلمانوں کو حکم دے کہ سورۃ البقرہ کو سیکھیں کہ اس کا سیکھنا باعثِ برکت ہوگا۔ اور اس کا چھوڑ دینا باعث حسرت ہوگا۔ بَطَلَمَا اس کو سیکھ نہ سکیں گے۔ اُبی کہتے ہیں میں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ بَطَلَمَا کون ہیں۔ فرمایا وہ جادوگر ہیں؛

تفسیر مجمع البیان میں جناب امام ابوجعفر محمد الباقر علیہم السلام سے روایت ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے تو خدائے تعالےٰ اس سے ہزار بلائیں دُنیا کی دفع فرما دے گا اور ہزار بلائیں آخرت کی دفع کردے گا۔ دُنیا کی بلاؤں میں سے ادنیٰ سے ادنیٰ فقر و فاقہ احتیاج اور آخرت کی بلاؤں میں سے چھوٹی سی چھوٹی عذاب قبر ہوگی۔ اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر چیز کا ایک اعلیٰ حصہ ہوا کرتا ہے اور قرآن مجید کا وہ اعلیٰ حصہ آیۃ الکرسی ہے؛

امام ابواسحاق ثعلبی مفسر و امام اہلسنت نے باسناد خود عبداللہ ابن عمر سے روایت کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر نماز واجب کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے گا اُس کی قبض رُوح کا اہتمام خود خدائے ذوالجلال والاکرام فرمائیگا۔ اور اُس کا درجہ اتنا بڑا ہوگا۔ گویا وہ کل انبیاء کے ساتھ راہِ خدا میں جہاد کرتا رہا جب جب بھی کسی نبی نے جہاد فرمایا۔ نیز باسنادِ خود جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت ہے۔ وہ حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے تمہارے نبی سے اسی منبر کی سیڑھیوں پر سُنا۔ آنحضرتؐ ارشاد فرماتے تھے کہ جو شخص ہر نماز واجب کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لیگا۔ اس کو جنّت میں جانے سے سوائے موت کے اور کوئی چیز نہ روکے گی۔ (مطلب یہ ہے کہ مرتے ہی داخل جنّت ہو

Marfat.com

جائے گا) مگر سوائے صدیق یا عابد کے اور کوئی اس کو ستا نہ سکیگا۔ اور جو شخص سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لیگا خدائے تعالےٰ اس کی ذات کو اور اُس کے پڑوسی کو اور اُس کے پڑوسی کے پڑوسی تک کو اپنے حفظ و امان سے محفوظ و مامون رکھیگا۔ اُنہی حضرتؑ کا ارشاد ہے کہ مَیں نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ اے علیؑ تمام آدمیوں کے سردار آدمؑ ہیں اور تمام عرب کے سردار (محمدؐ مصطفےٰ) ہیں اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔ اور تمام فارس کے سردار سلمانؓ ہیں۔ اور تمام روم کے سردار صہیبؓ ہیں۔ اور تمام حبش کے سردار بلالؓ ہیں اور تمام پہاڑوں کا سردار کوہِ طور ہے اور تمام درختوں کا سردار سدرہ اور تمام مہینوں کے سردار ماہ ہائے حرام یعنی رجب المرجب۔ ذیقعدہ الحرام۔ ذیحجہ الحرام اور محرم الحرام ہیں۔ اور دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے اور کلام کا سردار قرآن مجید ہے اور قرآن مجید کی سردار سورۃ البقرہ اور سورۃ البقرہ کی سردار آیۃ الکرسی ہے۔ یا علیؑ آیۃ الکرسی میں پچاس۵۰ کلمے ہیں اور ہر کلمے میں پچاس۵۰ برکتیں ہیں۔ فاضلِ ہندی کی کتاب کشف اللثام فی شرح قواعد الاحکام میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص وضو کر کے آیۃ الکرسی ایک مرتبہ پڑھ لیگا۔ اُسے خدا تعالےٰ چالیس۴۰ برس کی عبادت کا ثواب عطا فرماوے گا۔ چالیس درجے اُس کے بلند کردے گا۔ اور چالیس۴۰ حوروں سے اس کی شادی کرے گا۔ علامہ سید ہاشم بحرانی قدس اللہ روحہ اپنی کتاب معالم الزلفیٰ فی معارف النشاۃ الاولےٰ والاخریٰ میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی مومن آیۃ الکرسی پڑھ کر اُس کا ثواب اہل قبور کو بخشتا ہے تو خدائے تعالےٰ ہر ہر حرف کے بدلے ایک ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے کہ وہ قیامت تک اس پڑھنے والے اور بخشنے والے کے لئے تسبیح خدا پڑھا کرے۔ عدۃ الداعی میں جناب امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لے گا وہ مرض فالج سے بے خوف رہیگا اور جو ہر نماز واجب کے بعد پڑھ لیا کرے گا تو اُسے کوئی زہریلا جانور ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ جامع الاخبار میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سجدہ کی حالت میں آیۃ الکرسی پڑھےگا وہ آتشِ جہنم میں ہرگز نہ جلائے گا۔ کافی میں بسند معتبر جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب خدائے تعالےٰ نے مندرجہ ذیل آیتوں کو زمین کی طرف اُترنے کا حکم دیا تو وہ عرش سے چمٹ گئیں۔ اور عرض کرنے لگیں کہ پروردگارا ہم کو گنہگار اور نافرمان لوگوں کی طرف اُتارتا ہے تو خدائے تعالےٰ نے ان کو وحی فرمائی کہ میرے حکم کی تعمیل میں اُتر جاؤ۔ مَیں اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ آلِ محمدؐ اور شیعیان آلِ محمدؐ میں سے جو شخص تم کو ہر نماز واجب کے بعد پڑھ لیا کرے گا۔ میں اس کو ستر مرتبہ نظرِ رحمت خاص سے دیکھا کروں گا اور ہر نظر کے وقت اس کی ستر حاجتیں بر لایا کروں گا۔ اور جو گناہ اُس کے نامۂ اعمال میں ہوں گے وہ گرا دیا کروں گا۔ جن آیتوں سے یہ خطاب فرمایا گیا وہ یہ تھیں۔ سورۂ فاتحہ۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ آیۃ الکرسی۔ آیۃ الملک یعنی قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ ۔ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۖ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ

Marfat.com

الْخَيْرُ ط إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ علامہ ابن بابویہ القمی علیہ الرحمہ بہ اسنادِ معتبرہ جناب امام موسےٰ ابن جعفر علیہما السّلام سے روایت کرتے ہیں۔ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ میرے بزرگوں میں سے کسی نے ایک شخص کو سورۂ اُمّ الکتاب پڑھتے ہوئے سُنا تو یہ ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے شکر ادا کیا اور اس کو اجر ملے گا۔ پھر اس کو سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے ہوئے سُنا تو ارشاد فرمایا کہ یہ شخص ایمان بھی لایا۔ اور (عذاب خدا سے) مامون بھی ہو گیا۔ پھر اُسے سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ پڑھتے ہوئے سُنا تو ارشاد فرمایا کہ اُس نے تصدیق بھی کی اور اُس کے گُناہ بھی بخش دئے گئے۔ پھر اُس کو آیۃ الکرسی پڑھتے ہوئے سُنا تو فرمایا مبارک ہو مبارک ہو اِس شخص کے لئے آتشِ جہنم سے بری ہونے کا پروانہ بھی نازل ہو گیا۔ کافی میں بہ سند معتبر محمد ابن مروان سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا کہ آیا میں تمہیں وہ بتاؤں جو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم اپنے بستر پر جا کر پڑھا کرتے تھے لوگوں نے عرض کی۔ یا بن رسول اللہ ضرور بتلائیے فرمایا پہلے تو آیۃ الکرسی تلاوت فرماتے تھے اور پھر یہ دعا پڑھتے تھے۔ بسم اللّٰہ اٰمنت باللّٰہ وکفرت بالطّاغوت اللّٰھمّ احفظنی فی منامی وفی یقظتی (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ پر میں ایمان لایا اور طاغوت کا میں منکر ہوں۔ یا اللہ تو سوتے میں اور جاگتے میں میری حفاظت فرمائیو)۔ امالی الشیخ محمد ابن الحسن الطوسی نور اللہ مرقدہٗ میں بہ سند معتبر ابی اُمامہ باہلی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب امیر المؤمنین علیؑ ابن ابیطالب علیہما السّلام کو خود یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جس شخص کی عقل میں اسلام آ گیا ہو اور اُس نے اسلام کو سچا سمجھ کر قبول کر لیا ہو وہ ساری رات کبھی نہیں سو سکتا۔ جب تک کہ آیۃ الکرسی کی تلاوت نہ کر لے۔ پھر حضرت نے وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ تک خود تلاوت فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اگر تم کو معلوم ہو کہ یہ کیا چیز ہے یا یہ فرمایا کہ اس میں کیا کچھ ہے تو تم کبھی اس سے غافل نہ رہو۔ پھر ارشاد فرمایا کہ جناب رسالتمآب صلّے اللہ علیہ و آلہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ مجھے خاص عرش کے نیچے سے ایک خزانہ عطا کیا گیا جو کسی اور نبی کو نہیں دیا گیا۔ وہ خزانہ آیۃ الکرسی ہے۔ پھر جناب امیر المؤمنین علیہ السّلام نے فرمایا کہ جب سے میں نے جناب رسول خدا صلّے اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے یہ حدیث سُنی ہے کبھی ایسا نہیں ہُوا کہ میں نے آیۃ الکرسی پڑھنا ترک کیا ہو پھر فرمایا کہ اے ابو اُمامہ میں اسے ہر رات کو تین مرتبہ پڑھتا ہوں۔ میں نے عرض کی اے رسولؐ خدا کے چچیرے بھائی۔ یہ تو فرما دیجئے۔ آپ کے پڑھنے کے خاص اوقات کون کون سے ہیں۔ فرمایا کہ میں نماز عشا کے بعد صلوٰۃ وتیرہ کے پہلے پڑھا کرتا ہُوں۔ اور خدا گواہ ہے کہ جب سے میں نے جناب رسولؐ خدا سے یہ حدیث سُنی ہے۔ اُس وقت سے اِس کو کبھی ترک نہیں کیا۔ اور ذکر اس کا بس آج سے آیا ہے۔ ابو اُمامہ کا بیان ہے کہ قسم بخدا جب سے جناب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ حدیث سُنی ہے میں نے اِسی شان سے آیۃ الکرسی کا پڑھنا کبھی ترک نہیں کیا۔ نیز جناب امام رضا علیہ السّلام سے بہ سلسلۂ روایت اپنے آباؤ اجداد

Marfat.com

کے منقول ہے کہ جناب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کسی شخص کو کوئی بڑا کام درپیش ہو تو اُسے لازم ہے کہ وہ اُس حاجت کے لئے جمعرات کی صبح کو جائے اور جب اپنے گھر سے نکلنے لگے تو سورہ آل عمران کی آخری آیتیں یعنی آخری رکوع آیۃ الکرسی۔ سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ اور سورۂ اُمّ الکتاب پڑھ کر جائے کہ ان میں دُنیا و آخرت کی سب حاجتیں پوری ہونے کا منجانب اللہ سامان موجود ہے۔ تفسیر بُرہان اور خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت ہے کہ جو شخص سورۂ آل عمران کو تلاوت کریگا۔ خدائے تعالےٰ اس کو ہر ہر حرف کے عوض آتشِ جہنّم کی گرمی سے امان عطا فرمائیگا۔ اور اگر یہ سورۃ زعفران سے لکھ کر ایسی عورت کے گلے میں یا بازو میں باندھی جائے جس کو حمل نہ رہتا ہو تو وہ حکم خدا سے حاملہ ہو جائے گی اور اگر ایسے درخت میں باندھ دی جائے جس کے پھل کچّے گر پڑتے ہوں یا جس کے پتّے قائم نہ رہتے ہوں تو وہ حکمِ خدا سے قائم رہنے لگیں گے۔ اور پھل پکّے اُترنے لگیں گے۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس عورت کے متعلق تمہیں منظور یہ ہو کہ اُسے حمل رہ جائے تو سورۂ آل عمران زعفران سے لکھ کر اس کی چھاتی پر لٹکا دو حکمِ خدا سے حاملہ ہو جائے گی۔ اور اگر کوئی مفلس آدمی اپنے گلے میں اُسے لٹکالے گا تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے اُس کے معاملات میں سہولت پیدا کر دے گا۔ اور اس کو رزق بہ کثرت پہنچنے لگے گا۔ تفسیر مجمع البیان میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ آل عمران کی اُس آیت کو جو شَهِدَ اللّٰهُ سے شروع ہو کر اَلْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ پر ختم ہوتی ہے اور جو سورۃ کے دُوسرے رکوع میں پارہ سوم کے نصف پر واقع ہے جو اس کو برابر پڑھا کرے گا۔ خدائے تعالےٰ اس آیت سے ستّر ہزار مخلوق پیدا کریگا اور وہ سب قیامت تک پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔ تفسیر مجمع البیان میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے بہ روایت اپنے آباؤ طاہرین کے منقول ہے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جب خدائے تعالےٰ نے سورۂ فاتحۃ الکتاب آیۃ الکرسی۔ آیۂ شَهِدَ اللّٰهُ.... تا.... اَلْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اور آیۂ مُلک یعنی قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ سے تا بِغَیْرِ حِسَابٍ ان کو نازل کرنا چاہا تو یہ سب عرش سے چمٹ گئیں اور جس حال میں کہ ان کے اور خدائے تعالےٰ کے مابین کوئی حجاب نہ تھا عرض کرنے لگیں کہ اے ہمارے مالک! تو ہم کو گنہگاروں کے مقام کی طرف اُتارتا ہے اور اُن لوگوں کی طرف بھیجتا ہے جو تیری نافرمانی کرتے ہیں، حالانکہ ہم اس طیّب و طاہر و مقدس مقام کے رہنے والے ہیں تو اُس وقت خدائے تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔ میرا جو بندہ ہر نماز واجب کے بعد تم کو پڑھ لیا کرے گا۔ میں اُس کو اُس کی تمام برائیوں سے پاک و صاف کر کے خطیرۂ قدس میں جگہ دُوں گا۔ یا ہر روز ستّر مرتبہ نظر رحمت اس پر ڈالوں گا۔ یا ستّر حاجتیں روزانہ اس کی پوری کیا کروں گا۔ جن میں سے ادنیٰ گناہوں کی بخشش ہوگی یا اُس کو اُس کے ہر دشمن سے محفوظ رکھوں گا۔ اور اُن سب کے برخلاف اس کی مدد کیا کروں گا۔ اور جنّت میں جانے کے لئے تو سوائے موت کے اس کو کوئی مانع ہی نہ ہوگا۔ اُسی تفسیر میں حضرت معاذ ابن

Marfat.com

جبل انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک جمعہ کو میں جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں نہ پہنچ سکا تو حضرت نے فرمایا کہ اے معاذ! نمازِ جمعہ سے تمہارے لئے کون چیز مانع رہی میں نے عرض کی یا رسول اللہ یوحنا یہودی کا ایک اوقیا سونا میرے ذمہ قرض ہے اور وہ میری گھات میں لگا رہتا ہے۔ پس مجھے یہ خوف ہوا کہ میں اُس کے قید میں نہ پڑ جاؤں پھر آپ کے حضور میں کسی طرح بھی نہ پہنچ سکوں فرمایا کہ اے معاذ! تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالےٰ تمہارا قرض ادا کر دے۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ اس سے بہتر کیا بات ہوگی۔ میں ضرور چاہتا ہوں۔ فرمایا تو آیۂ ملک روز پڑھا کرو اس طرح کہ پہلے قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ سے لے کر بغیر حساب تک کلام خدا پڑھ لو۔ پھر اس کے بعد یہ کہو۔ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْ مِنْهُمَا مَا تَشَآءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَا تَشَآءُ اقْضِ عَنِّيْ دَيْنِيْ۔ (اے دُنیا اور آخرت کے رحمٰن اور اے ان دونوں کے رحیم تو ان دونوں میں سے جس کو جو کچھ چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے اور انہی دونوں میں سے جس سے جو کچھ چاہتا ہے روک لیتا ہے میرے ذمہ سے میرا قرض ادا فرما دے) بس اگر تیرے ذمہ اتنا سونا بھی ہوگا جس سے ساری زمین پٹ جائے تو بھی خدائے تعالےٰ اس کو ادا فرمائے گا۔ عین الحیات میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص اپنے گھر سے باہر جائے تو سورۂ آلِ عمران کی آخری آیتیں اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ سے لیکر آخر سورہ تک پڑھے۔ پھر آیۃ الکرسی پھر سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ پھر سورۂ حمد تو اس کی دُنیا اور آخرت کی کل حاجتیں پوری ہوں گی ؛

فضائل وخواص سورۃ النّساء (پارہ نمبر ۴)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولِ خدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص سورہ النّساء کی تلاوت کرے اُسے اتنا ثواب ملیگا گویا اُس نے ہر میراث پانے والے کو اپنی طرف سے اتنی ہی خیرات دی اور اتنا ہی اجر ملے گا گویا اس نے ہر آزاد کو خرید کر پھر آزاد کر دیا اور وہ شرک سے بری ہوگا اور مشیّتِ خدا کے بموجب اُن لوگوں میں اُس کا شمار ہوگا جن کے ہر گناہ سے چشم پوشی کی جائے گی ؛

تفسیر عیاشی اور ثواب الاعمال میں جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہر جمعہ کو سورۃ النّساء پڑھتا رہیگا تو جب وہ داخلِ قبر ہوگا تو قبر کے ضغطہ سے امن میں رہیگا ؛

فضائل وخواص سورۃ المائدہ

تفسیر عیاشی میں بہ روایت زرارہؓ ابن اعینؒ جناب امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے۔ وہ حضرت ارشاد فرماتے ہیں کہ جناب امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب علیہما السّلام نے ارشاد فرمایا کہ سورۃ المائدہ جناب رسولِ خدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے انتقال سے صرف دو تین مہینے پہلے نازل ہوئی ہے۔ عیسےٰ ابن عبد اللہ اپنے والد

سے روایت کرتے ہیں اور اُن کے والد اپنے والد سے اور وہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے کہ قرآن کا بعض حصّہ بعض کو منسوخ کر دیتا تھا۔ اور جناب رسولِ خدا کے حکم کے بموجب آخر آنے والے یعنی ناسخ پر عملدر آمد ہوتا تھا اور سب سے آخر والی سورہ مائدہ ہے۔ پس اس نے اپنے سے پہلی کی بعض چیزوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ حالانکہ اس کو کسی چیز نے منسوخ نہیں کیا۔ شیخ محمد ابن الحسن الطوسی رحمۃ اللہ علیہ نے بہ اسناد معتبرہ حسین ابن سعید سے روایت کی ہے اور انھوں نے حماد سے اور حماد نے حریز سے اور حریز نے زرارہ سے۔ اور زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب امام محمد باقر علیہ السّلام کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ عمر ابن الخطاب نے اصحاب جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمع کیا اور اُن میں علیؑ مرتضےٰ بھی موجود تھے۔ پھر اُن سب سے پُوچھا کہ تم لوگ مسح موزہ کے بارہ میں کیا کہتے ہو۔ اس پر مُغیرہ بن شعبہ اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میں نے خود جناب رسولِ خدا کو موزہ پر مسح کرتے دیکھا۔ جناب امیر المؤمنین علیہ السّلام نے فرمایا کہ سورۂ مائدہ نازل ہونے سے پہلے یا اُس کے بعد عرض کرنے لگا کہ یہ تو میں نہیں جانتا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ مسح موزہ منسوخ ہو گیا۔ اب سورۂ مائدہ نازل ہو گئی (عملدر آمد اس کے بموجب کیا جائے گا) تفسیر مجمع البیان میں اُبَیّ ابن کعب سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ المائدہ کی تلاوت کرے گا۔ اس کے اجر کا اندازہ یوں کر لو۔ کہ جتنے یہودی اور نصرانی رُوئے زمین پر ہیں۔ ان کی مجموعی تعداد سے دَس گُنی نیکیاں اُس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی۔ اور دَس گُنی بدیاں مٹا دی جائیں گی۔ اور دَس ہی گُنا درجے بلند کر دئے جائیں گے۔ نیز بہ اسناد معتبرہ ابو الجارود سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب امام علی نقی علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ المائدہ ہر جمعرات کو پڑھ لیگا اُس کا ایمان نافرمانی کے ساتھ مُلتبس نہ ہوگا اور وہ کسی کو اپنے پروردگار کی عبادت میں شریک نہ کریگا۔ نیز بہ اسناد معتبرہ ابو حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ سورۃ المائدہ پوری کی پوری ایکدم نازل ہوئی اور ستّر ہزار فرشتے اس کی مشایعت کو آئے تھے۔ امان الاخبار میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے۔ کہ جو شخص سورۃ المائدہ کو لکھ کر اپنی گٹھڑی یا صندوق میں رکھ لیگا۔ تو وہ اس بات سے محفوظ ہو جائے گا۔ کہ اس کا کوئی مال و اسباب جاتا رہے یا چوری ہو جائے۔ گو اس کا وہ مال و اسباب راستہ پر ہی پڑا رہے تو بھی خدا کی حول و قوت و قدرت سے اس کی نگرانی کی جائے گی۔ نیز بھوکا اس سورہ کو دھو کر پی لیگا تو اس کا پیٹ بھر جائے گا۔ اور پیاسا پی لیگا تو وہ بھی سیراب ہو جائے گا۔ اور روٹی و پانی کا موجود نہ ہونا قدرتِ خدا سے اُن کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ دوسری روایت میں اُنہیں حضرت سے یُوں منقول ہے کہ جو شخص سورۃ المائدہ کو لکھ کر اپنے اسباب میں رکھ لیگا تو وہ اسباب چوری اور تلف ہونے سے محفوظ رہیگا کوئی چیز اُس کی معدوم نہ ہوگی۔ اور ہر قسم کے درد و ورم سے عافیت پائے گا ؛

Marfat.com

فضائل و خواص سُورۃ الانعام (پارہ نمبر ۷)

تفسیرِ قمی میں جناب امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورۂ انعام پوری کی پوری ایک ہی مرتبہ نازل ہوئی ہے۔ اور ستر ہزار فرشتے تسبیح و تہلیل و تکبیر کرتے ہوئے اُس کے ساتھ آئے تھے۔ اور جو شخص اس کو پڑھے گا وہ فرشتے قیامت تک اُس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کافی اور تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورۂ انعام کو ستر ہزار فرشتوں نے ایک دم جناب رسولِ خدا کے حضور میں بڑی عزت و عظمت سے پہنچایا۔ کیونکہ اس میں خدائے تعالےٰ کا اسم مبارک ستر جگہ ہے۔ اور اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کے پڑھنے سے کیا فضیلت ملتی ہے تو وہ پھر کبھی اس کا پڑھنا ترک نہ کریں۔ تفسیر عیاشی میں اس قدر اور زیادہ ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ فرما کے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی خدائے تعالےٰ کے حضور میں کوئی حاجت ہو اور اُسے یہ بھی منظور ہو کہ وہ حاجت جلد بر آئے تو اُسے چاہیئے کہ چار رکعت نماز بدو سلام پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ انعام پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ انعام کے یہ دُعا پڑھے۔ یَا کَرِیْمُ۔ یَا کَرِیْمُ۔ یَا کَرِیْمُ۔ یَا عَظِیْمُ۔ یَا عَظِیْمُ۔ یَا عَظِیْمُ۔ یَا اَعْظَمُ مِنْ کُلِّ عَظِیْمٍ۔ یَا سَمِیْعَ الدُّعَآءِ یَا مَنْ لَا یُغَیِّرُہُ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ ضَعْفِیْ وَفَقْرِیْ وَفَاقَتِیْ وَمَسْکَنَتِیْ۔ یَا مَنْ رَحِمَ الشَّیْخَ یَعْقُوْبَ حِیْنَ رَدَّ عَلَیْہِ یُوْسُفَ قُرَّۃَ عَیْنِہٖ یَا مَنْ رَحِمَ اَیُّوْبَ بَعْدَ طُوْلِ بَلَائِہٖ یَا مَنْ رَحِمَ مُحَمَّدًا عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ وَمِنَ الْیُتْمِ اٰوَاہُ وَنَصَرَہٗ عَلٰی جَبَابِرَۃِ قُرَیْشٍ وَطَوَاغِیْتِہَا وَاَمْکَنَہٗ مِنْہُمْ یَا مُغِیْثُ یَا مُغِیْثُ یَا مُغِیْثُ (اے صاحب کرم! اے صاحب کرم! اے صاحب کرم! اے صاحب عظمت! اے صاحب عظمت! اے صاحب عظمت! اے ہر صاحب عظمت کے مقابلہ میں سب سے زیادہ عظمت والے۔ اے دعاؤں کے سُننے والے! اے وہ جس میں نہ دن کوئی تغیّر پیدا کرتے ہیں نہ راتیں! تو محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت بھیج اور میری کمزوری، میری محتاجی، میرے فاقے اور میری مسکینی پر رحم فرما کیونکہ میری حالت سے تو بہ نسبت میرے زیادہ واقف ہے اور میری حاجت سے تو زیادہ آگاہ ہے۔ اے وہ کہ جس نے بوڑھے یعقوب علیہ السلام پر اُس وقت رحم فرمایا جبکہ اُن کے نورِ چشم یوسف علیہ السلام کو اُن کے پاس واپس فرما دیا۔ اے وہ کہ جس نے ایوب علیہ السلام پر بلا نازل کرنے کے بعد رحم فرمایا۔ اے وہ کہ جس نے جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر رحم فرمایا۔ یتیمی سے بچا کر اُن کو پناہ دی۔ اور قریش کے ظالم اور سرکش لوگوں کے برخلاف اُن کی مدد فرمائی۔ اور اُن پر اپنے رسولؐ کو قابو دے دیا۔ اے فریاد کو پہنچنے والے! اے فریاد کو پہنچنے والے! اے فریاد کو پہنچنے والے!) امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس لفظ یَا مُغِیْثُ کو بہت دفعہ کہے۔ تو اُسی کی قسم کہ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تم اس نماز کے بعد اور نماز میں یہ سورت پڑھ کر کچھ بھی

Marfat.com

دعا مانگو گے اور کُل حاجتیں بھی اپنی پیش کرو گے تو خدائے تعالیٰ اُن کو قبول کرنے میں کوئی بُخل نہ فرماوے گا۔ انشاء اللہ اور تمہاری حاجتیں ضرور پوری کردے گا۔ (یعنے مُنہ مانگی مراد مل جائے گی)

جامع الجوامع طبرسی میں ایک حدیث حضرت اُبیّ ابن کعب سے منقول ہے۔ جس کا ایک جزو یہ ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سورۂ انعام پوری کی پوری مجھ پر نازل ہوئی اور ستر ہزار فرشتے سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھتے ہوئے اس کے ساتھ ساتھ آئے اب جو شخص اس کو رات میں پڑھے یا دن میں وہی ستر ہزار فرشتے سورۂ انعام کی ہر ہر آیت کے عوض اُس شخص پر درود بھیجیں گے۔ نیز اسی کتاب میں بہ روایت حسین ابن خالد جناب امام رضا علیہ السّلام سے یہی حدیث منقول ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ آنحضرتؐ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ فرشتے قیامت تک اس شخص کیلئے تسبیح پڑھتے رہینگے۔ نیز یہی روایت صاحب کفعمی نے اپنی کتاب کفعمی میں بھی نقل کی ہے اور جناب رسولخداؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورت کو اوّل سے یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ تک پڑھ لیگا تو خدا تعالےٰ اس پر چالیس ہزار فرشتے معیّن فرماویگا کہ وہ سب قیامت تک اپنی عبادت کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھتے رہیں گے۔ نیز کتاب الافراد والغرائب میں آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر سورۃ الانعام کی یہی ابتدائی آیتیں پڑھ لیگا اس کیلئے چالیس فرشتے اُتارے جائینگے اور انکی عبادت کا ثواب اس پڑھنے والے کیلئے لکھا جائیگا۔ اور کتاب الوسیط میں روایت یُوں آئی ہے کہ جو شخص صبح ہوتے ہی سورۃ الانعام کی یہ آیتیں پڑھ لیگا خدا تعالیٰ ہزار فرشتے اُس پر مُعیّن فرمادیگا اور اُن سب کے اعمال کا سا ثواب روز قیامت تک اُس شخص کے نامۂ اعمال میں لکھا جائیگا۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جو شخص متعدد چھ دن سورۃ انعام کو مشک و زعفران سے لکھ کر پاک پانی سے دھو کر پیتا رہے اُسے مال و دولت بہت کچھ ملیگا۔ مرض سودا سے محفوظ رہیگا اور بحکم خدا جو رنج عارض ہوگا بحکم خدا اُس سے آرام پالیگا۔

عمل سُورۃ الانعام بروز یکشنبہ

سید ابن باقی علیہ الرحمہ نے جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت کی ہے۔ کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ میری دُعا قبول ہو جائے تو وہ اتوار کے دن ظہر کی نماز کے بعد دو رکعت نماز حاجت کی نیّت سے پڑھے اور اس کے بعد گیارہ مرتبہ یہ پڑھے۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللهِ ؕ اِنَّ اللهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ (اور میں اپنا معاملہ سپردِ خدا کرتا ہوں۔ یقیناً اللہ کل بندوں کے افعال و اعمال کا نگران ہے) اس کے بعد سورۃ انعام کی تلاوت شروع کرے اور جب وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝ تک (جو دوسرے رکوع میں ہے) پڑھ چکے تو پھر وہی آیت وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللهِ اِنَّ اللهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ گیارہ مرتبہ اور جب آیۂ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ (مابین رکوع ۹ و ۱۰) تک پہنچے تو یہ کہے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰٓؤُلَآءِ الْاَنْبِيَآءِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ اَنْ تَقْضِيَ

Marfat.com

حَاجَتِيْ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ - اے ہمارے مالک ہم کو دُنیا میں بھی خوبی عطا کر اور آخرت میں بھی خوبی عطا کر اور ہمیں آتشِ دوزخ سے بچا لے - یا اللہ میں تجھ سے اِن انبیاء کے حق کا واسطہ دے کر اور جناب محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں - اے حاجتوں کے بر لانے والے تو میری یہ حاجت اسی وقت بر لا -) اور جب آیہ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ؀ (ختم رکوع ۱۰) پر پہنچے تو چھیالیس مرتبہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ پڑھے - بعد اس کے کہے - صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور جب آیۂ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ختم کر چکے تو قبل اس کے کہ اگلا لفظ اَللّٰهُ اَعْلَمُ شروع کرے - یہ دعا پڑھ لے - اِلٰهِيْ مَنْ ذَا الَّذِيْ دَعَاكَ فَلَمْ تُجِبْهُ اِلٰهِيْ مَنِ الَّذِيْ تَضَرَّعَ اِلَيْكَ فَلَمْ تَرْحَمْهُ اِلٰهِيْ مَنِ الَّذِي انْقَطَعَ اِلَيْكَ فَلَمْ تُصِلْهُ اِلٰهِيْ مَنْ ذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَكَ فَلَمْ تَنْصُرْهُ اِلٰهِيْ مَنِ الَّذِي اسْتَنْجَدَكَ فَلَمْ تُنْجِدْهُ اِلٰهِيْ مَنِ الَّذِي اسْتَصْرَخَكَ فَلَمْ تُصْرِخْهُ اِلٰهِيْ مَنِ الَّذِي اسْتَغْفَرَكَ فَلَمْ تَغْفِرْ لَهٗ اِلٰهِيْ مَنِ الَّذِي اسْتَعَاذَ بِكَ فَلَمْ تُعِذْهُ اِلٰهِيْ مَنِ الَّذِيْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَلَمْ تَكْفِهٖ اِلٰهِيْ مَنِ الَّذِيْ تَقَرَّبَ اِلَيْكَ فَلَمْ تُقَرِّبْهُ اِلٰهِيْ مَنِ الَّذِي اسْتَغَاثَ بِكَ فَلَمْ تُغِثْهُ اِلٰهِيْ مَنِ الَّذِيْ تَقَرَّبَ اِلَيْكَ فَاَبْعَدْتَهٗ وَهَرَبَ اِلَيْكَ فَاَسْلَمْتَهٗ وَاَغُوْثَاهُ بِكَ يَا اَللّٰهُ وَاَغُوْثَاهُ بِكَ يَا اَللّٰهُ وَاَغُوْثَاهُ بِكَ يَا اَللّٰهُ وَاَغُوْثَاهُ بِكَ يَا اَللّٰهُ وَاَغُوْثَاهُ بِكَ يَا اَللّٰهُ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِيْ وَامْحُ عَنِّيْ سَيِّاٰتِيْ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ - (اے میرے معبود وہ کون ہے کہ جس نے تجھ سے دُعا کی ہو اور تُو نے اُس کی دُعا قبول نہ کی ہو - اے میرے معبود وہ کون ہے جس نے تیرے حضور میں گریہ وزاری کی ہو اور تُو نے اُس پر رحم نہ کیا ہو - اے میرے معبود وہ کون ہے جس نے تجھ ہی سے لَو لگائی ہو اور پھر تُو نے اُس کی بات پوری نہ کی ہو - اے میرے معبود وہ کون ہے جس نے تجھ سے مدد مانگی ہو اور تُو نے اس کی مدد نہ کی ہو - اے میرے معبود وہ کون ہے جس نے تجھ سے بزرگی طلب کی ہو اور تُو نے اُس کو بزرگی نہ دی ہو - اے میرے معبود وہ کون ہے جس نے چیخ چیخ کر تجھے پکارا ہو پھر تُو نے اُس کی نہ سُنی ہو - اے میرے معبود وہ کون ہے جس نے تجھ سے بخشش طلب کی ہو اور تُو نے اس کو بخش نہ دیا ہو - اے میرے معبود وہ کون ہے جس نے تیری پناہ مانگی ہو پھر تُو نے اس کو پناہ نہ دی ہو - اے میرے معبود وہ کون ہے جس نے تجھ پر بھروسہ کیا ہو پھر تُو نے اُس کے لئے کفایت نہ فرما دی ہو - اے میرے معبود وہ کون ہے جس نے تیری جناب میں تقرّب کی خواہش کی ہو پھر تُو نے اُس کو تقرّب نہ بخشا ہو - اے میرے معبود وہ کون ہے جس نے تجھ سے فریاد کی ہو پھر تُو اُس کی فریاد کو نہ پہنچا ہو - اے میرے معبود وہ کون ہے جس نے تیرے دربار میں تقرّب چاہا ہو پھر تُو نے اُس کو دُور کر دیا ہو اور جو تیری طرف بھاگ کر آیا ہو پھر تُو نے اُس کو اس کے دشمن کے حوالہ کر دیا ہو - یا اللہ تجھی سے فریاد ہے - یا اللہ تجھی سے فریاد ہے - یا اللہ تجھی سے فریاد ہے - یا اللہ تجھی سے فریاد ہے - یا اللہ تجھی سے فریاد ہے - اے فریاد کے پہنچنے والے میری فریاد کو پہنچ اور

Marfat.com

اے فریاد کرنے والوں کے فریاد رس اور اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے اپنی رحمت خاص کے ذریعہ سے میرے کل گناہوں کو دور کر دے)۔

فضائل و خواص سورۃ الاعراف (پارہ نمبر ۸)

تفسیر مجمع البیان میں بروایت حضرت اُبیّ ابن کعب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے۔ کہ جو شخص سورۃ الاعراف کو پڑھتا رہیگا خدائے تعالےٰ اس کے اور ابلیس کے مابین ایک آڑ قائم کر دے گا۔ اور قیامت کے دن آدم علیہ السّلام خاص طور سے اس کی سفارش فرمائیں گے۔ تفسیر برہان میں آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الاعراف کو گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنے بازو پر باندھیگا یا گلے میں لٹکالے گا۔ تو جب تک یہ سورہ اس کے پاس رہیگا نہ تو کوئی دشمن اس پر قابو پاسکیگا۔ اور نہ کوئی درندہ اس کے پاس آسکیگا۔

تفسیر عیاشی اور تفسیر برہان میں علامہ ابن بابویہ القمی علیہ الرحمہ نے باسناد معتبرہ بروایت ابو بصیر رحمۃ اللہ علیہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے حضرت نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ الاعراف کو مہینہ کے مہینہ ایک مرتبہ پڑھتا رہے تو وہ ان لوگوں میں محسوب ہوگا جن کو نہ آیندہ کی بابت کوئی اندیشہ ہوگا اور نہ وہ گذشتہ کی بابت رنجیدہ ہوں گے۔ اور جو شخص ہر جمعہ کو اس کو پڑھتا رہے گا تو قیامت کے دن وہ ان لوگوں میں محسوب ہوگا جن سے کوئی حساب نہ ہوگا۔

خواص آیہ سخرہ

حاشیہ کفعمی اور بلد الامین میں جناب امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت اس آیت کو پڑھ لیگا فرشتے اس کی حفاظت کریں گے اور شیاطین اس سے دور رہیں گے۔ لعان الانحطار میں ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ یا علی جس شخص کو کسی بھوت پلید کا خوف ہو یا کسی جادوگر سے ڈرتا ہو تو یہ آیہ سخرہ پڑھ لیا کرے۔ کافی میں جناب امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی اُجاڑ زمین میں رات کو سوئے اور یہ آیت اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۔۔۔۔ تا ۔۔۔۔ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ٭ (سورۃ الاعراف رکوع ۷ کے شروع میں ہے) پڑھ لے گا تو فرشتے اس کی نگہبانی کریں گے اور شیطان اس سے دور رہیگا۔ صاحب کتاب کافی فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا گذر ایک اُجڑے ہوئے گاؤں میں ہوا اور رات کو اسے وہیں رہنا ہوا با وجودیکہ یہ حدیث سن چکا تھا اس نے یہ آیت نہ پڑھی اور سو گیا۔ تو شیاطین نے اُسے دبایا۔ اور ایک نے اس کا منہ پکڑ لیا اُس کے ساتھی نے اس شیطان سے کہا کہ اسے تھوڑی دیر کی مہلت دے اُس کا ذرا سی ذرا ہٹنا تھا کہ اُس کی آنکھ کھلی اور اس نے یہ آیت پڑھ لی۔ اب وہ پہلا شیطان اپنے ساتھی سے بولا۔ کہ خدا تیری ناک رگڑے۔ لے اب

Marfat.com

تو صبح تک اس کی حفاظت کرنا رہ صبح ہو گئی تو یہ شخص جناب امیرالمومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رات کا سب واقعہ بیان کیا اور عرض کرنے لگا کہ میں نے حضور کے کلام میں شفا بھی پائی اور سچائی بھی پھر سورج طلوع ہونے کے بعد اس مقام پر گیا جہاں رات کو رہا تھا تو شیطان کے سر کے بالوں کا اثر زمین پر پایا۔

فضائل و خواص سورۃ الانفال (پارہ نمبر ۹)

تفسیر مجمع البیان میں بہ روایت اُبیّ ابن کعب جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الانفال اور براءۃ کو پڑھتا رہے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت بھی کرونگا اور اس کی نسبت یہ گواہی بھی دُونگا۔ کہ وہ نفاق سے بری ہے اور دُنیا میں جتنے منافق مرد اور جتنی منافق عورتیں ہو چکی ہیں اور ہوں گی اُن کی تعداد سے دس گُنی نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی۔ اور دس گُنی بدیاں مٹائی جائیں گی اور دس گُنے درجے بلند کیئے جائیں گے۔ اور جب تک وہ دُنیا میں زندہ رہیگا خود عرش الٰہی اور حاملانِ عرش اس پر درود بھیجتے رہیں گے۔ تفسیر عیاشی میں بہ سند معتبر بروایت ابوبصیر جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جو شخص مہینے کے مہینے سورۃ الانفال و براءۃ کو پڑھ لیا کرے۔ نفاق اس کے دِل میں ہرگز راہ نہ پائیگا۔ اور وہ شخص جناب امیرالمومنین علیہ السّلام کے خالص شیعوں میں محسوب ہوگا اور جبتک اپنے حساب وکتاب فارغ ہوں وہ جنت کے دستر خوان سے طرح طرح کی نعمتیں اُسی گروہ کے ساتھ کھاتا رہیگا۔ تفسیر برہان میں محمد ابن مسلم سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب امام محمد باقر علیہ السّلام کو یہ فرماتے سُنا کہ سورۃ الانفال نے کافروں اور منافقوں کی ناکیں کاٹ دیں۔ کتاب خواص القرآن میں جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الانفال کو لکھ کر اپنے گلے میں لٹکا لے یا بازو پر باندھ لے وہ جس حاکم کے سامنے جا کر کھڑا ہوگا وہ اس کا حق اُس کے مخالف سے دلوا دے گا اُس کی حاجت برلائے گا۔ کوئی شخص اپنے سے اِس کو دُور کرنا نہ چاہے گا۔ اور جو شخص اس سے جھگڑا کرے گا وہی مغلوب ہوگا اور یہ ہر جگہ خوش و خرّم رہیگا اور یہ سورۃ اُس کو ایک مضبوط قلعہ کا کام دے گی۔

خواص سورۃ التوبۃ یا سورۂ براءۃ (پارہ نمبر ۱۰)

جمع الجوامع طبرسی علیہ الرحمہ میں جناب امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ سورہ براءۃ کے اوّل میں آیۂ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل نہیں کی گئی اس لئے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تو امان و رحمت کے لئے ہے۔ سورۂ براءۃ اس لئے نازل کی گئی تھی کہ امان اُٹھالی جائے اور تلوار چلا دی جائے۔ نیز اُسی کتاب میں اور تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ حقیقتاً سورۃ الانفال و براءۃ ایک ہی سورہ ہیں۔ خواص القرآن میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے روایت ہے کہ جو شخص اس سورہ کو پڑھتا رہے گا وہ قیامت کے دن نفاق سے بری ہو کر مبعوث ہوگا اور جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر

Marfat.com

اپنے عمامہ یا ٹوپی میں رکھ لیگا وہ ہر جگہ چوروں سے محفوظ رہیگا۔ نگہ چور جب اُسے دیکھیں گے بھاگ جائینگے اور جب تک یہ نوشتہ اُس کے پاس رہے گا کوئی نقصان پہنچانے والا اُس کے پاس ہی نہ پھٹکے گا اور جس محلہ یا بستی میں رہتا ہو اگر اُس میں آگ لگ جائے اگر وہ سب کا سب بھی جل جائے تو بھی اُس کے گھر میں آگ نہ لگے گی۔ کتاب کافی میں بہ سند معتبر بہ روایت اصبغ بن نُباتہ منقول ہے۔ ایک شخص نے جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کے حضور میں عرض کی کہ یا امیر المؤمنین جہاں میں رہتا ہوں وہاں درندے بہت ہیں اور رات کو میرا گھر گھیر لیتے ہیں اور بعض اوقات نقصان کئے بغیر نہیں ہٹتے۔ حضرت نے فرمایا کہ تو سورہ براءۃ کی آخری آیتیں پڑھ لیا کر یعنی لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ سے آخر سورہ تک۔

قول مترجم - مجھے اپنے اساتذہ سے یہ روایت پہنچی ہے کہ جو شخص نماز فجر کے بعد بغیر کسی سے بات کئے ان دونوں آیتوں کو دس مرتبہ پڑھ لیگا وہ دن بھر خوش و خرّم رہیگا اور اُسے کوئی رنج و غم کا امر پیش نہ آئیگا۔ اور اگر کسی ضرورت سے کسی شخص کے پاس جانا منظور ہو تو ان آیتوں کو پچیس ۲۵ مرتبہ پڑھ کر جائے تو بحکم خدا وہ حاجت پوری ہو گی۔

فضائل و خواص سورۂ یُونس (پارہ نمبر ۱۱)

تفسیر بُرہان اور تفسیر عیاشی میں بہ روایت فُضیل ابن سیّار جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سورۂ یُونس کو ہر دو مہینے یا تین مہینے میں ایک مرتبہ پڑھتا رہے اُس کی نسبت یہ اندیشہ نہیں ہو سکتا کہ اُس کا شمار جاہلوں میں ہو جائے۔ بلکہ اس کا شمار قیامت کے دن مقربانِ بارگاہِ الٰہی میں ہوگا۔ تفسیر مجمع البیان میں بہ روایت اُبیؔ ابن کعب جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ یونس پڑھتا رہیگا اُس کو اُن تمام لوگوں کی گنتی سے جنہوں نے یونس علیہ السّلام کی تصدیق کی اور اُن کی گنتی سے جنہوں نے اُن حضرت کی تکذیب کی۔ اور اُن کی گنتی سے جو فرعون کے ساتھ ڈبوئے گئے۔ دس گُنا نیکیاں بطور اجر دی جائیں گی۔ خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورہ کو لکھ کر اپنے گھر میں رکھے گا اور جتنے اُس گھر میں رہتے ہوں اُن سب کے نام لے دیگا۔ تو جتنے عیب اُن میں ہوں گے وہ سب اس لکھنے والے پر ظاہر ہو جائیں گے۔ اور جس شخص کو چور کا پتہ لگانا منظور ہو تو اُس سورۃ کو طشت میں لکھ کر پاک پانی سے دھوئے۔ اور جن جن پر شبہ ہو اُن کا نام لے کر اُس پانی میں آٹا گوندھ کر روٹی پکائے۔ اور اُس روٹی کا ایک ایک ٹکڑا ہر ایک کو دیدے جو چور نہ ہوں گے وہ تو اُس ٹکڑے کو کھا لیں گے اور جس نے وہ چیز چرائی ہو گی اس سے وہ ٹکڑا نہ نگلا جائے گا۔ اور اُسے آخر چوری کا اقرار کرنا ہو گا۔

Marfat.com

فضائل و خواص سورۂ ھود (پارہ نمبر ۱۱)

تفسیر برہان میں بہ سند علامہ ابن بابویہ قمی علیہ الرحمہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص جمعہ کے جمعہ سورۂ ھود پڑھ لیا کرے گا۔ خدائے تعالیٰ اُس کو گروہ انبیاء میں مبعوث فرمائے گا۔ اور اُس کے اعمال میں جو خطائیں ہوں گی۔ وہ قیامت کے دن اُس کو نہ جتائی جائیں گی۔

تفسیر عیاشی میں حسن ابن علی الوشا سے روایت ہے اُنہوں نے ابن سنان سے روایت کی ہے۔ اور اُنہوں نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص ہر جمعہ کو سورۂ ھود پڑھتا رہیگا۔ قیامت کے دن خدائے تعالیٰ اس کو زمرۂ انبیاء میں مبعوث فرمائیگا۔ حساب اس سے بہت ہی آسان لیا جائے گا۔ اور کوئی اس کا گناہ اس کو نہ جتایا جائے گا۔ تفسیر مجمع البیان میں بروایت اُبیّ ابن کعب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ ھود کی تلاوت کرے گا وہ قیامت کے دن شعداء میں محشور رہیگا اور جتنے لوگ نوح علیہ السلام، ھود علیہ السلام، صالح علیہ السلام، شعیب علیہ السلام لوط علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام اور موسےٰ علیہ السلام کی تصدیق اور تکذیب کر چکے۔ اُن سب کی مجموعی تعداد سے دس گنی نیکیاں بطور اجر اس کو عطا کی جائیں گی۔ خواص القرآن میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص اس سورت کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر اپنے پاس رکھے گا خدائے تعالیٰ اس کو عجیب و غریب قوت عطا فرمائے گا۔ اور جو شخص اس سے لڑے گا بہ تقرب خدا یہ اُس پر غالب رہیگا۔ اور جو اس کو دیکھے گا اس سے ڈرے گا۔

فضائل و خواص سورۂ یوسف پارہ (نمبر ۱۲)

تفسیر برہان میں بہ سند بابویہ القمی علیہ الرحمہ بہ روایت ابو بصیر جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ یوسف ہر روز یا ہر شب کو پڑھتا رہیگا خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُسے اس حال میں مبعوث فرمائے گا کہ اس کا جمال حضرت یوسف علیہ السلام کا سا جمال ہوگا اور اسے روز قیامت کا ذرا سا بھی خوف عارض نہ ہوگا۔ اور وہ خدائے تعالیٰ کے نیک بندوں میں محسوب کیا جائے گا۔ اور یہ سورۃ توریت میں بھی لکھی ہوئی ہے۔ تفسیر عیاشی میں اس روایت کے بعد اتنا اور زیادہ ہے کہ دنیا میں تو وہ شخص اس بات سے محفوظ رہیگا کہ زنا یا فحش کا مرتکب ہو اور عقبیٰ میں اللہ کے نیک بندے اُس کے پڑوسی ہوں گے۔ تفسیر عیاشی میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے غلاموں کو سورۂ یوسف تعلیم کرو اس لئے کہ جو شخص یہ سورت اپنے غلاموں اور لونڈیوں کو تعلیم کرے گا۔ خدائے تعالیٰ اس پر جان کنی کی سختی آسان کریگا۔ اور اس کو یہ خصوصیت عطا فرمائے گا کہ اس سے کوئی مسلمان حسد نہ کرے گا۔ کافی میں بہ سند معتبر جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اپنی عورتوں کو اوپر کے مکانوں میں جن کی کھڑکیاں گلی اور بازار کی

Marfat.com

طرف کھُلتی ہوں جگہ نہ دو۔ اور اُن کو سورۂ یوسف نہ پڑھاؤ اور لکھنا نہ سکھاؤ بلکہ اُن کو کاتنا سکھاؤ اور سورۂ نُور کی تعلیم دو۔ تفسیر مجمع البیان میں یہی روایت جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کافی میں بہ اسناد معتبرہ جناب امیر المومنین علیہ السّلام سے روایت ہے کہ نہ تم اپنی عورتوں کو سورۂ یوسف کی تعلیم دو اور نہ یہ سورۃ اُن کو پڑھ کر سُناؤ۔ کیونکہ اس میں بہت سے فتنے ہیں۔ اُن کو سورۃ النُور کی تعلیم دو کہ اس میں بہت سی نصیحت کی باتیں ہیں۔ خواص القرآن میں ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ یوسف کو لکھ کر تین دن اپنے گھر میں رکھے اور پھر اُس کو نکال کر باہر کی دیواروں میں سے کسی دیوار میں دفن کردے تو اُس کی سمجھ میں نہ آئے گا مگر پادشاہِ وقت کا کوئی ملازم اس کو اپنے پاس بلا کر بحکم خدا اُس کی حاجت روائی کردے گا۔ اور اس سے بہتر یہ صورت ہے کہ جو شخص سورۂ یوسف کو لکھ کر دھو کر پی لے گا اللہ تعالےٰ اُس کا رزق اس کے لئے آسان کردے گا اور ہر چیز سے حظ وافر عطا فرمائے گا۔

فضائل و خواص سُورۃ الرّعد (پارہ نمبر ۱۳)

تفسیر مجمع البیان اور تفسیر عیاشی میں بہ روایت ابو العلی اور تفسیر بُرہان میں بہ سند ابن بابویہ القمی علیہ الرحمہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الرّعد کو زیادہ پڑھتا رہے گا اس پر کبھی بجلی نہیں گرے گی۔ گو وہ دشمن اہلبیتؑ بھی ہو اور اگر وہ مومن ہوگا تو خدائے تعالےٰ بلا حساب اُسے جنّت میں داخل کرے گا۔ اور جن جن کو وہ پہچانتا ہوگا خواہ اُس کے کُنبے کے لوگ ہوں یا برادرانِ ایمانی ہوں اُن سب کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ تفسیر عیاشی میں اتنا اور زیادہ ہے کہ دشمن اہلبیتؑ سے بدتر تو کوئی انسان نہیں اور جس کے بارے میں شفاعت قبول کی جائے گی اُن کا مومن ہونا شرط ہے۔ خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھتا رہیگا اُس کو اتنا اجر عطا فرمایا جائے گا۔ کہ جتنے بادل اب تک گذر چکے اور جتنے آیندہ ہوں گے تو ان سب کے مجموعی وزن سے دس گُنی نیکیاں ہوں گی اور قیامت کے دن خدائے تعالےٰ اُسے ان لوگوں میں محشور فرمائیگا جو خدائے تعالےٰ کا عہد پورا کرنے والے ہوں گے۔ اور جو شخص نماز عشائ کے آخری وقت کے بعد (مذہب اہلبیت کے بموجب آخر وقت عشا آدھی رات پر ختم ہو جاتا ہے) اندھیری رات میں آگ کی روشنی میں اس سورۃ کو لکھ کر ظالم بادشاہ یا حاکم کے دروازہ پر اسی وقت پہنچا دے تو وہ ظالم ہلاک ہو جائے گا۔ اور اُس کی سلطنت جاتی رہے گی اور جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے یُوں منقول ہے کہ جو شخص نماز عشائ کے بعد اندھیری رات میں اس سورۃ کو لکھ کر اُسی وقت کسی ظالم کے دروازہ پر پہنچا دے گا تو اُس کی فوج اور اُس کی رعیت اس کے برخلاف ہو کر کھڑے ہو جائیں گے۔ پھر اُس کی بات نہ سُنیں گے۔ اور اُس کی عمر کوتاہ ہو جائے گی۔ اور اگر تم اس سورۃ کو (اسی طرح) لکھ کر کسی ظالم یا کافر یا زندیق کے دروازہ پر پہنچا دو گے تو بحکم خدا اُس کو بھی ہلاک کر دے گی۔

Marfat.com

فضائل و خواص سورۂ ابراھیم (پارہ نمبر ۱۳)

تفسیر بُرھان میں ہے کہ علامہ ابن بابویہ القمی علیہ الرحمہ نے بہ اسناد معتبرہ بہ روایت عنبیہ ابن مصعب جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص ہر جمعہ کو دو رکعت نماز پڑھے ایک رکعت میں بعد حمد سورۂ ابراھیم پڑھے اور دوسری میں بعد حمد سورۃ الحجر کی تلاوت کرے تو نہ کبھی وہ فقیر ہوگا اور نہ مجنون۔ اور نہ کسی بلا میں مبتلا کیا جائیگا۔ تفسیر عیاشی میں بھی یہ روایت اسی سند سے اور انہیں لفظوں میں موجود ہے۔ خواص القرآن میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھتا رہیگا اُس کو اتنی نیکیاں دی جائیں گی جتنی ان لوگوں کی مجموعی تعداد ہوگی جنہوں نے بُت پوجے ہوں گے اور جنہوں نے بُت نہ پُوجے ہوں گے اور جو شخص اس سورۃ کو سفید کپڑے پر لکھ کر کسی بچّے کے گلے میں لٹکا دے گا۔ وہ بچّہ رونے دھونے سے اور مسان اور امّ الصّبیان کے خلل سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا اور جو شخص اس سورۃ کو سفید کپڑے پر لکھ کر کسی چھوٹے بچّے کے بازو پر باندھ دے گا تو وہ بچّہ رونے دھونے سے اور جو آزار اُس کو پہنچنے والے ہوں اُن سب سے محفوظ رہیگا۔ اور بحکمِ خدا اُس کا دُودھ چھوٹنا اس کے لئے بہت ہی آسان ہو جائے گا۔

فضائل و خواص سورۃ الحجر (پارہ نمبر ۱۳)

اس سورۃ کی فضیلت کا ذکر سورۂ ابراھیم کے ساتھ ہوگیا۔ خواص القرآن میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھتا رہیگا اسے اتنی ہی نیکیاں عطا کی جاویں گی جتنی مہاجرین اور انصار کی مجموعی تعداد تھی۔ اور اُبی بن کعب روایت کے بموجب مہاجرین اور انصار کی مجموعی تعداد سے دس گنی اور جتنی آنحضرتؐ کی ہنسی اُڑانے والے تھے ان سب کی مجموعی تعداد سے بھی دس گنی نیکیاں اس سورۃ کے پڑھنے والوں کو عطا کی جائیں گی۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورۃ کو زعفران سے لکھ کر اور پاک پانی سے دھو کر کسی ایسی عورت کو پلائے جس کا دُودھ کم ہو تو اُس کا دُودھ زیادہ ہو جائے گا اور اگر اس کو لکھ کر ایسا شخص اپنے بازو پر باندھ لے جو لین دین کرتا ہو تو اُس کا لین دین بہت بڑھ جائے گا۔ لوگ اُس کے معاملہ کو بہت پسند کریں گے اور جب تک یہ سورۃ اُس کے بازو پر رہے گی بحکم خُدا اُس کی روزی بڑھتی جائے گی۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص اِس کو زعفران سے لکھ کر کسی ایسی عورت کو پلائے گا۔ جس کا دُودھ کم ہو تو اُس کا دُودھ زیادہ ہو جائے گا۔ اور جو شخص اِس سورۃ کو لکھ کر اپنے خزانہ میں اپنی کیش بکس میں اپنی تھیلی میں اپنے بٹوہ میں اپنے کیسے میں یا اپنی جیب میں رکھ لے گا اور صبح کو اُسے ساتھ لے کر نکلے گا تو اس کا کاروبار ترقی کرتا جائے گا۔ اور جس چیز کی وہ خرید و فروخت

Marfat.com

کرتا ہوگا اس کا کوئی گاہک اُس کے پاس سے ناراض ہوکر نہیں جائے گا۔ بلکہ ہر ایک اُس کے لین دین کو محبت کی نظر سے دیکھیگا ؛

فضائلِ و خواص سورۃ النّحل (پارہ نمبر ۱۴)

تفسیر مجمع البیان میں نیز تفسیر بُرہان و تفسیر عیاشی بہ روایت محمد ابن مُسلم جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہر مہینے میں سورۃ النّحل کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے گا دُنیا میں وہ کبھی قرض میں مُبتلا نہ ہوگا اور بلاؤں کی قسموں میں سے ستر قسم کی بلا سے وہ محفوظ رہیگا۔ جن میں سے ادنیٰ قسم کی بلا جنون و جذام و برص ہیں اور آخرت میں اس کا ٹھکانا جنتِ عدن میں ہوگا اور یہ سب جنتوں کے بیچوں بیچ ہے۔ خواص القرآن میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھتا رہیگا تو خدا تعالےٰ اُس سے اُن نعمتوں کا حساب نہ لے گا۔ جو اُس کو عطا فرمائی ہوں اور اگر اُس کا انتقال اُس دن یا اُس رات میں ہو گیا۔ جس دن یہ سورۃ پڑھی تھی تو اس کو اُس شخص کا سا اجر ملیگا جس نے بہترین وصیت کرکے انتقال کیا ہو اور جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر کسی باغ میں دفن کردے تو وہ باغ سب کا سب جل جائیگا۔ اور اگر کسی گروہ کے مکان میں اُس کو رکھ دیا جائے تو ایک سال ختم ہونے سے پہلے پہلے وہ سب مر جائیں گے۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر کسی باغ کے حدود میں رکھ دیگا تو کوئی درخت ایسا باقی نہ رہ جائے گا کہ اُس کے پھل گر کر وہ درخت پریشان نہ ہو جائیں۔ اور اگر کسی گروہ کے مکان میں اس کو پہنچا دیا جائے گا تو وہ اس سال کے اندر اندر یا ہلاک ہو جائیں گے یا ایک ایک کرکے پریشان ہوکر نکل جائیں گے مگر ایسا کرنے میں خدا سے خوف کرنا اور سوائے ظالم کے اور کسی کے لئے اِسی عمل میں نہ لانا چاہیئے ؛

فضائل و خواص سورۃ الاسراء یا بنی اسرائیل (پارہ نمبر ۱۵)

تفسیر بُرہان میں بہ سند علامہ ابن بابویہ القمی علیہ الرحمہ اور تفسیر عیاشی میں بہ سند حسن ابن ابی حمزہ الشحانی حسین ابن ابی العلی سے روایت ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص ہر شب جمعہ کو سورۃ بنی اسرائیل پڑھتا رہیگا وہ جناب قائم آلِ محمدؐ کی زیارت کئے بغیر نہیں مرے گا اور اُس کا شمار آنحضرتؐ کے اصحاب میں ہو جائے گا۔ خواص القرآن میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورت کو پڑھے اور والدین کے ذکر تک پہنچکر اُس کے قلب پر رقت طاری ہو جائے۔ تو اُسے جنت میں پہنچکر ایک قنطار ملے گا۔ اور ایک قنطار بارہ سو اوقیہ کا ہوتا ہے اور ایک اوقیہ دُنیا میں جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہوگا۔ نیز فرمایا کہ جو شخص اس کو لکھ کر سبز ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر تعویذ بنالے پھر بطور حرز اپنے پاس رکھ کر تیر چلائے تو اُس کا تیر نشانی پر بیٹھے گا اور خطا نہیں کرے گا اور اگر اس سورۃ کو کسی برتن میں لکھ کر پانی سے دھو کر اُس کا پانی پی لیگا تو کلام کرنے میں عاجز نہ رہیگا۔ اور اُس کی زبان سے ہمیشہ حق بات نکلے گی اور اُس کی سمجھ زیادہ ہو جائیگی۔

Marfat.com

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے تیر اندازی کے بارے میں بجنسہٖ ایسی ہی روایت منقول ہے۔ نیز یہ بھی کہ جس بچے کی زبان اچھی طرح نہ کھلی ہو اُس کے لئے زعفران سے لکھ کر اور دھو کر اُس کا پانی پلا دیا جائے گا تو بحکم خدا اُس کی زبان صاف ہو جائے گی۔ اور خوب بولنے لگے گا۔ تفسیر عیاشی میں نوفلی سے روایت ہے وہ سکونی سے روایت کرتے ہیں۔ سکونی کا بیان ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا کہ میرے والد ماجد ارشاد فرماتے تھے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ایک صحابی کچھ عرصہ تک آپ کی خدمت میں نہیں آئے جب حاضر ہوئے تو آپ نے اتنے دن غائب رہنے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے عرض کیا۔ کہ بیماری اور تنگدستی نے روکا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں کہ اس کے ذریعہ سے دُعا کرو تو بیماری تندرستی اور تنگدستی فراخ دستی سے بدل جائے۔ عرض کی ضرور بتلایئے۔ فرمایا یہ پڑھا کرو۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا۔" رحمٰن (و) رحیم خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) سوائے خدائے بزرگ برتر کے سہارے کے کوئی قوت و قدرت ہو نہیں سکتی۔ میں نے اُسی زندہ پر بھروسہ کیا جس کو موت نہیں آئیگی۔ اور سب تعریف اُسی خدا کے لئے (زیبا) ہے جس نے نہ کوئی بیٹا بنایا اور نہ سلطنت میں کوئی اُس کا شریک ہے اور نہ وہ عاجز ہے کہ اُسے حامی کی ضرورت ہے۔ اور تم اُس کی بڑائی کرتے ہو جیسا کہ بڑائی کرنے کا حق ہے"

قول مترجم۔ آنحضرت نے کوئی تعداد اس کی نہیں فرمائی مگر حقیر نے بعض تجربہ کار بزرگوں سے سُنا ہے۔ کہ بعد نماز صبح اس کی پوری ایک تسبیح پڑھنی چاہیئے۔ عبد اللہ ابن سنان کا بیان ہے۔ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کے حضور میں اپنے قرض کی اور تنگدستی کی شکایت کی تو حضرت نے فرمایا کہ آیا میں تمہیں ایسی چیز نہ تعلیم کردوں کہ جب اُسے پڑھ لیا کرو تو تمہارا قرض بھی ادا ہو جائے تمہاری دُنیوی حالت درست ہو جائے بلکہ دنیاوی حیثیت سے تمہارا مرتبہ بہت بڑھ جائے۔ میں نے عرض کی کہ اس سے زیادہ مجھے اور ضرورت ہی کس چیز کی ہے پس حضرت نے ان کو یہ دعا تعلیم کی اور یہ فرمایا کہ اِس کو صبح کی نماز کے بعد پڑھ لیا کرو۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُؤْسِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَالسُّقْمِ وَاَسْئَلُکَ اَنْ تُعِیْنَنِیْ عَلٰی اَدَاءِ حَقِّکَ اِلَیْکَ وَاِلَی النَّاسِ۔ "رحمٰن (و) رحیم خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) میں نے اُسی زندہ پر بھروسہ کیا جسکو موت نہیں آئے گی اور سب تعریف اُسی خدا کے لئے (زیبا) ہے جس نے نہ کوئی بیٹا بنایا اور نہ سلطنت میں کوئی اُس کا شریک ہے اور نہ وہ عاجز ہے کہ اُسے حامی کی ضرورت ہو اور تم اُس کی بڑائی کرتے رہو جیسا کہ بڑائی کرنے کا حق ہے۔ یا اللہ میں تنگدستی سے محتاجی سے اور قرض اور مرض کے غلبہ سے بچنے کے لئے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اور تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ میری ایسی مدد فرما کہ میں تیرا حق بھی ادا کرتا رہوں۔ اور لوگوں کے حقوق بھی۔ من لا یحضرہٗ

Marfat.com

الفقیہ۔ اور تفسیر صافی میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیتوں میں سے جو جناب علی مرتضےٰ کو فرمائی تھیں یہ وصیت بھی ہے کہ یا علی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ سے شروع کرکے اخیر سورۃ تک پڑھ لینا میری اُمت کے لئے چوری سے امان کا موجب ہوگا۔ عدۃ الداعی میں علامہ ابن فہد رحمۃ اللہ علیہ نے جناب امیر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص اپنے بستر پر لیٹ کر سورۃ بنی اسرائیل کی دو آخری آیتیں پڑھ لیگا وہ چوری سے محفوظ رہیگا۔ نیز معصومین علیہم السلام سے یہ روایت بھی ہے کہ جو شخص سوتے وقت ان دونوں آیتوں کو پڑھ لیگا وہ صبح ہونے تک ہر شیطان۔ سرکش اور ہر ظالم کینہ توز کے شر سے محفوظ اور خدائے تعالےٰ کے حفظ و امان میں رہیگا۔ **قول مترجم**۔ حکیم قلندر علی صاحب علاقہ پٹیالہ کے رہنے والے ایک بزرگ تھے جن کی حکمت مسلّم تھی اور جن کا رسوخ دربار پٹیالہ اور نابھہ اور جیند اور کلیلہ اور مالیر کوٹلہ میں اُس زمانہ میں بہت ہی کچھ تھا اُن کو کسی بزرگ سے یہ عمل پہنچا تھا اور وہ اس کے عامل تھے کہ صبح کو نوافل پڑھنے کے بعد وہ آیہ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ کو سَبِیْلًا تک پڑھ کر سجدہ میں چلے جاتے۔ اور دو سَو دو مرتبہ یَارَبِّ یَارَبِّ کہکر پھر سجدے سے ہٹ بیٹھتے اس کے بعد پڑھ لیتے اور پھر اپنے مطلب کی دعا مانگ لیتے اس کے بعد نماز صبح پڑھتے ؛

فضائل و خواص سورۃ الکہف (پارہ نمبر ۱۵)

تفسیر مجمع البیان۔ تفسیر عیاشی۔ تفسیر برہان اور تفسیر صافی میں بہ روایت حسن ابن ابی حمزہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہر شب جمعہ کو سورۃ الکہف پڑھ لیگا وہ شہید مریگا۔ اور خدائے تعالیٰ اُس کو شہیدوں کے ساتھ مبعوث فرمائیگا۔ اور قیامت کے دن اُسے شہیدوں ہی کی صف میں کھڑا کریگا ؛

تہذیب الاحکام میں بہ روایت محمد ابن ابی حمزہ کے روایت ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر شب جمعہ کو سورۃ الکہف پڑھ لیگا تو یہ سورۃ اُس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے کل گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی۔ تفسیر مجمع البیان میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الکہف کو جمعہ کے دن پڑھ لے گا وہ چھ دن تک ہر فتنے سے محفوظ رہیگا۔ یہاں تک کہ اگر دجال کا خروج بھی ہو جائے گا تو اُس سے بھی محفوظ رہے گا۔ دُوسری حدیث میں آنحضرت سے یُوں منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الکہف پڑھیگا وہ آٹھ دن تک ہر فتنے سے محفوظ رہیگا۔ یہاں تک کہ اگر انہی آٹھ دن میں دجال کا خروج ہو جاوے تو اس کے فتنے سے محفوظ رہیگا۔ تیسری حدیث میں جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔ آنحضرت نے فرمایا آیا میں تمہیں وہ سورت نہ بتاؤں جس کے نزول کیوقت ستر ہزار فرشتوں نے تو اس کی مشایعت کی تھی اور اس کی عظمت سے آسمان و زمین کا مابین پُر ہو گیا تھا لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ضرور بتلایئے۔ فرمایا وہ سورۃ الکہف ہے جو شخص اس کو جمعہ کے دن پڑھ لیگا خدائے

Marfat.com

تعالےٰ اگلے جمعہ تک کُل گناہ اُس کے بخش دے گا۔ بلکہ تین دن اور زیادہ کے اور اس کو ایک نُور عطا فرمائیگا۔ جو آسمان تک پہنچیگا۔ اور وہ فتنۂ دجّال سے بھی محفوظ رہیگا ؛

تفسیر صافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الکہف کو ہر شب جمعہ کو پڑھے گا اس کے ایک جمعہ سے دُوسرے جمعہ تک کے کُل گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی۔ اور یُوں بھی روایت میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن بعد ظہر و عصر اس کو پڑھ لیگا اسکو اتنا ہی ثواب ملیگا۔ کافی من لایحضرہ الفقیہ اور تفسیر بُرہان میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص سورۃ الکہف کی آخری آیت سوتے وقت پڑھ لیگا تو جس گھنٹے اور جتنے منٹ پر جاگنے کا خیال کرلیگا ٹھیک اُسی وقت اُس کی آنکھ کھُل جائے گی۔ تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت ہے کہ جو شخص سوتے وقت سورۃ الکہف آخری آیت قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ الخ کو پڑھ لیگا۔ تو اُس کا نور کعبہ تک چمکیگا اور اُس تمام روشنی میں فرشتے بھرے ہوئے ہوں گے جو اس پر درُود بھیجتے ہوں گے جب تک کہ یہ سو کر نہ اُٹھے اور اگر پڑھنے والا شخص مکہ میں ہوگا اور وہاں سونے سے پہلے اس آیت کو پڑھیگا تو اس کا نُور بلند ہو کر بیت المعمور تک پہنچیگا اور اس کی تمام روشنی میں فرشتے ہی فرشتے ہوں گے اور جو اس شخص کے بیدار ہونے تک اس پر برابر درُود بھیجتے رہیں گے۔ نیز آنحضرتؐ سے یہ بھی منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الکہف کی آخری آیتوں کو حفظ یاد کرلیگا اُس کو قیامت کے دن ایک خاص نُور عطا فرمایا جائے گا۔ خواص القرآن میں جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورہ کو لکھ کر تنگ مُنہ کے شیشے کے برتن میں ڈال کر اپنے گھر میں رکھ دے تو وہ اور اُس کے اہل وعیال فقر و فاقہ سے قرض دام سے اور لوگوں کی ایذادہی سے محفوظ و مامون رہیں گے اور اگر کوئی اس سورہ کو لکھ کر اناج کی کھتی یا ڈھیر میں خواہ گیہوں ہوں یا جَو۔ دھان ہوں یا چنے وغیرہ غرض جس چیز میں بھی رکھ دے گا وہ غلّہ نقصان دینے والے کیڑے سے محفوظ رہیگا (اور اس میں جو برکت ہوگی وہ روکن میں رہی)۔

تنبیہہ۔ سورۃ الکہف کی آخری آیت کو سوتے وقت پڑھ لینے کی حدیث بہت سی کتابوں میں وارد ہوئی ہے اس لئے مؤمنین کو لازم ہے کہ اس کو یاد کریں اور اپنے ورد میں داخل کرلیں ؛

فضائل وخواص سُورۂ مریم (پارہ نمبر ۱۶)

تفسیر مجمع البیان۔ الخصال۔ اور تفسیر بُرہان اور عین الحیات اور مصباح کفعمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جو شخص سورۂ مریم کے پڑھنے کی مداومت کریگا وہ شخص اس وقت تک نہیں مریگا جب تک کہ اپنی ذات کے بارے میں اپنے مال و دولت کے بارے میں اور اپنی اولاد کے بارے میں وہ کچھ نہ دیکھ لے جو کچھ اُس کا جی چاہتا ہو اور قیامت کے دن اس کا شمار حضرت عیسٰے علیہ السّلام کے اصحاب میں ہوگا۔ اور اُس

کو اتنی سلطنت بڑی عطا کیجائے گی۔ جتنی حضرت سلیمان ابن حضرت داؤد علیہ السلام کو دنیا میں عطا کی گئی تھی۔ خواص القرآن میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا اُس شخص کو اُن لوگوں کی تعداد کے برابر نیکیاں دی جائیں گی جنہوں نے خدا کا بیٹا بنا دیا۔ حالانکہ خدا اس سے منزہ ہے سوائے اس کے کوئی معبود ہے ہی نہیں۔ اور ان لوگوں کی مجموعی گنتی سے دس گنی نیکیاں دی جائیں گی۔ جنہوں نے حضرت ذکریا۔ حضرت عیسٰےؑ۔ حضرت موسٰےؑ۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت اسمٰعیلؑ۔ حضرت اسحٰاقؑ اور حضرت یعقوب علیہم السلام کی تصدیق اور تکذیب کی ہوگی اور اُس کے لئے جنت میں ایک محل ایسا تعمیر فرمائے گا۔ جو وسعت میں آسمان و زمین کے مابین جتنی گنجائش ہے۔ اُس سے بھی زیادہ چوڑا چکلہ ہوگا اور یہ خاص فردوس کے اعلیٰ حصہ میں ہوگا اور پڑھنے والا شخص متقین کے ساتھ سابقین کے پہلے زمرے میں محشور کیا جائے گا۔ اور جب تک وہ اور اس کی اولاد پوری غنی نہ ہو جائے دُنیا سے انتقال نہ کریگا۔ نیز جناب رسول خدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورہ کو لکھ کر اور تنگ مُنہ کے شیشے کے برتن میں رکھ کر اپنے گھر میں رکھ دے یا بجائے شیشے میں رکھنے کے اپنے گلے یا بازو میں باندھ لے تو خواب اچھے اچھے دیکھے گا اور اُس کے گھر میں خیر و برکت بہت ہوگی اور اگر اپنے گھر کی چار دیواری پر لکھ دے تو جنات اور خبیث ارواحیں اس گھر میں نہ آنے پائیں گی۔ اور اُس گھر کے رہنے والے اُن کے شر سے محفوظ رہیں گے اور جو ڈرپوک اس سورہ کو دھو کر پی لیگا تو جس چیز سے وہ ڈرتا ہوگا اسی سے بحکم خدا محفوظ ہو جائے گا۔ (حتّیٰ خواہ کسی آدمی سے ڈرتا ہو یا کسی بھوت جن سے)۔

فضائل و خواص سورہ طٰہٰ (پارہ نمبر ۱۶)

تفسیر مجمع البیان اور تفسیر برہان میں بسند علامہ ابن بابویہ القمی علیہ الرحمہ اسحاق ابن عمار سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ سورہ طٰہٰ کا پڑھنا نہ چھوڑو۔ کہ اللہ تعالےٰ اس سورۃ کو دوست رکھتا ہے اور جو اس کی تلاوت کرتا ہے اُس کو بھی دوست رکھتا ہے اور جو اس کی تلاوت کی مداومت کرے گا قیامت کے دن خدائے تعالےٰ اس کا نامۂ اعمال اُس کے داہنے ہاتھ دیگا اور حالت اسلام میں جو عمل اس نے کئے ہوں اُن کے متعلق حساب نہ لیگا اور آخرت میں اجر اُس کو اس حد تک دیگا کہ وہ راضی ہو جائے۔ خواص القرآن میں جناب رسول خدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورت کو پڑھے گا تو اکیلے کو قیامت کے دن اتنا ثواب ملیگا جتنا کُل مہاجرین اور انصار کو دیا جائیگا۔ نیز آنحضرتؐ سے اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر سبز ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر اپنے پاس رکھے اور اُن لوگوں کے ہاں جائے جن کے ہاں وہ شادی کرنا چاہتا ہو تو اُس

Marfat.com

کی درخواست رد نہ کی جائے گی۔ بلکہ جیسے اُس کی خواہش ہوگی ہو جائے گی۔ اور اگر دو لڑتے ہوئے لشکروں کے مابین جائے تو وہ دونوں الگ الگ ہو جائیں گے پھر کوئی اُن میں سے ایک دُوسرے کو قتل نہیں کرے گا۔ اور اگر بادشاہ کے پاس جائے تو اس سے کوئی نقصان نہ پہنچنے پائیگا۔ بلکہ وہ اس کی حاجتیں بر لائیگا اور یہ اُس کی نظر میں بہت معزز ہوگا۔ اور جس لڑکی کی منگنی نہ ہوتی ہو تو اس سورت کو لکھ کر پانی سے دھو کر اُس پانی سے اُسے نہلائیں تو بہت جلد اس کی منگنی ہو جائے گی۔ اور شادی کا سامان بحکم خدا بہ سہولت بہم پہنچیگا۔ اور جناب امام جعفر صادق علیہ کی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ جس شخص کے پاس یہ سورہ لکھا ہوا سبز ریشمی کپڑے میں لپٹا ہوا موجود ہو وہ جس گروہ کے پاس اُن کی اصلاح کی نیّت سے جائیگا۔ اپنا ارادہ پورا کر کے آئے گا۔ اور جس شخص کو بادشاہ نے کوئی تکلیف پہنچائی ہو وہ اس سورت کو لکھ کر دھو کر اس کا پانی پی کر بادشاہ کے پاس جائے تو بہ قدرتِ خدا اس کا ظلم مہربانی سے بدل جائیگا۔ اور یہ شخص بادشاہ کے پاس خوش ہو کر نکلے گا۔

فضائل و خواص سُورۃ الانبیاء (پارہ نمبر ۱۷)

تفسیر مجمع البیان۔ تفسیر صافی اور تفسیر برُہان اور ثواب الاعمال میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص سورۃ الانبیاء کو از روئے خواہش و رغبت پڑھا کریگا۔ اُسے بہشت بریں میں کل انبیاء کی معیت میسّر آئے گی اور جب تک زندہ رہیگا لوگوں کی نظر میں اُس کا رعب و داب قائم رہیگا۔ اور خواص القرآن میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے روایت ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھتا رہیگا۔ خدائے تعالےٰ اُس سے اُس کا حساب بہت آسانی کے ساتھ لیگا۔ اور ہر ہر نبی جس کا اس سورۃ میں ذکر آیا ہے اُس سے مصافحہ کرے گا۔ اور اُسے سلام کرے گا۔ اور جو شخص اِس سورۃ کو ہرن کی جھلّی پر لکھ کر کمر پہ باندھ لے اور سو رہے تو جاگنے سے پہلے بحکم خدا ایسا خواب دیکھے گا جس سے اُسکا دل خوش ہو جائے گا۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو ہرن کی جھلّی پر لکھ کر اپنی کمر میں باندھ کر سو جائے تو جب تک یہ نوشتہ اُس کی کمر سے کھولا نہ جائے بیدار نہ ہوگا۔ یہ ترکیب مریضوں کے مناسب حال ہے اور اُن لوگوں کے بھی جن کو کسی فکر یا خوف یا مرض کے سبب نیند نہ آتی ہو بحکم خدا اُن کو راحت ہو جائے ہو جائیگی۔

فضائل و خواص سُورۃ الحجّ (پارہ نمبر ۱۷)

تفسیر مجمع البیان میں بہ روایت اُبَیُّ ابن کعب منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ الحج کو تلاوت کریگا۔ اس کو اتنے حج اور اتنے عمروں کا ثواب ملیگا جتنے آدمی اب تک حج اور عمرے بجا لائے اور جتنے آیندہ بجا لائیں گے۔ تفسیر برُہان میں بہ سند علّامہ ابن بابویہ القمی علیہ الرحمہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہر تین دن میں ایک مرتبہ سورۃ الحج کی تلاوت کرتا رہے۔ تو

Marfat.com

پورا سال نہیں گذرنے پائے گا۔ کہ اُسے بیت الحرام کی زیارت میسر آئے گی۔ اور اگر اُس سفر میں مر گیا تو داخل جنت ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی کہ اگر وہ مخالف مذہب ہو فرمایا تب بھی اُس کا کچھ وبال کم ہو جائے گا۔ خواص القرآن میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورہ کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر کسی جہاز یا کشتی میں رکھے تو ہوا ہر طرف سے اس جہاز یا کشتی کو آ گھیرے گی نہ وہ کشتی محفوظ رہے گی اور نہ وہ کشتی والے ہی رہیں گے۔ جناب رسولِ خدا کی روایت میں ہے کہ اس عمل کا کرنا جائز نہیں ہے سوائے اِس کے کہ ظالموں کے لئے راستہ لوٹنے والوں کے لئے اور جو مخالفتِ اسلام میں لڑتے ہوں ان کے لئے کیا جائے اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام والی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے اور اگر اس سورۃ کو لکھ کر پانی سے دھو کر ایسی جگہ چھڑک دیا جائے جہاں کوئی ظالم بادشاہ رہتا ہو تو بحکم خدا اُس کی سلطنت غارت ہو جائے گی۔

فضائل و خواص سُورۃ المؤمنون (پارہ نمبر ۱۸)

تفسیر مجمع البیان اور خواص القرآن میں بروایت اُبی ابن کعب منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ المومنون کو پڑھتا رہیگا قیامت کے دن فرشتے اُس کو رُوح و ریحان کی خوشخبری پہنچائیں گے اور ملک الموت کی آمد کے وقت اُس کو ایسی چیز کی خوش خبری دی جائے گی جس سے آنکھوں کو سُکھ اور کلیجے کو ٹھنڈک ہوگی۔ نیز اُسی تفسیر میں اور تفسیر بُرہان میں بہ سند علامہ ابن بابویہ القمی علیہ الرحمہ روایت ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اس سورت کو پڑھتا رہیگا تو اُس کا انجام بخیر ہوگا اور اگر پابندی کے ساتھ ہر جمعہ کو پڑھتا رہیگا تو اُس کا مکان انبیاؑ و رسُولوں کے پاس فردوس بریں میں ہوگا۔ خواصِ القرآن میں جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اِس سورۃ کو لکھ کر اُس شخص کے بازو میں باندھ دے یا گلے میں ڈال دے جو شراب پیتا ہو تو اُسے شراب سے نفرت ہو جائے گی۔ اور اُس کے پاس بھی نہ پھٹکے گا۔ دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ وہ پھر اُسے کبھی یاد بھی نہ کریگا۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو رات کے وقت لکھے اور سفید کپڑے میں لپیٹ کر نبیذ (شراب خرما) پینے والے کے بدن پر باندھ دے تو بحکم خدا وہ کبھی شراب نہ پئے گا۔ بلکہ عام طور سے شراب سے اُسے نفرت ہو جائے گی۔

فضائل و خواص سُورۃ النُّور (پارہ نمبر ۱۸)

تفسیر مجمع البیان اور تفسیر بُرہان میں جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص سورہ نُور کو پڑھے گا اس کو تمام ایماندار مرد اور عورتوں کی گنتی سے دَہ چند نیکیاں بطور اجر کے ملیں گی۔

Marfat.com

نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ تم اپنی اولاد اپنے اموال اور اپنے بستروں کو سورۂ نور کی تلاوت کے ذریعہ سے محفوظ رکھو۔ اور خاص کر اپنی عورتوں کی عفت اسی سورہ کے ذریعہ سے بچاؤ۔ کیونکہ جو شخص اس سورہ کو ہر روز یا ہر شب پڑھ لیا کرے گا وہ مرتے دم تک اپنے اہل و عیال میں کوئی بدی نہ دیکھے گا۔ اور جب اُس کا انتقال ہو جائے گا۔ تو ستر ہزار فرشتے قبر تک اُس کے جنازہ کی مشایعت کریں گے اور جب تک وہ داخلِ قبر نہ ہو جائے گا اُس کے لئے دعا اور استغفار کرتے رہیں گے۔ خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا اور جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنے اُس بستر میں رکھ لے جس پر وہ سوتا ہے تو کبھی احتلام میں مبتلا نہ ہوگا اور اگر اُس کو لکھ کر آب زمزم سے دھو کر پی لے تو جماع پر قادر نہ ہو گا اور قوتِ نعوظ جاتی رہے گی۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام والی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ اگر اُس پانی پینے کے بعد جماع کرے تو بھی لذت پوری حاصل نہ ہوگی بلکہ قوت ٹوٹتی چلی جائے گی۔

فضائل و خواص سورۃ الفرقان (پارہ نمبر ۱۸)

تفسیر مجمع البیان اور تفسیر برہان میں جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے روایت ہے کہ جو شخص سورۃ الفرقان پڑھتا رہیگا اُسے خدائے تعالےٰ قیامت کے دن اُس حال میں مبعوث فرمائے گا۔ کہ اُس کا ایمان اس بات پر بھی ہوگا کہ قیامت آنے والی ہے۔ اس میں ذرا سا بھی شک نہیں۔ اور یہ کہ جو لوگ قبروں میں ہیں خدائے تعالےٰ اُن کو ضرور مبعوث فرمائے گا۔ نیز وہ بلا حساب داخلِ جنّت ہو گا۔ نیز جناب امام رضا علیہ السّلام نے اسحاق ابنِ عمّار سے فرمایا کہ اے فرزند عمّار سورۃ الفرقان کا پڑھنا ترک نہ کیجیو کہ جو شخص ہر شب میں اس کو پڑھتا رہیگا خدائے تعالےٰ اس کو ہرگز عذاب نہ دے گا اور نہ اُس سے حساب لے گا۔ اور اُس کا مکان فردوس بریں میں قرار دے گا۔ خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنے بدن پر باندھ لے اور تین دن باندھے رہے تو پھر جس اُونٹ یا کسی سواری کے جانور پر سوار ہو گا تو وہ سواری کا جانور تین دن کے بعد ہی مر جائیگا۔ اور اگر یہ شخص اپنی زوجہ کے پاس جائے اور وہ عورت حاملہ ہو تو اُس کا وہ حمل اُسی وقت ساقط ہو جائے گا اور اگر یہ ایسے لوگوں میں جائے جن میں آپس میں لین دین ہو تو وہ اتمام کو نہ پہنچیگا بلکہ آپس میں فساد ہو جائے گا۔ اور اُس لین دین پر کبھی راضی نہ ہوں گے۔

فضائل و خواص سورۃ الطواسین یعنے سورۃ الشّعراء سورۃ النّحل و سورۃ القصص (پارہ نمبر ۱۹)

تفسیر مجمع البیان اور تفسیر برھان میں بہ سند علامہ ابن بابویہ القمی علیہ الرحمہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص ان تینوں سورتوں کو جن کے اوّل میں طسٓ ہے ہر شب جمعہ پڑھ لیا

Marfat.com

کرے اس کا شمار خاص اولیاءِ خدا میں ہوگا اور جوارِ رحمت میں اُس کو جگہ ملے گی۔ اور دُنیا میں جب تک زندہ رہیگا نہ کبھی محتاج ہوگا اور نہ کوئی تکلیف پیش آئے گی۔ اور آخرت میں جنّت میں اتنا کچھ اُس کو دیا جائے گا کہ وہ راضی ہو جائے گا۔ بلکہ اُس کی رضامندی سے بھی زائد ملیگا۔ تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت ہے کہ جو شخص سورۃ الشّعراء کو پڑھے گا اُس کو اجر میں اتنی نیکیاں دی جائینگی جن کی تعداد اُن لوگوں کی مجموعی تعداد سے دہ چند ہوں گی جنہوں نے حضرت نوح علیہ السّلام حضرت ہود علیہ السّلام حضرت شعیب علیہ السّلام حضرت صالح علیہ السّلام اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی تصدیق کی ہوگی یا تکذیب۔ نیز اُن لوگوں کی مجموعی تعداد سے بھی دس گُنی ہوگی جنہوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کی تکذیب اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی تصدیق کی ہے۔ تفسیر بُرہان اور خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے جو شخص سورۃ الشّعراء کو پڑھے اُس کو تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کی مجموعی تعداد سے دس گُنا نیکیاں دی جائیں گی اور جب وہ اپنی قبر سے نکلیگا تو بہ آواز بلند (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ) کہتا ہوا نکلیگا۔ اور جو شخص اس سورہ کو علے الصباح پڑھ لیا کرے گا۔ اُس کو اتنا ثواب ملے گا کہ گویا خدائے تعالےٰ نے جس قدر کتابیں نازل فرمائیں وہ سب پڑھ لیں۔ اور جو اس سورۃ کو لکھ کر پانی سے دھوکر اُس پانی کو پی لیگا اُسے خدائے تعالےٰ ہر بیماری سے شفا عطا فرمائے گا۔ اور جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر سفید مُرغ کے گلے میں باندھ دے اور اُس کو چھوڑ دے تو وہ ایسی جگہ پہ ٹھیرے گا جہاں یہ خزانہ ہو یا اس مقام پر پڑے گا جس کے نیچے پانی پایا جائے۔ (لہٰذا جس شخص کو کسی مقام پر خزانہ ہونے یا نہ ہونے کا شُبہ ہو وہ اس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے یا جس شخص کو کنوآں کھُدوانا ہو وہ مناسب مقام اس کے ذریعہ سے تلاش کرسکتا ہے)

نیز جناب رسول خدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اس سورت کے پڑھنے کی مداومت کریگا اس کے گھر میں نہ کبھی چور آئیگا نہ آگ لگیگی اور نہ وہ مکان پانی میں ڈوبیگا۔ نیز جناب رسولخدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر سفید مُرغ کی گردن میں لٹکائے اور اسے چھوڑ دے تو وہ اس موقعہ پر ٹھیریگا جہاں خزانہ مل سکے یا جہاں جادو دفن کیا ہو۔ اور جبتک وہ مدفون چیز ظاہر نہ ہو جائے وہ اپنی چونچ سے کھودتا بھی رہیگا۔ اور جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام والی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ اگر یہ سورۃ لکھ کر کسی ایسی عورت کے باندھ دی جائے جس کو طلاق مل گئی ہو تو اُس پہ طلاق بہت شاق گذریگی اور اس کو طرح طرح کے خوف عارض ہونگے لہٰذا ایسا عمل کرنیوالے کو خدا سے ڈرنا چاہیئے اور بے وجہ کسی کو تکلیف نہ دینا چاہیئے۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ اگر اس سورۃ کو لکھ کر اور پانی سے دھو کر اس کا پانی کسی موقعہ پر چھڑک دیا جائے تو وہ جگہ حکمِ خُدا سے برباد ہو جائیگی۔ تفسیر مجمع البیان میں بہ روایت اُبیؔ ابن کعب منقول ہے جناب رسولخدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص سورہ النمل کو پڑھیگا اُس کو ان تمام لوگوں کی مجموعی تعداد سے دہ چند نیکیاں بطور اجر ملیں گی جنہوں نے حضرت سلیمان علیہ السّلام کی تصدیق کی ہو اور حضرت ہود و حضرت شعیب حضرت صالح علیہم السّلام حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی تکذیب کی ہو اور جب وہ اپنی قبر سے نکلیگا تو بہ آواز بلند لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

Marfat.com

کہتا ہوگا۔ خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ النحل کو ہرن کی جھلّی پر لکھ کر اپنے گھر میں رکھ چھوڑے تو نہ اُس گھر میں سانپ آئے گا نہ بچھو نہ کوئی اور ایذا دینے والا کیڑا نہ ٹڈی نہ کھٹکھنا اکتانہ بھیڑیا۔ اور کوئی چیز اُس کو کبھی نہ ستائے گی۔ حتّی آنکہ دوسری روایت کے بموجب مچھّر تک اُس کو نہ کاٹے گا۔ ایسی ہی روایت جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے بھی منقول ہے مگر اُس میں اتنا زیادہ ہے کہ جھلّی پر سورۃ لکھی ہو اُس کو ایک اور دباغت کی ہوئی جھلّی میں رکھے اور پھر اُسے صندوق میں رکھے۔ تو علاوہ مندرجۂ بالا فوائد کے اُس گھر میں اتنی برکت ہوگی کہ کوئی چیز وہاں کی ختم ہی نہ ہوگی (یعنے جو خاتمہ کے قریب پہنچے گی۔ اُس کی آمد کا منجانب اللہ ایسا انتظام ہو جائے گا جو عام عقلوں کو حیرت میں ڈالدے) تفسیر مجمع البیان اور تفسیر بُرہان میں جناب رسول خدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ القصص کو پڑھے گا اُس کو بطور اجر اتنی نیکیاں ملیں گی جن کی مجموعی تعداد اُن لوگوں کی تعداد سے دس گُنی ہوگی جنھوں نے موسےٰ علیہ السّلام کی تصدیق کی یا تکذیب کی ہوگی اور آسمانوں کا اور زمین کا کوئی فرشتہ باقی نہ رہیگا جو قیامت کے دن اس شخص کے سچّا ہونے کی گواہی نہ دے۔ خواص القرآن میں جناب رسالت مآب صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر پانی سے دھو کر پی لے تو جو مرض یا درد یا شکایت اُسے ہوگی وہ بحکمِ خدا بالکل برطرف ہو جائے گی۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو مرض استسقا ہے یا ورم طحال ہو۔ ورم جگر دردِ جگر اور دردِ سینہ یا پیٹ میں درد ہو اور سورۃ القصص کو اُس کے جسم پر کسی جگہ باندھ دی جائے نیز یہی سورت ایک برتن میں لکھ کر بارش کے پانی سے دھو کر وہ پانی اسکو پلا دیا جائے تو بحکمِ خدا درد بھی جاتا رہے گا ورم بھی دُور ہو جائے گا۔ اور مرض سے بھی بہت جلد شفا ہو جائے گی ×

فضائل و خواص سُورۃ العنکبوت و سُورۃ الرُّوم (پارہ نمبر ۲۰)

تفسیر مجمع البیان اور تفسیر بُرہان میں جناب رسول خدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ العنکبوت کو پڑھے گا اُس کو جتنے مومن مرد اور جتنی مومن عورتیں اور جتنے منافق مرد اور جتنی منافق عورتیں ہو چکی ہیں یا آیندہ ہوں گی اُن سب کی مجموعی تعداد سے دس گُنی نیکیاں بطور اجر عطا کی جائیں گی۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے بہ سند معتبر بہ روایت ابو بصیر منقول ہے کہ جو شخص سورۃ العنکبوت اور سورۃ الرّوم ماہ مبارک رمضان کی تئیسویں ۲۳ شب میں پڑھے خدا کی قسم وہ اہلِ جنّت سے ہوگا (پھر راوی سے خطاب کرکے فرمایا) کہ اے ابو محمد! میں اس بشارت سے کسی کو بھی مستثنےٰ نہیں کرتا اور نہ مجھے اس کا اندیشہ ہے کہ خدائے تعالےٰ اِس قسم کے کھانے کے سبب میرے ذمّہ کوئی گناہ قرار دے (مقصود حضرت کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اہلبیتؑ کے مخالفین چونکہ جنتی ہو نہیں سکتے اُن کو یہ توفیق ہی نہ ہوگی کہ وہ اِن سورتوں کو اُس شب میں تلاوت

Marfat.com

کرسکیں۔ خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ العنکبوت کو لکھ کر پانی سے دھو کر اس کا پانی پی لیگا تو جو تکلیف اور جو بیماری اُسے ہوگی وہ بحکم خدا اور بہ قدرتِ تعالےٰ دُور ہو جائے گی۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر پانی سے دھو کر اُسے پی لیگا تو جاڑا کا بخار جاتا رہے گا۔ سردی کبھی نہ لگے گی اور جو تکلیف ہے وہ دُور ہو جائے گی۔ اور درد کی مصیبت کبھی نہ اُٹھائے گا۔ سوائے موت کے درد کے کہ وہ ہر انسان کے لئے لابُد ہے۔ اور جب تک زندہ رہیگا اس کی خوشی بڑھتی رہے گی۔ نیز اس پانی کے پینے والے کے دِل کو بڑی فرحت حاصل ہوگی۔ اور اُس کا سینہ علم کے لئے کُھل جائے گا۔ اور جو اُس پانی سے مُنہ دھولیا کرے تو اُس کے چہرے پر سُرخی اور رونق آئے گی۔ زاید حرارت زائل ہو جائے گی۔ وہاں سے گرمی دانہ وغیرہ دفع ہو جائیں گے۔ اور جو شخص بستر پر لیٹ کر اس سورت کو پڑھ لیگا اور لکھ کر اُسے اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لیگا تو یہ سورۃ اُس کی نگہبانی کرے گی۔ اور وہ شخص اوّل شب سے آخر شب تک بہ آرام و اطمینان سوتا رہے گا اور بحکمِ خدا صبح ہی کے وقت بیدار ہوگا اس سے پہلے نہیں۔ تفسیر برُہان میں جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص سورۃ الرّوم کو پڑھے گا اُس کو بطور اجر اتنی نیکیاں ملیں گی جن کی تعداد اُن فرشتوں کی مجموعی تعداد سے دس گُنی ہوگی جو آسمان و زمین میں تسبیح خدا کر رہے ہیں۔ اور جو چیز اُس دن بارات میں اس کی جاتی رہیگی وہ اس کو ضرور مل جائے گی۔ خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے۔ کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ کسی مکان کے رہنے والے سب کے سب بیمار ہو جائیں تو وہ سورۃ الرّوم کو لکھ کر اُس مکان میں رکھ دے نوبت یہ پہنچے گی کہ کوئی پردیسی بھی اس مکان میں آئے گا تو وہ بھی اُن مکان والوں کے ساتھ بیمار ہو جائے گا۔ نیز آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورۃ کو کاغذ پر لکھ کر بارش کے پانی سے دھوئے اور اُس پانی کو کسی مٹی کے برتن میں ڈال دے تو جو شخص اُس پانی کو پئے گا وہی مریض ہو جائے گا اور جو اُس پانی سے مُنہ دھوئے گا اس کی آنکھیں اس زور سے دُکھنے آئیں گی کہ اندھا ہونے کے قریب پہنچ جائیگا۔

فضائل و خواص سُورۃ لُقمٰن (پارہ نمبر ۲۱)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ لقمان کو پڑھے گا۔ قیامت کے دن حضرت لقمانؑ اس کے رفیق ہوں گے اور اُس کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنے والوں کی مجموعی تعداد سے دہ چند نیکیاں عطا کی جائیں گی۔ تفسیر مجمع البیان میں جناب امام محمدؐ باقر علیہ السلام سے اور تفسیر برُہان میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص سُورۂ لقمان کو ہر شب پڑھ لے تو خدائے تعالےٰ اس رات میں تیس فرشتے معین فرما دیتا ہے کہ صبح تک ابلیس اور لشکرِ ابلیس سے پڑھنے والوں کی حفاظت کرتے رہیں۔ پھر اگر دن میں بھی اس سورۃ کو پڑھ لیگا۔ تو وہ اسی طرح شام تک ابلیس

Marfat.com

اور لشکرِ ابلیس سے بچانے کے لئے رہیں گے۔ خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر پانی سے دھو کر وہ پانی کسی ایسے مریض کو پلائے جس کے معدہ میں گرانی ہو یا کوئی مرض ہو تو وہ بحکمِ خدا دُور ہو جائیگا۔ اور اگر کوئی مرد خون تھوکتا ہو یا عورت تو جہاں سے یہ خون آتا ہو (خواہ سینہ یا پیٹ یا گلے سے) تو اسی مقام پر یہ سورۃ لکھ کر باندھ دے تو بحکمِ خدا خون آنا بند ہو جائیگا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی اس حدیث کا پہلا حصہ منقول ہے اور اُس کے آگے اتنا اور ہے کہ جسے وہ پانی پلا دیا جائے گا۔ وہ بخار سے بھی محفوظ ہو جائے گا اور بحکمِ خدا ہر تکلیف دینے والی چیز اس کے جسم سے دُور رہے گی۔

فضائل و خواص سورۃ السجدہ (پارہ نمبر ۲۱)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسول خدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الم سجدہ کو پڑھ لے اُسے اتنا ثواب ملیگا گویا تمام شب قدر میں جاگتا رہا۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے۔ کہ جو شخص ہر شب جمعہ اس سورۃ السجدہ کو پڑھ لیا کرے اُس کا نامۂ اعمال اُس کے داہنے ہاتھ میں دیں گے اور جو کچھ بھی اُس سے ہو گیا ہو اُس کا کوئی حساب نہ لیا جائے گا۔ اور اُس کا شمار جناب رسولؐ خدا اور اُن کے اہلبیتؑ کے رفقاء میں کیا جائے گا۔ لیث ابن ابی البزیر بہ روایت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسولؐ خدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم اس وقت تک آرام نہیں فرمایا کرتے تھے جب تک کہ سورۃ الم سجدہ اور تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ تلاوت نہ فرما لیتے۔ لیث کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کا ذکر طاؤس سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں سورتوں کو قرآن مجید کی اور سورتوں پر ایک فضیلت خاص حاصل ہے۔ اور جو شخص ان دونوں سورتوں کو پڑھتا رہے گا اس کے نامۂ اعمال میں ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی۔ ساٹھ بدیاں اس میں سے مٹا دی جائیں گی۔ اور ساٹھ درجے اس شخص کے بلند کر دئے جائیں گے۔ ثواب الاعمال میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو خود جنت کا اور جنت کی صفات کا اشتیاق ہو اُسے تو چاہیئے کہ سورۃ الواقعہ کو پڑھا کرے اور جو یہ چاہے کہ آتشِ جہنّم کی صفات کو سمجھ لے اسے چاہیئے کہ سورۂ سجدہ و لقمٰن کو پڑھا کرے۔

تنبیہہ:۔ سورۃ الم سجدہ کو بعض کُتب میں سورۂ سجدہ لقمٰن بھی لکھا گیا ہے۔ اس لئے کہ یہ سورۂ لقمٰن سے متصل واقع ہوئی ہے تاکہ اس میں اور سورۂ حم السجدہ میں جو چوبیسویں پارہ کے آخر میں واقع ہے التباس واقع نہ ہو۔ تفسیر صافی میں کتاب الخصال سے بہ روایت جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورہ ہائے عزائم صرف چار ہیں۔ اوّل۔ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ۔ دُوسرے سورۃ النجم تیسرے الم سجدہ۔ چوتھے حم السجدہ۔ خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم

Marfat.com

سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنے جسم پہ باندھ لیگا وہ بخار اور درد سر سے اور گنٹھیا سے محفوظ رہیگا۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے علاوہ اتنی حدیث کے اتنا اور زیادہ منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھکر پانی سے دھوکر اس کا پانی پی لے تو بحکم خدا باری کے بخار سے نجات پائے گا۔

فضائل و خواص سورۃ الاحزاب (پارہ نمبر ۲۱)

تفسیر مجمع البیان میں بہ روایت اُبیّ ابن کعب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ الاحزاب کو خود بھی پڑھے اور اپنے اہل وعیال کو اور اپنی لونڈی غلاموں کو سکھائے تو اُس کو عذاب قبر سے امان دی جائے گی اور بہ روایت عبد اللہ ابن سنان جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الاحزاب بہت پڑھتا رہیگا اُسے قیامت کے دن جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آنحضرتؐ کے ازواج کے پڑوس میں مکان ملیگا۔ خواص القرآن میں جناب رسولؐ خدا اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے۔ کہ جو شخص سورۃ الاحزاب کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر ایک ڈبہ میں رکھ کر اپنے مکان میں رکھے تو اُس کے بیٹیاں بہنیں اور کنبہ کی عورتیں جو کنواری ہوں ان کے لئے درخواستیں بہت کثرت سے آئیں گی گو وہ کیسا ہی فقیر ہو لیکن لوگ اُس سے رشتہ کرنے کے لئے بہت ہی خواہشمند رہیں گی۔

فضائل و خواص سورۃ السبا و سورۃ الفاطر (پارہ نمبر ۲۲)

تفسیر مجمع البیان میں بہ روایت اُبیّ ابن کعب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔ کہ جو شخص سورۃ السبا کو پڑھے گا تو قیامت کے دن کوئی نبی اور کوئی رسول ایسا باقی نہ رہیگا کہ جو اُس سے مصافحہ نہ کرے اور اُس کا رفیق نہ بنے اور جو شخص سورۃ الملائکہ یا سورۃ الفاطر کو پڑھے قیامت کے دن جنت کے آٹھوں دروازوں سے اُس کو بلایا جائے گا۔ وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے اور بہ روایت ابن اذینہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ السبا اور سورۃ الفاطر کو ہر رات کو پڑھ لیا کرے تو وہ رات بھر خدائے تعالےٰ کے حفظ و حمایت میں رہیگا اور جو ان دونوں سورتوں کو دن میں پڑھ لیا کرے گا اُسے دن میں کوئی تکلیف نہ پہنچے گی اور خیر دُنیا و آخرت سے اُس کو اتنا عطا کیا جائے گا جتنے کا خیال بھی اُس کے دل و دماغ میں نہ گذرا ہوگا اور جتنے کی ہوس و آرزو بھی نہ کر سکے گا۔ خواص القرآن میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ السبا کو لکھ کر اپنے گلے میں لٹکا لے تو کوئی درندہ اور کوئی گزندہ اس کے پاس نہ پھٹکے گا۔ اور جو شخص اِس کو لکھ کر دھوکر اس کے پانی کو پی لے اور اس سے اپنا مُنہ بھی دھولے تو جس چیز سے وہ ڈرتا ہوگا اُس سے مامون و محفوظ ہو جائیگا۔ اور اُس کے دل سے خوف بھی جاتا رہیگا۔ خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ

Marfat.com

الفاطر یا سورۃ الملائکہ کو لکھ کر ایک شیشی کے اندر ٹھونس دے اور جس شخص کے متعلق یہ منظور ہو کہ وہ اس کے گھر سے اُٹھ کر نہ جائے تو چپکے سے اس کی گود میں یا جیب میں وہ شیشی ڈال دے تو جب تک وہ شیشی اس کے پاس رہیگی تو وہ بحکم خدا اپنی جگہ سے اُٹھنے پر قادر ہی نہ ہوگا۔ شیخ محمدؒ ابن الحسن طوسی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب المجالس میں باسناد معتبرہ معاویہ ابن وہب سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر تھا اور ایک شخص مرد کا رہنے والا بھی بیٹھا ہوا تھا اور اُس کا لڑکا بھی اُس کے ساتھ تھا اس لڑکے کے سر میں درد ہوا اس کی شکایت حضرت کی خدمت میں کی گئی۔ فرمایا اس لڑکے کو میرے قریب لاؤ پھر اپنے دستِ مبارک سے اُس کے سر کو چھوا اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا (سورۃ الفاطر ع ۵) فوراً آرام ہوگیا۔ تہذیب الاحکام میں بروایت ابن یقطین منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو زلزلہ آئے اُسے لازم ہے کہ یہ دُعا پڑھے۔ یَا مَنْ یُّمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۝ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَمْسِكْ عَنِّی السُّوْٓءَ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ (اے وہ جو آسمانوں کو اور زمین کو اس بات سے روکے ہوئے ہے کہ وہ (اپنی جگہ سے) زائل ہو جائیں اگر وہ اپنی جگہ سے زائل ہو جاتے تو اس کے بعد کوئی ایسا نہیں ہے جو ان کو روک لیتا۔ یقیناً وہ بہت بڑا بردبار بڑا بخشنے والا ہے تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمت بھیج اور اس زلزلہ کے ضرر کو مجھ سے دُور رکھ یقیناً تو ہر چیز پر (پوری پوری) قدرت رکھنے والا ہے) نیز حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص دن میں کسی وقت اس دُعا کو پڑھ لیا کرے تو انشاءاللہ وہ چوبیس ۲۴ گھنٹہ اس بات سے محفوظ رہیگا کہ اس کا مکان اُس کے اُوپر گر پڑے۔ نیز شیخ محمدؒ ابن الحسن الطوسی علیہ الرحمہ بروایت عباس ابن ہلال جناب امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اُن حضرت نے اپنے والد ماجد جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کا یہ قول نقل فرمایا ہے کہ جو شخص سونا چاہے تو وہ آیت مندرجہ بالا کو ہرگز نہ پڑھے ورنہ اندیشہ ہے کہ وہ مکان جس میں وہ سوئے گا اُس کے اُوپر گر پڑے گا۔

فضائل و خواص سُورۂ یٰسٓ (پارہ نمبر ۲۲)

تفسیر بُرہان میں بسند علامہ ابن بابویہ القمی علیہ الرحمہ ابو بصیر سے منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز کا ایک قلب ہوتا ہے اور قرآن مجید کا قلب سورۂ یٰسین ہے اور جو شخص سورۂ یٰسین کو دن میں کسی وقت پڑھ لیگا تو اُس کا شمار اُن لوگوں میں ہو جائیگا جن کی منجانب اللہ خاص طور پر حفاظت کی گئی ہو اور جن کو اُس شام سے پہلے پہلے رزق بھی خاص طور سے عطا کیا گیا ہو۔ اور جو شخص رات کو سونے سے پہلے اس کو پڑھ لے گا تو اس پر خدائے تعالےٰ ایک ہزار فرشتے تعینات کر دے گا کہ وہ سب کے سب ہر شیطان

Marfat.com

لعین کے شر سے اور ہر وقت اُس کی حفاظت کرتے رہیں گے اور اگر پڑھنے کے ۲۴ گھنٹہ کے اندر مر گیا - تو خدائے تعالےٰ خاص طور سے اس کو داخلِ جنّت فرمائے گا - اور اُس کے غسل کے وقت تیئس ۲۳ ہزار فرشتے حاضر ہوں گے جو سب کے سب اُس کے لئے استغفار کریں گے - اور استغفار ہی کرتے کرتے قبر تک اُس کے ساتھ ساتھ جائیں گے - اور جب اُس کو اُس کی لحد میں اُتاریں گے تو وہ اُس کی قبر میں رہیں گے اور وہیں خدا کی عبادت کرتے رہیں گے اور اُن کی کُل عبادت کا ثواب اُس کو ملے گا - اور اُس کی قبر میں وسعت اتنی کردی جائے گی کہ جہاں تک نظر کام دے عذاب قبر سے یہ شخص مامون رہیگا - اور اُس کی قبر سے ایک نُور چمکتا ہؤا آسمان تک چلا جائیگا اور یہ حالت اُس وقت تک رہیگی کہ جب تک خدائے تعالیٰ اِس کو پھر قبر سے نکالے اور پھر جس وقت اِس کو قبر سے نکالے گا تو وہی فرشتے اُس کے ساتھ ساتھ ہوں گے اُس سے باتیں کرتے جائیں گے اور اُس کو دیکھ کر ہنستے ہوں گے اور ہر خیر و خوبی کی اُس کو خوشخبری دیتے جائیں گے یہاں تک کہ صراط و میزان سے گذار کر حضور پروردگارِ عالم میں اُس منزلت پر جا کھڑا کریں گے - کہ سوائے خدائے تعالےٰ کے مقرّب فرشتوں اور مرسل نبیوں کے اَور کوئی مخلوق بحیثیتِ منزلت اس سے زیادہ قرب نہ رکھتی ہوگی - پس یہ خدا کے حضور میں انبیاء کی صف میں کھڑا ہوگا نہ رنج کرنے والوں کے ساتھ اِس کو رنج کرنا پڑے گا اور نہ آیندہ کی فکر کرنے والوں کے ساتھ اِس کو کوئی فکر کرنی ہوگی اور نہ رونے پیٹنے والوں کے ساتھ اس کو رونا پیٹنا پڑے گا - پھر خدائے تبارک و تعالےٰ اس سے خطاب فرمائے گا کہ اے میرے بندے تو سفارش کر کہ تو جس جس کے بھی بارے میں سفارش کریگا میں تیری سفارش قبول کروں گا اور تو مجھ سے سوال کر کہ میرے پاس سب کچھ ہے - جو کچھ تو مجھ سے مانگے گا میں تجھ کو دُونگا چنانچہ یہ سوال بھی کریگا اور اِس کو عطا بھی کیا جائے گا - اور شفاعت بھی کرے گا اور اِس کی شفاعت بھی قبول کی جائے گی - اور جن جن لوگوں کا حساب کیا جائیگا - اُن میں اِس کا حساب نہ کیا جائے گا - اور جن کو کھڑے رہنے کی تکلیف دی جائے گی اُن میں اس کو کھڑا نہ کیا جائے گا - اور جن کو ذِلّت پہنچائی جائے گی اُن میں اِس کو ذِلّت نہ پہنچائی جائے گی - اور اِس کا کوئی گُناہ نہ لکھا جائیگا - اور اس کی کوئی بدعملی تحریر میں نہ آئے گی اور اس کا نامۂ اعمال کُھلا ہؤا اس کو دیا جائے گا یہاں تک کہ عدالتِ الٰہی سے سرخرو نکلیگا اور اس وقت سب لوگ یہ کہیں گے - کہ سبحان اللہ یہ کیسا نیک بندہ ہے کہ اس کے ذمہ ایک گُناہ بھی نہیں - اور آخر میں جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے رفیقوں میں اس کا شُمار کیا جائیگا - نیز بہ روایت جعفر جُعفی جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی عمر بھر میں سورۂ یٰسین ایک مرتبہ بھی پڑھ لیگا (مگر پڑھنا اُس طرح کا ہو جو پڑھنے کا حق ہے) تو خدائے تعالےٰ کی جتنی مخلوق دُنیا میں ہے اور جتنی مخلوق آخرت میں ہوگی اور جتنی مخلوق آسمانوں میں ہے اُن میں سے ایک ایک کے عوض بیس ۲۰ بیس لاکھ نیکیاں اُس کے نامۂ اعمال میں لکھیگا اور بیس ۲۰ بیس لاکھ بدیاں اُس میں سے مِٹا دیگا - نہ اُس کو کبھی احتیاج ستائے گی اور نہ قرض لینا پڑے گا - نہ قیامت اُس پر گرے گی - نہ سخت صدمہ اُسے پہنچے گا - نہ جنون ہوگا نہ جُذام نہ وسواس اور نہ کوئی ایسی بیماری جو اُس ضرر پہنچائے - جان کنی اور موت کی سختی

Marfat.com

ہیں اُس کی تخفیف کی جائے گی۔ اُس کی قبض رُوح کا اہتمام خود خدائے تعالےٰ فرمائے گا۔ اور اُس کا شمار ان لوگوں میں سے ہوگا جن کی وُسعتِ رزق کی دُنیا میں اور خوشی بہم پہنچانے کی بوقتِ ملاقات خود اور آخرت میں اتنا ثواب دینگی کہ وہ رضامند ہو جائیں۔ خود خدائے تعالےٰ ضمانت فرما چکا ہے اور خدائے تعالےٰ اپنے کُل آسمانوں کے اور زمین کے فرشتوں سے فرمائے گا کہ مَیں اس بندہ سے یقیناً راضی ہوں۔ اب تم بھی اس کے لئے استغفار کرو۔ ایضاً شیخ علیہ الرحمہ المجالس میں بہ اسنادِ معتبرہ روایت کرتے ہیں کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اپنی اولاد کو سورۂ یٰسین سکھاؤ کہ یہ قرآن مجید کا پھُول ہے۔ نیز جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے روایت ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ یٰسین کو خاص خدائے تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے پڑھیگا اس کے کُل گناہ معاف کردیگا اور اُس کو اجر اتنا عطا فرمائیگا۔ گویا اس نے پورا قرآن مجید بارہ مرتبہ پڑھا اور سورۂ یٰسین جس مریض کے پاس پڑھی جائے گی اس کے پاس فی آیتہ (اور دوسری روایت کے بموجب فی حرف) دس دس فرشتے اُتر کر اس کے سامنے صفیں باندھ کر کھڑے ہو جائیں گے اس کے لئے استغفار کرینگے اس کی قبض رُوح کے وقت بھی موجود رہیں گے۔ اس کے جنازہ کے پیچھے پیچھے چلے جائیں گے۔ اس کے جنازے پر نماز بھی پڑھیں گے اور اس کے دفن کے وقت تک برابر حاضر رہیں گے اور جو مریض جانکنی کی حالت میں ہے وہ سورۂ یٰسین کو خود پڑھے یا کوئی دُوسرا اس کے پاس پڑھے اور وہ سُنے تو رضوان وارو غہ بہشت اس کے پاس آکر اس کو جنت کا شربت پلاتا ہے قبل اس کے کہ اس کی رُوح قبض ہو پھر جب ملک الموت اس کی رُوح قبض کرتا ہے تو وہ سیر و سیراب ہوتا ہے جب قبر میں پہنچتا ہے تب بھی سیر و سیراب ہوتا ہے۔ جب دوبارہ زندہ کرکے اُٹھایا جائے گا تب بھی سیر و سیراب ہوگا اور جب جنت میں پہنچایا جائے گا تب بھی سیر و سیراب ہوگا۔ جامع الاخبار میں بہ روایت محمد ابن علی جناب رسولؐ خدا سے منقول ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قرآن مجید اور ہر چیز سے افضل ہے۔ پس جس نے قرآن مجید کی عزت کی اس نے خود خدائے تعالےٰ کی عزت کی اور جس نے قرآن مجید کی توقیر نہ کی اس نے خدائے تعالےٰ کے حق کا استخفاف کیا اور قرآن مجید کی حرمت اتنی ہی ہے جتنی بیٹے کے مقابل باپ کی۔ اور جو قرآن مجید کے علوم جاننے والے ہیں ان کو رحمتِ خدا ہر طرف سے احاطہ کئے ہوئے ہے اور نورِ خُدا سے وہ ملبس ہیں۔ خدائے تعالےٰ ان سے فرماتا ہے۔ کہ اَے قرآن مجید کا علم رکھنے والو! تم خدائے تعالےٰ کی کتاب کی عزت کرکے خدائے تعالےٰ کی محبّت کا ثبوت دو کہ خدائے تعالےٰ بھی تم سے محبّت رکھے اور تم کو اپنے بندوں کی نظر میں محبوب بنادے۔ یہ بھی فرمایا کہ قرآن مجید کے سُننے والوں سے تو خدائے تعالےٰ دُنیا کی بلائیں دفع کرتا رہتا ہے اور پڑھنے والوں سے آخرت کی۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ کتاب خدا کی ایک آیت کے سُننے والے کا ثواب سونے کا ایک ٹیلہ خیرات کردینے سے زیادہ ثواب ہے۔ اور کتابِ خدا کی ایک آیت کا پڑھنے والا عرش خدا کے نیچے سے لیکر تحت الثریٰ تک جتنی چیزیں ہیں اُن سب سے افضل ہے۔ اور کتابِ خدا میں ایک سورۃ ایسی ہے جس کا نام العزیز (عزت والی) ہے وہ اپنے پڑھنے والے کو خدا کے حضور میں الشریف

Marfat.com

(صاحب شرف و بزرگی) کہہ کر پکارے گی۔ اور قیامت کے دن اس سورۃ کے پڑھنے والے کو اتنے لوگوں کی شفاعت کا اختیار دیا جائے گا۔ جتنے ربیعہ و مضر کے قبیلوں میں آدمی تھے۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ سورۃ سورۂ یٰسین ہے۔ ربیع السابع میں روایت ہے۔ کہ جو شخص شب جمعہ کو سورۂ یٰسین پڑھ لے صبح جمعہ کو کوئی گناہ اس کے ذمہ باقی نہیں رہتا۔ الخصال میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآبؐ کے دس نام زیادہ مشہور ہیں۔ ازآں جملہ پانچ قرآن مجید میں ہیں اور پانچ قرآن مجید میں نہیں۔ پس وہ پانچ نام جو قرآن مجید میں ہیں یہ ہیں۔ محمدؐ۔ احمدؐ۔ عبداللہ۔ یٰسینؐ اور نٓ۔ معانی الاخبار میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ یٰسین جناب رسالتمآب کے اسماء مبارک میں سے ایک نام ہے اور معنی اس کے ہیں اے وحی کے سُننے والے ؛

جامع الاخبار میں جناب رسالتمآبؐ کی وصیتوں میں سے جو جناب امیرؑ کو فرمائی تھیں یہ بھی ہیں کہ اے علیؑ سورۂ یٰسین کو پڑھا کرو۔ کیونکہ اس سورۃ میں دس برکتیں خاص ہیں۔ اور وہ یہ ہیں :۔(۱) جو بھوکا اس کو پڑھے گا سیر ہو جائے گا۔ (۲) جو پیاسا اس کو پڑھے گا سیراب ہوگا۔ (۳) جو عریان بدن اس کو پڑھے گا اسے لباس میسّر ہو جائے گا۔ (۴) جو کوارا یا کواری رانڈ یا رنڈوا اس کو پڑھے گا اس کی شادی ہو جائے گی (۵) جو خائف اسے پڑھے گا جس چیز سے ڈرتا ہوگا بے خوف ہو جائے گا۔ (۶) جو مریض اس کو پڑھے گا تندرست ہو جائیگا۔ (۷) جو قیدی اس کو پڑھے گا مخلصی پائیگا (۸) جو مسافر اس کو پڑھے گا۔ اس کو ایسی مدد ملے گی کہ اس کا سفر جلد ختم ہو جائے گا۔ (۹) جس میت کے پاس اس کو پڑھا جائیگا اس کے حساب میں عذاب میں اور گناہوں میں تخفیف کی جائے گی۔ (۱۰) اور جس شخص کی کوئی چیز کھوئی گئی ہو، یا راستہ بھول گیا ہو تو اور وہ اسے پڑھے تو اس کو چیز یا راستہ مل جائے گا ؛

تنبیہ۔ اس حدیث میں جو خواص لکھے گئے وہ خواہ مخواہ میسّر نہیں ہونگے بلکہ جب ضرورت مند کسی خاص ضرورت سے پڑھیگا تب بحکم خدا وہ بات پوری ہو جائے گی۔ مثلاً شادی کا ضرورت مند اس نیت سے سورۂ یٰسین پڑھے تو اس کی شادی ہو جائے گی ؛

خواص القرآن میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سُورۃ کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لے یا بازو پر باندھ لے تو ہر قسم کے امراض اور ہر طرح کی تکالیف اور آفات سے بچانے کے لئے یہ حرز کا کام دیگی ؛

نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو گلاب زعفران سے سات مرتبہ لکھے اور متواتر سات دن ان نوشتوں میں سے ایک ایک کو دھو دھو کر پیتا رہے تو یہ جو کچھ سُنیگا اُس کو یاد رہیگا اور جس سے مناظرہ کریگا غالب رہیگا۔ اور لوگوں کی نظر میں بہت عظمت پائے گا۔ اور جو شخص اس کو لکھ کر اپنے جسم پر باندھ لے وہ جن و انس کی نظر اور حسد سے اور جتنے کاٹنے والے حشرات

Marfat.com

الارض ہیں۔ ان سے نیز ہر قسم کے درد اور مرض اور غرض سے بحکم خدا محفوظ رہیگا۔ اور اگر اس عورت کو پلایا جائے جو اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہو تو بحکم خدا اس کے دودھ میں برکت ہوگی اور قوت پرورش بڑھ جائے گی۔

عین الحیات میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جس شخص کے بدن پر برص اور سفید داغ پیدا ہو جائیں اسے لازم ہے کہ سورۂ یٰسین کو شہد سے لکھ کر پیا کرے بحکم خدا صحت پائے گا۔

فضائل و خواص سورۃ الصّٰفّٰت (پارہ نمبر ۲۳)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الصّٰفّٰت کو پڑھے گا اس کو اجر میں اتنی نیکیاں عطا کی جائیں گی جن کی مجموعی تعداد شیطانوں اور جنوں کی تعداد سے دس گنی ہوں گی اور تمام بہکانے والے شیاطین اوس سے دور رہیں گے۔ شرک سے وہ بری رہیگا اور اس کے محافظ فرشتے قیامت کے دن اس کے بارے میں یہ گواہی دیں گے کہ یہ شخص تمام رسولوں پر ایمان رکھتا تھا۔

نیز بہ روایت حسین ابن ابی العلا جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے جمعہ سورۂ الصّٰفّٰت پڑھ لیا کرے وہ ہر آفت سے محفوظ رہیگا اور ہر بلا زندگانی دنیا میں اس سے دور رہے گی۔ اور رزق اُس کا بہت ہی وسعت حاصل کرے گا۔ اور اس کی ذات۔ مال اور اولاد میں شیطان لعین کے ہاتھوں یا کسی ظالم کے ہاتھوں کوئی نقصان نہ پہنچنے پائیگا۔ اور اگر اس رات یا دن میں مر گیا تو خدائے تعالےٰ اس کو شہید مبعوث فرمائے گا۔ اور شہادت ہی کی موت اس کو نصیب ہوگی۔ اور جنت کے اعلےٰ درجہ میں اس کو شہیدوں ہی کے ساتھ داخل فرمائے گا۔ کافی میں بسند معتبر بہ روایت سلیمان جعفری منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کو دیکھا کہ حضرت نے اپنے بیٹے قاسم سے فرمایا کہ بیٹا اٹھو اور اپنے بھائی کے سرہانے بیٹھ کر والصّٰفّٰت صفّاً پوری پوری پڑھ دو۔ انھوں نے تعمیل حکم کی مگر جیسے ہی اس آیت پر پہنچے فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ط (اب اُن سے پوچھو کہ از روئے پیدایش یہ خود زیادہ مضبوط ہیں یا وہ جن کو ہم نے پیدا کیا؟) اس نوجوان کا انتقال ہو گیا۔ پس جیسے ہی میت پر کپڑا ڈھانک کر باہر نکلے یعقوب ابن جعفر نے اُن حضرت سے عرض کی کہ ہم کو تو اکثر یہی معلوم تھا کہ مرنے والوں کے قریب ان کی جان کنی کی آسانی کے لئے سورۂ یٰسین پڑھا کرتے ہیں۔ لیکن آج آپ نے سورۂ الصّٰفّٰت کے پڑھنے کا حکم دیا۔ ارشاد فرمایا کہ میرے پیارے بیٹے جو شخص موت کے کرب میں گرفتار ہو اور سورۂ الصّٰفّٰت اس کے سرہانے پڑھی جائے تو خدائے تعالےٰ بہت جلد اس کے کرب کو راحت سے بدل دیتا ہے۔

مصباح کفعمی میں بھی جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے وہ روایت منقول ہے جو اس سورۃ کے جمعہ کے دن پڑھنے کے متعلق ہے۔

خواص القرآن میں جناب رسالت مآبؐ اور جناب امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جو سورۃ الصّٰفّٰت

Marfat.com

کو شیشہ کے تنگ مُنہ کے برتن میں لکھے اور اس کو پھر کسی صندوق میں لکھ کر مکان میں رکھ دے۔ تو جنوں کے گروہ کے گروہ اس مکان میں اس صندوق کے پاس دوڑے دوڑے آئیں گے بلکہ آتے جاتے رہیں گے اور خود اس لکھنے والے یا اس مکان کے رہنے والوں میں سے کسی کو کسی طرح کا نقصان نہ پہنچائیں گے۔ بلکہ جس کو کوئی نقصان کسی جن وغیرہ سے پہنچا ہو اس کو یہ سورۃ لکھ کر پانی سے دھو کر اس پانی سے نہلائیں تو اسے بحکم خدا آرام ہو جائیگا :۔

عین الحیات میں بسند معتبر جناب امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ جس شخص کو سانپ یا بچھو کے کاٹنے کا اندیشہ ہو تو وہ یہ تین ۳ آیتیں پڑھ لیا کرے بحکم خدا محفوظ رہیگا۔ سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ تفسیر صافی اور کتاب کافی میں جناب امیر المومنینؑ سے منقول ہے۔ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اس کا حصّہ بھرپور ملے تو وہ جس مجلس میں بھی بیٹھا ہو اس سے اوٹھنے کے وقت سورۃ الصّٰفّٰت کی آخری آیتیں پڑھ لیا کرے۔ قرب الاسناد میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اس کا حصّہ اسے بھرپور ملے تو اسے لازم ہے کہ ہر نماز کے بعد سورۂ والصّٰفّٰت کی آخری تینوں آیتیں پڑھ لیا کرے اور بروایت دیلمی تین تین مرتبہ پڑھ لیا کرے :۔

فضائل و خواص سورۂ ص (پارہ نمبر ۲۳)

تفسیر مجمع البیان میں بروایت ابی ابن کعب جناب رسالت مآبؐ سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ ص پڑھے گا اسے خدائے تعالےٰ اُن تمام پہاڑوں کے برابر جن کو داؤدؑ کے لئے مسخر کردیا تھا نیکیاں عطا فرمائیگا۔ اور اس بات سے اُسے محفوظ رکھے گا۔ کہ وہ کسی صغیرہ یا کبیرہ گناہ پر اصرار کرے۔ تفسیر عیاشی میں بسند معتبر جناب امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے وہ حضرت ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر شب جمعہ سورۂ ص کو پڑھتا رہیگا۔ خدائے تعالےٰ دُنیا اور آخرت کی اتنی خیر و خوبی اسے عطا فرمائے گا کہ سوائے نبی مرسل اور ملک مقرب کے اور کسی کو عطا نہ کریگا اور خود اسے بھی داخل جنت کرے گا۔ اور اس کے اہلبیتؑ میں سے ہر اس شخص کو جس کو وہ دوست رکھتا ہو حتّٰی آنکہ اس خادم کو بھی جو اس کی خدمت کرتا ہو گو وہ اس کے عیال کی حد میں داخل نہ ہو۔ اور نہ اُن لوگوں کی حد میں داخل ہو جن کے بارے میں اس کی شفاعت مقبول ہوگی :۔

تفسیر صافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ ص خدائے تعالےٰ کے اسمائے گرامی میں سے ایک اسم ہے :۔

معانی الاخبار میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ ص عرش الٰہی کے نیچے ایک چشمہ ہے۔ جس میں جب جناب رسول خدا نے معراج پائی تھی وضو کیا تھا اور جبرئیل امینؑ روزمرہ اس میں

Marfat.com

داخل ہو کر غوطہ لگاتے ہیں اور جب اس میں سے نکلتے ہیں اور پرو بازو کو تکان دیتے ہیں اور اس سے جو قطرے ٹپکتے ہیں ہر ہر قطرے سے خدائے تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ جو قیامت تک اس کی تسبیح اور تقدیس اور تکبیر و تحمید کرتا رہیگا۔

خواص القرآن میں جناب رسالت مآب سے منقول ہے کہ جو شخص سورہ ص کو لکھ کر کسی حاکم یا والیٔ ملک کے بیٹھنے کے مقام کے نیچے رکھ دے تو وہ حکومت یا ریاست تین۳ دن سے زیادہ اس کے ہاتھ میں نہ رہیگی۔ لوگوں پر اس کے ایسے عیوب ظاہر ہوں گے کہ سب اس سے نفرت کرکے الگ ہو جائیں گے۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے یوں منقول ہے کہ اس سورۃ کو شیشے کے برتن میں لکھے اور اسے کپڑے میں لپیٹ کر کسی حاکم یا کوتوال کی کچہری میں رکھ دے تو تین۳ دن سے زیادہ وہ اپنے عہدہ پر قائم نہ رہیگا۔ لوگوں پر اس کے عیب ظاہر ہو جائیں گے اور اس کی قدر ان کی نظروں میں گھٹ جائے گی۔ اور وہ عہدہ پھر اس کو میسر نہ آئے گا۔ اور وہ اپنی باقی زندگی نہایت تکلیف اور کرب میں لبسر کریگا۔

فضائل و خواص سورۃ الزمر (پارہ نمبر ۲۳)

تفسیر مجمع البیان میں بہ روایت ابی ابن کعب جناب رسالت مآبؐ سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الزمر پڑھتا رہیگا اللہ تعالیٰ اس کی اُمید منقطع نہیں فرمائے گا۔ اور اس کو ان ڈرنے والوں کا سا ثواب دیگا۔ جو حقیقتاً خدائے تعالیٰ سے ڈرتے رہے ہوں۔ نیز اسی تفسیر میں اور تفسیر برہان میں بسند علامہ ابن بابویہ القمی علیہ الرحمہ بہ روایت ہارون ابن خارجہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ الزمر کی تلاوت چپکے چپکے زبان سے کر لیا کرے (کہ دوسرا نہ سُنے) اسے خدائے تعالیٰ دُنیا و آخرت کی بزرگی عطا کرے گا اور گو اُس کے پاس نہ مال زیادہ ہو نہ کنبہ تاہم اُسے ایسی عزت عطا فرمائے گا۔ کہ جو شخص اُسے دیکھے گا اس پر اس کا رُعب چھا جائیگا۔ اس کے جسم کو آتش جہنم پر حرام کردے گا اور جنت میں اس کے لئے ہزار شہر بنا فرمائیگا۔ کہ ہر ہر شہر میں دو دو ہزار محل ہوں گے اور ہر ہر محل میں سَو سَو حُوریں۔ اور باوجود ان سب چیزوں کے سورۃ الرحمٰن میں جو چیزیں فرمائی ہیں یعنے عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ۔ عَیْنٰنِ نَضّٰاخَتٰنِ۔ جَنَّتٰنِ مُدْهَآمَّتٰنِ۔ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ۔ ذَوَاتَا اَفْنَانٍ۔ مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ زَوْجٰنِ۔ یہ سب چیزیں اسکو عطا فرمائیگا۔

خواص القرآن میں جناب رسولِ خداؐ اور جناب امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھ لیگا یا اپنے بستر میں رکھ لیگا تو اس پر خدا کی طرف سے یہ مہربانی ہوگی کہ جو شخص بھی اس کے پاس آئیگا یا اس کے پاس سے جائیگا ہر جگہ اور ہر موقعہ پر اس کی تعریف ہی تعریف کرے گا۔ اور اس سے بہت محبت رکھیگا۔ اور جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے۔ کہ

Marfat.com

اس کی غیبت کوئی شخص کہیں بھی نہ کرے گا۔

فضائل و خواص سورۃ المومن (پارہ نمبر ۲۴)

تفسیر مجمع البیان میں بہ روایت ابی ابن کعب جناب رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ حٰم المومن کو پڑھیگا کسی نبی کسی صدیق اور کسی مومن کی باقی نہ رہے گی کہ اس پر درود نہ بھیجے اور اس کے لئے استغفار نہ کرے۔ نیز آنحضرتؐ سے یہ بھی منقول ہے کہ جس شخص کو یہ پسند ہے کہ وہ جنت کے باغات میں بے روک ٹوک جہاں سے جو کچھ جی چاہے کھائے پئے تو اُسے لازم ہے کہ نماز شب میں وہ سورتیں پڑھا کرے جو حٰم سے شروع ہوتی ہیں۔ نیز بہ روایت ابو بصیر جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ حوامیم (یعنے وہ سورتیں جو حٰم سے شروع ہوتی ہیں) قرآن مجید کا گلدستہ ہیں۔ پس تم ان کو یاد کرکے اور ان کی تلاوت کرکے خدائے تعالےٰ کا شکر اور اس کی حمد بجا لاؤ اور جو بندہ تمام میں حوامیم پڑھیگا اس کے مُنہ سے مشک اذخر اور عنبر اشہب کی خوشبو سے بھی خوشبو نکلے گی۔ اور خدائے تعالےٰ ان سورتوں کے پڑھنے والے پر اس کے پڑوسیوں پر اس کے دوستوں اور آشناساؤں پر اس کے عزیزان قریب اور اس کے سرگرم معاونین پر رحمتِ خاص فرمائیگا۔ اور قیامت کے دن اس کے لئے عرش بھی اور کرسی بھی اور ملائکہ مقربین بھی استغفار کریں گے۔ نیز ابو الصباح جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص سورۂ حٰم المومن کی ہر شب کو تلاوت کر لیا کرے تو خدائے تعالےٰ اس کے اگلے پچھلے کُل گناہ معاف کر دے گا۔ کلمہ تقویٰ اس کے لئے لازم کر دے گا۔ اور اس کی آخرت کو دُنیا سے کہیں بہتر قرار دیگا۔ خواص القرآن میں جناب رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورت کو پڑھتا رہیگا قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اس کو نا اُمید نہ ہونے دیگا۔ بلکہ دُنیا میں جو لوگ خدا سے ڈرتے رہے جو ثواب ان کو عطا کرے گا وہی اس کو بھی عطا فرمائے گا۔ اور جو شخص اس سورت کو لکھ کر کسی باغ کی چار دیواری پر لٹکا دیگا تو وہ باغ خوب ہرا بھرا ہوگا اور خوب پھلے پھولے گا۔ اور اگر اس سورۃ کو لکھ کر گودام یا دوکان میں رکھ دیگا تو اس کی خیر و برکت بہت بڑھے گی اور لین دین بہت کثرت سے ہوگا۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی علاوہ اس روایت کے اتنا اور لکھا ہے۔ کہ اگر یہ سورۃ کسی ایسے شخص کے لئے لکھی جائے جس کو مرض سودا کی شکایت ہو تو خدائے تعالےٰ کے حکم سے وہ شکایت دُور ہو جائے گی۔ اور اگر کسی ایسے شخص کے باندھ دی جائے کہ جس کے پھوڑے پھنسیاں بہت ہوں تو بحکم خدا سب زائل ہو جائیں گی۔ اسی طرح دردِ سر والے کا درد بھی اس کے باندھنے سے جاتا رہیگا۔ اور اگر اس سورۃ کو لکھ کر اور دھو کر اس کے پانی میں آٹا گوندھیں اور اس کی ٹکیہ پکا کر سکھا لیں اور اس کو کُوٹ کر کسی تنگ مُنہ کے برتن میں بند کر کے رکھ چھوڑیں پھر بوقت ضرورت کسی ایسے شخص کو جسے دردِ دل عارض ہو یا غشی اس پر طاری ہو جائے یا جگر اور طحال کی شکایت ہو تو اس کو

Marfat.com

اس میں سے ذرا ذرا سا کھلادیں تو بحکم خدا وہ شکایت دُور ہو جائے گی ؛

فضائل و خواص سورۂ فُصِّلَت یا حٰمٓ السجدہ پارہ نمبر ۲۴

تفسیر مجمع البیان میں بہ روایت اُبیّ ابن کعب جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ حٰمٓ السجدہ کو پڑھا کرے تو اُسے خدائے تعالیٰ اس سورۃ کے ایک ایک حرف کے بدلے دس دس نیکیاں عطا فرمائیگا۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھتا رہیگا قیامت کے دن جہاں جہاں تک اس شخص کی نظر کام دیگی وہیں تک اس کا نُور پھیلا ہوا ہوگا۔ پھر جتنا نُور ہوگا اتنا ہی سرُور ہوگا اور دُنیا میں جبتک زندہ رہیگا اس کی اتنی تعریف ہوگی کہ لوگوں کو رشک آیا کرے گا؛

خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو کسی برتن میں لکھ کر دھولے اور پھر اس پانی میں آٹا گوندھ کر سُکھالے پھر اس کو پیس کر سفوف بنالے اور جس کے قلب میں درد ہو۔ اُسے ذرا سا کھلادے تو بحکم خدا اُسے فوراً آرام ہو جائے گا۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو کسی برتن میں لکھ کر بارش کے پانی سے دھولے پھر اس پانی کو کسی ایسے شخص کی آنکھ میں بطور سُرمہ کے لگائے جس کی آنکھ میں سفیدی آگئی ہو یا دُکھتی ہو تو بحکم خدا سفیدی بھی جاتی رہے گی اور درد بھی جاتا رہیگا اور اس کی آنکھ پھر کبھی دُکھنے نہ آئے گی۔ اور اگر بطور سُرمہ لگانا مشکل ہو تو اسی پانی سے آنکھیں دھوڈالے تو بھی بحکم خدا آرام ہو جائیگا؛

فضائل و خواص سُورۃ الشورٰی (پارہ نمبر ۲۵)

تفسیر مجمع البیان میں بہ روایت اُبیّ ابن کعب جناب رسالتمآبؐ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص سورۃ الشورٰی یا سورۃ حٰمٓ عٓسٓقٓ کو پڑھتا رہیگا اس کا شمار ان لوگوں میں ہو جائے گا جن پر فرشتے درُود بھیجتے ہیں اور جن کے لیئے مغفرت اور رحمت طلب کرتے ہیں۔ نیز بہ روایت سیف ابن عمیرہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو سورۂ حٰمٓ عٓسٓقٓ کی تلاوت کرتا رہیگا خدائے تعالیٰ اسے اس حال میں مبعوث فرمائے گا کہ اس کا چہرہ مثل سُورج یا چودھویں رات کے چاند کے چمکتا ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ خدائے تعالیٰ کے حضور میں جا کر کھڑا ہوگا۔ تو خطاب ہوگا کہ اے میرے بندے تُو نے حٰمٓ عٓسٓقٓ کی قرأت کو جاری رکھا حالانکہ تو یہ نہ جانتا تھا کہ اس کا ثواب کیا ہے۔ اگر تُو یہ جانتا ہوتا کہ یہ سورت کیسی ہے اور اس کا ثواب کیا ہے تو تُو اس کے قرأت سے کبھی بھی باز نہ رہتا۔ لیکن میں اب بھی تجھے اس کا عوض بہت اچھا دُوں گا (پھر حکم ہوگا کہ) ہمارے اس بندہ کو جنت میں پہنچاؤ اور فلاں یاقوت سرخ کا قصر اس کو دے دو۔ اس کے دروازوں اور مختلف درجوں کی یہ حالت ہوگی کہ ظاہر سے باطن اور باطن سے ظاہر سب

Marfat.com

دکھائی دیتا ہوگا۔ اور اس قصر میں حوران عین میں سے دو حوریں مخصوص اس کے لئے ہوں گی اور ایک
ہزار کنیزیں اور ایک ہزار غلمان ان میں سے ہوں گی جن کی صفت خدائے تعالےٰ نے وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ
سے بیان کی ہے ❊
خواص القرآن میں جناب رسولؐ خدا سے منقول ہے جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر بارش کے پانی سے
دھولے اور اس پانی میں سُرمہ پیس لے اور وہ سُرمہ کسی ایسے شخص کے آنکھ میں لگایا جائے جس کی آنکھ
میں سفیدی پڑ گئی ہو تو بحکم خدا سفیدی جاتی رہے گی۔ اور اسی طرح آنکھ کا جو مرض ہو گا وہ بحکم خدا اس
سُرمہ کے لگانے سے جاتا رہے گا۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس
سورۃ کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھ لے لوگوں کے شر سے بیخوف ہو جائے گا۔ اور سفر میں ہو تو اسے دھو کر پی
لے تو اس کا سفر پُر امن ہوگا ❊

فضائل و خواص سُورۃ الزُّخْرُف (پارہ نمبر ۲۵)

تفسیر مجمع البیان میں بہ روایت اُبیّ ابن کعب جناب رسالت مآبؐ سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ
الزخرف پڑھتا رہیگا اس کا شمار قیامت کے دن اُن بندوں میں کیا جائیگا جن سے یہ خطاب ہوگا۔ یٰعِبَادِ
لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَاب (ندا آئے گی کہ) اے
میرے بندو آج نہ تم کو (آئندہ کی بابت) کوئی خوف ہے اور نہ تم (گذشتہ کی بابت) رنجیدہ ہو گے۔ تم بیحساب
جنت میں چلے جاؤ) ❊
نیز بہ روایت ابو بصیر جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الزخرف کی تلاوت
کرتا رہیگا خدائے تعالےٰ اس کو قبر میں عذاب قبر سے اور حشرات الارض سے محفوظ رکھے گا۔ تا آنکہ قیامت
کے دن پیشی کی نوبت پہنچے اور وہ بحکم خدا اُن لوگوں میں ہو جو داخلِ جنت کئے جائیں ❊
خواص القرآن میں جناب رسولؐ خدا سے منقول ہے۔ کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر دھو کر پئے وہ ہر
قسم کے امراض میں ہر قسم کی دوا سے مستغنی ہو جائے گا۔ اور اگر وہ پانی مرگی والے پر چھڑک دیا جائے۔ تو
بحکم خدا مرگی سے افاقہ ہو جائے گا۔ اور شیطان جو اسے ستاتا ہوگا جل جائے گا ❊
کتاب امان الاخطار میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے۔ کہ جو شخص اس سورۃ
کو لکھ کر اپنے بازو پر یا گلے میں باندھ لے گا وہ حکام کی شر سے محفوظ رہے گا اور اگر اس کو لکھ کر پانی سے
دھو کر پئے گا۔ تو جس کا پیٹ بڑھا ہوا ہوگا وہ گھٹ جائے گا۔ اور جسے قبض کا عارضہ ہوگا اُسے
آرام ہو جائے گا ❊

Marfat.com

فضائل وخواص سورۃ الدّخان (پارہ نمبر ۲۵)

تفسیر مجمع البیان میں بہ روایت اُبی ابن کعب جناب رسولِ خدا سے منقول ہے۔ کہ جو شخص سورۂ دُخان ہر شب جمعہ کو پڑھ لیا کرے۔ اس کے کل گناہ معاف کر دئیے جائیں گے۔ اور بہ روایت ابو حریرہ آنحضرت سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ دُخان کسی رات کو بھی پڑھے تو اس کی صبح کو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہوں گے۔ یہ بھی منقول ہے کہ جو شخص شب جمعہ کو یہ سورہ پڑھے گا صبح جمعہ کو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہ رہیگا اور وہ قطعاً بخشا جائے گا۔

ایضاً بہ روایت ابواُمامہ جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ دخان شب جمعہ اور روز جمعہ پڑھے اس کے لئے خدائے تعالےٰ جنت میں ایک خاص مکان بنائیگا۔

ایضاً بہ روایت ابو حمزہ ثمالی جناب امام محمد باقرؑ سے منقول ہے۔ کہ جو شخص اپنی واجب اور سنّتی نمازوں میں سورۂ دخان بعد الحمد پڑھتا رہیگا خدائے تعالےٰ قیامت کے دن اسے اُن لوگوں میں مبعوث فرمائے گا۔ جو امن وامان سے ہوں گے۔ اور اسے اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دے گا۔ اور اس کا حساب بہت ہی آسان کر دے گا۔ اور اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا۔

کافی اور تفسیر صافی میں روایت ہے کہ کسی نے جناب امام محمد باقر علیہ السّلام سے یہ دریافت کیا کہ میں شب قدر کو کیونکر پہچانوں جو ہر سال ہوتی رہتی ہے۔ فرمایا جب سے ماہ مبارک رمضان شروع ہو جائے تم سورۂ دخان ہر رات کو سَو مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ جب تیئیسویں ۲۳ شب آئیگی تو جس چیز کا تم سوال کر رہے ہو اس وقت سے اس کی تصدیق کرنے لگو گے۔

خواص القرآن میں جناب رسالت مآبؐ سے روایت ہے کہ جو شخص سورۂ دخان کو معمولی طور پر پڑھے تو ایک ایک حرف کے بدلے ایک ایک لاکھ غلام آزاد کرنے کا ثواب اس کو ملیگا۔ اور جو شب جمعہ کو اس کو پڑھے خدائے تعالےٰ اس کے کل گناہ معاف فرما دے گا۔ اور جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھ لے وہ شیاطین کی کل چالوں سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور جو شخص اسے اپنے سر کے نیچے رکھیگا تو خواب میں بہت کچھ خوبیاں دیکھیگا۔ اور رات بھر ہر طرح سے محفوظ رہیگا اور اگر دھو کر اس کا پانی آدھاسیسی والے کو پلائیگا۔ تو فوراً اس کو آرام ہو جائے گا۔ اور جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنی دوکان یا گودام میں رکھے گا تو اس کو نفع کثیر ہوگا اور مال اس کا جلد جلد بڑھے گا۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنے بازو یا گلے میں باندھ لے گا وہ بادشاہوں کے شر سے محفوظ رہیگا۔ اور جس سے ملاقات کریگا اسی پر اس کی ہیبت چھا جائے گی۔ اور لوگوں کے دلوں میں اس کی بہت محبّت ہوگی۔ اور اگر اس نے پانی سے دھو کر وہ پانی کسی ایسے شخص کو پلایا جائے جسے دست بکثرت آرہے ہوں تو اس کو آرام ہو جائیگا۔

Marfat.com

فضائل و خواص سورۃ الجاثیہ (پارہ نمبر ۲۵)

تفسیر مجمع البیان میں بہ روایت اُبیؔ ابن کعب جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھتا رہیگا۔ قیامت کے دن خدائے تعالےٰ اس وقت جبکہ وہ شخص اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوگا اسے خائف و مرعوب نہ ہونے دے گا۔ اور اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ نیز بہ روایت ابوبصیر جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الجاثیہ کی تلاوت کرتا رہیگا اس کو یہ عوض ملیگا کہ وہ آتشِ جہنم کو ہرگز نہ دیکھے گا اور نہ اس کی زفیر و شہیق سُنیگا۔ بلکہ اس کا شمار جناب رسولِ خدا کے رفقاء میں کیا جائیگا۔

خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا سے روایت ہے کہ جو شخص سورۃ الجاثیہ کو لکھ کر اپنے گلے یا بازو پر باندھ لے وہ ہر ظالم و جابر کے شر سے اور ہر بادشاہ سطوت سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور جو شخص اس کو دیکھے گا خدا کے فضل و کرم سے اس کی نظر میں محبوب بھی ہوگا معزز بھی ہوگا اور باہیبت بھی۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الجاثیہ کو لکھ کر اپنے بدن پر باندھ لیگا۔ وہ ہر چغلخور کے شر سے محفوظ رہیگا اور کوئی اس کی غیبت کرنے پر قادر ہی نہ ہوگا۔ اور اگر بچہ کے پیدا ہوتے ہی اس کے گلے میں ڈال دی جائے تو وہ بحکم خدا ہر بات سے محفوظ اور مطمئن رہیگا۔ ایضاً امان الاخطار میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص سورۃ الجاثیہ کو لکھ کر اپنے گلے میں یا بازو پر باندھ لے گا وہ سوتے میں بھی اور جاگتے میں بھی ہر تکلیف پہنچانے والی چیز سے محفوظ رہیگا اور تکیہ کے نیچے رکھ کر سوئیگا تو جنات کے شر سے مامون رہیگا۔

فضائل و خواص سورۃ الاحقاف (پارہ نمبر ۲۶)

تفسیر مجمع البیان میں بروایت اُبیؔ ابن کعب جناب رسالتمآبؐ سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھیگا اسکے نامہ اعمال میں (بموجب ایک روایت کے تو) جتنے آدمی روئے زمین پر چلے پھرے ہونگے انکی مجموعی تعداد سے دس گنی نیکیاں لکھی جائینگی اور دس گنی بدیاں مٹادیجائینگی اور دس ہی گنے درجے بلند کئے جائینگے۔ اور دوسری روایت کے بموجب روئے زمین پر جسقدر ریت ہے اسکے ذرّوں کی مجموعی تعداد سے دس گنی نیکیاں لکھی جائینگی۔ دس گنی بدیاں مٹادیجائینگی اور دس گنے درجے بلند کئے جائینگے اور بروایت عبداللہ ابن ابی یعفور جناب امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جو شخص اس سورہ کو ہر شب جمعہ یا روز جمعہ پڑھتا رہے تو دنیا میں تو اسکو کوئی بات خوف کی پیش نہ آئیگی۔ اور خوف قیامت سے خدائے تعالےٰ اس کو مامون و مطمئن فرمادیگا۔

خواص القرآن میں جناب رسولؐ خدا سے روایت ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر کسی بچہ کے گلے میں باندھ دے یا دھو کر اس کا پانی بچہ کو پلا دے تو اس بچہ کا جسم قوی ہوگا اور صحیح و سالم رہیگا اور بچوں کو جو تکالیف عارض ہوتی ہیں بحکمِ خدا ان سب سے محفوظ رہیگا۔

نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو کاغذ پر لکھ کر آبِ زمزم سے

Marfat.com

دھوکر پی لے۔ لوگوں کے دلوں میں اس کی بہت زیادہ محبّت ہو جائے گی۔ اسکی بات کو سب سُنیں گے اور مانیں گے اور خود وہ جو خبر سُنے گا اُسے یاد رہیگی۔ اور اس کے کل قوائے ذہنی کی اصلاح ہو جائے گی۔ اور اگر معمولی پانی سے دھو کر مریض کو اس پانی سے نہلا دیں تو بحکم خدا اس کو صحت ہو جائے گی ؛

فضائل و خواص سُورۃ مُحَمَّد (پارہ نمبر ۲۶)

تفسیر مجمع البیان میں بروایت اُبیّ ابن کعب جناب رسولخدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ محمّد کی تلاوت کریگا۔ خدا کے ذمّہ واجب ہے کہ اس کو جنّت کی نہروں سے سیراب فرمائے ؛

ایضًا بروایت ابو بصیر جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جو شخص اس سورۃ کی تلاوت کریگا وہ کبھی گناہ کا مرتکب نہ ہوگا اور دین کے بارے میں اس کے دل میں کبھی کوئی شک راہ نہ پائے گا۔ اور خدائے تعالےٰ اس کو کبھی فقر و فاقہ میں اور بادشاہ وقت کے خوف میں مبتلا نہ کرے گا۔ اور وہ کفر و شرک سے مرتے دم تک محفوظ رہیگا۔ اور جب اس کا انتقال ہو جائے گا۔ تو خدائے تعالےٰ ایک ہزار فرشتے اس کی قبر پر معین فرما دے گا۔ جو برابر دُرود بھیجتے رہیں گے اور ان کو درُود کا سب ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائیگا اور جب یہ قبر سے نکلیگا۔ تو وہ فرشتے برابر اس کے ساتھ ساتھ رہیں گے تاآنکہ اس کو خدائے تعالےٰ کے حضور میں مقامِ امن تک پہنچا دیں۔ اور یہ خود خدائے تعالےٰ کی اور جناب رسولخدا کی امان میں رہیگا۔ انہیں حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص ہمارا حال اور ہمارے دشمنوں کا حال معلوم کرنا چاہیے تو اسکو لازم ہے کہ سورۂ محمّد کی تلاوت کرے کہ اس میں ایک آیت ہمارے حال کی دیکھے گا تو ایک آیت اُن کے حال کی پائیگا ؛

خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ محمّد کو پڑھتا رہے تو جس وقت وہ اپنی قبر سے نکلیگا تو جدھر بھی رُخ کریگا۔ جناب رسالت مآبؐ کا رُخ اسی طرف یعنی اپنی طرف پائیگا۔ اور جو شخص اس سورت کو لکھ کر اپنے گلے میں یا بازو پر باندھ لے گا وہ اس کی برکت سے سوتے یا جاگتے میں ہر بلا اور ہر بیماری سے محفوظ رہیگا اور جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے جو روایت منقول ہے اس میں اتنا اور زیادہ ہے کہ اگر اس کو اپنے سر پر رکھے تو جنات کے شر سے اور ہر آنے والی مصیبت سے بحکم خدا محفوظ رہیگا ؛

فضائل و خواص سُورۃ الفتح (پارہ نمبر ۲۶)

تفسیر مجمع البیان میں بروایت اُبیّ ابن کعب جناب رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورہ الفتح کو پڑھیگا اسے اتنا ثواب ملیگا گویا وہ خود جناب رسولخدا کے ساتھ فتح مکّہ میں تھا اور بروایت عبداللہ ابن بکیر جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم سورۂ اِنّا فتحنا کی تلاوت کر کے اپنے مالوں کو اپنی عورتوں کو اور اپنے لونڈی غلاموں کو تلف ہونے سے محفوظ رکھو۔ کیونکہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھنے کی مداومت

Marfat.com

کرے گا قیامت کے دن ایک منادی اس کو اس طرح سے پکارے گا کہ تمام مخلوقِ خدا سُنتی ہوگی۔ کہ تو میرے مخلص بندوں میں سے ہے (پھر حکم ہوگا کہ) اس کو میری صلاحیت رکھنے والے بندوں میں محسوب کرو پھر اس کو نعمتوں والی جنتوں میں آباد کرو۔ اور اس کو خاص مُہر لگی ہوئی شراب جس میں کافور کی ملونی ہے پلادو۔ اسی تفسیر میں یہ روایت بھی ہے کہ جناب رسولِ خدا اس سورۃ کی ابتدائی آیتوں کی نسبت یہ فرمایا کرتے تھے کہ دُنیا و مافیہا کے مقابلہ میں مجھے اس سورۃ کی ابتدائی آیتیں زیادہ پسند ہیں +

خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ اس سورۃ کے پڑھنے والے کو اس شخص کا ساثواب ملیگا جس نے غزوۂ حدیبیہ کے موقعہ پر خاص درخت کے نیچے جناب رسولِ خدا کی بَیعت کی اور پھر اپنی بَیعت کو پُورا بھی کیا۔ اور اس شخص کا ساثواب ملیگا جو فتح مکّہ کے دن آنحضرتؐ کے ساتھ رہا اور جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنے تکیہ میں رکھ لیگا وہ چوروں کے شر سے محفوظ رہیگا۔ اور جو شخص اس سورۃ کو کسی کاغذ پر لکھ کر آبِ زمزم سے دھو کر پی لیگا لوگ اس کی بات کو توجّہ سے سُنیں گے اور مانیں گے۔ اور اس کے سامنے جو واقعہ گذرے گا اور وہ جو بات سُنے گا وہ اس کے حافظہ میں محفوظ رہے گی۔ نیز جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر لڑائی اور جھگڑے کے وقت اس کو اپنے پاس رکھے وہ اس کے نقصان سے محفوظ رہے گا۔ اور اس کے لئے ہر طرح کی خیر و خوبی کا دروازہ کھُل جائیگا۔ اور جو شخص اس سورۃ کو دھو کر اس کا پانی زلزلہ کے نقصان سے بچنے کے لئے یا کسی اور نقصان دِہ چیز سے محفوظ رہنے کے لئے پی لیگا۔ تو بحکمِ خدا ان سب باتوں سے محفوظ رہیگا اور جو شخص سمندر میں سوار ہونے کے وقت اس کو پڑھ لیگا وہ بحکمِ خدا غرق ہونے سے مامون رہے گا +

فضائل و خواص سُورۃ الحُجرات (پارہ نمبر ۲۶)

تفسیر مجمع البیان میں بہ روایت اُبَیّ ابن کعب جناب رسُولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کی تلاوت کرے گا اس کو اِن تمام لوگوں کی مجموعی تعداد سے جنہوں نے خدائے تعالےٰ کی طاعت یا معصیت کی ہوگی دس گُنی نیکیاں دی جائیں گی۔ اور بہ روایت حسین ابن ابی العُلا جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الحُجرات کو ہر شب یا ہر روز پڑھتا رہے وہ جناب رسالتمآبؐ کے خاص وزیروں میں محسوب ہوگا۔

خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا سے روایت ہے کہ جو شخص اس سورت کو لکھ کر اپنے گلے میں یا بازو پر باندھ لے تو وہ جس لڑائی یا جھگڑے میں شامل ہوگا اس کے نقصان سے محفوظ رہیگا اور خدائے تعالےٰ ہر خیر و خوبی کا دروازہ اس کے ہاتھوں پر کھول دے گا۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنے جسم پر باندھ لے وہ اپنے ہمزاد کے شر سے اور جن جن چیزوں سے ڈرتا ہو ان سب کے شر سے محفوظ رہیگا۔ اور اگر اس سورۃ کو لکھ کر اور پانی سے دھو کر کسی عورت کو پلادیں تو اس کا دُودھ جاری ہو جائیگا۔ اور اگر وہ حاملہ ہو تو

Marfat.com

اس کا بچّہ بحکم خدا محفوظ رہیگا۔ اور خود اس کی ذات کو کوئی ضرر نہ پہنچے گا ۔

فضائل وخواص سُورۂ "ق" (پارہ نمبر ۲۶)

تفسیر مجمع البیان میں بہ روایت اُبیّ ابن کعب جناب رسولخدا سے منقول ہے کہ جو شخص سُورۂ ق کو پڑھتا رہیگا۔ خدائے تعالےٰ سکرات موت کو اس پر آسان فرمادیگا۔ اور بروایت ابو حمزہ ثمالی جناب امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ جو شخص اپنی واجب اور نافلہ نمازوں میں بعد حمد سورۂ ق کی قرأت زیادہ کیا کرے اس کے رزق میں خدا تعالےٰ بہت وسعت فرمائے گا۔ اور اس کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیگا اور اس کا حساب بہت آسان فرمائیگا ۔

خواص القرآن میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ ق کو لکھ کر مرگی والے کے گلے میں باندھ دے بحکم خدا اس کو افاقہ ہوگا اور اگر اس سورۃ کو لکھ کر دھو کر ایسی عورت کو پلادے جس کا دودھ کم ہو تو بحکم خدا اس کا دودھ زیادہ ہو جاوے گا ۔

مصباح کفعمی میں ہے کہ جو شخص سورۂ ق کو کسی کاغذ پر لکھ کر بارش کے پانی سے دھوئے اور ایسے شخص کو جو ڈرپوک یا مجنون یا فریفتہ ہو پلادے تو بحکم خدا ان کو راحت پہنچے گی اور جو تکلیف دینے والی چیز ہے زائل ہو جائے گی۔ اور اگر اس پانی سے اس چھوٹے بچہ کا منہ دُھلایا جائے جس کے دانت نکلتے ہوں تو اس کے دانت بآسانی نکلیں گے ۔

تنبیہہ۔ یہاں منہ دُھلانے سے یہ مقصد نہیں کہ اُوپر سے چہرہ دھویا جائے بلکہ مسوڑھوں کو پانی لگایا جائے ۔

فضائل وخواص سُورۂ الذاریات (پارہ نمبر ۲۶)

تفسیر مجمع البیان میں بہ روایت اُبیّ ابن کعب جناب رسالت مآبؐ سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الذٰریٰت کی تلاوت کرے گا۔ اس کو جتنی ہوائیں دُنیا میں چل چکی ہیں ان سب کی مجموعی تعداد سے دس گنی زیادہ نیکیاں عطا کی جائیں گی ۔

ایضاً بہ روایت داؤد ابن فرقد جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الذٰریٰت کو دن میں یا رات کو پڑھ لیا کرے خدائے تعالےٰ اس کی معیشت کی اصلاح فرمائیگا۔ اور اس کا رزق بکثرت عطا فرمائیگا۔ اور اس کی قبر میں ایک ایسا چراغ روشن کردیگا جو قیامت تک برابر روشن رہیگا ۔

خواص القرآن میں جناب رسول خدا اور جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الذٰریٰت کو کسی برتن میں لکھ کر پانی سے دھو کر کسی ایسے مریض کو پلادے جس کے سینہ میں یا پہلو میں یا پیٹ میں درد ہو تو بحکم خدا اُس کو آرام ہو جائے گا۔ اور اگر ایسی عورت کو پلادے جس کے بچہ پیدا ہونے میں دقت

Marfat.com

ہوتی ہو تو بحکم خدا اس کے لئے ولادت کا مرحلہ آسان ہو جائے گا۔

فضائل و خواص سورۃ الطور (پارہ نمبر ۲۷)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الطور کی تلاوت کرے گا خدائے تعالیٰ نے اپنے ذمہ واجب فرمالیا ہے کہ اس کو اپنے عذاب سے امان دیگا۔ اور اپنی جنتوں میں نعمات عطا فرمائے گا۔ اور بہ روایت محمد ابن ہشام جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے اور بہ روایت محمد ابن مسلم جناب امام محمد باقر اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الطور کو پڑھتا رہیگا خدائے تعالیٰ دُنیا اور آخرت کی خوبیاں اس کے لئے جمع فرما دے گا۔

خواص القرآن میں جناب رسولخدا سے روایت ہے کہ جو قیدی اس سورت کو پڑھے گا خواہ کیسا ہی گنہگار کیوں نہ ہو بہ آسانی رہائی پائے گا۔ اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مسافر اس سورۃ کو پڑھتا رہیگا وہ اپنے سفر میں ہر بلا سے محفوظ رہیگا۔ اور اگر اس سورۃ کو لکھ کر پانی سے دھو کر اس کا پانی بچھو کے کاٹنے کی جگہ لگا دیا جائے تو بحکم خدا آرام ہو جائے گا۔

فضائل و خواص سورۃ النجم (پارہ نمبر ۲۷)

تفسیر مجمع البیان میں بہ روایت ابی ابن کعب جناب رسالت مآبؐ سے منقول ہے۔ کہ جو شخص سورۃ النجم کو پڑھتا رہیگا اس کو ان تمام لوگوں کی مجموعی تعداد سے جنہوں نے جناب محمد مصطفٰےؐ کی تصدیق یا تکذیب کی ہوگی دس گنی نیکیاں عطا کی جائیں گی۔ اور بہ روایت یزید ابن خلیفہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ النجم کی تلاوت ہر روز یا ہر شب کرتا رہے تو وہ عام طور پر لوگوں میں محبوب بھی ہوگا اور لوگ اس کی تعریف بھی بہت کرینگے اور اس کے سب گناہ بخش دئے جائیں گے۔

خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ النجم کو چیتے کی کھال پر لکھ کر اپنے جسم پر باندھ لے تو اس کا قلب قوی ہو جائے گا۔ اور جب بادشاہ کے پاس جائیگا وہ اس کا احترام کرے گا۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو چیتے کی کھال پر لکھ کر اپنے جسم پر باندھ لیگا کسی شیطان کا اس پر قابو نہ چل سکے گا اور جس شخص سے جھگڑا کرے گا اسی کو مغلوب کر دیگا اور بحکم خدا اس کو خاص قوت اور قدرت حاصل ہو جائے گی۔

مصباح کفعمی میں ہے کہ جو بچہ زیادہ روتا ہو ذیل کی آیتیں لکھ کر اس کے گلے میں باندھ دی جائیں تو بحکم خدا اس کا رونا موقوف ہو جائیگا۔ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۙ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۙ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝

Marfat.com

فضائل و خواص سورۃ القمر (پارہ نمبر ۲۷)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورہ القمر کو ایک دن بیچ پڑھتا ہے وہ قیامت کے دن ایسی حالت میں مبعوث کیا جائیگا۔ کہ اُس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اور اگر ہر شب کو پڑھتا رہیگا تو اور بھی افضل ہوگا۔ اور قیامت کے دن اس صورت سے آئیگا کہ اس کا چہرہ تمام مخلوقِ خدا سے زیادہ روشن ہوگا۔ اور بروایت زید ابن خلیفہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ قمر کی تلاوت کرتا رہے گا تو جس وقت وہ اپنی قبر سے نکلیگا اس کو سواری کے لئے خدائے تعالےٰ جنّت کی سانڈنیوں میں سے ایک سانڈنی عطا فرماوے گا۔

خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا و جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو جمعہ کے دن ظہر کے وقت لکھ کر اپنے عمامہ میں رکھ لے یا اپنے بازو پر باندھ لے تو لوگوں کی نظر میں اسکی محبت اور عزت بہت زیادہ ہوگی اور جہاں جس غرض سے جائیگا پوری ہوگی اور سخت سے سخت کام بحکمِ خدا اس کے لئے آسان ہو جائیں گے۔

فضائل و خواص سورۃ الرحمٰن (پارہ نمبر ۲۷)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولِ خدا سے بروایت اُبی ابن کعب منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الرحمٰن کو پڑھے گا خدائے تعالےٰ اس کے ضُعف پر رحم فرمائیگا۔ اور نعمت خدا کے شکرگذاروں میں اس کو محسوب فرمائیگا۔ نیز جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے بروایت اپنے آباؤ اجداد کے خود جناب رسولِ خدا سے منقول ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہر چیز کی ایک دُلہن ہوتی ہے قرآن مجید کی دُلہن سورۂ رحمٰن ہے اور بروایت ابوبصیر جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورۂ رحمٰن کا پڑھنا ترک نہ کر بلکہ اس کو بالالتزام پڑھتے رہو کیونکہ یہی وہ سورۃ ہے جو منافقین کی گھٹ میں نہیں بیٹھتی۔ اور قیامت کے دن نہایت خوبصورت آدمی کی صورت میں بہت عمدہ خوشبو کے ساتھ پروردگارِ عالم کے حضور میں حاضر ہو کر مناسب مقام پر کھڑی ہو جائے گی۔ اور اس وقت اس سے زیادہ کسی کو قرب حاصل نہ ہوگا۔ پروردگارِ عالم اس سے فرمائیگا کہ دُنیا میں کون کون تجھ کو پڑھتا تھا اور کون کون تجھ پر عمل کرتا تھا۔ یہ سورۃ عرض کرے گی کہ فلاں اور فلاں اور فلاں۔ پس جن جن کا یہ سورۃ نام لیگی ان کے چہرے روشن ہو جائیں گے۔ پھر ان سے فرمائیگا کہ تم جس جس کی چاہو سفارش کرو چنانچہ وہ اتنی سفارش کریں گے کہ جس کی کچھ حد و غایت بیان نہیں کی جاسکتی اس کے بعد خدائے تعالےٰ ان سے فرمائیگا اب تم جنّت میں جاؤ اور اس میں جہاں تمہارا جی چاہے سکونت اختیار کرو۔ حماد ابن عثمان بیان کرتے ہیں کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر شخص کو لازم ہے کہ جمعہ کے دن سورۂ رحمٰن کی تلاوت کیا کرے اور جیسے ہی

Marfat.com

یہ آیت پڑھے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۔ تو یہ کہے۔ لَا بِشَیْءٍ مِّنْ اٰلَآئِکَ رَبِّ اُکَذِّبُ ۔

نیز اُنہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ رحمٰن کو رات کے وقت تلاوت کرے اور ہر آیہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ کے بعد مِنْ اٰلَآئِکَ یَا رَبِّ اُکَذِّبُ کہے تو اگر اول شب میں پڑھی ہے تو خدا تعالٰے ایک فرشتہ کو مقرر کریگا کہ صبح تک اس کی حفاظت کرتا رہے اور اسی طرح اگر صبح کے وقت پڑھ لے تو خدائے تعالٰے ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا کہ وہ شام تک اس کی حفاظت کرتا رہے ۔

تہذیب الاحکام میں حماد ابن عثمان سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خود جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ بیان کرتے ہوئے سُنا کہ جمعہ کی صبح کو سورۂ رحمٰن پڑھنا مستحب ہے اور جس وقت تم اس آیت کو پڑھ لو فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ تو فوراً یہ بھی کہو لَا بِشَیْءٍ مِّنْ اٰلَآئِکَ رَبِّ اُکَذِّبُ ۔

نیز اُنہیں حضرت سے یہ بھی روایت ہے کہ جو شخص سورۂ رحمٰن کو اس قاعدہ سے کہ ہم نے بتایا رات کے وقت تلاوت کرے اور رات ہی کو مرجائے تو وہ شہید مریگا۔ اور دن میں اس طرح پڑھ کر انتقال کر جائے تب بھی شہید شمار کیا جائے گا ۔

علامہ ابن شہر آشوب محمد ابن المنذر اور جابر ابن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب جناب رسولِ خدا نے سورۂ رحمٰن لوگوں کو سُنائی اور وہ چُپ رہے کچھ بھی نہ بولے تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں سے تو جواب دینے میں جن بہتر رہے کہ جس وقت میں نے یہ آیت سُنائی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ تو اُنہوں نے جواب دیا لَا وَلَا بِشَیْءٍ مِّنْ اٰلَآئِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ ۔

خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا سے روایت ہے کہ جو شخص سورۂ رحمٰن کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھ لیگا وہ بلاؤں سے مامون ہو جائے گا اور ہر امرِ مشکل اس کے لئے آسان ہو جائے گا۔ اور جس شخص کی آنکھیں دُکھتی ہوں اس کو آرام ہو جایئگا۔ اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے۔ کہ اگر یہ پوری سورۂ کسی مکان کی دیوار پر لکھ دی جائے تو بحکم خدا حشرات الارض اس مکان سے بھاگ جائیں گے۔

فضائل و خواص سُورۃ الوَاقعہ (پارہ نمبر ۲۷)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ واقعہ کو ہر شب پڑھتا رہیگا اسے کبھی فقر و فاقہ کی تکلیف نہ ہوگی ۔

تفسیر عیاشی میں بسند معتبر بروایت زید الشحام جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص رات کے وقت سونے سے پہلے سورۂ واقعہ پڑھ لیا کرے تو خدائے تعالٰے کے حضور میں جب جایئگا۔ تو اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہر شب جمعہ کو سورۂ واقعہ پڑھتا رہیگا۔ اللہ تعالٰے خود بھی اُسے دوست رکھے گا اور لوگوں

Marfat.com

کے دِلوں میں بھی اس کی دوستی ڈال دے گا۔ اور دُنیا میں اُسے کبھی افلاس و تنگدستی کی یا آفاتِ دُنیا میں سے کسی اور آفت کی تکلیف نہ پہنچے گی۔ اور آخرت میں) اس کا شمار جناب امیر المومنین کے رفیقانِ خاص میں ہوگا۔

خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھتا رہیگا۔ وہ غافلین میں نہ لکھا جائیگا۔ اور جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر گھر میں رکھ لے تو اس گھر کی خیر و برکت بہت بڑھ جائیگی۔ اور جو شخص اس سورۃ کے پڑھنے کی مداومت کرلیگا اس کی تنگدستی دُور ہوجائے گی۔ اور اس سورۃ کے خواص میں یہ باتیں بھی داخل ہیں۔ مقبولِ خلائق ہونا۔ حافظہ کی زیادتی۔ چیزیں یاد کرنے کی توفیق باری تعالےٰ۔ وُسعتِ مال۔ اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس سورۃ کے پڑھنے میں اتنے منافع ہیں کہ انکا شمار ہو ہی نہیں سکتا۔ از انجملہ یہ بھی ہے کہ اگر اسے میت پر پڑھا جاوے تو خدائے تعالیٰ اس میت کے گناہ بخش دیتا ہے۔ اور اگر ایسے شخص پر پڑھا جائے جس کی موت قریب ہو تو اس کے رُوح کا اس کے بدن سے نکلنا آسان فرما دیتا ہے۔

(قول مترجم) اس سورۃ کے عمل کے دو مستند طریقے ہیں جو خود ہمارے تجربے میں آئے نفع عام کے لئے لکھے جاتے ہیں:۔

(۱) شیخ بہاؤالدین عاملی علیہ الرحمہ کی مشہور کتاب کشکول میں ہے کہ جس شخص کو افلاس نے ستایا ہو اور اُس کو منظور ہو کہ اس کی روزی وسیع ہو جاوے تو تو چندے بدھ کے دن اوّل زوال کے وقت غُسل کرکے نماز ظہرین بجالائے اور پھر دو رکعت نماز حاجت کی نیّت سے مثل نماز صبح کے پڑھ کر پانچ تسبیح دُرود شریف کی پڑھے اس کے بعد ایک مرتبہ سورۂ واقعہ پڑھے۔ دُوسرے دن غُسل کی ضرورت نہیں مگر نماز ظہرین اوّل زوال پر پڑھ کر نماز حاجت یا دُرود شریف پڑھنے کی ضرورت نہیں صرف سورۂ واقعہ دو دفعہ پڑھے۔ تیسرے دن تین دفعہ چوتھے دن چار دفعہ، پانچویں دن پانچ دفعہ۔ اسی طرح روزانہ ایک مرتبہ اضافہ کرتا جائے۔ تا آنکہ چالیسویں دن چالیس مرتبہ پڑھے۔ اگر کوئی شخص پڑھنے میں سُست ہو اور اس کے پڑھتے پڑھتے مغربین کا وقت آجائے تو نماز مغربین پڑھ کر بقیہ تعداد بعد میں پوری کردے اور ختم کے بعد پھر پانچ تسبیحیں دُرود کی پڑھے اور آیندہ مابین مغربین یا بعد مغربین اس سورۃ کی تلاوت ایک مرتبہ روزانہ کرتا رہے۔ علامہ موصوف نے یہ الفاظ لکھے ہیں کہ اگر اس شخص اور اس کی روزی میں بعد المشرقین بھی ہوگا تو خدائے تعالےٰ اس سے متصل کردیگا۔ اور وُسعت کے ایسے سامان بہم پہنچیں گے کہ جو اس کی سمجھ میں نہ آسکیں گے۔

(۲) جناب آقا سید حسن یزدی علیہ الرحمہ کی تحریر سے اور جناب مولوی سید محمد حسن صاحب قبلہ مرحوم ساکن مالیر کوٹلہ کی زبانی اور بعض کُتب سے یہ دوسرا طریقۂ عمل تحریر کیا جاتا ہے۔ جب کسی کو وسعتِ رزق منظور ہو تو جس شب جمعہ سے چاہے۔ اس عمل کو شروع کرے مگر نوچندی شب جمعہ سے شروع کرنا اولےٰ ہے اور افضل ہوگا۔

طریقہ یہ ہے کہ مابین مغرب اور عشاء دو رکعت نماز حاجت کی مثل نماز صبح پڑھ کر گیارہ مرتبہ دُرود شریف

Marfat.com

پڑھے۔ اور پانچ مرتبہ سورۂ واقعہ کی تلاوت کرے اور ہر مرتبہ سورہ ختم کرنے کے بعد یہ دعا ایک مرتبہ پڑھے :-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنْ کَانَ رِزْقِیْ فِی السَّمَآءِ فَاَنْزِلْهُ وَاِنْ کَانَ فِی الْاَرْضِ فَاَخْرِجْهُ وَاِنْ کَانَ بَعِیْدًا فَقَرِّبْهُ وَاِنْ کَانَ قَرِیْبًا فَیَسِّرْهُ وَاِنْ کَانَ کَثِیْرًا فَکَثِّرْهُ وَاِنْ کَانَ قَلِیْلًا ... وَاِنْ کَانَ طَیِّبًا فَبَارِکْ لَنَا فِیْهِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؕ رحمٰن (اور) رحیم خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) یا اللہ اگر میرا رزق آسمان میں ہو تو اسے نازل فرما اور اگر زمین میں ہے تو اُسے زمین سے نکال۔ اور اگر وہ دُور ہو تو اسے قریب کر دے۔ اور اگر قریب ہے اور (اس کی وصولی) دشوار ہے تو اس کی وصولی کو آسان کر دے۔ اور اگر (وصولی) آسان ہے (مگر وہ قلیل ہے) تو اس کو زیادہ کر دے اور اگر زیادہ بھی ہے (مگر پاک و پاکیزہ نہیں ہے جو برکت سے محروم رہنے کا سبب ہے) تو اس کو پاک و پاکیزہ کر دے۔ اور اگر پاک و پاکیزہ بھی ہے تو اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے ہمارے اس میں خاص برکت عطا فرما۔ پس عنقریب اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ان سب کے مقابلہ میں کفایت فرمائیگا۔ اور وہ (ایضاً) سب سے بڑا سُننے والا (اور) سب سے بڑا جاننے والا ہے"۔

تنبیہ۔ علے العموم ہر دو طریقۂ عمل اور خصوصاً ۲ میں عمل کرنے والا اگر خواب میں بہت سی غلاظت دیکھے۔ تو کامیابی یقینی ہے۔ پھر اپنے آپ کو جتنا ملوث پائے اتنا ہی اور زیادہ کامیابی کی صورت ہے۔

فضائل و خواص سُورۃ الحدید و المجادلۃ (پارہ نمبر ۲۷)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسالتمآبؐ سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الحدید کو پڑھے گا اس کا شمار ان لوگوں میں سے ہوگا جو اللہ اور اللہ کے رسولوں پر ایمان لائے (اور جن کی تعریف میں یہ آیت آئی ہے۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِکَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ قریب ختم رکوع ۲) ابن ساریہ کا بیان ہے کہ جناب رسالتمآبؐ آرام فرمانے سے پہلے مُسبّحات پڑھ لیا کرتے تھے اور یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیت سے افضل ہے۔

ایضاً جعفر جُعفی سے روایت ہے کہ جناب امام محمد باقرؑ بہ روایت فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص سونے سے پہلے پہلے کُل مُسبّحات کو پڑھ لیا کرے وہ بغیر قائم آلِ محمدؐ کی زیارت کئے نہ مریگا۔ اور اگر کسی وجہ سے مرگیا تو رسولِ خدا کے ہمسایہ میں فوراً جگہ مل جائے گی۔

قول مترجم۔ اُوپر کی حدیث میں جو لفظ مُسبّحات آیا ہے اس سے مراد یہ پانچ سورتیں ہیں۔ سورۃ الحدید ۱ والحشر ۲۔ والصّٰفّٰت ۳۔ والجمعۃ ۴۔ والتغابن ۵۔

ایضاً جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی کسی واجب نماز میں سورۃ الحدید

Marfat.com

اور سورۃ المجادلہ لازم طور سے پڑھا کرے خدا بتعالےٰ اس کو زندگی بھر کبھی کسی عذاب میں مبتلا نہ کرے گا۔ اور وہ اپنی ذات میں اور اپنے اہل وعیال میں کبھی کوئی تکلیف نہ دیکھے گا اور نہ اُسے کبھی بھوک پیاس کا صدمہ پہنچیگا۔ نیز جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ المجادلہ پڑھتا رہیگا وہ قیامت کے دن خدائی گروہ میں لکھ لیا جاوے گا ÷

خواصّ القرآن میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الحدید کو پڑھتا رہیگا خدائے تعالےٰ نے اپنے ذمہ یہ لازم فرما لیا ہے کہ اس کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھے اور اس کو جنّت میں پہنچا کر خاص نعمتوں سے بہرہ ور فرمائے۔ اور جو شخص بندمیں ہو اور اس سورت کے پڑھنے کی مداومت کرے تو اس کا گناہ کچھ بھی کیوں نہ ہو خدائے تعالےٰ اس کی رہائی کرا دے گا۔ آنحضرت سے یہ بھی منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الحدید کو لکھ کر اپنے بازو پر یا گلے میں باندھ لے اور وہ لڑائی میں جائے تو کوئی تیر اور لوہے کا ہتھیار اس کو نقصان نہ پہنچا سکیگا اور لڑائی کے مطالبہ میں اس کا دل قوی رہیگا۔ اور اگر اس سورۃ کو ایسی جگہ پڑھ دیا جائے جہاں ہتھیار یا لوہا ہو تو بغیر کسی تکلیف کے پڑھنے والا وہاں سے گزر جائے گا۔ اور اُسے کوئی نقصان نہ پہنچیگا ÷

خواصّ القرآن میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ المجادلہ کو لکھ کر کسی مریض کے جسم پر باندھ دے تو جو کچھ اسے تکلیف دیتا ہو گا اُس سے سکون پیدا ہو جائے گا۔ اور اگر کسی ایسے مال پر اُسے پڑھ دیا جائے جس کو دفن کیا گیا یا خزانہ کے طور پر رکھا گیا ہو۔ تو اس کی حفاظت کی جائے گی۔ یہاں تک کہ اس کا مالک ہی اُسے نکالے ÷

ایضاً جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مریض کے پاس سورۃ المجادلہ کو پڑھ دے اس مریض کو نیند آجائے گی۔ اور مرض کو سکون ہو جائے گا۔ اور جو شخص دن رات اس کو پڑھتا رہے وہ ہر آنے والے شر سے محفوظ رہے گا۔ اور جس چیز کو خزانہ کرنا یا مدفون کرنا مدنظر ہو اُسے رکھ کر یہ سورۃ پڑھ دے تو جبتک وہ اس جگہ سے نہ نکالی جائے گی محفوظ رہیگی۔ اور اگر اس سورۃ کو لکھ کر اناج کی کھیتی یا ڈھیر میں ڈال دیا جائے گا تو بحکمِ خدا وہ اناج ان چیزوں سے محفوظ رہیگا۔ جن سے خراب ہونے کا اندیشہ ہو نیز تلف بھی نہ ہوگا ÷

فضائل وخواص سُورۃ الحشر (پارہ نمبر ۲۸)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسالت مآبؐ سے بروایت اُبی ابن کعب سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الحشر کو پڑھا کرے گا۔ تو جنّت۔ جہنّم۔ عرش۔ کرسی۔ حجابات۔ ساتوں آسمان۔ کُل زمین سارے حشرات ارض۔ ہر قسم کی ہوائیں۔ کُل پرندے۔ سب چھوٹے بڑے درخت، سارے درندے اور چرندے اور جو بھی زمین پر چلنے والے اور جس جس طرح بھی چلتے ہیں سُورج چاند اور کُل فرشتے اس شخص پر درود بھیجیں گے۔ اور اس کے لئے استغفار کرینگے۔ اور جس دن اس سورۃ کو پڑھا ہے اگر اس دن یا اس کی رات کو مر گیا تو شہید مریگا۔ نیز جناب امام جعفر

Marfat.com

صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص شام کے وقت سورۃ الرحمٰن اور سورۃ الحشر کو پڑھ لیگا خدائے تعالےٰ ایک فرشتہ کو مقرر فرما دیگا کہ صبح ہونے تک ننگی تلوار کے ساتھ اس کے گھر کا پہرا دیتے رہے ؛

خواص القرآن میں جناب رسولؐ خدا سے ذرا سے تغیر کے ساتھ اوپر والی حدیث منقول ہے اور اس کے آگے یہ ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو شب جمعہ کو پڑھ لیا کرے۔ وہ صبح تک ہر بلا سے محفوظ رہیگا۔ اور جو شخص چار رکعت نماز پڑھے مگر دو دو رکعت کرکے اور ہر رکعت میں بعد الحمد سورۃ الحشر پڑھے پھر جس حالت کے لئے بھی پڑھے گا اللہ تعالےٰ اس کی ضرورت بر لائے گا۔ بشرطیکہ اس کی معصیت اس میں نہ ہو ؛

ایضاً جناب رسولؐ خدا سے یہ بھی منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الحشر کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھ کر کسی کام کے لئے جائے تو اس کام کو خدا تعالےٰ ضرور پورا کر دیگا۔ شرط یہی ہے کہ اس میں اس کی نافرمانی نہ ہو۔

نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی اوپر کی حدیثیں منقول ہیں۔ اور یہ بھی درج ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر پاک پانی سے دھو کر اس پانی کو پی لیگا تو بحکم خدا اس کا نسیان کم ہو جائیگا اور ذہن و ذکاوت اور حافظہ بڑھ جاوے گا ؛

فضائل و خواص سورۃ الممتحنۃ (پارہ نمبر ۲۸)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الممتحنۃ کو پڑھتا رہیگا قیامت کے دن کل ایماندار مرد اور کل ایماندار عورتیں اس کی شفاعت کریں گی ؛

ایضاً بروایت ابو حمزۂ ثمالی جناب امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی واجبہ اور نافلہ نمازوں میں سورۃ الممتحنۃ کو زیادہ پڑھتا رہیگا۔ اللہ تعالےٰ ایمان سے اس کے قلب کا امتحان لے لیگا۔ اور اس کی بصارت کو نورانی فرما دیگا۔ فقر و فاقہ اس کو کبھی نہ ستائیگا۔ اور جنون اس کی ذات میں اور اس کی اولاد میں کبھی نہ ہوگا ؛

خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھتا رہیگا فرشتے اس پر درود بھیجیں گے اور اس کے لئے استغفار کریں گے۔ اور جس دن اس سورت کو پڑھتا ہے اگر اس دن یا اس رات میں مر گیا تو شہید مریگا۔ اور قیامت کے دن کل مومن اس کے سفارشی ہوں گے۔ اور جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر پانی سے دھو کر متواتر تین دن پیتا رہے تو طحال کا مرض باقی نہ رہیگا۔ اس کے ورم اور درد سے نجات پائیگا۔ اور جب تک زندہ رہیگا بحکم خدا ریاح کبھی نہ ستائے گی ؛

ایضاً جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص بلائے طحال میں مبتلا ہو جائے اور اس کا مرض ایسا سخت ہو جائے کہ علاج دشوار ہوا سے لازم ہے کہ اس سورۃ کو تین دن متواتر لکھے اور پاک پانی سے دھو دھو کر پیئے۔ تو بحکم خدا پورا آرام ہو جائے گا ؛

Marfat.com

فضائل وخواص سُورۃ الصّفّ (پارہ نمبر ۲۸)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الصّفّ یا سورۃ عیسےٰ کو پڑھتا رہیگا۔ جب تک وہ دُنیا میں رہیگا حضرت عیسےٰ اس کے لئے درُود بھی بھیجتے رہیں گے اور استغفار بھی کرتے رہیں گے۔ اور قیامت کے دن یہ شخص ان کے رفیقوں میں شمار کیا جائے گا۔ نیز بروایت ابوبصیر جناب امام محمدؐ باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھتا رہیگا خصوصاً اپنی واجبہ اور نافلہ نمازیں تو خدائے تعالےٰ اس کو ملائکہ مقربین اور انبیائے مرسلین کی صف میں جگہ دیگا۔

خواصّ القرآن میں جناب رسولِ خدا اور جناب امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو اپنے سفر میں پڑھتا رہیگا۔ تو جب تک اپنے اہل وعیال میں صحیح وسلامت پلٹ کر نہ آجائے خدا تعالےٰ اس کی حفاظت بھی فرمائے گا اور ہر ناگہانی بلا سے کفایت بھی۔

فضائل وخواص سُورۃ الجُمعہ (پارہ نمبر ۲۸)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسالت مآبؐ سے روایت ہے کہ جو شخص سورۂ جمعہ کو پڑھے تو مسلمانوں کے شہروں میں جتنے لوگ جمعہ پڑھنے حاضر ہوئے ان کی مجموعی تعداد سے دس گُنی زیادہ نیکیاں اس شخص کو عطا کی جائیں گی۔

ایضاً بروایت منصور ابن حازم جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ہر مومن پر جو ہمارا شیعہ ہے واجب ہے کہ شب جمعہ کی نماز میں سورۃ الجمعہ اور سورۃ الاعلےٰ پڑھے اور روز جمعہ کی نماز جمعہ یا ظہر میں سورۃ الجمعہ اور سورۃ المنافقون پڑھے۔ تو اس کا یہ فعل جناب رسولؐ خدا کے عمل کی تاسی سمجھی جائے گی۔ اور ثواب بھی اس کا اتنا ہی ملیگا (گویا یہ عمل خود جناب رسولِ خدا کے ساتھ بجالایا) اور اللہ کے ذمہ جو کچھ اس کا بدلہ ہوگا اس میں سے ایک بات جنّت بھی ہے۔

خواصّ القرآن میں جناب رسولِ خدا سے روایت ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو دن اور رات میں پڑھتا رہے تو جس چیز سے ڈرتا ہوگا اس سے امن پائے گا اور جس چیز سے بچنے کی ضرورت ہوگی اُسے خدائے تعالےٰ خود دُور کردیگا۔ نیز جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو صبح شام پڑھ لیا کرے وہ شیطان کے وسوسہ سے امن پائیگا۔ اور اس دن سے لیکر دُوسرے دن تک کے تمام گناہ معاف فرمائے جائیں گے۔

تہذیب الاحکام میں بروایت ابی الصباح الکنعانی جناب امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جب شب جمعہ آئے تو نماز مغرب میں سورۃ الجمعہ اور سورۂ توحید پڑھو۔ اور نماز عشاء میں سورۃ الجمعہ اور سورۃ الاعلیٰ۔ پھر جب جمعہ کے دن کی صبح ہو تو صبح کی نماز میں سورۃ الجمعہ اور سورۃ الاخلاص پڑھے۔ پھر جب

Marfat.com

نماز جمعہ پڑھنے کا وقت آئے تو اس میں سورۃ الجمعۃ اور سورۃ المنافقون پڑھو اور جمعہ کے دن عصر کی نماز میں سورۃ الجمعہ اور سورۃ الاخلاص پڑھو ۔

ربیع الاسابیع میں جناب امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ جو شخص ہر شب جمعہ کو سورۃ جمعہ پڑھ لیگا۔ اس کے لئے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا ۔

فضائل و خواص سورۃ المنافقون (پارہ نمبر ۲۸)

تفسیر مجمع البیان میں اس کی فضیلت کا ذکر سورۃ جمعہ کی فضیلت کے ساتھ آچکا ہے اتنا صرف باقی ہے کہ جناب رسالت مآبؐ نے یہ فرمایا کہ اس سورۃ کا تلاوت کرنیوالا النفاق سے اور دین میں شک کرنے سے بری رہیگا ۔

خواص القرآن میں جناب رسولخدا سے روایت ہے کہ اگر اس سورت کو دنبلوں پر پڑھا جائے تو بحکم خدا یہ اُن کو کھو دیتی ہے۔ اور اگر باطنی دردوں پر پڑھی جائے تو بحکم خدا شفا عنایت ہوتی ہے ۔

نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کی آنکھیں دُکھ رہی ہوں اس پر اس سورت کو پڑھا جائے تو تخفیف تو فوراً معلوم ہوگی اور تھوڑے عرصہ میں آرام ہو جائیگا۔ اور جو اندرونی دردوں کے لئے پڑھے گا۔ وہ بقدرتِ خدا جلد زائل ہو جائیں گے ۔

فضائل و خواص سورۃ التغابن (پارہ نمبر ۲۸)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولخدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ تغابن کو پڑھتا رہیگا اسے ناگہانی موت کبھی نہ آئیگی۔ نیز جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی واجب نمازوں میں سورۃ التغابن پڑھتا رہیگا تو یہ سورت قیامت کے دن اس کی شفاعت کرے گی۔ اور اس عدالت میں اس شخص کے حق میں گواہی دیگی۔ جو اس کی گواہی کو جائز رکھے۔ یہ سورۃ اپنے پڑھنے والے کا اس وقت تک ساتھ نہ چھوڑے گی۔ جب تک یہ اس کو جنّت میں نہ پہنچا دے ۔

خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا اور جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھ کر کسی بادشاہ یا کسی ایسے حاکم کے پاس جائے جس سے ڈرتا ہو یا اس سے کچھ نقصان پہنچنے کا اندیشہ رکھتا ہو تو بحکم خدا اس کے شر سے کفایت فرمائی جائے گی۔ اور اُس کو کوئی تکلیف نہ پہنچے گی ۔

فضائل و خواص سورۃ الطلاق والتحریم پارہ نمبر ۲۸

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسالت مآبؐ سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الطلاق کو پڑھتا رہیگا سُنّت رسولؐ پر اس کا خاتمہ ہوگا۔ نیز جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الطلاق اور سورۃ التحریم کو اپنی نمازوں

واجبہ میں پڑھتا رہیگا اُس کو خدائے تعالٰی اس بات سے محفوظ رکھے گا کہ وہ قیامت کے دن اُن لوگوں میں سے ہو جائے جو خوف و حزن میں مبتلا ہوں۔ آتش جہنم سے یہ نجات پائے گا۔ جنت میں داخل کیا جائیگا۔ صرف اس وجہ سے کہ یہ دونوں سورتیں جناب رسولِؐ خدا کے متعلق ہیں۔ (اور حضرت ہی کو خطاب کر کے شروع ہوتی ہیں) یہ ان دونوں کو پڑھتا رہا اور ان کی حفاظت کرتا رہا ؞

خواص القرآن میں جناب رسولِؐ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الطلاق کو پڑھتا رہے اسے خدائے تعالٰی خالص اور کامل توبہ کی توفیق عطا فرمائیگا۔ اور اگر اس سورت کو لکھ کر دھو کر اس کا پانی کسی مکان میں چھڑک دیا جائے تو اس میں کوئی آباد نہ رہیگا۔ اور اگر کوئی اس میں آ بھی جائیگا۔ تو جب تک اس میں سے نِکل نہ جائیگا۔ طرح طرح کی تکلیف میں مبتلا رہے گا۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب سورۃ الطلاق لکھ کر پانی سے دھو کر اس کا پانی کسی جگہ چھڑک دیا جائے تو وہ جگہ دشمنی اور بغض سے محفوظ نہ رہے گی اور اگر کسی آبادی میں چھڑکا جائے تو وہاں لڑائی ہوگی اور آپس میں جُدائی ہو جائے گی ؞

خواص القرآن میں جناب رسولِؐ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ التحریم کو پڑھیگا اسے بھی خدائے تعالٰی کامل اور خالص توبہ کی توفیق عطا فرمائے گا۔ اور جو شخص اُسے کسی ایسے آدمی پر پڑھے جسے کسی زہریلے جانور نے ڈسا ہو تو خدائے تعالٰی اُس کو شفا عطا فرمائے گا۔ زہر اُس کا آگے نہ بڑھنے پائے گا۔ اور اگر اس سورۃ کو لکھ کر پانی سے دھو کر اس کا پانی کسی مرگی کے مریض پر چھڑک دیں تو اس کا شیطان جل جائیگا اور اس کو آرام ہو جائے گا۔ نیز جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ التحریم کو کسی بیمار پر پڑھے گا۔ اس کی بیماری کو سکون ہوگا۔ اور اگر اجفان پر پڑھے گا تو ٹھنڈ پڑ جائے گی۔ اور اگر مرگی والے پر پڑھے گا تو اسے افاقہ ہوگا اور جو ایسے شخص پر پڑھے گا جسے نیند نہ آتی ہو تو اُسے نیند آ جائے گی۔ اور جس شخص کے ذمہ بہت سا قرض ہو اور وہ اس کے پڑھنے کی مداومت کرے تو بحکم خدا وہ سب قرض ادا ہو جائے گا ؞

فضائل و خواص سُورۃ الملک (پارہ نمبر ۲۹)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولِؐ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الملک پڑھے اس کو ایسا ثواب ملیگا کہ گویا اس نے شب قدر میں شب بیداری کی۔ اور بسند معتبر جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورۃ الملک عذاب قبر سے نجات کا باعث ہوتی ہے اور یہ سورۃ توریت میں بھی لکھی ہوئی ہے۔ جو شخص اس کو بوقتِ شب پڑھ لیتا ہے۔ وہ اس رات میں عمدہ عبادت کرنے والا شمار کیا جاتا ہے غافلوں میں نہیں لکھا جاتا۔ میں نماز عشاء کے بعد نماز وتیرہ میں اسے بیٹھے بیٹھے پڑھتا ہوں اور میرے والد ماجد اپنی زندگی بھر اسے دن میں پڑھتے رہے اور رات میں بھی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اس سورت کو پڑھتا رہیگا۔ جب نکیرین اس کی قبر میں اس کے پاؤں کی طرف سے آنا چاہیں گے تو اُس کے پاؤں یہ کہہ دینگے کہ تم اس طرف سے

Marfat.com

نہیں آسکتے کیونکہ یہ ہمارے سہارے کھڑا ہو کر سورۂ الملک پڑھا کرتا تھا۔ جب وہ پیٹ کی طرف سے آنا چاہیں گے تو وہ بھی ان کو منع کر دیگا اور یہ کہے گا کہ اس سورۃ الملک کو مجھ ہی میں تو جگہ دی تھی پھر وہ زبان کی طرف سے آنا چاہیں گے تو وہ بھی روک دیگی اور یہ کہے گی کہ مجھ ہی پہ تو تلاوت کے وقت میں سورۃ الملک کو جاری کیا کرتا تھا ؛

ایضاً بہ روایت ابوبصیر جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے وہ حضرت ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص سونے سے پہلے سورۃ الملک کو پڑھ لیگا۔ وہ صبح تک ہر طرح مامون و محفوظ رہیگا۔ اور اسی طرح قیامت کے دن جب تک جنت میں نہ پہنچ لیگا مامون و محفوظ رہیگا۔ نجبتہ الدعوات میں روایت ہے کہ جو شخص بستر پر سونے کے لئے لیٹے اُسے لازم ہے کہ سورۃ الملک پڑھے پھر چار مرتبہ یہ کہے اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ عَنِّیْ تَحِیَّتَہٗ وَسَلَامًا ۔ (یا اللہ اے حل و حرم کے مالک تو میری طرف جناب محمدؐ مصطفٰے کی رُوح مبارک کو تحفہ سلام پہنچا دے) تو خدائے تعالٰے دو فرشتوں کو مقرر کر دیگا کہ وہ آنحضرتؐ کی خدمت میں جا کر عرض کر دینگے کہ فلاں شخص آپ کو سلام پہنچاتا ہے۔ اور آنحضرتؐ یہ جواب دیں گے کہ اس پر خدا کی طرف سے سلام بھی ہو، رحمت بھی ہو برکتیں بھی ہوں ؛

خواص القرآن میں جناب رسولِ خداؐ سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو حفظ کرلے گا تو یہ قبر میں اس کی مونس رہے گی۔ اور جو عذاب اس کی طرف متوجہ ہوگا اس کو روک دے گی اور مبعوث ہونیکے دن تک برابر حفاظت کرتی رہے گی۔ اور قیامت کے دن پروردگارِ عالم کے حضور میں اس کی خاص شفاعت کرے گی۔ یہاں تک کہ اُسے جنت میں پہنچا دے گی۔ نہ قبر میں اکیلا رہنے پائے گا نہ میدان حشر میں۔ اور جو شخص اس کی تلاوت کرکے اس کا ثواب اپنے موتٰی کو بخشتا ہے تو یہ اس قدر تیز اس کے پاس پہنچتی ہے جیسا کہ بجلی کی چمک گئی۔ اگر وہ عذاب کی حالت میں ہوں تو ان کے عذاب میں تخفیف کرا دیتی ہے اور ان کی قبروں میں ان کی مونس ہوتی ہے۔ نیز جناب امام جعفر صادق سے اتنا اور زیادہ منقول ہے کہ جب اس سورۃ کو میت کے پاس پڑھیں تو خدائے تعالٰے کی طرف سے اس کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی ؛

فضائل و خواص سُورۃ القلم (پارہ نمبر ۲۹)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولِ خداؐ سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ ن والقلم کو پڑھتا رہے تو خدائے تعالٰے اُس کو اُن لوگوں کا سا ثواب عطا فرمائے گا جن کے اخلاق نیک ہیں ؛

نیز جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ ن والقلم کو اپنی واجبہ یا نافلہ نماز میں پڑھتا رہیگا زندگانی دُنیا میں تو خدائے تعالٰے اُسے اس بات سے محفوظ رکھیگا کہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ اور مرنے کے عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا ؛

Marfat.com

معانی الاخبار میں بروایت سفیان جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ن جنت میں ایک نہر ہے جسے خدائے تعالےٰ نے حکم دیا کہ جم جا وہ جمی تو روشنائی بن گئی۔ پھر خدائے تعالےٰ نے قلم کو حکم دیا کہ لکھ۔ چنانچہ قلم نے لوح محفوظ پر جو کچھ ہو چکا تھا اور قیامت تک ہونے والا تھا وہ سب لکھ دیا۔ پس روشنائی نور کی روشنائی ہے اور قلم نور کا قلم ہے۔ اور لوح نور کی لوح ہے ؛

سفیان کا بیان ہے۔ کہ میں نے عرض کی یابن رسول اللہ میرے لئے تو اس لوح و قلم اور روشنائی کا مفصل بیان فرمایئے اور جو علم خدائے تعالےٰ نے آپ کو تعلیم فرمایا ہے اس میں سے مجھے بھی عطا کیجئے۔ فرمایا یا ابن سعید! اگر تو اس جواب کا اہل نہ ہوتا تو میں ہرگز تجھے اس کا جواب نہ دیتا ؛

ن ایک فرشتہ ہے جو قلم تک پہنچاتا ہے اور قلم بھی ایک فرشتہ ہے جو لوح تک پہنچاتا ہے۔ لوح بھی ایک فرشتہ ہے جو اسرافیل تک پہنچاتا ہے۔ پھر اسرافیل جبرئیل تک پہنچاتا ہے۔ اور جبرئیل رسل و انبیاء علیہم السلام تک پہنچاتا ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ اے سفیان اب اُٹھ کر چلا جا کہ میں تجھے محفوظ نہیں سمجھتا لینے تجھے دشمنوں سے ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے ؛

خواص القرآن میں جناب رسول خدا اور جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر ایسے شخص کے گلے میں باندھ دیگا جس کے داڑھ میں درد ہو تو بحکم خدا اس کو فوراً آرام ہوگا ؛

فضائل و خواص سورۃ الحاقہ (پارہ نمبر ۲۹)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الحاقہ کو پڑھے تو خدائے تعالےٰ اس سے حساب بہت ہی آسان لے گا۔ نیز جناب امام محمد باقر سے منقول ہے۔ کہ سورہ الحاقہ زیادہ پڑھا کرو کہ نماز واجب اور نافلہ میں اس کا پڑھنا خدائے تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنے کا ایک جزو ہے اور قاری کے دین کو سلب نہیں ہونے دیتی جب تک کہ یہ خدا کے حضور میں پہنچے ؛

تفسیر صافی اور ثواب الاعمال میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اتنا اور زیادہ منقول ہے کہ یہ سورۃ جناب امیر المومنینؑ اور معاویہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے ؛

خواص القرآن میں جناب رسالت مآبؐ اور جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر حاملہ عورت کے پیٹ پر باندھ دے گا تو اس کے پیٹ میں جو ہے وہ بحکم خدا محفوظ رہے گا۔ اور اگر اس سورۃ کو لکھ کر دھو کر اس کا پانی کسی دودھ پیتے بچہ کو پلا دیں تو نہایت دانشمند ثابت ہوگا اور اس کا حافظہ بڑا قوی ہوگا یہاں تک کہ جو سنیگا یاد رہا کریگا۔ اور اس کی پرورش بہت خوب ہوگی ؛

فضائل و خواص سورۃ المعارج (پارہ نمبر ۲۹)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ سَألَ سَائِلٌ کو پڑھے اسکو

Marfat.com

ان لوگوں کا ساتواب بلیگا جن کی شان میں خود خدائے تعالےٰ اسی سورۃ میں فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ نیز بروایت جابر جناب امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ المعارج کو زیادہ پڑھتا رہیگا۔ خدائے تعالےٰ قیامت کے دن اس سے اس کی بابت بازپُرس نہ فرمائیگا۔ اور جناب محمد مصطفےٰؐ کے ساتھ جنت میں جگہ عطا فرمائیگا ×

کتاب الخصال میں بروایت جابر یہی حدیث جناب امام جعفر صادقؑ سے بھی منقول ہے مگر اتنا فرق ہے۔ کہ حضرت نے حکم دیا ہے کہ اس سورۃ کو زیادہ پڑھا کرو ×

خواص القرآن میں جناب رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو زیادہ پڑھتا رہیگا اس کا شمار ان مؤمنین میں ہو جائیگا۔ جنہوں نے نوحؑ کی دعوت قبول کی تھی۔ اور اگر کوئی شخص قید میں ہو اور اس سورۃ کو پڑھے تو خدائے تعالےٰ اس کے چھوٹنے کے سامان فرماوے گا۔ اور وہ اپنے اہل و عیال میں صحیح و سالم لوٹ آئے گا۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جو شخص رات کو اس سورۃ کو پڑھ لے وہ جنابت اور احتلام سے خاص طور پر اور ویسی اور بلاؤں سے عام طور پر بحکم خدا صبح تک محفوظ رہیگا ×

فضائل و خواص سورۃ نوحؑ (پارہ نمبر ۲۹)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ نوحؑ کو پڑھتا رہیگا اس کا شمار ان مؤمنین میں ہو جائے گا۔ جنہوں نے دعوتِ نوحؑ کو قبول کیا تھا ×

نیز جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہے اور خدا کی کتاب کو پڑھتا ہے اُسے چاہیئے کہ سورۂ نوحؑ کی قرأت ترک نہ کرے۔ پس جو بندہ اپنی واجب یا نافلہ نمازوں میں سمجھ بوجھ کر اور صبر کے ساتھ سورۂ نوحؑ کو پڑھتا رہیگا خدائے تعالےٰ اس کو خاص نیک بندوں کے مکانوں میں جگہ دے گا۔ اور جو جنّت اس کے لئے معیّن ہے۔ اس کے علاوہ ایک تہائی جنت اپنی طرف سے از روئے انعام و اکرام عطا فرمائیگا۔ اور دو سو کنواری حوروں سے اور چار ہزار شوہر دیدہ سے اُس کی شادی کر دیگا ×

نیز جناب رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھ کر طلب حاجت کے لئے جائے تو خدائے تعالےٰ اُس کی حاجت پوری بہ آسانی کر دیگا۔ اور جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو رات کو یا دن کو پڑھ لیا کرے وہ جب تک جنّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لیگا انتقال نہ کرے گا اور طلب حاجت کے وقت پڑھ لیگا تو بہ آسانی اس کی حاجت بر آئے گی ×

فضائل و خواص سورۃ الجنّ (پارہ نمبر ۲۹)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الجن کو پڑھے گا تو جتنے جن اور

Marfat.com

شیاطین جناب محمد مصطفیٰ کی تصدیق یا تکذیب کر چکے ان کی مجموعی تعداد کے برابر غلام آزاد کرنے کا ثواب اسکو ملیگا نیز جناب امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ جو شخص سورۃ الجن کو زیادہ پڑھتا رہیگا زندگانی دُنیا میں تو وہ جنات کی نظر اور اُن کی سانس کے اثر سے اور اُن کے مکر سے محفوظ رہیگا اور جب عاقبت میں محمدؐ و آلِ محمدؐ کی معیت ملسہ ہوگی تو وہ یہ عرض کرے گا کہ خداوندا نہ تو میں ان کے بدلے اور ساتھی چاہتا ہوں اور نہ اپنے اس درجہ کی تبدیلی چاہتا ہوں ؞

خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ جن کو پڑھے گا اُس کو بہت بڑا اجر ملیگا اور اس کی ذات جنات کے شر سے محفوظ رہے گی۔ نیز جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جہاں یہ سورۃ پڑھی جائے گی جن وہاں سے بھاگ جائیں گے اور جو شخص اس کو پڑھ کر کسی ظالم بادشاہ کی ملاقات کو جائے گا اس کے شر سے محفوظ رہیگا۔ اور اگر قیدی اُس کو پڑھے گا تو منجانب اللہ اس کی رہائی کا سامان بسہولت ہو جائے گا۔ اور جو شخص تنگی میں مبتلا ہو اور اُس کو پڑھے تو خدائے تعالےٰ اس کے لئے کشادگی کا دروازہ کھول دیگا ؞

فضائل و خواص سورہ مزمّل (پارہ نمبر ۲۹)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسالت مآبؐ سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ مزمّل پڑھیگا دُنیا اور آخرت کی تنگی دفع ہو جائے گی۔ نیز جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے۔ کہ جو شخص سورۃ المزمل کو نماز عشا میں پڑھے یا نماز شب میں تو یہ سورۃ بھی خود اس کی گواہ ہوگی۔ اور دن اور رات بھی اس کی گواہی دینگے اور اس کی زندگی بھی بہت ہی اچھی گذرے گی اور موت بھی بہت ہی راحت کی موت ہوگی ؞

خواص القرآن میں جناب رسولخدا سے منقول ہے۔ کہ جو شخص اس سورت کو پڑھتا رہیگا اس کو اتنا ثواب ملیگا گویا اُس نے تمام جنات اور شیاطین کے ہم عدد غلام آزاد کر دیئے۔ جو شخص اس سورت کے پڑھنے کی مداومت کریگا وہ جناب رسولخدا کو خواب میں دیکھے گا۔ پھر اس کا جو جی چاہے حضرت سے طلب کرے۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے علاوہ مندرجہ بالا حدیث کے اتنا اور زیادہ منقول ہے کہ جو شخص سورۂ مزمل کو شب جمعہ میں سَو مرتبہ پڑھ لیگا۔ خدائے تعالےٰ اسکے سَو گناہ بخشے گا۔ اور سَو نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھدیگا کہ ہر نیکی کا اجر دس گنا ملیگا۔ جیسا کہ فرما چکا ہے۔ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ؞

فضائل و خواص سورۃ المدثّر (پارہ نمبر ۲۹)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولخدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ مدثّر کو پڑھیگا۔ اسے ان تمام لوگوں کی تعداد سے جنھوں نے رسولخدا کی تصدیق یا تکذیب کی ہوگی دس گنا ثواب دیا جائے گا۔ نیز جناب امام محمد باقر سے

Marfat.com

منقول ہے۔ کہ جو شخص اپنی نماز واجب میں سورۃ المدثر پڑھتا رہیگا خدائے تعالےٰ نے خود اپنے ذمہ یہ بات واجب کرلی ہے کہ اسے جناب رسولِ خدا کے ساتھ ان کے درجہ میں رکھیگا اور جب تک دنیا میں رہیگا کبھی شقی نہ ہونے پائے گا ؛

خواص القرآن میں جناب رسالت مآبؐ اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھ کر یہ دُعا کیا کرے کہ اسے قرآن مجید حفظ یاد ہو جائے تو مرنے سے پہلے ضرور اُسے حفظ یاد ہو جائیگا۔ اور جناب امام جعفر صادقؑ کی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ اس کے علاوہ بھی خدائے تعالےٰ سے جو جو دعائیں مانگے گا وہ اُن کو برلائے گا ؛

فضائل و خواص سورۃ القیامۃ (پارہ نمبر ۲۹)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ القیامۃ کی تلاوت کرتا رہیگا۔ خود میں اور جبرئیل امین قیامت کے دن اس بات کی گواہی دیں گے کہ وہ شخص روزِ قیامت پر ایمان رکھتا تھا۔ اور قیامت کے دن اس کا چہرہ اس قدر روشن ہوگا کہ تمام مخلوق کے مقابل ممتاز نظر آئیگا۔ اور اس کا نور اس کے آگے آگے دوڑتا ہوگا۔ نیز جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ "لا اقسم بیوم القیامۃ" الخ پڑھتا بھی رہے اور اس پر عمل بھی کرتا رہے اسے خدائے تعالےٰ قیامت کے دن اچھی سے اچھی صورت میں مبعوث فرمائے گا۔ نیز اسے بشارت بھی دے گا۔ نیز جو اس سے ملیگا وہ خنداں اور شاداں ملیگا۔ یہاں تک کہ وہ صراط و میزان سے گزر جائے ؛

خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا اور جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سورۃ کا برابر پڑھتے رہنا رزق بھی بڑھاتا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں محبت بھی زیادہ کر دیتا ہے۔ پڑھنے والے کے دل میں خضوع و خشوع زیادہ کرتا ہے۔ اور عفت اور حفاظت کو بھی بڑھاتا ہے نیز اس سورۃ کے پڑھنے والے کو بادشاہ سے کوئی خوف اور اندیشہ کی بات پیش نہ آئے گی۔ نیز جو شخص رات میں اس کو پڑھیگا۔ تو رات میں اور جو دن میں پڑھیگا تو دن میں من جانب اللہ اُس کی حفاظت ہوگی ؛

فضائل و خواص سورۃ الدھر یا سورۃ ھل اتیٰ (پارہ نمبر ۲۹)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ ھل اتیٰ کو پڑھے تو خدائے تعالےٰ نے خود اپنے ذمہ یہ بات لی ہے کہ اس کو جنت میں بھی پہنچائیگا۔ اور لباس حریر بھی اس کو پہنائیگا۔ نیز جناب امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جو شخص جمعرات کی صبح کو سورۂ ھل اتیٰ پڑھ لیا کرے تو خدائے تعالےٰ آٹھ سو کنواری حوروں سے اور چار ہزار شوہر دیدہ سے اسکی شادی کر دیگا۔ اور اسے محمدؐ و آلِ محمدؐ کی معیت نصیب

Marfat.com

ہوگی۔ اما لی میں جناب امام علی نقیؑ سے منقول ہے کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ دوشنبہ کی نحوست سے محفوظ رہے اُسے لازم ہے کہ اس دن صبح کی نماز کی پہلی رکعت میں بعد الحمد سورۂ ھل اتیٰ کی قرأت کرے پھر حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا۔

فضائل و خواص سُورۃ المُرسلات (پارہ نمبر ۲۹)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے۔ کہ جو شخص سورۃ المرسلات کو پڑھتا رہیگا اس کی نسبت یہ لکھ دیا جائے گا کہ وہ ان لوگوں میں سے ہرگز نہیں ہے۔ کہ جن لوگوں نے خدا کے ساتھ شرک کیا ہو۔ نیز جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ المرسلات کو پڑھتا رہے گا پروردگار عالم خود اس کے اور جناب رسولؐ خدا کے مابین معرفت حاصل کرا دیگا۔

خواص القرآن میں جناب رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ جب دو شخصوں کے مابین کوئی عدالتی جھگڑا ہو تو جو اس سورت کو پڑھ کر حاکم کے سامنے جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اُس کے مخالف کے برخلاف اس کی مدد فرمائیگا اور مقدمہ وہی جیتے گا۔ نیز جناب امام جعفر صادقؑ سے علاوہ اس حدیث کے اتنا اور منقول ہے کہ سورۃ المرسلات کو لکھ کر عرق پیاز سے دھو کر پیٹ کے درد والے کو پلا دو تو بحکم خدا وہ درد دفع ہو جائے گا۔

فضائل و خواص سُورۃ النّبأ (پارہ نمبر ۳۰)

تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ اس سورت کے چار نام ہیں۔ سورۂ عمّ۔ سورۃ النّبأ اور سورۃ المعصرات اور سورۃ التساؤل۔ نیز اسی تفسیر میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ عمّ یتساءلون کی تلاوت کرتا رہیگا اسے خدائے تعالیٰ قیامت کے دن سرد سے سرد شربت پلوائے گا۔ نیز جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو روزانہ پڑھتا رہیگا ایک سال پورا نہ پڑھنے پائیگا کہ اس کو بیت اللہ الحرام کی زیارت میسر آئے گی۔

خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو یاد کرلے اور پڑھا کرے۔ قیامت کے دن اس کا حساب اتنا ہی ہوگا جتنے میں یہ سورۃ لکھی جائے پھر وہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اور جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر گلے میں یا بازو میں باندھ لے تو چچڑی اور جوں اس کے پاس نہیں پھٹکے گی اور اس کی قوت اور ہیبت بہت بڑھ جائے گی۔

نیز جناب رسولخدا سے ایک روایت میں بھی منقول ہے کہ اس سورۃ کے پڑھنے والے کا حساب اتنی دیر میں ہو جائیگا۔ جتنی دیر ایک نماز واجب کے پڑھنے میں لگتی ہے۔

ایضاً جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے جو شخص شب بیداری کے ارادے سے اس سورت کو

Marfat.com

پڑھے۔ وہ شب بیدار رہیگا اور جسے رات کے وقت سفر درپیش ہو اور وہ اس سورت کو حفاظت کی نیت سے پڑھے وہ بحکم خدا ہر بلا سے محفوظ رہیگا ؞

فضائل وخواص سورۃ النّٰزعٰت (پارہ نمبر ۳۰)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ والنّٰزعٰت پڑھتا رہیگا قیامت کے دن اس کو حساب کے لئے اتنی دیر رُکنا پڑے گا جتنی دیر میں ایک نماز واجب پڑھنی چاہیئے پھر داخل جنّت کر دیا جائیگا۔ نیز جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورت کو پڑھتا رہے گا وہ سیراب ہی مرے گا۔ اور سیراب ہی خدائے تعالےٰ اُسے مبعوث فرمائے گا۔ اور سیراب ہی اللہ تعالےٰ اُس کو داخلِ جنّت فرمائیگا ؞

خواصّ القرآن میں جناب رسوؐل خدا سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورت کو پڑھے گا۔ خدائے تعالےٰ کے عذاب سے مامون رہیگا۔ اور قیامت کے دن پروردگارِ عالم اُس کو ٹھنڈے سے ٹھنڈا شربت پلائے گا۔ اور جو شخص اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں اُس کو پڑھے وہ اس کے سامنے سے بھاگ جائیں گے۔ اور وہ بحکمِ خدا ان کے ایذا اور ضرر سے محفوظ رہیگا۔ نیز جناب امام جعفر صادقؑ سے علاوہ مندرجہ بالا حدیث کے اتنا اور منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھ کر کسی ایسے شخص کے پاس چلا جاوے جس سے کچھ اندیشہ رکھتا ہو تو بحکم خدا اس کے شر سے مامون رہیگا ؞

فضائل وخواص سورۃ الاعمیٰ یا عَبَسَ (پارہ نمبر ۳۰)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسوؐلِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ عبس کی تلاوت کرتا رہیگا وہ قیامت کے دن خنداں وشاداں چہرہ کے ساتھ حاضر ہوگا۔ نیز اسی تفسیر میں اور تفسیر صافی اور الجوامع میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ "عبس وتولّیٰ" اور سورۂ "اذا الشمس کوّرت" کو پڑھتا رہیگا وہ جنّت میں خاص رحمت وکرامتِ الٰہی کے سایہ میں جگہ پائیگا۔ اور اس کی یہ منزلت اس کے مالک کو ناپسند نہ ہوگی۔ نیز عین الحیات میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص ان دونوں سورتوں کی تلاوت کرتا رہے گا وہ خیانت سے محفوظ رہیگا۔ اور جب تک زندہ ہے رحمت وکرامت الٰہی میں بسر کریگا ؞

امان الاخطار میں جناب امام جعفر صادقؑ سے اور خواصّ القرآن میں جناب رسولؐ خدا اور جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص سورہ عبس کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر اپنے بازو پر باندھ لے پھر جہاں چاہے سفر کرے تمام راستہ میں اُس کو خیر وخوبی ہی پیش آئے گی۔ کوئی تکلیف اور مصیبت نہ دیکھے گا ؞

Marfat.com

فضائل وخواص سورۃ التکویر یا سورۃ کورت (پارہ نمبر ۳۰)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسالت مآبؐ سے منقول ہے۔ کہ جو شخص سورۃ اذا الشمس کورت کو پڑھتا رہیگا تو خدائے تعالےٰ اُس کو قیامت کے دن جبکہ نامۂ اعمال پھیلائے جائیں گے فضیحت ہونے سے محفوظ رکھیگا۔ اور مامون ومصئون اپنے پیغمبر کے پاس پہنچ جائیگا۔ اور جو شخص کسی ایسے شخص کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر پڑھے جس کی آنکھیں دُکھ رہی ہوں یا آنکھوں میں کوئی اور نقص ہو تو بحکمِ خدا اس کو آرام ہو جائیگا۔

آنحضرتؐ سے یہ بھی وارد ہے۔ کہ اگر بجائے پڑھنے کے لکھ کر اس کی آنکھوں پہ باندھ دیا جائے تب بھی بحکمِ خدا نہی نفع پہنچے گا۔

فضائل وخواص سورۃ الانفطار (پارہ نمبر ۳۰)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسالت مآبؐ سے منقول ہے۔ کہ جو شخص سورۃ "اذا السماء انفطرت" کو پڑھتا رہیگا۔ خدائے تعالےٰ روئے زمین پر جتنی قبریں ہیں اُن کی مجموعی تعداد کے برابر اور جتنا پانی ہے اس کے قطرات کی تعداد کے برابر نیکیاں اس شخص کو عطا کریگا اور قیامت کے دن اس کی حالت کی اصلاح فرماوے گا۔

نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی نمازہائے نافلہ اور واجبہ میں یہ دونوں سورے یعنے "اذا السماء انفطرت" اور "اذا السماء انشقت" زیادہ پڑھتا رہیگا تو خدائے تعالےٰ اس کی کوئی حاجت رد نہ فرمائیگا اور کوئی چیز اس کو خدائے تعالےٰ سے دُور کرنے والی اور رحمتِ خدا سے روکنے والی نہ ہوگی اور قیامت کے دن جب تک کہ خدائے تعالےٰ لوگوں کے حساب سے فارغ نہ ہو اُس کی طرف برابر نظرِ رحمت رکھیگا اور یہ آنِ واحد کے لئے بھی نظرِ کرامت الٰہی سے محجوب ومحروم نہ رہیگا۔

خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورت کو پڑھتا رہیگا قیامت کے دن جبکہ اعمالنامے کھولے جائیں گے خدائے تعالےٰ اس کو فضیحت ہونے سے محفوظ رکھے گا اس کی عیب پوشی فرمائیگا۔ اور اس کی حالت کی اصلاح فرماوے گا۔ اور جو شخص قید کر دیا گیا ہو وہ اس سورت کو پڑھے یا یہ سورت لکھ کر اس کے گلے میں یا بازو پر باندھ دی جائے تو اس کی رہائی کی سبیل بہ آسانی ہو جائے گی۔ اور جن جن چیزوں سے اس کو خوف یا ہراس ہوگا بحکمِ خدا ان سب سے نجات پائے گا۔

ایضاً جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورت کو بارش کے وقت پڑھے تو جتنے قطرے برسیں گے اُتنے ہی گناہ خدائے تعالےٰ اس کے معاف فرمائے گا اور آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کر اس سورہ کو پڑھنے سے بقدرتِ خدا نظر کو قوت پہنچتی ہے اور دھند وغیرہ آنکھوں کے امراض دور ہوتے ہیں۔

Marfat.com

فضائل و خواص سورۃ المطففین یا سورۃ التطفیف (پارہ نمبر ۳۰)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو تلاوت کرتا رہیگا قیامت کے دن خدائے تعالےٰ اُسے سربمہر خالص شراب پلائیگا ؂

ایضاً بروایت صفوان جمال جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ ویلٌ للمطففین اپنی واجب نمازوں میں پڑھتا رہیگا اُسے خدائے تعالےٰ قیامت کے دن آتش جہنم سے امان دیگا کہ نہ دوزخ کی آگ اُسے دیکھے گی اور نہ یہ اُسے دیکھے گا۔ اور نہ اسے اس کی گرمی پر سے گذرنا پڑیگا۔ اور نہ قیامت کے دن اُسے حساب دینا پڑیگا ؂

خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا اور جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جس چیز کی حفاظت منظور ہو خواہ وہ خزانہ ہو یا اناج کا کھتّا ہو تو اِس سورۃ کو اُس پر پڑھ دو وہ بحکم خدا ہر آفت سے محفوظ رہیگی۔ حتےٰ آنکہ حشرات الارض سے بھی ؂

فضائل و خواص سورۃ الانشقاق (پارہ نمبر ۳۰)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کی تلاوت کرتا رہیگا خدائے تعالےٰ اسے اس بات سے محفوظ رکھے گا کہ اُس کا نامۂ عمل اُس کی پُشت کی طرف سے دیا جائے ؂

خواصّ القرآن میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر اس عورت کے جسم پر باندھ دے جس کے ہاں بچہ پیدا ہونے میں دشواری ہو تو بحکم خدا فوراً بچہ پیدا ہو جائیگا۔ یہی حالت پڑھنے کی صورت میں بھی پیش آئے گی ؂

ایضاً جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے علاوہ اس روایت کے یہ بھی منقول ہے کہ اگر یہ صورت لکھ کر حاملہ کے پیٹ پر باندھی جائے تو اُسے بچہ پیدا ہونے کے بعد فوراً کھول دیں ورنہ اندیشہ ہے کہ پیٹ میں جو کچھ ہے وہ سب نکل جائے گا۔ نیز جس سواری کے جانور یا مویشی کے گلے میں اس سورۃ کو لٹکا دیا جائیگا وہ بھی کل آفتوں سے محفوظ رہیگا اور اگر مکان کی چار دیواری پر یہ سورۃ لکھ دی جائے گی تو موذی جانور اس مکان میں نہ آئیں گے ؂

فضائل و خواص سورۃ البروج (پارہ نمبر ۳۰)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ البروج کو پڑھتا رہیگا دُنیا میں جتنے جمعے اور جتنے عرفے ہوں گے ان کی مجموعی تعداد سے خدائے تعالےٰ دس گنی نیکیاں عطا فرمائیگا۔ اور ایک روایت

Marfat.com

کے بموجب یہ ارشاد فرمایا کہ جتنے لوگ جمعہ جمعہ میں نماز جمعہ پڑھنے کے لئے حاضر ہوئے ہوں گے اور جتنے عرفے عرفے میں حج بجالانے کے لئے حاضر ہوئے ہوں گے ان سب کی مجموعی تعداد سے دس گنی نیکیاں عطا فرما دے گا۔

اور بروایت یونس بن ظبیان جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی واجب نمازمیں سورۂ "والسماء ذات البروج" کو پڑھتا رہیگا تو چونکہ یہ انبیاء کی سورت ہے خدائے تعالےٰ اس کا حشر انبیاء و مرسلین و صالحین کے ساتھ قرار دے گا۔

خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ سورۃ البروج کا پڑھنا خوف کے مقامات اور سختیوں سے نجات دیتا ہے۔ نیز جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جس بچہ کا دودھ چھڑایا گیا ہو اگر یہ سورت لکھ کر اس کے گلے میں لٹکا دی جاوے وہ دودھ چھوٹنے کے صدمہ سے محفوظ رہیگا اور جو شخص بستر پر لیٹ کر اس سورۃ کو پڑھ لے تو صبح تک وہ امانِ خدا میں رہیگا۔

فضائل و خواص سورۃ الطارق (پارہ نمبر ۳۰)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الطارق کو پڑھتا رہیگا اسے خدائے تعالےٰ آسمان کے کُل ستاروں کی تعداد سے دس گنی نیکیاں عطا فرما دے گا۔ نیز بروایت معلّی بن خنیس جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورہ کو اپنی واجب نمازوں میں پڑھتا رہیگا قیامت کے دن خدائے تعالےٰ کے حضور میں اس کا مرتبہ اور اس کی منزلت بہت بڑی ہوگی۔ اور انبیاء علیہم السلام اور اُن کے اصحاب خاص کے رفقاء میں شمار کیا جائے گا۔

خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر پانی سے دھو کر اس پانی سے کسی زخم کو دھوئے وہ زخم ورم نہ کرے گا۔ اور اگر اس سورۃ کو کسی چیز پر پڑھ دیا جائے تو اس کی منجانب اللہ حفاظت رہے گی۔ اور اس چیز کا مالک بھی اس کے بارے میں مطمئن رہیگا۔ اور خود بحکم خدا محفوظ۔ ایضاً جناب امام جعفر صادق والی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ جو زخم اس کے پانی سے دھو دیا جائے گا۔ اس میں پیپ نہیں پڑے گی۔ اور جس پینے کی دوا پر یہ سورت پڑھی جائے گی اس میں بحکم خدا شفا سرایت کر جائے گی۔

فضائل و خواص سورۃ الاعلےٰ (پارہ نمبر ۳۰)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الاعلےٰ کو پڑھتا رہیگا اسے خدائے تعالےٰ ہر ہر حرف کے بدلے جو اس نے حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ اور جناب محمد مصطفےٰ پر نازل فرمایا ہے دس دس نیکیاں عطا فرما دے گا۔

نیز بروایت صاحب تفسیر عیاشی ابو خمیصہ سے منقول ہے کہ میں نے جناب امیر المومنین کے پیچھے بیس شب

یعنا بر نمازیں پڑھیں تو وہ حضرت پہلی رکعت میں بعد حمد سورۃ الاعلےٰ برابر پڑھتے رہے اور یہ فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ اس میں کیا کیا خوبیاں ہیں تو ایک ایک آدمی بیس بیس مرتبہ روزانہ اسی سورت کو پڑھا کرے۔ اور یہ یاد رکھو کہ اس کا پڑھنے والا ایسا ہے گویا اس نے موسٰے اور ابراہیمؑ کے سب صحیفے پڑھ ڈالے۔

خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جس کے کان یا گردن میں درد ہو اس پر ہاتھ رکھ کر یہ سورۃ پڑھا جائے تو وہ درد جاتا رہیگا۔ اور اگر بواسیر پر اس سورت کو پڑھا جائے تو مسّے بہت جلد جاتے رہیں گے اور مریض کو آرام ہو جائیگا۔ دوسری روایت کے بموجب اس سورت کو لکھ کر مریض کے گلے یا بازو پر باندھنا بھی ایسا ہی فائدہ دیگا۔ نیز جناب امام جعفر صادقؑ سے علاوہ مندرجہ بالا حدیث کے یہ بھی منقول ہے کہ جو جگہ پھٹ گئی ہو اس پر ہاتھ رکھ کر اس سورت کا پڑھنا تکلیف کو دور کرتا ہے اور جلد آرام پانے کی صورت ہو جاتی ہے۔

فضائل و خواص سُورۃ الغاشیہ (پارہ نمبر ۳۰)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کرتا رہیگا خدائے تعالےٰ اس کے حساب میں بہت ہی سہولت فرمائیگا۔ نیز بروایت ابو بصیر جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورت کو اپنی واجبہ یا نافلہ نمازیں پڑھتا رہیگا خدائے تعالےٰ دنیا میں تو خاص نظرِ رحمت اس پر رکھے گا اور عاقبت میں عذابِ جہنم سے برأت عطا فرماویگا۔

خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ آدمی کا بچہ ہو یا جانور کا جو روتا یا چیختا ہو یا بھاگ بھاگ جانے کا عادی ہو اُس پر اس سورہ کا پڑھنا یا لکھ کر اُس کے گلے میں ڈال دینا اُس کی ان عادتوں کو چھڑا دیگا۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص دُکھتی ہوئی ڈاڑھ یا دانت پر اس سورۃ کو پڑھ دے تو بحکمِ خدا درد جاتا رہیگا۔ اور جو کھانے کی چیزوں پر پڑھ لے تو بحکمِ خدا اُس سے کوئی ضرر نہ پہنچیگا۔ بلکہ خدائے تعالےٰ سلامتی کو اس کے ساتھ منتقم فرمادیگا۔

فضائل و خواص سُورۃ الفجر (پارہ نمبر ۳۰)

تفسیر برہان میں بروایت علامہ ابن بابویہ القمی علیہ الرحمہ جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ تم اپنی واجبہ اور نافلہ نمازوں کی پہلی پہلی رکعتوں میں بعد سورۃ الفاتحہ سورۃ الفجر پڑھا کرو کہ اس سورۃ کا اصلی نام سورۃ الحسین ہے۔ اور جو شخص اس سورۃ کو زیادہ پڑھا کرے وہ قیامت کے دن جناب امام حسینؑ کے ساتھ جنت میں خاص اُنہیں حضرت کے درجہ میں جگہ پاویگا۔

قول مترجم۔ اگر سب نمازوں میں نہ ہو سکے تو صبح کی یا عشاء کی پہلی رکعت میں بعد الحمد اس سورۃ کو ضرور پڑھ لیا کریں۔

Marfat.com

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص دس رات سورۃ الفجر کی تلاوت کرلے خدائے تعالےٰ اُس کے اُس وقت تک کے کُل گناہ بخش دیگا۔ اور اگر اس سورۃ کو ہمیشہ پڑھتا رہے تو خدائے تعالےٰ قیامت کے دن اُس کے لئے ایک نُور مقرر فرمادے گا۔

خواص القرآن میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ جو شخص سورۃ الفجر کو پڑھتا رہے خدائے تعالےٰ اتنے گناہ اُس کے معاف کردیگا۔ جتنے اُن آدمیوں کی تعداد ہوگی جنہوں نے اس سورت کی تلاوت کی ہو اور قیامت کے دن اُس کے لئے ایک نُور مقرر فرمائیگا اور جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنی کمر میں باندھے اور اپنی زوجہ سے بطریق حلال مباشرت کرے تو اللہ تعالےٰ اُسے ایک نیک بخت و سعادت مند بیٹا عطا فرمائے گا جو اُس کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی خوشی کا باعث ہوگا۔

تصحیح بطریق حلال مباشرت کرنے کے یہ معنی ہیں کہ عورت حیض و استحاضہ میں مبتلا نہ ہو اور حیض ختم ہونے کے بعد غسل حیض سے بھی فراغت پا چکی ہو۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص پَو پھٹنے کے قریب سورۃ الفجر کی تلاوت کرلے گا وہ دُوسرے دن کو پَو پھٹنے تک ہر بلاؤ مصیبت سے امن و امان میں رہیگا۔ اور جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنی کمر میں باندھ کر اپنی زوجہ سے مجامعت کریگا تو خدائے تعالےٰ اس کو ایسا بیٹا عطا فرمائیگا کہ جس سے اُس کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں گی۔ اور دل بھی مسرور ہوگا۔

ایک روایت میں جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں بھی منقول ہے کہ سورۃ الفجر کو لکھ کر عورت کے گلے میں ڈالے اس طرح کہ اس کے سینہ پر لٹکتی رہے پھر اُس سے مجامعت کرے تو بڑا صاحب نصیب اور اقبال مند لڑکا پیدا ہوگا۔

فضائل و خواص سُورۃ البلد (پارہ نمبر ۳۰)

تفسیر مجمع البیان اور تفسیر برہان میں جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ البلد کی تلاوت کرتا رہیگا وہ قیامت کے دن غضبِ خدا سے مامون و مصئون رہیگا۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ کو نماز واجبہ میں بعد سورۃ الفاتحہ پڑھتا رہے وہ شخص دُنیا میں تو نیک مشہور رہیگا اور آخرت میں اُس کی یہ شہرت ہوگی کہ اللہ تعالےٰ کی نظر میں اُس شخص کی خاص منزلت ہے اور وہ انبیاء اور شہداء اور صالحین کے رفیقوں میں شمار کیا جاویگا۔

خواص القرآن میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص سورۃ البلد کی تلاوت کرتا رہیگا۔ قیامت کے دن خدائے تعالےٰ اُس کو اپنے غضب سے مامون و محفوظ رکھے گا اور سخت سے سخت گھاٹیوں کی چڑھائی سے اُس کو نجات دے گا۔ اور جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر بچے کے گلے میں لٹکادیگا تو وہ بچہ ہر آفت سے اور ہر مصیبت سے جو بچوں کو پیش آیا کرتی ہیں خاصکر اُمّ الصّبیان سے اور بچوں کو جو

Marfat.com

رونا لگجاتا ہے اُس سے محفوظ رہیگا ؛

نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے۔ کہ سورۃ البلد کو لکھ کر پانی سے دھوکر جس شخص کو ناک کی کوئی بیماری ہو اور یہ پانی وہ ناک میں چڑھا لے تو اُس بیماری سے نجات پائیگا اور جس بچہ کے گلے میں اس سورۃ کو لکھ کر ڈال دیں وہ بچپن میں مرنے سے بحکم خدا محفوظ رہیگا ؛

فضائل و خواص سُورۃ الشّمس (پارہ نمبر ۳۰)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الشمس کی تلاوت کرتا رہیگا اُس کو اتنا ثواب ملیگا گویا اُس نے کُل چیزیں جن پر سُورج اور چاند کی چمک پڑی ہے راہِ خدا میں خیرات کر دیں ؛

ایضًا بہ روایت معاویہ بن عمّار جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ وَ الشَّمۡسِ وَ ضُحٰهَا اور سورۂ وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی اور سورۂ وَ الضُّحٰی اور سورۂ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ زیادہ پڑھا کرے خواہ دن میں پڑھے یا رات کو تو جتنی چیزوں کی موجودگی میں وہ ان سورتوں کو پڑھے گا وہ سب کی سب قیامت کے دن اُس کے حق میں گواہی دینگی یہاں تک اُس کے بال اور کھال اور اُس کا گوشت اور اُس کا خُون اور اُس کی رگیں اور اُس کے پٹھے اور اُس کی ہڈیاں اور اُس کی جن چیزوں کو بھی زمین اپنے اُوپر لئے ہوئے ہے یہ سب چیزیں اُس کے حق میں گواہی دیں گی۔ اُس وقت خدائے تعالےٰ یہ فرمائیگا کہ میں نے اپنے بندے کے حق میں تمہاری گواہی قبول کی۔ اور میں اُس کو جائزہ دینے کے لئے تیار ہوں تم اُس کو لے کر جنتوں میں چلے جاؤ کہ یہ اُن میں جو مکان جی چاہے پسند کرلے اور جو جو نعمتیں پسند آئیں وہ لیلے۔ یہ سب چیزیں میری طرف سے بہ حیثیت رحمت و فضل اس کو عطا کر دو۔ احسان کسی چیز کا نہ جتانا کہ وہ سب میرے بندے کے لئے مبارک و گوارا ہوں ؛

خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کم رزق ہو یا اس کو نیک کام کرنے کی توفیق کم ہوتی ہو۔ نیز وہ شخص جس کے نقصان زیادہ ہوگئے ہوں یا زیادہ ہوتے رہتے ہوں نیز وہ شخص جس کو رنج و غم زیادہ پیش آتے ہوں یا افکار و ہموم زیادہ پیش آنے کا اندیشہ ہو وہ سورۃ الشّمس کے پڑھنے کی مداومت کرلے۔ تو جدھر جائیگا توفیقِ خدا بھی اُس کے شاملِ حال رہے گی۔ امورِ خیر بھی اُس سے بہت بن پڑیں گے۔ نفع بھی اُس کو بہت حاصل ہوگا۔ حافظہ بھی اُس کا بہت بڑھ جائیگا اور کُل آدمیوں کی نظر میں اُس کی عزّت و حُرمت بہت زیادہ ہو جائے گی۔ (رنج و غم سے نجات پائیگا) نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الشّمس کو لکھ کر پانی سے دھوکر رعشہ کے مریض کو پلائے تو بحکم خدا اُس کے مرض کو آرام ہو جائیگا ؛

Marfat.com

فضائل و خواص سورۃ اللیل (پارہ نمبر ۳۰)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ واللیل کی تلاوت کرتا رہے خدائے تعالےٰ اُس کو اتنا کچھ عطا فرمائیگا کہ وہ راضی ہو جائے گا۔ دشواری اور پریشانی اور تنگی سے اُسے نجات دیگا۔ وسعتِ آسانی اور سہولت اُسے میسر آجاوے گی۔

خواص القرآن میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورت کو پڑھتا رہیگا۔ خدائے تعالےٰ جو کچھ وہ چاہیگا اُسے عطا فرمائے گا۔ پڑھنے والے کی تنگدستی دُور ہو جائے گی۔ فراخ دستی اُسے میسر آئے گی اور اللہ تعالےٰ اُسے اپنے فضل سے غنی کر دیگا۔ اور جو شخص سونے سے پہلے پندرہ ۱۵ دفعہ اس سورت کو پڑھ لیا کریگا تو وہ خواب میں خیر و خوبی کی باتیں دیکھیگا۔ جو اُس کا دل چاہتا ہو اور خواب میں کوئی نحوست یا بُرائی کی بات اُسے نظر نہ آئے گی۔ اور جو شخص نماز عشاء میں اس سورت کو پڑھ لیا کرے اُسے چہارم قرآن مجید ختم کرنے کا ثواب ملیگا اور اُس کی وہ نماز بھی قبول ہو جائے گی۔ دُوسری روایت میں آنحضرت سے یہ بھی مروی ہے۔ کہ جو شخص سوتے وقت اس سورۃ کو بیس ۲۰ مرتبہ پڑھ لیا کرے وہ اپنے خواب میں نیکی ہی نیکی دیکھے گا۔ اور جو شخص عشاء کی نماز میں اس سورے کو پڑھ لیا کرے تو اُسے پورا قرآن مجید ختم کرنیکا ثواب ملیگا۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورے کو پندرہ ۱۵ مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اُسے کبھی کوئی بات ایسی پیش نہ آئے گی جو اُسے ناگوار گذرے اور جب سوئیگا امن و حفاظتِ خدا میں رہیگا۔ اور جو شخص اس سورت کو کسی ایسے مریض کے کان میں پڑھ دے جو مرگی میں مبتلا ہو یا جس پر غشی طاری ہو۔ تو اُسے فوراً افاقہ ہو جا ئیگا۔

قول مترجم: اس سورت کے بارے میں ایک حدیث سورۂ والشمس کے ذکر میں بھی آچکی ہے۔

فضائل و خواص سورۃ الضحیٰ (پارہ نمبر ۳۰)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے جو شخص سورۂ والضحیٰ کی تلاوت کرتا رہیگا وہ ان لوگوں میں قرار دیا جائیگا جن سے خدائے تعالےٰ اظہار رضامندی فرمائیگا۔ اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کی خاص طور پر شفاعت فرمائیں گے اور دُنیا میں جتنے یتیم اور سائل ہو چکے ہیں۔ اُن سب کی تعداد کے برابر نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی۔

خواص القرآن میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے جو شخص اس سورت کو پڑھتا رہیگا قیامت کے دن جناب رسولؐ خدا کی سفارش اُس کے لئے واجب ہو جائے گی اور اُس کے نامۂ عمل میں اتنی نیکیاں لکھی جائیں گی کہ تمام سائلوں اور یتیموں کی تعداد سے دس گنی ہوں گی۔ اور اگر کوئی شخص غائب ہو گیا ہو یا کھویا

Marfat.com

گیا ہو اس کی واپسی کے لئے کوئی شخص اُس کا نام لکھ کر یہ سورۃ لکھے گا تو وہ اپنے لوگوں کے پاس صحیح و سالم پلٹ آئیگا۔ اور اگر کوئی شخص کسی جگہ کوئی چیز بھول گیا تو پھر اُسے وہ یاد آئے اور اُسی وقت سورۃ الضّحیٰ کو پڑھ دے اللہ تعالےٰ اُس کی حفاظت فرمائے گا۔ یہاں تک کہ اُسی شخص کے ہاتھ آجائے گی ؛

قول مترجم۔ اِس سورۃ کے بارے میں ایک حدیث سورۃ والشّمس کے ذکر میں بھی آچکی ہے

فضائل و خواص سُورۃ الانشراح (پارہ نمبر ۳۰)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ الم نشرح کی تلاوت کیا کرے گا اُس کو اجر اُسی طرح ملیگا جس طرح جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم کو ابتدا ابتدا میں رنج و غم پیش آئے۔ تو خدائے تعالےٰ نے اُن رنجوں کو راحت اور کشائیش سے بدل دیا۔ اسی تفسیر میں ہمارے بڑے بڑے علماء سے روایت ہے کہ سورۂ والضّحیٰ اور سورۂ الم نشرح بوجہ باہمی معنوی تعلق کے فی الحقیقت ایک ہی سورہ ہیں۔ لہٰذا وہ حضرات نماز واجب کی ایک ہی رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ ان دونوں کو یکجائی پڑھتے تھے۔ اور ان دونوں کے بیچ میں بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم سے فصل نہیں کیا کرتے تھے۔ ایسا ہی قول سورۂ الم ترکیف اور سورۂ لایلٰف قریش کے بارے میں موجود ہے۔ اور سیاق و سباق پر نظر ڈالنے سے بھی اتحادِ حقیقی معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ پہلے فرمایا اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ٥ پھر سلسلہ میں فرمایا۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ٥

خواص القرآن میں جناب رسولِ خدا صلّے اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ پڑھتا رہے خدائے تعالےٰ اُس کو یقین بھی عطا فرمائیگا۔ اور عاقبت بھی اور جس شخص کے سینہ میں کوئی مرض ہو۔ اُس پر یہ سورت پڑھی جائے اور لکھ کر بھی باندھ دی جائے تو اللہ تعالےٰ اُس کو شفا عطا فرمائے گا۔ نیز جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و الہ وسلّم نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اس سورۃ کو کسی برتن میں لکھے اور پانی سے دھو کر اُس کا پانی پی لے۔ اگر اُس کا پیشاب بند ہوگا تو خدائے تعالےٰ اُس کو شفا عطا فرمائیگا اور آسانی سے اُس کا اخراج ہو جائے گا۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو سینہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھ لیا کرے تو وہ سینہ کے امراض سے محفوظ رہیگا۔ اور جو قلب پر ہاتھ رکھ کر پڑھا کرے تو وہ بحکم خدا ساکن ہو جائے گا۔ اور جو اس سورت کو لکھ کر پانی سے دھولے تو وہ پانی بحکم خدا ہر اُس شخص کو نفع دے گا جس کو سردی کی شکایت ہو ؛

قول مترجم:۔
اس سورت کے خواص کی ایک حدیث کا ذکر سورۂ وَالشّمس کے فضائل میں بھی ہو چکا ہے ؛

Marfat.com

فضائل وخواص سورۃ التین (پارہ نمبر ۳۰)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ والتین و الزیتون کی تلاوت کرتا رہے اُسے خدائے تعالےٰ دو خوبیاں عطا فرمائیگا۔ یعنے عافیت ولیقین۔ یہ عطیہ تو دُنیا کے لئے ہوگا۔ جب وہ مرے گا تو خدائے تعالےٰ اُسے اتنا ثواب عطا فرمائے گا جتنے آدمیوں نے یہ سورہ پڑھا ہو اور وہ سب ایک دن کا روزہ رکھنے سے جس قدر ثواب حاصل کرسکیں نیز اُسی تفسیر میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص اس سورت کو اپنی واجبہ اور نافلہ نمازوں میں پڑھتا رہے گا جنّت میں جو جگہ وہ پسند کریگا وہی اس کو عطا فرمادی جائے گی ؛

خواصّ القرآن میں جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت ہے کہ جو شخص سورۃ التین کو پڑھتا رہے گا تو خدائے تعالےٰ اس کے نامۂ اعمال میں اتنا ثواب لکھے گا کہ اُس کا شمار نہ ہوسکے گا۔ اور اُس کو ایسا ثواب ملیگا کہ گویا یہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے اُن کے رنج وغم کی حالت میں ملا۔ اور اُس رنج وغم کے دُور ہونے کا باعث ہوگیا۔ اور جس وقت کھانا سامنے آئے تو جو شخص اس سورہ کو پڑھ لیگا اُسے اُس کھانے سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ گو اُس میں سمِ قاتل بھی ملا ہو بلکہ وہ بجائے نقصان کے شفا ہو جائیگا۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب یہ سورۃ کسی کھانے پر لکھدی جائے۔ اور پڑھ دی جائے تو خدائے تعالےٰ اُس کھانے کے ضرر کو پڑھنے والے سے دُور کردیگا اور اُس کی قدرت کاملہ سے اُس میں شفا پیدا ہو جائے گی ؛

فضائل وخواص سورۃ العلق (پارہ نمبر ۳۰)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ العلق کی تلاوت کرے اُسے اتنا ثواب ملیگا گویا اُس نے کل چھوٹی سورتوں کی تلاوت کی ؛

ایضاً بروایت محمد بن حسان جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ کو دن میں پڑھے یا رات میں۔ پھر اُسی دن یا رات میں مر جائے تو وہ شہید مریگا۔ اور اللہ تعالےٰ اُسے شہید ہی مبعوث فرمائیگا۔ اور شہید ہی کی سی زندگی اُس کو عطا فرمائیگا۔ اور ثواب اس کو اتنا دیگا جتنا اُس شخص کا ہوسکتا ہے جو راہِ خدا میں جناب رسولخدا کی معیّت میں اپنی تلوار سے جہاد کرتا رہا ہو

خواصّ القرآن میں جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت ہے کہ جو شخص اس سورے کو پڑھے گا۔ ثواب تو اُس کے نامۂ اعمال میں اتنا لکھیگا گویا اس نے کُل چھوٹی سورتیں پڑھ لیں اور اجر اس کو اتنا عطا فرمائے گا گویا اُس نے راہِ خدا میں تلوار سونت کر جہاد کیا ہو اور جو شخص جہاز یا کشتی میں بیٹھ کر پڑھ لیگا اُسے

Marfat.com

خدائے تعالےٰ غرق ہونے سے محفوظ رکھیگا۔ نیز جناب رسولِ خدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ جو شخص سورۃ العلاق کو کسی خزانہ کا دروازہ بند کرکے اُس پر پڑھ دے تو خدائے تعالےٰ اُس خزانے کو ہر ایک آفت سے محفوظ رکھے گا خاص کر چوروں سے یہ حفاظت اُس وقت تک رہیگی کہ اُس کا مالک اپنی کل چیزیں اُس کے اندر سے نکال لے۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے۔ جو شخص سفر کو جاتے وقت اس سورۃ کو پڑھ لیگا تو وہ اس کی خرابیوں سے محفوظ رہیگا۔ اور جو شخص سمندر میں سوار ہو کر پڑھ لے وہ بقدرت خدائے تعالےٰ اُس کی تکالیف سے محفوظ رہیگا ؂

فضائل و خواص سُورۃ القدر (پارہ نمبر ۳۰)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسولِ خدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ القدر کی تلاوت کریگا اُسے اتنا ثواب ملیگا گویا اُس نے تمام ماہ رمضان کے روزے بھی رکھے اور شب ہائے قدر کو بیدار بھی رہا۔ نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی واجبہ نمازوں میں سے کسی واجب نماز میں سورۂ انا انزلنٰہ پڑھے تو منجانب خدا ایک منادی ندا دیتا ہے کہ اے بندۂ خدا جو گناہ تو ابتک کر چکا وہ تو سب معاف کردئے گئے۔ اب از سرِ نو عمل شروع کر۔ کافی میں جناب امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر کو بلند آواز سے پڑھے اس کو تو ثواب ایسا ملیگا گویا اُس نے راہِ خدا میں تلوار کھینچ کر جہاد کیا ہو۔ اور جو شخص اُسے چپکے چپکے پڑھے اُسے ایسا ثواب ملیگا گویا راہِ خدا میں شہید ہو کر اپنے خون میں لوٹا۔ اور جو شخص اس سورۃ کو دس مرتبہ پڑھیگا۔ اُس کے گناہوں میں سے ایک ہزار گناہ مٹا دئے جائیں گے۔ کتاب جمال الاسبوع میں جناب امام موسےٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ہر روز جمعہ کو رحمتِ خدا کے ایک ہزار گلدستے تیار ہوتے ہیں وہ اپنے بندوں کو اُن میں سے جتنے جتنے چاہتا ہے اتنے عطا فرماتا ہے۔ مگر جو شخص جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد سو مرتبہ سورۃ القدر پڑھے اُس کو خدائے تعالےٰ ہزار کے ہزار گلدستے وہ اور ایک ہزار گلدستے اور مرحمت فرمائیگا۔ کتاب الاقبال میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو بندہ روزہ رکھے اور سحری اور افطار کے وقت سورۂ انا انزلنٰہ پڑھے تو اُسے ان دونوں وقتوں کے مابین اتنا ثواب ملیگا گویا وہ راہِ خدا میں شہید ہو کر اپنے خون میں لوٹا۔ نیز اُنہی حضرت سے منقول ہے کہ جب ماہ مبارک رمضان آئے تو ہر رات میں ایک ہزار مرتبہ سورۂ انا انزلنٰہ پڑھا کرو۔ جب تیئسویں (۲۳) شب آئے گی تو اپنے دل کو مضبوط کر لینا اور اپنے دونوں کانوں کو کھول لینا کہ عجیب و غریب باتیں سُنو گے ؂

نیز اُنہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص ماہ مبارک رمضان کی ۲۳ ویں شب میں سورۂ انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر ہزار مرتبہ پڑھے تو وہ خواب میں کچھ ایسی چیزیں دیکھے گا کہ ہم سے جو بزرگیاں مخصوص ہیں اُن کے

Marfat.com

بارے میں اس کا یقین صبح کو بہت ہی کچھ بڑھ جائے گا۔

جنّتہ الواقعہ میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص سوتے وقت گیارہ مرتبہ سورۂ انا انزلناہ پڑھے تو خدائے تعالےٰ کھلی ہوا میں ایک نور پیدا کر دے گا جو طول و عرض میں ہوا کے قرار گاہ سے لے کر عرش کے اوپر جو حجابہائے نور ہیں اُن پر پھیلا ہوا ہوگا اور اُس کے ہر ہر درجہ میں ہزار ہزار فرشتے ہونگے اور ہر ہر فرشتے کی ہزار ہزار زبانیں۔ پھر ہر ہر زبان پر ہزار ہزار لغت اور ہر ہر لغت سے وہ ساری رات پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔ پھر قیامت کے دن خدائے تعالےٰ اُس نور کو سورت پڑھنے والے کے جسم میں جگہ دے دیگا۔

نیز اُنہیں حضرت سے یہ بھی منقول ہے کہ جو شخص اپنے بستر خواب پر جا کر گیارہ مرتبہ اس سورۃ کی تلاوت کر لیتا ہے تو خدائے تعالےٰ ایک ایک سورۃ سے ایک ایک فرشتہ اتنا بڑا پیدا کرتا ہے جس کی ہتیلی ساتوں آسمان اور ساتوں زمین سے بڑی ہوتی ہے۔ اُس کے تمام جسم پر ہر جگہ بال ہی بال ہوتے ہیں اور ہر ہر بال سے وہ اس قوت سے بات کر سکتا ہے کہ جو تمام جنوں اور تمام آدمیوں کی قوت کے برابر ہوتی ہے۔ یہ کل فرشتے قیامت تک اس سورۃ کے پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔ حلیتہ المتقین میں بسند معتبر جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت گیارہ مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑھ لیا کرے خدا تعالےٰ گیارہ فرشتے اُس پر مقرر فرما دیتا ہے کہ صبح تک شیطان کے شر سے اُس کی حفاظت کرتے رہیں۔

بلد الامین و مصباح کفعمی کے حاشیوں پر جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت اور پھر جاگتے بھی سورۂ انا انزلناہ پڑھ لیا کرے تو لوح محفوظ اُس کے ثواب سے پُر ہو جائے گی۔ نیز اُنہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص رات کو سو مرتبہ سورۃ انا انزلناہ پڑھ لے وہ صبح سے پہلے پہلے جنّت کو خواب میں دیکھ لیگا۔

ایضاً جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد ماجد جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص سورۃ القدر کو بعد صبح دس مرتبہ پڑھے پھر زوال آفتاب کے وقت دس مرتبہ پڑھے اور پھر بعد عصر دس مرتبہ پڑھے تو اس کا ثواب اتنا ہوگا کہ دو ہزار لکھنے والے تیس برس برابر لکھتے رہیں۔ نیز جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص طلوع فجر کے بعد سورۃ انا انزلناہ پڑھیگا تو فرشتوں کی ستر صفیں اُس شخص پر ستر ستر مرتبہ درود اور ستر ستر مرتبہ رحمت بھیجیں گی۔

ایضاً اُنہیں حضرت سے منقول ہے۔ کہ جو شخص پیر کے دن ایک ہزار مرتبہ سورۂ انا انزلناہ پڑھے اور جمعرات کے دن ہزار مرتبہ پڑھے تو خدائے تعالےٰ ایک ایک سورۃ سے اتنا اتنا بڑا قوی الجثہ فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ اُس کی ہتیلی ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں سے بڑی ہوتی ہے اور اس کے جسم پر ہزار ہزار بال ہوتے ہیں۔ اور ہر ہر بال میں ہزار ہزار زبانیں ہوتی ہیں۔ اور ہر ہر زبان سے اس قوت سے بولتا ہے جتنی قوت کل آدمیوں کی اور

Marfat.com

کُل جنوں کی ہو سکتی ہے۔ اور یہ سب فرشتے پڑھنے والے کے لئے طلب مغفرت کرتے رہتے ہیں اور خدا تعالے اُن کے استغفار کو بیس لاکھ گُنا کر دیتا ہے۔ نیز اُسی کتاب میں کتاب طریق النجاۃ سے بروایت جناب امام علی النقی علیہ السلام منقول ہے کہ جو شخص سورۃ القدر کو رات دن میں چھتّر ۷۶ دفعہ پڑھ لیا کرے تو خدا تعالیٰ ایک ہزار فرشتے پیدا کر دیتا ہے کہ اس کا ثواب چھتیس ۳۶ ہزار برس تک لکھتے رہیں گے۔ نیز اُس کے لئے استغفار بھی کرتے رہیں گے۔ اور خدائے تعالےٰ اُن کے استغفار کو دو ہزار برس تک ہر روز ہزار گُنا کرتا رہیگا۔ چھتّر ۷۶ مرتبہ کی تقسیم سات وقت میں حسب تفصیل ذیل ہے:۔

(۱) پو پھٹنے کے بعد اور نماز صُبح سے پہلے سات مرتبہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ فرشتے چھ ۶ دن پڑھنے والے پر درُود بھیجتے رہیں گے۔

(۲) بعد نماز صُبح دس مرتبہ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ شام تک خدا تعالیٰ کے حفظ و حمایت میں رہیگا۔

(۳) زوال آفتاب کے بعد مگر نوافل ظہر کے پڑھنے سے پہلے دس مرتبہ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدائے تعالےٰ پڑھنے والے کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا اور آسمان کے دروازے اُس کے لئے کھُل جائیں گے۔

(۴) نوافل ظہر کے پڑھنے کے بعد اکیس ۲۱ مرتبہ اُس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدائے تعالےٰ پڑھنے والے کے لئے ہر ہر سورت سے ایک ایک مکان ایسا بنا فرمائیگا جس کا طول اسّی ۸۰ ہاتھ ہوگا اور عرض بھی۔ اور جس کی بلندی ساٹھ ۶۰ ہاتھ ہوگی۔ اُس کے اندر فرشتے بکثرت ہوں گے جو قیامت تک پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔ اور خدائے تعالےٰ اُن کے استغفار کو دو ہزار برس تک روزانہ ہزار گُنا کرتا رہیگا۔

(۵) بعد نماز عصر دس مرتبہ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمام مخلوق کے اُس دن کے نیک اعمال کے برابر نیکیاں پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی۔

(۶) بعد نماز عشاء سات مرتبہ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ صُبح تک پڑھنے والا ضمانت الٰہی میں رہیگا۔

(۷) بستر خواب پر جا کر گیارہ ۱۱ مرتبہ۔ اس کا نتیجہ وہ ہونا ہے جو صفحہ ۳۶۸۔ اُنیسویں ۱۹ میں درج ہے۔

نیز اُوپر کی دونوں کتابوں میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ نُور جو قیامت کے دن مومنوں کے آگے آگے دَوڑتا ہوگا وہ سورہ انا انزلنٰہ ہی کا نُور ہوگا۔

نیز اُنہیں حضرت سے یہ بھی منقول ہے۔ کہ جو شخص سورۂ انا انزلنٰہُ کو نماز میں پڑھے تو وہ نماز قبول ہو کر اور ثواب میں بدرجہا زیادہ ہو کر منزل علّیّین تک پہنچائی جاتی ہے۔ اور جو شخص اس سورۃ کو پڑھ کر دُعا مانگتا ہے اُس کی دعا لوحِ محفوظ تک پہنچائی جاتی ہے اور قبول کی جاتی ہے۔

اور جو شخص اس سورۃ کو زیادہ پڑھتا رہتا ہے وہ لوگوں کی نظر میں محبوب ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اِس سورت کو پڑھ کر کسی شخص کے پاس جائے اور اُس سے یہ کہے کہ اپنے مال میں سے مجھے کوئی حصّہ نکال کر دے دو تو وہ ضرور نِکال کر دے دیگا۔ اور جس شخص کو بادشاہ یا حاکم سے خوف ہو اور وہ سامنے ہونے کے

Marfat.com

وقت سورۂ انا انزلنٰہ پڑھ لے تو وہ بادشاہ یا حاکم مغلوب ہو جائیگا۔ اور جس شخص سے جھگڑنا منظور ہو اور سورۂ انا انزلنٰہ جھگڑے کے وقت پڑھتا رہے تو فتح و ظفر پڑھنے والے ہی کے حصّہ میں آئے گی اور جو شخص خدائے تعالےٰ کے حضور میں اس سورت کو وسیلۂ نجات و شفاعت قرار دے تو خدائے تعالےٰ اُسکی شفاعت قبول کرے گا۔ اور مُنہ مانگی مراد پائے گا۔ اُنہیں حضرتؑ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اس کہنے میں کسی طرح کی غلطی نہیں ہے کہ اس سورۃ کا پڑھنے والا مومن اُس کی قرأت سے فارغ نہیں ہوتا کہ آتشِ جہنم سے آزادی کا پروانہ اُس کے نام لکھ لیا جاتا ہے۔ نیز جناب امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے۔ کہ جس شخص نے سورۂ انا انزلنٰہ کو یاد کر لیا گویا اُس نے کُل علم یاد کر لیا۔

جناب امیرالمومنین ابن ابی طالب علیہ السّلام کا یہ دستور تھا کہ جب اپنے شیعوں میں سے کسی کو دیکھتے تو یہ فرماتے خدائے تعالےٰ اُس پر اپنی رحمت نازل کرے جو سورۂ انا انزلنٰہ پڑھتا رہتا ہے۔ نیز اُنہیں حضرت سے روایت ہے کہ ہر شئے کا ایک پھل ہوتا ہے اور قرآن مجید کا پھل سورۂ انا انزلنٰہ ہے اور ہر چیز کا ایک خزانہ ہوتا ہے۔ فقیروں کا خزانہ سورہ انا انزلنٰہ ہے۔ اور ہر چیز کا ایک سہارا ہوتا ہے اور کمزوروں کا سہارا سورۂ انا انزلنٰہ ہے۔ ہر چیز کے لئے ایک فراخی ہوتی ہے۔ اور تنگدستوں کی فراخی سورۂ انا انزلنٰہ ہے۔ اور ہر چیز کے لئے کوئی نہ کوئی بچاؤ کی صورت ہوتی ہے۔ مومن کے لئے بچاؤ کی سورت انا انزلنٰہ ہے۔ اور ہر چیز کے لئے کوئی نہ کوئی ہدایت ہوتی ہے اور نیک لوگوں کی ہدایت سورۂ انا انزلنٰہ ہے۔ اور ہر چیز کا ایک سردار ہوتا ہے اور علم کا سردار سورۂ انا انزلنٰہ ہے اور ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور قرآن مجید کی زینت سورۂ انا انزلنٰہ ہے۔ اور ہر شئے کا ایک خیمہ ہوتا ہے پس عبادت کرنے والوں کا خیمہ سورۂ انا انزلنٰہ ہے۔ اور ہر چیز کے لئے ایک خوش خبری ہوتی ہے اور مخلوقِ خدا کے لئے خوش خبری سورۂ انا انزلنٰہ ہے۔ اور ہر چیز کے لئے ایک حجّت ہوتی ہے۔ بعد جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سورۂ انا انزلنٰہ حجّت ہے۔ لہٰذا تم اس پر ایمان لاؤ۔ کسی نے عرض کیا کہ اُس پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا کہ شبِ قدر ہر سال ہوتی ہے اور جو کچھ اُس میں نازل ہوتا ہے وہ سب برحق ہوتا ہے۔

قول مترجم۔ جس کے پاس فرشتے سب چیزیں حکم خدا سے لیکر آتے ہیں وہی امام ہوتا ہے۔

نیز اُنہیں حضرت سے منقول ہے کہ سورۂ انا انزلنٰہ آدمی کی بہت بہتر رفیق ہے کہ اُس کے ذریعہ سے اپنا فرض بھی ادا کر سکتا ہے، اپنا دین بھی بڑھا سکتا ہے۔ نمایاں کامیابی بھی حاصل کر سکتا ہے۔ اپنی عمر بھی بڑھا سکتا ہے اور اپنی حالت بھی بہتر کر سکتا ہے۔ اور جو شخص اس سورۃ کو زیادہ پڑھتا رہیگا وہ خدا کے حضور میں صدّیق اور شہید ہو کر جائے گا۔

نیز اُنہیں حضرت سے منقول ہے۔ کہ جو شخص اپنے گھر میں جاتے وقت اور اُس سے نکلتے وقت سورۂ انا انزلنٰہ پڑھ لے شیطان کو اُسے بہکانے کا موقعہ ہی نہ ملیگا۔

Marfat.com

ایضاً۔ انہیں حضرت نے فرمایا کہ اس سورۃ کے پڑھنے والے کے لئے خدائے تعالےٰ ہر جگہ کے ذرّہ کو نیکی ہی بنا دیگا۔ اور بھی انہیں جناب سے منقول ہے۔ خدائے تعالےٰ نے یہ طے فرما دیا ہے کہ خود اس سورۃ کے پڑھنے والے کو دم بدم نام بنام سے یاد کرتا رہیگا اور اس پر درُود بھیجتا رہیگا۔ اور جب جب اس سورۃ کے پڑھنے والے کی پلک جھپکے گی۔ خدائے تعالےٰ اُس پر نظر رحمت فرمائے گا۔ اور رحمت نازل کرے گا۔ نیز خدائے تعالےٰ نے یہ بھی طے فرما دیا ہے۔ کہ انبیاء اور اوصیاء کے بعد کسی شخص کی عزّت خدائے تعالےٰ کی نظر میں اُتنی نہ ہوگی جتنی اُس شخص کی جو سورۂ انا انزلناہ کی رعایت کرے۔ اور اُس کی رعایت کرنے سے یہ مطلب ہے کہ اُس کی تلاوت کرتا رہے۔ نیز خدائے تعالےٰ نے یہ بھی طے فرما دیا ہے کہ اس سورۃ کے پڑھنے والے کا ثواب اگر میزان میں رکھ کر جانچا جائیگا وزن میں عرش و کرسی سے بھی زیادہ نکلے گا۔

نیز یہ بھی خدائے تعالےٰ نے طے فرما دیا ہے کہ اُس کی کرسی جن جن چیزوں کو احاطہ کئے ہوئے ہے اُن سب سے سورۂ انا انزلناہ کے پڑھنے کا ثواب بڑھا ہوا ہے۔

نیز یہ بھی خدائے تعالےٰ نے طے فرما دیا ہے کہ عام بندوں میں سے کسی بندے کی منزلت اُس کے نزدیک اس سورت کے پڑھنے والے کی منزلت سے زیادہ نہ ہو۔

نیز یہ بھی خدائے تعالےٰ نے طے فرما دیا ہے۔ کہ اس سورت کے پڑھنے والے سے نہ کبھی خود ناراض ہوگا اور نہ کبھی اُس کو ناراض کریگا۔ کسی نے عرض کیا اُس کو ناراض کرنے کے کیا معنی۔ فرمایا اس سے یہ مطلب ہے کہ اُس کی کسی حاجت کو نہ روکے گا کہ اُسے بُرا معلوم ہو۔

نیز یہ بھی اللہ تعالےٰ نے طے فرما دیا ہے کہ اس سورۃ کے پڑھنے والے کے ثواب کو خود ہی لکھے گا۔ کسی دوسرے کو نہ لکھنے دیگا۔ اور جب اُس کی موت کا وقت آئیگا۔ تو اُس کے قبض رُوح کا اہتمام بھی خود ہی فرمائیگا۔

نیز یہ بھی خدائے تعالےٰ نے طے فرما دیا ہے کہ اپنے تمام فرشتوں کو اس سورۃ کے پڑھنے والے کی عظمت یاد دلاتا رہے تاکہ وہ اُس کے لئے استغفار کرتے رہیں۔

یہ امر بھی اللہ تعالےٰ نے طے فرما دیا ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھ کر سوئے گا۔ ہزار فرشتے اُس کو گھیر لینگے جو صبح تک اُس کی حفاظت کرتے رہیں اور جو سوتے سے اُٹھتے ہی پڑھ لیگا اُس کا بھی ہزار فرشتے احاطہ کر لیں گے جو شام تک اُس کی حفاظت کرتے رہیں۔

نیز خدائے تعالےٰ نے یہ بھی طے فرما دیا ہے کہ نافلہ نمازوں میں سے کوئی نماز اُس سے زیادہ اُمید دلانے والی اور پسندیدہ نہ ہو جتنی وہ نماز جس میں سورۂ انا انزلناہ کی قرأت کی ہو۔

نیز اللہ تعالےٰ نے یہ بھی طے فرما دیا ہے کہ قرآن مجید کے پڑھنے والوں کے اعمال اور اس کے حضور میں پیش کئے جائیں اور اس سورۃ کے پڑھنے والے کا ثواب اُن سب کے مجموعی ثواب کے برابر ہو۔

ایضاً جناب امیر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو بندہ سورۂ انا انزلناہ کی قرأت سے فارغ ہوتا ہے تو کُل فرشتے اُس پر درُود بھیجنے لگتے ہیں۔

Marfat.com

نیز جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورۃ القدر کی ایک زبان ہے اور دو ہونٹ۔ اور خدائے تعالےٰ نے اُس میں اپنی خاص پیدا کی ہوئی رُوح اُسی طرح پھُونک دی ہے جیسے کہ آدم علیہ السّلام کے جسد عنصری میں پھُونکی تھی اور یہ سورت بیت المعمور میں موجود ہے جس کا طواف روزانہ صُبح سے لے کر شام تک ایک لاکھ فرشتے کرتے ہیں اُس کا باعث اُسی کی عظمت ہے۔ نیز یہی سورت عرش کے کل قائموں میں موجود ہے کہ اُن میں سے ایک ایک قائمہ کا طواف قیامت تک لاکھ لاکھ فرشتے کرتے رہیں گے۔ اُس کی عظمت کا بھی باعث یہ ہی سورت ہے۔ یعنی قائمہ عرش کی ؛

نیز یہ سورت رحمتِ الٰہی کے خزانوں میں بھی مخزون ہے ؛

ایضاً اُنہیں جناب سے مروی ہے کہ جو شخص سورۃ القدر کو ایک رات میں ہزار مرتبہ پڑھ لے۔ وہ اُس شخص کی سی منزلت پائیگا جو اپنے آپ کو دارالسلام میں دیکھ لے۔ اور جو شخص اس رات کو نافلہ ظہر اور نماز ظہر کے مابین اکیس مرتبہ پڑھے بشرطیکہ نافلہ ظہر پڑھنا اوّل زوال سے شروع کیا ہو تو وہ جب تک رسولؐ خدا صلےٰ اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو خواب میں نہ دیکھ لیگا انتقال نہ کرے گا۔ اور جو شخص نماز عشاء کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں نماز وتیرہ کی نیت سے پڑھ کر سات دفعہ اس سورت کو پڑھ لیگا وہ صُبح تک آسمان سے زمین پر جو بلائیں نازل ہوں گی۔ اُن سب سے محفوظ رہیگا ؛

جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جو لوگ فقر و فاقہ میں مبتلا ہیں سورۃ انا انزلنٰہ اُن سب کے لئے ایک خزانہ ہے ؛

قول مترجم۔ خزانہ گھر میں موجود ہو اور بھُوکا آدمی پھر بھی اُس سے نفع نہ اُٹھائے تو فرمائے یہ قصُور کس کا۔

نیز اُنہیں حضرت سے یہ روایت ہے کہ جو شخص سورۃ انا انزلنٰہ زیادہ پڑھتا رہیگا وہ ضرور جنتی ہو جائیگا ؛

قول مترجم۔ خوارج اور نواصب کو اس کی توفیق ہی نہ ہوگی اور جس کو توفیق ہو گئی وہ انشاء اللہ تعالےٰ زمرۂ مؤمنین میں آئے اور پھر آئے ؛

کافی میں جناب امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے برادر مومن کی قبر پر پہنچے اور اُس قبر پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ سورۃ انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر پڑھ دے تو وہ شخص سخت گھبراہٹ کے دن یعنی قیامت کی پریشانی سے محفوظ رہیگا ؛

کشف اللثام عن قواعد الاحکام میں جناب امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص وضو کرنے میں سورۃ انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر پڑھ لے وہ گناہوں سے ایسا ہی پاک ہو جائے گا۔ گویا اُسی دن اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہُوا ؛

مکارم الاخلاق میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص پیدل چل کر حج کرے اور سورۃ انا انزلنٰہ پڑھتا رہے تو اُسے چلنے کی تکان محسُوس نہ ہوگی ؛

نیز یہ فرمایا کہ جو شخص چوپائے پر سوار ہونے کے وقت سورۃ انا انزلنٰہ پڑھ لے وہ یا تو صحیح و سالم اُترے گا

Marfat.com

یا اس حالت میں اُترے گا کہ اُس کے ذمہ کوئی گناہ باقی نہ ہو۔ اور اس سورۃ کا پڑھنے والا چوپائے پر بوجھ سے بھی زیادہ بھاری ہوتا ہے۔ (اسی وجہ سے وہ چوپایہ اُس کے نیچے کوئی شرارت نہیں کر سکتا)۔

اُسی کتاب میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کوئی چیز قضاؤ قدر الٰہی سے سابق ہو سکتی تو میں ضرور یہ کہتا کہ جو شخص سفر کرتے وقت یا اپنے گھر سے نکلتے وقت سورۂ انا انزلنٰہ پڑھ لے اُسے خدائے تعالےٰ ضرور اُس کے گھر تک صحیح و سالم واپس پہنچا دیگا۔

عدۃ الداعی میں کئی معصوموں کی روایت سے منقول ہے کہ جس چیز کا ذخیرہ رکھنا منظور ہو اُس کو جمع کر کے سورۂ انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر کا پڑھ دینا اُس کے محفوظ رہنے کا یقینی باعث ہوگا۔ نیز اُسی کتاب میں مسطور ہے کہ جو شخص شب جمعہ کے پچھلے تہائی حصہ میں سورۂ انا انزلنٰہ پندرہ ۱۵ بار پڑھے پھر جو جی چاہے وہ دُعا مانگے وہ دُعا قبول کی جائے گی۔

مصباح کفعمی میں لکھا ہے کہ جن جن چیزوں کو ذخیرہ رکھنا منظور ہو اُن پر سورۂ انا انزلنٰہ کا پڑھنا حفاظت کا باعث ہوگا۔ اور جو شخص سورۃ القدر کو لکھ کر پانی سے دھو کر اُس کا پانی پی لیگا خدائے تعالےٰ اُس کی آنکھوں میں روشنی زیادہ کریگا۔ اور اُس کے دل کا یقین بڑھا دے گا۔ اور اُسے عقل و دانائی عطا فرمائیگا۔ اور اگر وہ شخص جس کو بہت سے افکار در پیش ہوں یا مریض ہو یا مسافر ہو یا قیدی ہو اور اس سورۃ کو پڑھے تو اُس کا مطلب حاصل ہو جائیگا اور اگر باغ یا کھیت پر یہ سورۃ پڑھی جائے۔ تو اُس میں بہت برکت ہوگی۔ اور اگر روغن گل پر پڑھ کر اُسے عورت کے دُودھ میں ملا کر بلغم کا مریض اُس کو اپنی ناک میں چڑھائے تو بحکم خدا اُس کے مرض کو فائدہ ہوگا۔ اور اگر فولادی آئینہ پر خوب صیقل کی جائے پھر اُس آئینہ پر زعفران سے سورۂ قدر لکھی جائے اور وہ شخص جس کو لقوہ مار گیا ہو اُس آئینہ کو لیکر اندھیرے مکان میں چلا جائے اور بار بار اُس آئینہ پر نظر ڈالے تو وہ بحکم خدا اپنے مرض سے صحت پالیگا۔ اور اگر اس سورۃ کو کورے ٹھیکرے پر لکھ کر بارش کے پانی سے دھو لیا جائے اور اس میں تھوڑی سی شکر ملا دی جائے اور اُس شخص کو پلا دیا جائے جس کے کلیجہ میں ورد ہوتا ہو تو بحکم خدا اُس کو آرام ہو جائیگا۔

نیز یہ بھی تحریر ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو زوال آفتاب کے وقت سنو۱۰۰ مرتبہ پڑھ لیگا وہ خواب میں جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا اور جو شخص ہر شب جمعہ اس کو سنو۱۰۰ مرتبہ پڑھتا رہیگا وہ کبھی منافق نہ ہوگا اور جس کو یہ منظور ہو کہ اُسے حج میسر آجائے تو اُسے چاہیئے کہ ایک نیا کپڑا پہنے اور ایک پیالے میں پانی لیکر بتیس مرتبہ سورۂ انا انزلنٰہ اُس پر پڑھے اور وہ پانی اُس کپڑے پر چھڑک دے۔ پھر چار رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد جس سورہ کو چاہے پڑھے اُس کے بعد خدائے تعالےٰ سے توفیق حج کا سوال کرے تو انشاء اللہ تعالےٰ اُسی سال حج میسر آجائے گا۔

کافی اور عین الحیاۃ میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو ہر طرح کی بلاؤں اور بیماریوں سے محفوظ رہنا ہو تو اُسے لازم ہے کہ ایک نیا گھڑا لیکر (اُسے پاک کر کے) اُس میں تازہ پانی بھرے پھر اُس پر ہاتھ رکھ

Marfat.com

کرننس ۳ مرتبہ سورۂ انا انزلنٰہ پڑھ دے پھر اُسے علیحدہ رکھ دے۔ جب پانی پیئے اُس میں سے پیئے اور جب وضو کرے اُسی میں سے وضو کرے اور اُس کا پانی ختم ہونے سے پہلے پھر اُس میں پانی بھر دیا کرے تو ہر بلا و مرض سے محفوظ رہیگا)۔

نیز عین الحیات میں منقول ہے کہ ایک شخص نے جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں عرض کی کہ میری آٹھ بیٹیاں ہو چکی ہیں اور بیٹے کی ابھی صورت بھی نہیں دیکھی حضور دعا فرمائیں کہ خدائے تعالےٰ مجھے بیٹا عطا فرمائے تو حضرت نے فرمایا کہ جب تو اپنی عورت سے ہمبستری کرنا چاہے تو اپنا داہنا ہاتھ عورت کے ناف کے داہنی طرف رکھ کر سات مرتبہ سورۂ انا انزلنٰہ پڑھیو اُس کے بعد مباشرت کیجیو اور جب حمل ظاہر ہو جائے تو ہر رات میں جب وہ کروٹ بدلے تو اس کی ناف کے داہنی طرف ہاتھ رکھ کر سات دفعہ سورہ انا انزلنٰہ پڑھے۔ وہ شخص بیان کرتا ہے میں نے اس حکم کی تعمیل کی تو خدائے تعالےٰ نے پے در پے سات بیٹے مجھے عطا فرمائے۔

نیز اُسی کتاب میں بسند معتبر ابی عمرو سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ فقر و فاقہ سے میری حالت بہت ہی پریشان ہو گئی تھی تو میں نے جناب امام محمد تقی علیہ السّلام کی حضور میں عریضہ لکھا اور اپنی حالت جتلائی تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تو ہمیشہ سورۂ انا ارسلنا نوحًا الیٰ قومہٖ پڑھا کر۔ میں ایک سال تک اس سورہ کو پڑھتا رہا اور کوئی اثر نہ پایا۔ دوبارہ میں نے حضرت کی خدمت میں پھر عریضہ لکھا جس میں اپنی حالت جتلائی اور یہ بھی عرض کیا کہ سورۂ نوح کے پڑھنے سے مجھے تو کوئی نفع نہیں پہنچا۔ تو حضرت نے مجھے تحریر فرمایا کہ تو نے اُسے ایک سال پڑھا بس یہی کافی ہے۔ اب سورۂ انا انزلنٰہ پڑھا کر۔ میں نے اس حکم کی تعمیل شروع کی تو تھوڑے ہی دن میں ابن ابی داؤد نے میرا قرض بھی ادا کر دیا اور خود میرے لئے اور میرے اہل و عیال کے لئے تنخواہ بھی مقرر کر دی۔ پھر مجھے اپنا وکیل کر کے بصرہ بھیجا اور پانسو روپیہ (۵۰۰) میری تنخواہ مقرر کر دی۔ بصرہ سے میں نے جناب امام محمد علی النقی کی حضور میں عریضہ لکھا اور علی بن مہریار کے ہاتھ وہ عریضہ بھیجا اور اُس عریضہ میں یہ بھی عرض کیا کہ حضور کے والد ماجد کی خدمت میں اپنا حال یوں اور یوں عرض کیا تھا اور اُن حضرت نے یوں اور یوں ہدایت فرمائی تھی اور فدوی نے اُس حضرت کی تحریر کے بموجب ایسا اور ایسا عمل کیا تھا اور اب میرا حال بہت اچھا ہے۔ اب میں یہ چاہتا ہوں کہ حضور یہ ارشاد فرمائیں کہ اب میں سورۂ انا انزلنٰہ کو نماز ہائے واجبی اور سنتی میں پڑھنا کافی سمجھوں یا علاوہ نماز کے بھی پڑھتا رہوں اور اگر علاوہ نماز کے پڑھنا لازم ہو تو روزانہ کس مقدار میں پڑھا کروں۔ حضرت نے اُس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ قرآن مجید کو مسلسل پڑھا کر نہ کسی چھوٹی سورت کا پڑھنا ترک کر نہ کسی بڑی سورت کا اور انا انزلنٰہ کا رات دن میں سو مرتبہ پڑھنا کافی ہوگا۔

خواص القرآن میں جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ القدر کی تلاوت کرتا رہیگا قیامت کے دن وہ لوگ جن کو خدائے تعالےٰ نے خیر البریہ فرمایا ہے اُس کے رفیق اور مصاحب ہوں گے۔ اور اگر لقوہ کا مریض نئے برتن میں اس سورۃ کو لکھ کر اُس پر نظر ڈالیگا تو اللہ تعالےٰ اُس کو شفا عطا فرمائیگا۔

Marfat.com

نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو نماز عشاء کے بعد پندرہ ۱۵ مرتبہ پڑھ لیگا وہ تمام رات امان خدا میں رہیگا۔ اور جو شخص ہر رات کو سات مرتبہ پڑھ لیا کرے وہ بھی صبح کے طلوع ہونے تک مامون و محفوظ رہیگا اور جو شخص سونے یا چاندی یا اور سامان پر جو ذخیرہ کے طور پر رکھا ہے پڑھے گا اُس میں خدائے تعالےٰ برکت بھی دے گا اور اُس کو ہر ضرر سے محفوظ بھی رکھے گا۔ اور اگر اُس پانی پر جس سے غسل کرنا منظور ہو یہ سورۃ پڑھی جائے اور پھر اُس پانی سے غسل کیا جائے تو بحکم خدا غسل کرنے والے کو بہت نفع پہنچے گا۔

فضائل و خواص سورۃ البیّنہ (پارہ نمبر ۳۰)

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسول خدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کی تلاوت کرتا رہے گا وہ قیامت کے دن حالتِ سفر اور حالتِ اقامت میں خیرالبریہ کے ساتھ ہی ساتھ رہیگا۔

نیز اُسی تفسیر میں بروایت ابودردا جناب رسولخدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہوتا کہ سورۂ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا میں کیا کیا ہے تو اپنے مال و منال اور اہل و عیال کو چھوڑ دیتے اور اس سورۃ کو سیکھتے۔ اُس وقت بنی خزاعہ میں سے ایک شخص نے عرض کی۔ کہ یا رسوؐل اللہ اس کے پڑھنے کا ثواب کتنا ہے فرمایا منافق تو اس کو کبھی پڑھتا ہی نہیں اور نہ وہ بندہ پڑھتا ہے جس کے دل میں خدا کی طرف سے کچھ بھی شک ہو۔ اور ملائکہ مقربین اُس کو اُس وقت سے برابر پڑھتے رہتے ہیں جس وقت سے اللہ تعالےٰ نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا ہے اور وہ اس کے پڑھنے سے کبھی تھکتے ہی نہیں۔ اب جو بندہ رات کے وقت اس کو پڑھ لیگا خدا یتعالےٰ بہت سے فرشتوں کو مقرر فرماوے گا کہ وہ اُس کے دین و دُنیا کی حفاظت کرتے رہیں اور اس کے لئے مغفرت و رحمت کی دعا مانگتے رہیں اور جو شخص دن میں اسکو پڑھے گا اُس کا ثواب اتنا ہوگا جتنی اُن چیزوں کی تعداد ہو سکتی ہے جن پر دن کی روشنی پڑے اور رات کی اندھیری چھا جائے۔

قیس غیلان کے قبیلے سے ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسوؐل اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں اس حدیث میں کچھ تو اور بھی اضافہ فرمائیے۔ اُسوقت آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ سورۂ عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ سیکھو اور سورۂ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ سیکھو اور سورۂ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ سیکھو اور سورۂ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ سیکھو اس لئے کہ اگر تم کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان سورتوں کی تلاوت میں کیا کچھ فوائد ہیں تو تم اپنے اور سب کاموں کو چھوڑ دو اور انکو سیکھو اور ان کے ذریعہ سے خدا کے حضور میں تقرب کے خواستگار رہو اور خدا یتعالےٰ بھی یقیناً ان کے ذریعہ سے ہر گناہ معاف کردیگا سوائے اس بات کے کہ اس کی ذات کے ساتھ شرک کیا جائے۔ اور یہ بھی سمجھ لو کہ سورۂ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لئے انتہا سے زیادہ کوشش کریگی اور اس کے سب گناہ معاف کرا کے چھوڑے گی۔

Marfat.com

علامہ ابن بابویہ القمی نے بہ روایت ابوبکر حضرمی جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص سورۂ لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا کو تلاوت کرتا رہیگا وہ شرک سے بری ہوگا اور دینِ محمدی میں داخل کیا جائے گا۔ خدائے تعالےٰ قیامت کے دن اُس کو مومن اُٹھائے گا۔ اور اُس کا حساب بہت ہی آسان لیا جائے گا۔

خواص القرآن میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھتا رہے گا وہ قیامت کے دن خیر البریہ یعنی جناب امیر المؤمنینؑ کا رفیق و مصاحب ہوگا۔ اور اگر اس سورۃ کو نئے برتن پر لکھ کر لقوہ کا مریض اپنی دونوں آنکھوں سے اُسے دیکھا کرے تو اُس کا مرض جاتا رہیگا۔

نیز جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے یہ بھی منقول ہے کہ جو شخص سورۃ البیّنہ کو پتلی چپاتی پر لکھ کر چور کو کھلائے تو لقمہ اُس کے گلے میں پھنس جائے گا اور وہ سب کے سامنے فضیحت ہو جائے گا۔ اور جو شخص چور کا نام لیکر کسی انگوٹھی پر اس سورۃ کو پڑھے گا تو وہ انگوٹھی حرکت کرنے لگے گی۔

نیز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر یرقان والے کے گلے میں لٹکا دے تو اُس کا یرقان جاتا رہے گا اور جس شخص کی آنکھوں میں سفیدی پڑ گئی ہو یا بدن پر سفید داغ ہوں (برص) اُس کی آنکھ پر اس سورۃ کا باندھنا اور سفید داغوں پر اس سورۃ کا باندھنا اور اس سورۃ کو لکھ کر اور پانی سے دھو دھو کر اس کا پانی پلانا بحکمِ خدا ان سفیدیوں کے دُور ہونے کا باعث ہوگا۔ اور اگر حاملہ عورت کو اس سورۃ کا پانی پلایا جائے تو اُس کو کئی طرح کا نفع پہنچیگا۔ ازآں جملہ یہ کہ کوئی کھانا اُس کو ناگوار یا بدمزہ نہیں معلوم ہوگا اور ولادت کا مرحلہ اس پر آسان ہو جائیگا۔ اور ہر قسم کے ورم پر اس سورۃ کا لکھ دینا بقدرت خدا اُس ورم کو دُور کر دے گا۔

فضائل و خواص سُورۃ الزلزال (پارہ نمبر ۳۰)

بسند معتبر امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے رنج و غم کو سورۂ۔ اِذَا زُلزِلَت الارض زِلزَالھا کے پڑھنے سے دُور کرو۔

نیز فرمایا جو شخص کہ نماز ہائے سنتی میں اس سورۃ کو بہت پڑھے پروردگارِ عالم ہرگز اس کو زلزلہ اور بجلی اور بڑی مصیبتوں میں مبتلا نہ کرے گا۔ اور نہ اس کو ان مصیبتوں میں مارے گا نیز فرمایا جو شخص اس سورۃ کو پڑھیگا جب اسکا مرنے کا وقت قریب ہوگا تو ایک فرشتہ بزرگ اللہ کی طرف سے اس کے پاس آئیگا اور اس کے سرہانے بیٹھ کر ملک الموت سے کہے گا کہ اس بندۂ خدا کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا اس لئے کہ یہ بندۂ خدا سورۂ اذا زلزلت الارض زلزالھا کو بہت پڑھتا تھا۔

اور یہ سورہ بھی اس کی سفارش کرے گا۔ چنانچہ ملک الموت فرمائیں گے کہ مجھے خدا کی طرف سے حکم ہوا ہے کہ میں اس کی باتوں کو مانوں اور اطاعت کروں اور جب تک مجھ کو حکم نہ ہوگا میں اس کی قبض رُوح نہ کرونگا۔ پس فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور اس کی آنکھ سے ایک پردہ اُٹھاتا ہے اور وہ بندۂ مومن اپنی جگہ کو بہشت عنبر سرشت

Marfat.com

میں دیکھ لیتا ہے اور اس کے دیکھ لینے کے بعد حکم ہوتا ہے کہ اُس کی قبض رُوح کی جائے۔ چنانچہ ملک الموت نہایت نرمی سے اُس کی رُوح کو قبض کرتے ہیں۔ اور ستّر ہزار ملائکہ اس کی رُوح کی مشایعت کرتے ہیں اور جلدی اُس کو جنّت میں پہنچاتے ہیں ؛

اور امام رضا علیہ السلام سے بسند معتبر منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے اس سورۃ کو چار مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے تمام قرآن شریف کو پڑھا ؛

فضائل وخواص سُورۃ العٰدیٰت (پارہ نمبر ۳۰)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کی مداومت کریگا وہ جناب امیر المؤمنین علیؑ ابن ابیطالب علیہ السلام کے ساتھ محشور ہوگا اور جنّت میں اُن حضرت کے رفقاء میں سے ہوگا۔ اور جو شخص ہر علیؑ کے نام کے عدد کے مطابق اِس سورۃ کو پڑھے تو ایسی جگہ سے اُس کو روزی پہنچے گی کہ گمان بھی نہ ہوگا اور جو اسکو کثرت سے پڑھے اس کا قرض ادا ہو جائیگا اور شر مخلوق سے محفوظ رہے گا ؛

فضائل وخواص سُورۃ القارعۃ (پارہ نمبر ۳۰)

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ جو شخص سورۃ القارعۃ کو بہت پڑھے پروردگارِ عالم اس کو قیامت کے دن فتنۂ دجّال اور حرارتِ آتشِ جہنم سے امان بخشے گا ؛

فضائل وخواص سُورۃ التکاثر (پارہ نمبر ۳۰)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ الھٰکم التکاثر کو نماز واجب میں تلاوت کرے پروردگارِ عالم سَو شہیدوں کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا اور جو نماز نافلہ میں پڑھے خداوند عالم پچاس شہیدوں کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں تحریر کرے اور نماز واجب میں چالیس صفیں ملائکہ کی اس کے ساتھ نماز ادا کریں۔ اور بسند معتبر امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جنابِ رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص اس سورۃ کو سوتے وقت پڑھے خداوند عالم اُس کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے ؛

فضائل وخواص سُورۃ العصر (پارہ نمبر ۳۰)

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ العصر کو نماز ہائے نافلہ میں پڑھے۔ پروردگارِ عالم اس کو بروزِ قیامت شاد وخرم مُسکراتا ہوا اور چہرۂ نورانی وچشم روشن کے ساتھ مبعوث کرے گا۔ اور اس کو داخل جنّت کرے گا ؛

Marfat.com

فضائل وخواص سورۃ الھمزۃ (پارہ نمبر ۳۰)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ ویل لکل ھمزۃ کو نمازہائے واجبہ میں پڑھے خداوندِ عالم اُسکے فقر وفاقہ کو دُور کرے اور روزی اس کی فراخ کرے اور اس کو بُری موت سے محفوظ رکھے۔

فضائل وخواص سورۃ الفیل (پارہ نمبر ۳۰)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص نمازہائے واجبہ میں الم تر کیف کو پڑھے تو بروز قیامت تمام جنگل اور پہاڑ اور ذرات اُس کے نماز گزار ہونے کی شہادت دیں گے اور پروردگارِ عالم ندا دے گا کہ تم نے سچ کہا اور تمہاری شہادت کو میں نے قبول کیا۔ اے ملائکہ اس شخص کو بغیر حساب داخل بہشت کرو۔ اس لئے کہ میں اس کو اور اس کے عمل کو دوست رکھتا ہوں۔

فضائل وخواص سورۃ لایلاف (پارہ نمبر ۳۰)

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو بہت پڑھے۔ پروردگارِ عالم اس کو جب قیامت کے روز اُٹھائے تو وہ جنت کے گھوڑوں میں سے ایک گھوڑے پر سوار ہوگا یہانتک کہ وہ اس کو فرشِ نور پر لے جا کر پہنچا دے اور وہ فرشِ نور پر بیٹھے۔ نیز درمیان علماء کرام مشہور ہے۔ کہ سورۃ الفیل اور سورۃ لایلف کو نماز واجب میں ملا کر پڑھنا چاہیئے علیحدہ علیحدہ ان سورتوں کو نہیں پڑھ سکتے۔ اور یہی حکم سورۃ والضحیٰ اور الم نشرح کا ہے۔

فضائل وخواص سورۃ الماعون (پارہ نمبر ۳۰)

جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص نمازہائے واجبہ اور نافلہ میں سورۃ ارأیت الذی یکذب بالدین کو پڑھے تو وہ اس گروہ سے ہوگا کہ پروردگارِ عالم نے ان کے نماز اور روزہ کو قبول فرمایا ہو۔ اور اس سورۃ کے پڑھنے والے سے بروز قیامت اعمال دُنیا کا حساب نہ کیا جائیگا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۃ ماعون کو اکتالیس مرتبہ پڑھے وہ اور اس کی اولاد محتاج نہ رہیگی۔ شروع کرنے سے پہلے دس مرتبہ درود پڑھنا چاہیئے۔

فضائل وخواص سورۃ الکوثر (پارہ نمبر ۳۰)

جناب امام جعفر بن محمد صلوات اللہ علیہما سے منقول ہے کہ جو شخص انا اعطینک الکوثر کو نمازہائے واجبہ اور نافلہ میں بہت پڑھے خداوندِ عالم اس کو بروز قیامت حوضِ کوثر سے سیراب کرے اور اس کو

Marfat.com

زیر سایہ درخت طوبیٰ جوار جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جگہ دے۔

فضائل وخواص سورۃ الجحد یا سورۃ کافرون

(پارہ نمبر ۳۰)

جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے۔ کہ جو شخص سورۂ قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد کو نماز ہائے فریضہ میں پڑھے پروردگار عالم اس کے ماں باپ کو اور اُس کو اور اُس کے فرزند اور بیوی کو بخش دے اور اگر وہ شقی ہو تو پروردگار عالم اس کے نام کو فہرست اشقیا سے نکال کر محو کردے اور نیکوں کی فہرست میں اُس کے نام کو تحریر فرمائے اور اُس کو زندگانی دُنیا میں سعادتمند کرے اور وہ شہید مرے اور شہید مبعوث ہو۔ بسند صحیح امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورۂ قل یا ایھا الکافرون چوتھائی قرآن اور قل ھو اللہ احد تہائی قرآن ہے۔

بسند معتبر امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت ان دونوں سورتوں یعنی قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد کو پڑھے پروردگار عالم شرک سے بیزاری کو اسکے واسطے لکھے۔ نیز جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے بسند معتبر منقول ہے کہ ایک مرتبہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر میں نماز ادا کی اور ہم نے حضرت کی اقتدا کی۔ تو حضرت نے رکعت اوّل میں قل یا ایھا الکافرون پڑھی اور دوسری رکعت میں قل ھو اللہ احد اور جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ کہ میں نے تمہارے واسطے تہائی اور چوتھائی قرآن پڑھا۔

فضائل وخواص سورۃ النصر (پارہ نمبر ۳۰)

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص نماز فریضہ اور نافلہ میں سورۂ اذا جاء نصر اللہ کو پڑھے خداوند عالم اس کو تمام دشمنوں پر فتح دے اور جب قبر سے باہر نکلیگا تو اس کے ہاتھ میں ایک امان نامہ ہوگا جو صراط پر جہنم کی آواز اور آتش جہنم سے حفاظت کے لئے ہوگا اور وہ شخص جب گزرے گا تو ہر چیز اس کو بشارت نیکی دیگی یہاں تک کہ وہ داخل بہشت ہو۔ نیز اس کے واسطے پروردگار عالم دُنیا میں اس قدر اسباب خیر وبرکت کھولدے گا کہ جن کا احاطہ نہیں ہو سکتا اور وہ دل میں بھی نہیں سما سکتے اور خداوند عالم اس کو وہ چیزیں عطا کریگا جن کی وہ آرزو بھی نہ رکھتا ہوگا۔

فضائل وخواص سورۂ تبّت (پارہ نمبر ۳۰)

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص سورۂ تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَهَبٍ کو پڑھے تو تم لعنت اور نفرین بھیجو ابولہب پر اس لئے کہ یہ بھی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کرنے والوں

Marfat.com

میں سے ایک تھا:

فضائلِ وخواص سورۂ توحید (پارہ نمبر ۳۰)

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ قل ھو اللہ احد کو ایک مرتبہ پڑھے۔ پروردگارِ عالم اس پر برکت نازل فرماتا ہے اور جو دو مرتبہ پڑھے تو حق تعالٰے اس پر اور اس کے اہل پر برکت نازل فرماتا ہے اور جو تین مرتبہ پڑھے تو اس پر اور اس کے اہل پر اور اس کے ہمسایوں پر برکت نازل فرماتا ہے اور جو بارہ مرتبہ پڑھے تو خدائے تعالٰے اس کے واسطے جنت میں بارہ قصر بنا کرتا ہے اور ملائکہ آپس میں کہتے ہیں کہ آؤ ہم اپنے بھائی کے محلوں اور قصروں میں چلیں:

اور جو شخص اس سورہ کو سنّو مرتبہ پڑھتا ہے خداوندِ عالم اس کے پچیس ۲۵ سال کے گناہ معاف فرماتا ہے اور اُس کی بخشش فرماتا ہے بغیر کسی خون ناحق اور لوگوں کے مال کے اور جو شخص چار سو مرتبہ پڑھے تو خداوندِ عالم اس کو چار سو شہیدوں کا اجر عطا فرماتا ہے اور ایسے شہداء کہ ان کے گھوڑے پے کر دئے گئے ہوں اور ان کو قتل کر دیا گیا ہو۔ اور جو شخص ایک ہزار مرتبہ اس سورہ کو ایک دن و رات میں پڑھے تو وہ اس وقت تک نہ مرے گا جب تک وہ اپنی جگہ جنت میں نہ دیکھ لے یا کوئی دوسرا آدمی اُس کی جگہ کو جنت میں نہ دیکھ لے۔ نیز اُنہیں حضرت سے (جعفر صادقؑ) سے منقول ہے کہ جب جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد بن معاذ کے جنازے پر نماز پڑھی تو فرمایا کہ ستر ہزار ملائکہ نے اس کے جنازہ پر نماز پڑھی ہے جن میں سے کہ ان کے درمیان جبرئیلؑ امین بھی تھے اور میں نے (رسول) نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ کون سے عمل سے یہ اس ثواب کا مستحق ہوا۔ تو جبرئیلؑ نے فرمایا کہ یہ شخص بیٹھتے اُٹھتے سوار و پیادہ چلتے ہوئے قل ھو اللہ پڑھا کرتا تھا:

و نیز بسند معتبر جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت سنّو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے خلاقِ عالم اس کے پچاس سال کے گناہ معاف فرماتا ہے۔

نیز امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ سورۂ قل ھو اللہ احد کے پڑھنے کی وجہ سے تم اپنے آپ کو محفوظ کرو۔ لوگوں کے شر و فساد سے اور اس سورہ کو اپنے دائیں بائیں آگے پیچھے بالائے سر اور جانب پا پڑھا کرو تو محفوظ رہو گے شر و فساد سے:

نیز فرمایا کہ اگر کوئی حاکم جابر کے سامنے جائے تو جب اس پر نظر پڑے تو تین مرتبہ اس سورہ کو پڑھے اس طرح پر کہ جب ایک مرتبہ پڑھے تو بائیں ہاتھ کی ایک انگلی کو بند کرے۔ اسی طرح دوسری مرتبہ اور تیسری مرتبہ جب تینوں مرتبہ پڑھنے پر تین اُنگلیاں بند ہو جائیں تو انگلیاں بند کئے ہوئے ہی اس کے سامنے سے واپس آجائے پروردگارِ عالم اس حاکم جابر کو اس پر نرم اور مہربان کر دے گا:

نیز امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص پانچ وقتی نمازیں سے کسی میں بھی سورۂ قل ھو اللہ نہ

Marfat.com

پڑھے تو خداوندِ عالم اُس شخص سے خطاب کر کے فرماتا ہے کہ اے شخص تو نماز گزاروں میں سے نہیں ہے۔

نیز صادق آلِ محمدؐ سے منقول ہے کہ جو شخص ایک ہفتہ تک قل ھو اللہ نہ پڑھے اور وہ ہفتہ ختم ہو جائے اور وہ شخص اسی ہفتہ میں مر جائے تو وہ ابولہب کی موت مرے گا۔

نیز بسند صحیح جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو نماز صبح کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھے اس روز اس پر کوئی گناہ لازم نہ ہوگا شیطان چاہے جتنی ناک رگڑے یعنی کوشش کرے۔

نیز جناب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو پڑھے پروردگارِ عالم پچاس ہزار موکل اُس پر معین فرماتا ہے کہ وہ اس رات کو اس کی حفاظت کریں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت گیارہ مرتبہ سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔ خداوندِ عالم اس کے اور اس کے ہمسایوں کے گھروں کی حفاظت فرماتا ہے۔

اور جناب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؑ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص سوتے وقت سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو پڑھے تو پروردگارِ عالم اس کے پچاس سالہ گناہ معاف فرماتا ہے۔

نیز فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص ایک مرتبہ سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو پڑھتا ہے۔ تو ایسا ہے کہ گویا کہ اس نے ایک تہائی قرآن اور ایک تہائی توریت اور ایک تہائی انجیل اور ایک تہائی زبور پڑھی۔

اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پروردگارِ عالم نے بخار کو باغ فدک کے عوض میں تابع حکم جناب فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا فرمایا ہے اور بخار ان حضرت کے حکم کے تابع ہے پس جو شخص کہ جناب فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا اور ان کے دونوں فرزندان (حسنؑ وحسینؑ) کو دوست رکھتا ہو اور اسکو بخار آجائے اور وہ ہزار مرتبہ سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو پڑھے اور بحق فاطمہؑ زوال تپ کے لئے سوال کرے تو پروردگارِ عالم بخار کو زائل فرما دے گا۔

نیز امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کسی کو مرض صداع یا اس کے علاوہ کوئی اور مرض عارض ہو اپنے دونوں ہاتھ کھول کر سورۂ فاتحہ یعنی الحمد اور سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اعوذ برب النّاس اور قُلْ اعوذ برب الفلق پڑھے اور پھر ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر ملے تو پروردگارِ عالم اس آزار کو اُس سے دُور فرمائے گا۔

فضائل وخواص سورۃ المعوذتین (پارہ نمبر ۳۰)

نوٹ:۔ واضح ہو کہ سورۂ قُلْ اعوذ برب النّاس اور سورۂ قُلْ اعوذ برب الفلق دونوں کو ملا کر معوذتین کہتے ہیں

Marfat.com

بسندِ معتبر امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ سببِ نزولِ معوذتین یہ ہے کہ ایک مرتبہ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو بخار ہوا اور جناب جبرئیل امینؑ نے ان دونوں سورتوں کا تعویذ بنا کر آنحضرتؐ کے واسطے لائے۔

بسندِ معتبر صابر سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک روز جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام امامت فرما رہے تھے اور ہم اقتدا کر رہے تھے آپ نے شام کی نماز میں معوذتین پڑھیں اور بعد فراغت نماز فرمایا کہ یہ دونوں سورتیں قرآن کی ہیں۔

نیز امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو کوئی بچپنے اور طفولیت میں عہد یا پابندی کرے اور ہر شب قُل اعوذ برب النّاس اور قُل اعوذ بربّ الفلق پڑھے اور ایک سورہ کو تین مرتبہ پڑھے اور سورۂ قُل ھو اللہ احد کو سو بار یا پچاس بار پڑھے تو پروردگارِ عالم اس سے امراض و عوارض اطفال کو اور دیوانگی کو دُور کریگا اور استسقاء و فساد معدہ و غلبہ خون کو بڑھاپے تک جب تک وہ ان سورتوں کو پڑھتا رہیگا دُور رکھیگا۔

اور امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص نماز وتر میں ان دونوں سورتوں کو اور سورۂ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَد کو پڑھے تو پروردگارِ عالم اس کو خطاب فرماتا ہے کہ اے میرے بندے تجھ کو بشارت ہو کہ میں نے تیری نماز وتر کو قبول فرمایا۔

اور بسندِ معتبر جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو کوئی نماز جمعہ کے بعد سورہ حمد ایک مرتبہ اور ایک مرتبہ قُل اعوذ بربّ الفلق اور ایک مرتبہ قُل اعوذ بربّ النّاس اور سات مرتبہ قُل ھُوَ اللہُ اَحَد پڑھے اور آیۃ الکرسی اور آیۃ سخرہ اور سورۂ برأت کی آخری آیتیں لقد جاءکم رسول من انفسکم الیٰ آخرہٖ پڑھے اور ہر ایک کو ایک مرتبہ پڑھے تو ایک جمعہ سے دُوسرے جمعہ تک اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔

نیز معمر ابن خلاد سے منقول ہے کہ میں خدمت امام رضا علیہ السّلام میں موجود تھا اور سفر خراسان میں آنحضرتؐ کا وکیل خرچ تھا ایک روز آپ نے فرمایا کہ معمر غالیہ کو درست کرو چنانچہ میں نے غالیہ کو درست کیا اور اس کو شیشہ میں رکھ دیا حضرت کو بہت پسند آیا فرمایا کہ اے معمر نظر کا لگنا یعنی نظر بد حق ہے چنانچہ نظر کی تاثیر کو دفع کرنے کے لئے ایک کاغذ پر حمد اور قُل ھُوَ اللہُ اَحَد اور معوذتین کو لکھ کر غلاف شیشہ میں رکھ دو۔

نیز امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تاثیر چشم (یعنی نظر لگنا) حق ہے اور ایسا بھی ممکن ہے کہ خود تیری نظر تجھ کو یا دُوسرے کو لگ جائے پس اگر نظر بد سے اندیشہ ہو تو تین مرتبہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے اور اگر تم میں سے کوئی اپنی زینت کرے اور خوبصورت معلوم ہو جب وہ اپنے گھر سے نکلے تو چاہیئے کہ قُل اعوذ بربّ الفلق اور قُل اعوذ بربّ النّاس پڑھے تاکہ نظر بد سے محفوظ رہے۔ نیز امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو خواب میں ڈرتا ہو اس کو چاہیئے کہ سوتے وقت قُل اعوذ بربّ الفلق اور قُل اعوذ بربّ النّاس اور آیۃ الکرسی پڑھا کرے۔ (ختم شد)

Marfat.com

قرآن - تفسیر - اصول
قرآن - فضائل
عنوان

اعلان واجب الاذعان

مفتاح القرآن یعنی دیباچہ مقبول ترجمہ بھی مثل قرآن مجید مترجم المعروف بہ مقبول ترجمہ وحواشی وضمیمہ جات وغیرہ کے حسب منشاء ایکٹ ۲۵ ۱۸۶۷ء داخل فہرست رجسٹری کرا لئے گئے ہیں۔ بنابرآن جملہ حضرات تاجران کتب واہل مطابع کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ بلا اجازت اس کے کسی جزو کو طبع کرنے کا قصد نہ فرماویں۔ ہاں جس قدر جلدیں مطلوب ہوں مینیجر مقبول پریس (دہلوی) سے طلب فرماویں۔

المُعلن

مینیجر مقبول پریس (دہلوی) دیانند روڈ
کرشن نگر۔ لاہور

Marfat.com

ہمارے قابلِ قدر مذہبی جواہر ریزے

مقبول ترجمہ - یعنی قرآن مجید مترجمہ عالیجناب مستطاب مولانا مولوی حکیم حاجی سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہٗ جو عرصہ دراز سے نایاب تھا۔ اب پانچویں مرتبہ دلکش اور خوشنما ڈیزائن اعلیٰ کتابت وطباعت وکاغذ وصحت الفاظی کے خاص اہتمام کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ اس ترجمہ کی خصوصیات سے کون واقف نہیں جس کی دو مجتہدین عظام نے حرف بحرف سُن کر تصدیق فرمائی ہے۔ اس کے بعد دس مجتہدین عظام کی توثیق ہے۔ اس میں لفظی ترجمہ کی رعایت کے ساتھ ساتھ مضمون ومطلب کو نہایت فصاحت وبلاغت اور بامحاورہ صحیح صحیح معنوں میں ادا کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مخصوص تفسیر اہل بیت علیہم السلام کی خصوصیت کے ساتھ پوری مراعات اور ان حضرات بابرکات کے آیات فضائل ومناقب کی حواشی مفیدہ میں مبسوط شرح کی گئی ہے۔ یہی لطائف وخصوصیات ہیں جن کی وجہ سے اس ترجمہ کو مقبولیت عامہ کا شرف حاصل ہے۔ اس مبارک ترجمہ کی نسبت کسی مدح سرائی کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کی خوبی اور خوش اسلوبی مشہور ہے۔ اگر آپ اس پُر آشوب زمانہ میں اصل اسلام کی اصلی اور سچی تصویر دیکھنا چاہتے ہیں اور یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ خدا ایک قرآن مجید ایک اور رسول خدا ایک تو پھر اسلام میں حضرت رسولِ خدا کے بعد بہتر فرقے کیوں بن گئے۔ تو اس کلام پاک تلاوت اس کے ترجمہ حواشی اور ضمیمہ ومفتاح القرآن یعنی دیباچہ مقبول ترجمہ کے ساتھ فرما کر اس کے مطالب مفیدہ سے منتفع ہوں اور اپنے قلب کی نورانیت بڑھا دیں۔ جلد آرڈر دیکر طلب فرما دیں۔ قیمت خاص حنا شدہ مجلد ۳۲ روپے قیمت خاص بغیر حنا مجلد ۳۰ روپے۔ قیمت خاص جلد سفید ۲۸ روپے۔ مقبول ترجمہ قسم عام حنا شدہ ۱۸ مقبول ترجمہ قسم عام ۱۶ روپے۔ علاوہ محصول ڈاک ہے۔

تحفۃ المتقین - حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی مکمل ومستند سوانح عمری یوم ولادت سے شہادت تک کے سچے واقعات۔ قیمت ۱۰/- **حدیث کساء** :- مقبول ترجمہ۔ پاکٹ سائز۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت اعلیٰ قیمت ۳/- **دعائے نور** مع شرح۔ پاکٹ سائز۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۳/-

اشکِ ماتم - قیمت صرف ۴/- ॰ **سوانح عمری امیر مختار** :- قیمت صرف ۶/-

سفینۃ البکاء - قیمت ۸/- ॰ **قلزم ماتم جدید** :- قیمت صرف ۱۲/-

الصّلوٰۃ مع خلاصۃ المسائل قیمت صرف ۸/- **رسالہ مختصر الاحکام** مطابق فتوی حضرت مستطاب حجۃ الاسلام والمسلمین آیۃ اللہ آقائی الحاج سید آقا حسین صاحب قبلہ بروجردی قیمت ۲/-

ملنے کا پتہ :-

مینیجر مقبول پریس (دہلوی)

دیانت روڈ کرشن نگر لاہور

(مینیجر مقبول پریس دہلوی نے پرنٹر پبلشر نے استقلال پریس لاہور سے چھپوا کر دیانت روڈ کرشن نگر لاہور سے شائع کیا)

Marfat.com

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

اور ہم نے نصیحت حاصل کرنیکے لئے اس قرآن کو ضرور آسان کیا ہے پس کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ہے؟

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ — فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ

مِفْتَاحُ الْقُرْآن

۹۶

المعروف بہ

دیباچہ مقبول ترجمہ

بملاحظہ عالیجناب معلی القاب افضل الفقہاء عمدۃ العلماء و شریعتمدار حضرت مولانا و مقتدانا مولوی سید کلب حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر لکھنؤ مدظلہ العالی

مرتبہ مولفہ و مترجمہ

عالیجناب فضائل مآب مہبط فیوض ربانی دقیقہ شناس رموز فرقانی نکتہ سنج حقائق قرآنی متکلم و مناظر لاثانی حضرت مولانا مولوی حکیم حاجی سید مقبول احمد صاحب قبلہ (دہلوی) اعلی اللہ مقامہ

باہتمام آغا محمد تقی مقبول پرس (دہلی) دیانند روڈ کرشن نگر لاہور

MAKTIBA - E - TAMEER ADAB (Regd.)
P. O. 745 Paisa Akhbar, Lahore

Marfat.com